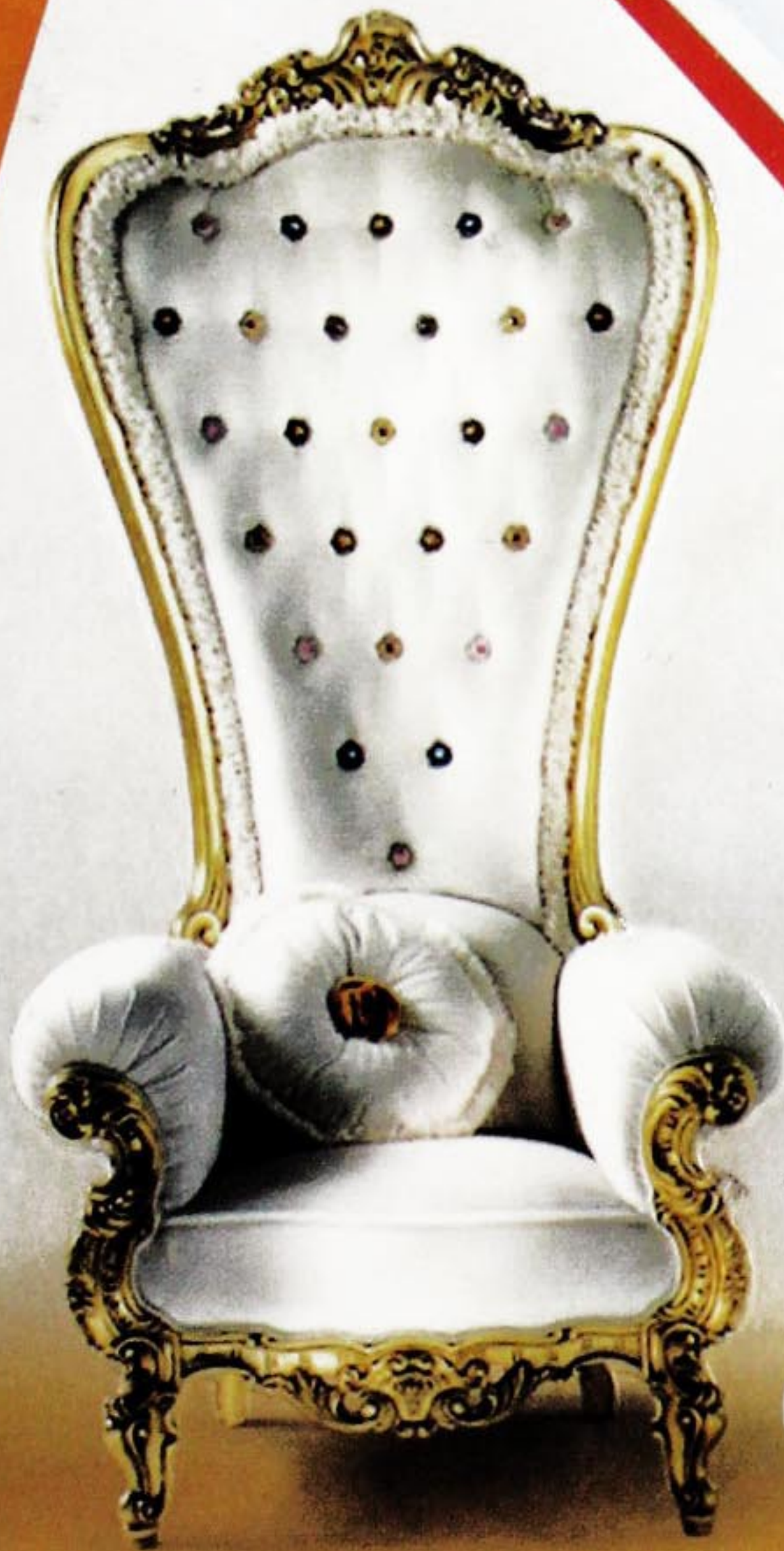


# سائیم عرش

دلانے والے 50 اعمال



مؤلف /

مولانا ارسلان بن اختر حفظہ اللہ

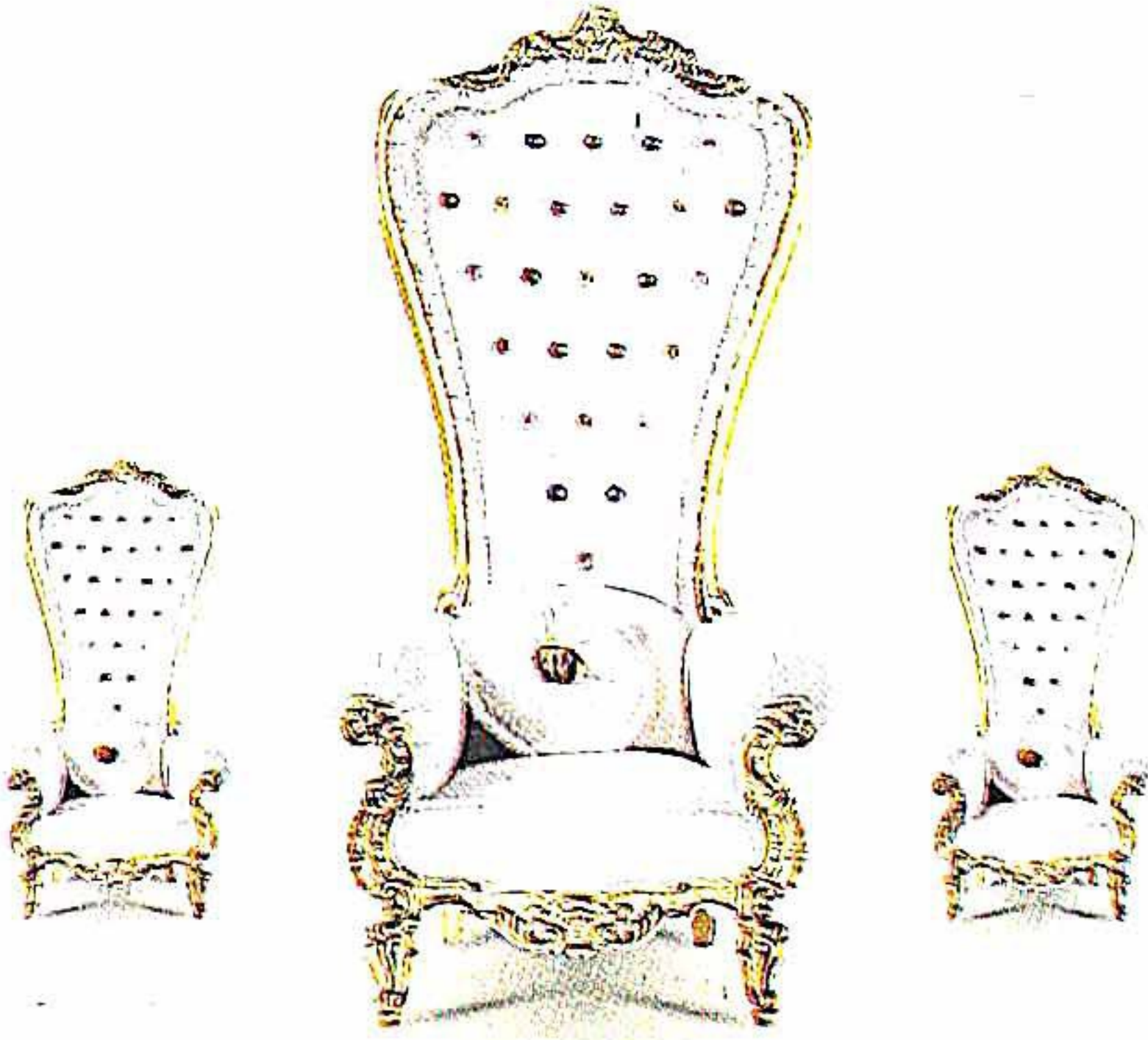
قیامت کے خوفناک دن عرش کے سائے میں نورانی کرسیوں پر  
بیٹھنے والے خوش نصیب لوگ قرآن و حدیث کی روشنی میں

قیام  
بیت  
مؤلف

نیک اعمال سپر ہیز 1

# سائیم عرش

دلانے والے 50 اعمال



قیامت کے خوفناک دن عرش کے سائے میں نورانی کرسیوں پر بیٹھنے والے خوش نصیب لوگ قرآن و حدیث کی روشنی میں

مؤلف / مولانا ارسلان بن اختر حفظہ اللہ



# جملہ حقوق ملکیت برائے مکتبہ ارسلان محفوظ ہیں

۱۳۷۱۹۹

سایہ عرش دلانے والے 150 اعمال کا پی کرنا جرم ہے لہذا اگر کسی نے ایسا کیا تو اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ (ادارہ)

نام کتاب : سایہ عرش دلانے والے 150 اعمال : مؤلف : مولانا ارسلان بن اختر حفظہ اللہ  
منتظم اعلیٰ : مولانا ابودانیال نقاش : مطبع : میر سنز، احباب پریس  
سن طباعت : دسمبر 2014ء : آرٹ ڈائریکٹر : نوشاد اختر  
گرافک ڈیزائنرز : محمد نعیم احمد، رضوان شیخ، محمود بلال : کمپوزنگ : محمد نسیم خان، نصیب احمد، محمد اسامہ  
انچارج پروف ریڈر : حافظ مولانا عامر

## ملنے کے پتے

**کراچی:** مکتبہ ارسلان قرآن محل مارکیٹ، دکان نمبر 6 اردو بازار، 0333-2103655، مکتبہ عمر فاروق 34594144، بیت الکتب گلشن اقبال نمبر 2، 34975024  
مکتبہ القرآن 34856701 علمی کتاب گھر اردو بازار، 32624097 نور القرآن، اردو بازار۔ 0321-9256753  
**حیدرآباد:** بیت القرآن، چھوٹی گلی۔ فون: 022-3640875 مکتبہ اصلاح و تبلیغ، مارکیٹ ٹاور۔ فون: 0332-2618612  
**میرپور خاص:** مکتبہ یوسفیہ 0321-3310080، 0300-3319565 **کوئٹہ:** مکتبہ رشیدیہ 081-2662263 منزل کتب خانہ 0321-8045069  
**نواب شاہ:** حافظ اینڈ کو، لیاقت مارکیٹ 0300-3218211 **آزاد کشمیر:** انور بک کارنر مکتبہ ختم النبوت میرپور آزاد کشمیر: 0331-8857173  
**لاہور:** مکتبہ رحمانیہ، غزنی اسٹریٹ اردو بازار، 042-37224228 مکتبہ سید احمد شہید 03013668272، 042-37228196  
**راولپنڈی:** اخیلی پبلشنگ 0300-5034629 مکتبہ رشیدیہ 0333-5133712 رضوان بک ایجنسی 0321-5050529 بک سینٹر 051-5565234  
**اسلام آباد:** سعید بک کمپنی 051-2228075 مسٹر بک 051-2278845 **حسن ابدال:** مکتبہ فاروقیہ، 0321-9825540  
**ملتان:** ادارہ اشاعت الخیر 061-4514929، 0300-7301239 کلاسک بک ڈپو 0333-6100780 علم و ادب 0333-6189453  
**فیصل آباد:** اسلامی کتاب گھر شادمان پلازہ، 0321-7693142۔ مکتبہ عارفی 0300-6621421 **مردان:** مکتبہ نعیمہ 0302-5717378  
**رحیم یار خان:** مکتبہ الاظہر 0300-9675060 فوجی ٹیلیسی کتاب 0302-2532390 **منگورہ:** تاج بک ایجنسی 0344-8178216  
**گجرانوالہ:** والی کتاب گھر 055-444613 **ایبٹ آباد:** مکتبہ اسلامیہ 0992-340112 **چارسدہ:** کتب خانہ رشیدیہ 0333-9409467  
**سرگودھا:** اسلامی کتب خانہ 0322-7137045 **سکھر:** عزیز کتاب گھر 0300-9312148 مکتبہ امدادیہ 0300-562833  
**پشاور:** ممتاز کتب خانہ 091-2580331 دارالخلاص 091-2567539 یونیورسٹی بک ڈپو 091-2212534  
**بھاولنگر:** مکتبہ حکیم الامت 0321-7560630 **کوہاٹ:** مکتبہ فاروقیہ 0333-9183785 مکتبہ رحمانیہ 0344-9251287  
**جھلم:** بک کارنر، 0321-5440882 **مانسہرہ:** عثمان دینی کتب خانہ 0997-307583 اسلامی کتب خانہ 0334-5588663  
**ڈیرہ اسماعیل خان:** مکتبہ الاحمد: 0966-716552 مکتبہ الحمید 096-6717806 **اکوڑہ خٹک:** مکتبہ علمیہ 0333-9049359

## بیرون ملک ملنے کے پتے:

AMERICA  
Darul-Uloom Al-Madania  
182 Sohieski Street, Buffalo, NY 14212, U.S.A  
Madrasah Islamiah Book Store  
6665 Bintliff, Houston, TX-77074, U.S.A.

SOUTH AFRICA  
Darul Uloom Zakaria P.O. Box 10786,  
Lenasia 1820 Gauteng, South Africa

ENGLAND  
Azhar Academy Ltd. Tel: 020 8911 9797  
ISLAMIC BOOK CENTRE 119-121 Halliwell Road,  
Bolton B/1 3NE U.K. Tel/fax: 01204-389080

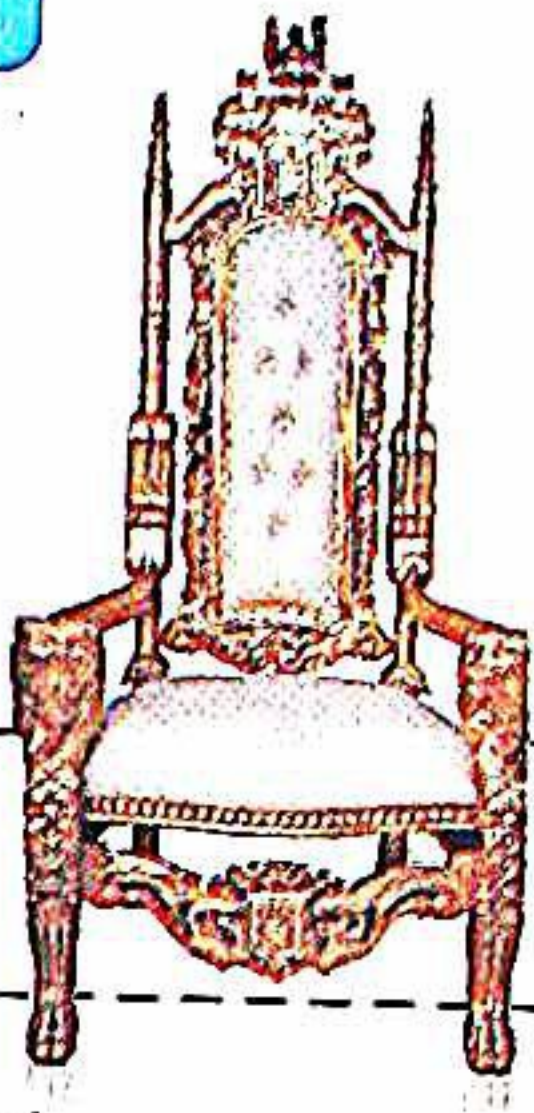
INDIA  
Newview Publication Private Limited  
166, First Floor, Chhatta Lal Miya,  
Service Lane, Asaf Ali Road, New Delhi 2  
Phones: 011 42831034, 23278095

بیرون ملک ایکسپورٹ کیلئے رابطہ:

اپورٹ اینڈ ایکسپورٹ  
ملک سراج الدین کمپلیکس لوور مال لاہور۔  
Ph: +92-42-37225809-12

بک مارٹ نزد پاسپورٹ آفس صدر کراچی۔  
Ph: +92-21-35688828, 35681520  
E-mail: nnagency1@yahoo.com

ناشر: مکتبہ ارسلان قرآن محل مارکیٹ، دکان نمبر 6 اردو بازار کراچی Email: maktaba.arsalan.com Mob: 0333-2103655



عرش الہی کیا ہے؟

باب نمبر 1

- 21 1 عرش الہی قرآن کی روشنی میں
- 22 2 عرش ساتوں زمینوں کا احاطہ کیسے ہوئے ہے
- 22 3 کیا عرش اور کرسی ایک ہی چیز ہیں؟
- 23 4 عرش کو اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھ سے پیدا کیا
- 23 5 عرش کے دونوں کناروں کا فاصلہ
- 24 6 عرش، یاقوت، موتی سے بنا ہوا ہے
- 24 7 عرش اور اس کی نہریں اور زبائیں
- 25 8 عرش کتنا اونچا ہے؟
- 26 9 پہلے اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا
- 27 10 مخلوقات کو کس ترتیب سے پیدا کیا گیا؟
- 28 11 عرش کتنا بڑا ہے؟
- 30 12 عرش جنت الفردوس کے اوپر ہے
- 32 13 ایک دیہاتی کا عرش سے متعلق سوال
- 32 14 عرش الہی نور کا سمندر ہے
- 33 15 اللہ کی کرسی کے مقابلہ میں ساتوں زمین و آسمان کی حیثیت
- 35 16 اللہ کی عظمت کا اندازہ

صفحہ نمبر

PS = 4/20/1-

35

17 سعد بن معاذ کی موت پر عرش الہی میں حرکت

36

18 عرش اور اس کو اٹھانے والے فرشتوں کی کیفیت

38

19 حاملین عرش فرشتوں نے عرش کو کیسے اٹھایا؟

38

20 حاملین عرش فرشتوں کی لمبائی چوڑائی

21 حاملین عرش فرشتوں کی ہیئت اور ان کی تسبیح



## عرش الہی اور خوف قیامت

## باب نمبر 2

1 حدیث نمبر

تین طرح کے لوگ میدان حشر میں آئیں گے

2 حدیث نمبر

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بلا کسی واسطے کے ہم کلام ہوگا

3 حدیث نمبر

زمین اللہ کی مٹھی میں اور آسمان دائیں ہاتھ میں ہوں گے

4 حدیث نمبر

قیامت کے دن تین مواقع پر کوئی کسی کو یاد نہیں رکھے گا

5 حدیث نمبر

میدان حشر میں مرد اور عورت سب لوگ ننگے ہوں گے

6 حدیث نمبر

سورج کی تپش سے کافروں کے پیٹ ابلنے لگیں گے

7 حدیث نمبر

میدان حشر میں سورج ایک میل اوپر ہوگا

\* دو اشکال اور ان کا جواب

8 حدیث نمبر

میدان حشر میں غیر معمولی اعمال بھی معمولی نظر آئیں گے

9 حدیث نمبر

میدان حشر میں بیٹا اپنی ماں سے منہ موڑ لے گا

10 حدیث نمبر

روز قیامت پسینے کی کثرت

11 حدیث نمبر

اللہ تعالیٰ 50 ہزار سال تک نظر رحمت نہیں فرمائے گا

12 حدیث نمبر

انبیاء کرام علیہم السلام بھی نفساً نفسی کے عالم میں ہوں گے

## باب نمبر 3 سایہ عرش پانے والے پچاس خوش نصیب

55	عبادت گزار نو جوان کے لئے سایہ عرش	1 خوش نصیب نمبر
61	جوانی میں عبادت کے فضائل	*
63	پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت جانیں	*
64	عادل حکمران کے لئے سایہ عرش	2 خوش نصیب نمبر
65	عادل حکمران اللہ کو سب سے زیادہ محبوب اور قریب ہے	*
65	عادل حکمران جنتی ہے	*
66	حساب و کتاب کی سختی پر قاضی کی تمنا	*
67	سونے کا مٹکا اور بے مثال عدل	*
68	چینی بادشاہ کا عدل و انصاف	*
69	بارگاہ الہی میں جواب دہی کا احساس	*
71	قیامت کے دن قاضی کو زنجیروں سے جکڑ کر لایا جائے گا	*
72	قیامت کے دن قاضی سے سخت ترین محاسبہ کیا جائے گا	*
72	قیامت کے دن سب سے پہلے ججوں سے حساب لیا جائے گا	*
73	قیامت کے دن مرد سے اسکے گھر والوں کے متعلق پوچھا جائے گا	*
73	اولاد کے درمیان بھی عدل و انصاف کرنا ضروری ہے	*
74	کیا عورتیں بھی عدل کر کے عرش کا سایہ لے سکتی ہیں	*
75	امام عادل بننے کا نسخہ اختری	*
	گناہوں سے بچنے پر سایہ عرش	3 خوش نصیب نمبر





78 حرام سے بچنے والے عرش کے نیچے خوش گپیاں کریں  
خوف خدار کھنے والا شخص آخرت میں بے خوف ہوگا

\*

\*

\*

79 گناہوں سے بچنے والا، شیطان کے پندرہ دشمنوں میں سے ایک ہے  
80 حفاظت نظر پر سایہ عرش

4 خوش نصیب نمبر

81 خوف خدا جہنم سے نکلنے کا سبب ہے

\*

81 قیامت کے دن تین آنکھیں میدان حشر میں نہیں روئیں گی

\*

82 نظر کی حفاظت کرنے والا عرش کے سایہ میں ہوگا

\*

82 نظر کی حفاظت پر حلاوت ایمانی نصیب ہوگی

\*

83 پاکیزہ قلب آدمی سے اللہ کلام فرمائیں گے

\*

84 بادشاہ مصر کی بیوی کا حضرت یوسف علیہ السلام کو گناہ کی دعوت دینا

\*

86 امام ابن سیرین رضی اللہ عنہ کی پاکدامنی اور تقویٰ کا ایک قصہ

\*

87 کثرت سے مسجد جانے پر عرش کا سایہ

5 خوش نصیب نمبر

89 اندھیرے میں مسجد جانے والوں کے لئے نور کے منبر ہوں گے

\*

90 جس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہو وہ عرش کے نور کے آغوش میں ہوگا

\*

90 مسجدوں کو آباد رکھنے والے عرش کے سایہ میں ہوں گے

\*

91 کافر آقا اور مسلمان غلام کا قصہ

\*

93 صدقہ کر کے عرش کا سایہ حاصل کریں

6 خوش نصیب نمبر

94 قیامت کے دن مؤمن اپنے صدقے کے سایہ میں ہوگا

\*

94 چھپا کر صدقہ دینے والا قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ ہوگا

\*

95 صدقہ دینے والا قیامت کے دن بے خوف ہوگا

\*





- 95 صدقہ جہنم کی آگ سے ڈھال بن جائے گا
- 95 صدقہ قبر میں راحت کا سبب اور قیامت میں سایہ فگن ہوگا \*
- 96 سب سے افضل صدقہ اپنی عزیز ترین چیز دینا ہے \*
- 97 صدقہ کرنے والے کے لئے بادلوں کو حکم سیرابی \*
- 98 اللہ کے لئے محبت کرنے والے پر سایہ عرش **خوش نصیب نمبر 7**
- 98 اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ایک دوسرے سے محبت کرنے والے \*
- 99 اللہ کے واسطے محبت کرنے والوں پر اللہ کی محبت واجب ہوگی \*
- 99 یاقوت کی کرسیوں پر بیٹھنے والے حضرات کون؟ \*
- 100 اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کی شرائط \*
- 101 محبت فی اللہ کی پانچ نشانیاں \*
- 102 اللہ کیلئے محبت کرنے والے سرخ یاقوت کے محلات میں ہوں گے \*
- 103 نور کے منبروں پر جلوہ افروز خوش نصیب لوگ \*
- 105 اللہ کے لئے ملاقات کرنے والے کو اللہ کی محبت کی بشارت \*
- 106 جسے جس سے محبت ہوگی قیامت میں بھی ان کے ساتھ ہوگا \*
- 107 صلہ رحمی کر کے عرش کا سایہ لیں **خوش نصیب نمبر 8**
- 108 رحمِ رحمن کی شاخ ہے \*
- 108 دو مبارک قدم \*
- 109 صلہ رحمی کرنے سے اللہ سے تعلق جڑتا ہے \*
- 109 روزی میں خیر و برکت پیدا کرنے والی پانچ باتیں \*
- 110 حسن اخلاق کے ذریعہ عرش کا سایہ حاصل کریں **خوش نصیب نمبر 9**

- 110 اللہ تعالیٰ کا پڑوسی کون؟ \*
- 111 قیامت کے دن خندہ پیشانی کے ساتھ ملنے والے کو اللہ خوش کر دیں گے \*
- 111 قیامت کے دن عمدہ اخلاق والا شخص اللہ کے سب سے زیادہ قریب ہوگا \*
- 112 تنگ دست مقرض کو مہلت دینے پر سایہ عرش 10
- 115 قرض لینے کے بعد ٹال مٹول کرنا ظلم ہے \*
- 115 حضور ﷺ کا قرض داری سے پناہ مانگنے کی وجہ \*
- 116 شہید کا ہر گناہ معاف ہے لیکن قرض معاف نہیں ہوگا \*
- 118 تنگ دست کو مہلت دینے والا جہنم سے محفوظ رہے گا \*
- 119 تنگ دستوں کو مہلت دینے والے کی بخشش ہوگی \*
- 120 حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے قرضدار کا قرض معاف کر دیا \*
- 122 آل نبی ﷺ کے لئے سایہ عرش 11
- 123 حق کو قبول کرنے والے عرش کے سایہ میں 12
- 124 اللہ سے محبت کرنے والے کے لئے سایہ عرش 13
- 126 بچپن میں مرنے والے عرش کے سایہ میں کھیلیں گے 14
- 127 مسلمان بچے، سایہ عرش میں ہوں گے \*
- 128 تبلیغ کی محنت کرنے پر سایہ عرش 15
- 128 جنت فردوس کس کے لئے؟ \*
- 129 قابل رشک مبلغین اسلام \*
- 130 کثرت سے درود پڑھنے والوں کیلئے سایہ عرش کی خوشخبری 16
- سونے کے دینار \*



132

درود پڑھنے کی قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ رہیے

\*

132

زیادہ درود پڑھنے والا رسول اللہ کے زیادہ قریب ہوگا

\*

132

قیامت کی دہشتوں سے نجات پانے کا نسخہ

\*

133

قرآن پڑھنے پڑھانے والوں کیلئے سایہ عرش

17 قریش نصیب انبیر

134

بچوں کو حافظ بنائیں تاکہ عرش کے سایہ میں جگہ ملے

\*

135

سایہ سے کیا مراد ہے؟

\*

136

حافظ قرآن میدان حشر میں گھبراہٹ کا شکار نہیں ہوگا

\*

138

مریض کی عیادت کر کے نور کے منبروں کا مستحق بنیں

18 قریش نصیب انبیر

139

بیمار کی عیادت کریں اور عرش کا سایہ حاصل کریں

\*

139

مریض کی عیادت کرنے والا عرش کے سایہ میں ہوگا

\*

140

مصیبت زدہ کو تسلی دینے پر سایہ عرش

\*

141

سچے تاجر کے لئے سایہ عرش

19 قریش نصیب انبیر

142

سچا تاجر بروز قیامت انبیاء و صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا

\*

143

تجارت میں سچ بولنے پر سایہ عرش کا مستحق بنئے

\*

144

مجاہد کی مدد کرنے پر سایہ عرش

20 قریش نصیب انبیر

145

یتیم اور بیوہ کی کفالت پر سایہ عرش

21 قریش نصیب انبیر

145

یتیم اور بیوہ کی کفالت کرنے کا اجر و ثواب

\*

146

ایک اہم مسئلے کی طرف توجہ

\*

147

یتیم کے ساتھ باپ کی سی شفقت پر عرش کا سایہ ملے گا

\*

یتیم پر رحم کرنے والے کو قیامت میں عذاب نہیں ہوگا

\*





- 150 یتیم کو بلا وجہ سے مارنا برا ہے \*
- 151 یتیم کے رونے سے عرش الہی لرز جاتا ہے \*
- 151 نبی کریم ﷺ کی یتیموں پر شفقت \*
- 151 یتیم کے لئے مہربان باپ بن جاؤ \*
- 151 یتیم کی دیکھ بھال کرنے والا رسول اللہ ﷺ کے قریب تر ہوگا \*
- 152 **خوش نصیب نمبر 22** روزہ رکھ کر سایہ عرش حاصل کریں
- 152 روزہ قیامت میں نور کا بادل بن کر آئے گا \*
- 153 دوزخ سے 50 سال مسافت کی دوری \*
- 153 محشر میں روزہ داروں کے مزے \*
- 154 روزہ رکھنا صحت کے لئے مفید ہے \*
- 154 شیطان کی پریشانی \*
- 154 **خوش نصیب نمبر 23** ذان دینے والوں کے لئے سایہ عرش
- 155 قیامت کے دن مؤذنین زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے \*
- 156 مؤذنین کے لئے سونے کی کرسیاں نور کے گنبد \*
- 157 **خوش نصیب نمبر 24** شہید ہو کر عرش کا سایہ حاصل کریں
- 159 شہداء بروز قیامت گنبدوں اور باغات میں ہوں گے \*
- 161 شہید پر اللہ تبارک و تعالیٰ فخر کرتے ہیں \*
- 161 تلوار کا سایہ شہید کو عذاب قبر سے بچالے گا \*
- 162 عرش کا سایہ پانے والے گیارہ خوش نصیب افراد \*
- 163 قیامت کے دن شہید کے زخم سے مشک کی خوشبو آئے گی \*

164

جہاد کر کے عرش کا سایہ حاصل کریں

25 خوش نصیب نمبر

165

جہاد نہ کرنے پر شدید وعید

\*

165

قابل فخر شہید

\*

166

امام مسجد کے لئے سایہ عرش میں رہنے کا نسخہ

26 خوش نصیب نمبر

167

رضا الہی کے لیے امامت کرانے والا کستوری کے ٹیلے پر

\*

167

نور کے منبروں پر موتیوں کے قبوں تلے بیٹھنے والے حضرات

\*

168

لوگوں کی رضا مندی کے بغیر نماز پڑھانا درست نہیں

\*

169

ملازموں سے اچھا سلوک کرنے والے کیلئے سایہ عرش

27 خوش نصیب نمبر

171

دنیا سے بے رغبتی رکھنے والوں کے لئے سایہ عرش

28 خوش نصیب نمبر

173

اللہ کی نافرمانیاں دیکھ کر غم زدہ ہونے والا سایہ عرش میں

29 خوش نصیب نمبر

174

اللہ کا ذکر کرنے والے قیامت کے دن سایہ عرش میں

30 خوش نصیب نمبر

175

ذاکرین پر انبیاء علیہم السلام اور شہداء بھی رشک کریں گے

\*

176

ذکر الہی رکنے پر جنت کے محل کی تعمیر روکی جاتی ہے

\*

176

فرشتے ذاکرین کو اپنے پروں میں چھپا لیتے ہیں

\*

177

مسلمان کے دکھ درد کو دور کر کے سایہ عرش حاصل کیجئے

31 خوش نصیب نمبر

178

قیامت کے دن رنج و غم سے نجات پانے کا نسخہ

\*

178

محتاجوں کی ضرورت پوری کرنے والے لوگوں کی شان

\*

179

بھوکے کو کھانا کھلانے پر عرش کا سایہ

\*

180

نرم دل شخص عرش کے سایہ میں ہوگا

32 خوش نصیب نمبر

کمزور پر زمی سے عرش کا سایہ ملے گا

\*





182

بردباری کے ساتھ خاموشی اختیار کرنے والا

33 غرین نصیب نصیب

183

خوف خدا کی برکت سے سایہ عرش

34 غرین نصیب نصیب

183

اللہ سے ڈرنے والے کے لیے دو جنت ہیں

\*

184

اللہ کے خوف سے آنسو بہانے والے کو عذاب نہیں ہوگا

\*

184

تنہائی میں اللہ کو یاد کر کے رونے پر عرش کا سایہ نصیب ہوگا

\*

185

خوف خدا میں اپنی راکھ بہانے والے کی بخشش

\*

186

فرض نماز پڑھنے والوں کے لئے سایہ عرش

35 غرین نصیب نصیب

186

اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین لوگ

\*

187

تم نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ نہیں پڑھی

\*

188

میں مؤذن کی آواز پہ لبیک کیوں نہ کہوں

\*

189

داڑھی رکھنے پر سایہ عرش کی بشارت

36 غرین نصیب نصیب

190

قیامت کے دن تین قسم کے لوگ عرش کے سائے میں ہوں گے

\*

191

زنا، رشوت اور سود سے بچنے پر سایہ عرش

37 غرین نصیب نصیب

191

زنا کا خیال دل میں نہ لانے والے کا اعزاز

\*

192

مشک و عنبر کے ٹیلوں پر بیٹھنے والے لوگ

\*

194

کینہ، بغض چغلی سے پاک دل والے کیلئے سایہ عرش

38 غرین نصیب نصیب

195

جنت میں کینہ و بغض نہیں ہوگا

\*

195

بغض و کینہ سے متعلق نبوی ﷺ تعلیم کیا ہے؟

\*

196

تین دن سے زیادہ قطع کلامی جائز نہیں ہے

\*

کینہ سے پاک دل والا عرش کے سایہ میں ہوگا

\*

198

اللہ تعالیٰ کے محبوب لوگ

\*

199

مسلمان کو کپڑے پہنانے پر سایہ عرش

\*

200

بھوکے پیاسے کو کھانے اور پلانے کا ثواب

\*

201

مسلمان کو کھانا کھلانے پر سایہ عرش

39 خوش نصیب نمبر

201

ضرورت مند کو ایک لقمہ کھلانے کا فائدہ

\*

202

مسلمان کو کھانا کھلانے والا جنتی ہے

\*

203

پانی پلانے والے جہنمی کے لئے شفاعت

\*

204

کھانا کھلانے والا جنتی ہے

\*

205

قرآن میں کھانا کھلانے کی اہمیت و تاکید

\*

205

غریبوں کو کھانا نہ کھلانا اہل جہنم کے اوصاف میں سے ہیں

\*

206

مسافر کو گھر میں ٹھہرانے پر سایہ عرش

\*

207

جنت والدین کے قدموں کے نیچے ہے

40 خوش نصیب نمبر

207

گھر بیٹھے حج مقبول کا ثواب

\*

207

ماں باپ کی نافرمانی پر نقد سزا

\*

208

عرش کے نیچے بیٹھا ہوا شخص کون ہے؟

\*

209

والدین سے حسن سلوک جہاد سے افضل عمل

\*

212

عرش کے نور میں ڈوبا ہوا شخص

\*

213

تہائی میں اللہ کو یاد کر کے رونے والے کیلئے سایہ عرش

41 خوش نصیب نمبر

213

اللہ کو یاد کرنے والا جہنم میں نہیں جائے گا

\*

اللہ کے خوف سے رونے والے پر جہنم کی آگ حرام

\*





اللہ کے خوف سے رونے والی آنکھ کو آگ نہیں چھو سکتی

\*

215

رسول اللہ ﷺ کا نماز میں رونا

\*

216

حضور ﷺ کا خوف الہی کی انتہاء

\*

217

حضرت ربیع بن حثیم رضی اللہ عنہ کا خوف خدا سے بے ہوش ہو جانا

\*

218

سخت سردی میں وضو کرنے والا

42 قریش نصیب نمبر

219

بچہ کی موت پر صبر کرنے پر سایہ عرش

43 قریش نصیب نمبر

220

غم زدہ دل کے لئے سایہ عرش

44 قریش نصیب نمبر

220

ایک صحابی کی وصیت

\*

221

روز قیامت بادل کے سائے میں موتیوں کی کرسیوں پر

45 قریش نصیب نمبر

221

قیامت کے دن مومن بچے کہاں ہوں گے؟

\*

222

فقروفاقہ کو چھپانے پر سایہ عرش

46 قریش نصیب نمبر

223

اللہ عزوجل کے محبوب ترین بندے

\*

223

بھوکے رہنے کا اجر و ثواب

\*

224

اللہ کے نزدیک مبغوض شخص

\*

224

امت کے برے لوگ

\*

224

شکم سیر ہو کر کھانے کا نقصان

\*

225

کھانا ہضم ہونے کا نسخہ

\*

225

شکم سیری ترک عبادت کا باعث ہے

\*

225

زہریلا کھانے کے اثر سے بچنے کی دعا

\*

226

مقام ولایت بھوکا رہنے سے حاصل ہوتا ہے

\*



226

کھانا کھانے کے بعد کی دعا

\*

227

علماء دین کے لئے سایہ عرش

47 خوش نصیب نمبر

228

قیامت کے دن علماء و مدرسین کا اکرام ہوگا

\*

229

دینی طالب علم دین کا شرف قبولیت

\*

230

بچوں کی پرورش کرنے والی بیوہ عورت کیلئے سایہ عرش

48 خوش نصیب نمبر

231

بچپن میں فوت شدہ بچے

\*

232

یتیموں کی پرورش کرنے والی بیوہ جنت میں رسول ﷺ کے قریب ہوگی

\*

232

کسی بچے کو پیار کرنے کا صلہ

\*

232

ماں اور بچے میں جدائی ڈالنے کا عذاب اور وبال

\*

233

اہتمام سنت پر سایہ عرش

49 خوش نصیب نمبر

233

سنت سے محبت کرنے والا میرے ساتھ ہوگا

\*

234

مرض پر صبر کرنے والے کے لیے سایہ عرش

50 خوش نصیب نمبر

234

ناہینا ہو جانے پر جنت کی بشارت

\*

235

بیماری گناہوں کو ختم کر دیتی ہے

\*

236

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ... کہنے والوں کے لئے سایہ عرش

51 خوش نصیب نمبر

236

کلمہ طیبہ جنت کی کنجی ہے:

\*

237

کلمہ طیبہ پر اسلام کی بنیاد قائم ہے

\*

238

روضہ رسول ﷺ کی زیارت کرنے والا سایہ عرش میں

52 خوش نصیب نمبر

239

حرمین شریفین میں وفات پانے والے کے لئے شہید کا درجہ

\*

239

تواضع اختیار کرنے پر سایہ عرش

53 خوش نصیب نمبر



- 241 صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بے مثال تواضع \*
- 242 لوگوں کے درمیان صلح کرانے والے کے لئے سایہ عرش \*
- 243 لوگوں میں صلح کرانے کا اجر و ثواب \*
- 54 قریش نصیب نمبر
- ہر وقت اللہ تعالیٰ کا دھیان رکھنے پر سایہ عرش
- اللہ تو دیکھ رہا ہے \*

## سایہ عرش سے محروم کرنے والے 13 گناہ

- 248 عادل حکمران سے دھوکہ کرنے والا سایہ عرش سے محروم رہے گا 1 بدنصیب نمبر
- 249 مسلمانوں کو ڈرانے والا سایہ عرش سے محروم 2 بدنصیب نمبر
- 249 والدین اور اولاد میں جدائی ڈالنے پر سایہ عرش سے محرومی 3 بدنصیب نمبر
- 250 سود خور عرش کے سایہ سے محروم ہوگا 4 بدنصیب نمبر
- 251 قیامت کے دن سود خور کھڑا نہیں ہو سکے گا
- 252 یتیم کا مال کھانے والا 5 بدنصیب نمبر
- 253 قرآن بھولنے والا 6 بدنصیب نمبر
- 253 بلاوجہ بیعت توڑنے والا 7 بدنصیب نمبر
- 254 تکبر کرنے والا بھی سایہ عرش سے محروم ہوگا 8 بدنصیب نمبر
- 257 بلا ضرورت مانگنے والا سایہ عرش سے محروم ہوگا 9 بدنصیب نمبر
- 259 قرآن کو کمائی کا ذریعہ بنانے والا 10 بدنصیب نمبر
- 259 قبلہ رخ تھوکنے والا 11 بدنصیب نمبر
- 260 زمین غضب کرنے والا 12 بدنصیب نمبر
- 260 راستہ کو اپنے مکان میں شامل کرنے کی سزا 13 بدنصیب نمبر

## عرض مولف

قیامت ایک ایسا خوفناک دن ہوگا جو پانچ ہزار سال طویل ہوگا۔ اس روز سورج چند ہاتھ



اوپر آگ برسا رہا ہوگا جس مقام پر روز قیامت قائم ہوگی وہ زمین کھولتے تانبے کی ہوگی جس کی تپش سے بچنے کے لئے عورتیں اپنی دودھ پیتے بچوں کو زمین پر لٹا کر اس کے اوپر کھڑی ہو جائیں گی اس روز مائیں اپنی معصوم اولاد کو بھول جائیں گی

اس روز ہر شخص مادرزاد ننگا ہوگا۔ ہر شخص پیاس کے مارے موت کی تمنا کر رہا ہوگا، وہ دن اتنا خوفناک ہوگا کہ بچے بھی اس روز خوف کی وجہ سے بوڑھے ہو جائیں گے۔

چنانچہ قرآن مجید میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(مزمّل)

يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبَانَ ﴿١٧﴾

ترجمہ: ”قیامت کے دن کے خوف سے بچے بھی بوڑھے ہو جائیں گے۔“

مذکورہ آیت سن کر ایک طالب علم نے اسلامیات کے پروفیسر سے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

تو استاد نے کہا اس کا تو میں خود چشم دید گواہ ہوں۔

یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں بھی تمہاری طرح طالب علم تھا۔ ان ہی دنوں مشہور

سمندری جہاز ٹائی ٹینک کا حادثہ ہوا تھا اور یہ عظیم جہاز اپنے پہلے ہی سفر میں ایک برف کے پہاڑ

سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا۔ ایک بہت بڑا دھماکہ

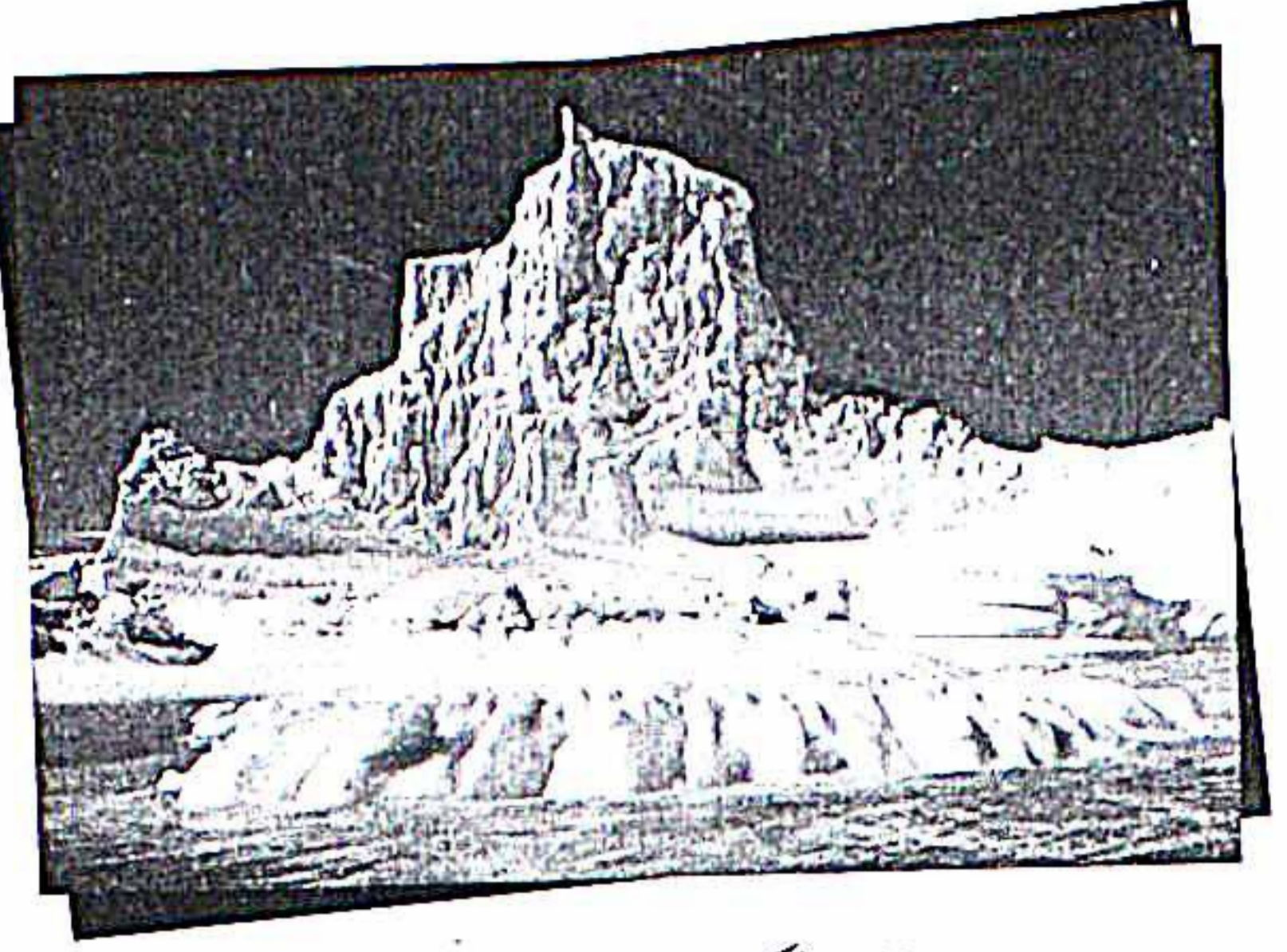
ہوا اور بہت سے لوگ لقمہ اجل بن گئے۔

کچھ خوش نصیب بچ گئے اگرچہ وہ کچھ زخمی

تھے اور مختلف ہسپتالوں میں زیر علاج تھے۔



ایک ایسے ہی ہسپتال میں میرا جانا ہوا تو وہاں میں نے عجیب منظر دیکھا۔ ایک غسل خانے سے چیخ کی آواز آئی اور پھر کسی کے گرنے کی آواز آئی اور خاموشی چھا گئی۔ گرنے والا یقیناً بے ہوش ہو گیا تھا۔



جب دروازہ توڑا گیا تو وہاں ایک بوڑھی عورت بے ہوش پڑی تھی۔ جب اسے ہوش میں لایا گیا تو یہ انکشاف ہوا کہ وہ ٹائی ٹینک میں سفر کر رہی تھی اور زخمی ہونے کی وجہ سے اس ہسپتال میں داخل تھی۔

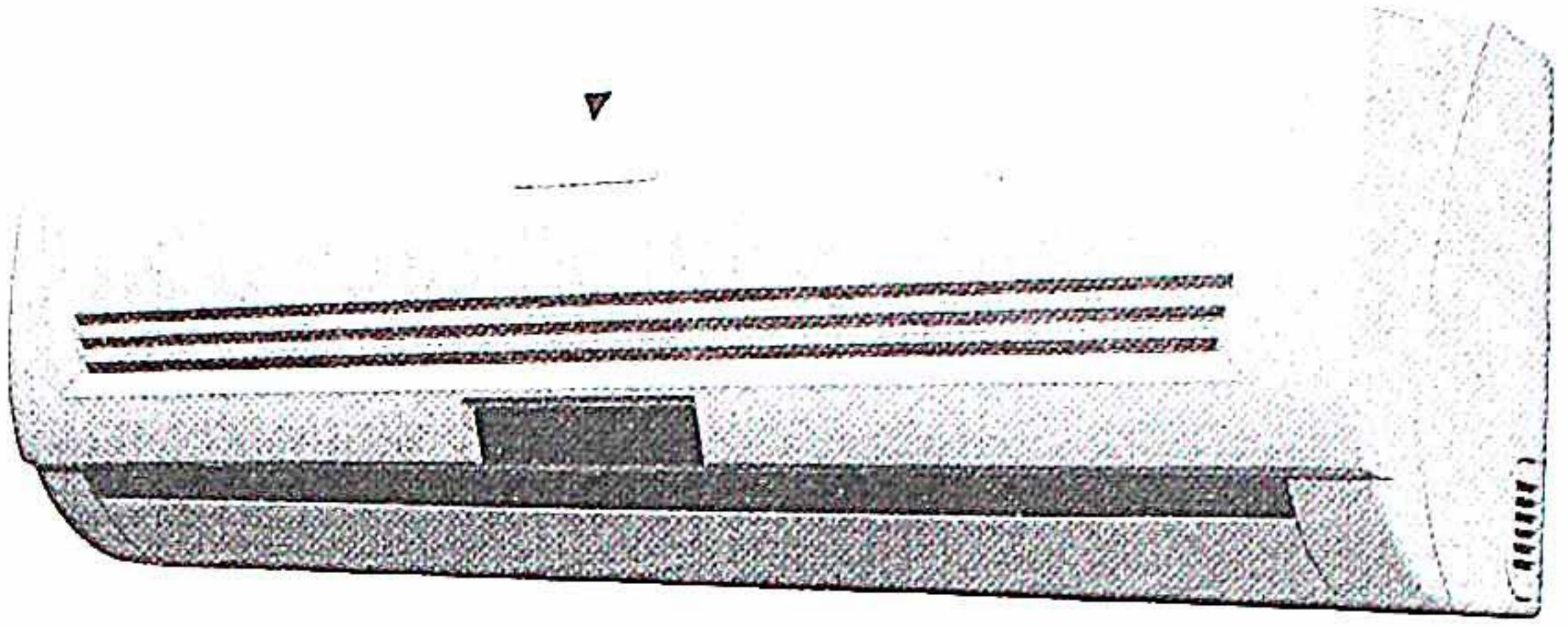
اس سے چیخنے کی وجہ پوچھی گئی تو اس نے سب کو حیران کر دیا۔ دراصل وہ تو بیس سالہ نوجوان لڑکی تھی چنانچہ غسل خانے کے آئینے میں جوان چہرے کے بجائے جھریوں بھرا بوڑھا چہرہ دیکھ کر اچانک وہ چیخ پڑی اور صدمے سے بے ہوش ہو گئی۔

ڈاکٹروں نے اس کے یوں اچانک بوڑھا ہونے کی وجہ اس دھماکے اور خوف کو قرار دیا۔ وہ خوفناک دھماکہ جو برف کے تیرتے ہوئے پہاڑ اور جہاز کے درمیان ٹکراؤ سے ہوا تھا اور یوں وہ جوان لڑکی خوفزدہ اور دہشت زدہ ہو کر ایک ٹائیٹینک میں بوڑھی عورت بن گئی۔ کلاس میں سکوت تھا۔ پروفیسر پھر بولا:

”قیامت کا دن تو اس جہاز کے حادثے کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہیبت ناک ہوگا۔ اس دن بچوں کا بوڑھا ہونا قطعاً بعید از قیاس نہیں۔“

اور سوال کرنے والا طالب علم مطمئن ہو گیا۔ (از آصف جاوید سکندر)

قیامت کے خوف سے بوڑھے ہو جانے والوں کے واقعات کے موضوع پر احقر نے ایک واقعہ اپنے پیرومرشد حضرت مولانا حکیم اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ ہندوستان میں آزادی سے قبل ایک مظلوم کمزور دل شخص کو پھانسی کی سزا ہو گئی جب پھانسی کے دن اس کو نکالا گیا تو جیلر نے حیران کن منظر دیکھا کہ پھانسی والے قیدی کی جگہ ایک سفید بالوں والا شخص بیماری کی حالت میں لیٹا ہوا ہے جب تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ موت کے خوف نے اس کو بوڑھا بنا دیا ہے۔



اس خوفناک دن جو کہ حساب و کتاب، کامیابی اور ناکامی، جنت اور جہنم میں داخلہ کا دن ہوگا اس روز 90 کے قریب نیک اعمال کرنے والے خوش نصیب لوگ اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے۔ اس تپش والے دن عرش کی اے سی والی ٹھنڈک کے نیچے ہوں گے یہ وہ لوگ ہوں گے، جن پر رب مہربان ہوگا جنت ان کی مشتاق ہوگی۔

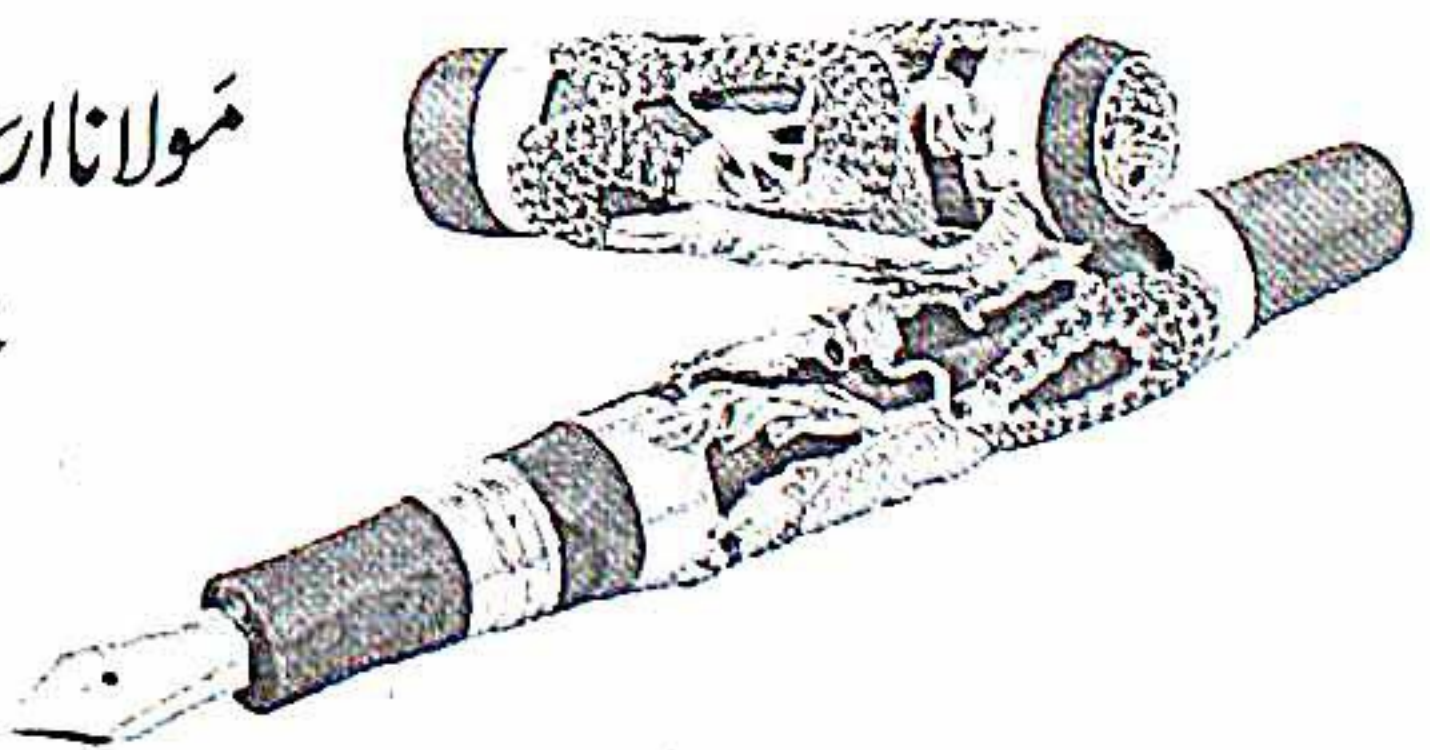
اس کے برخلاف نافرمان لوگ گناہوں کی بقدر گھٹنوں، ناف، کندھے یہاں تک کہ کان کی لوتک پسینہ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے جہنم کی خوفناک آواز ان کے دل کو دہلا رہی ہوگی اس روز ہر شخص سورج کی تپش سے بچنے کے لئے سایہ تلاش کر رہا ہوگا۔

اگر آپ اس خوفناک دن سے بچنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے حضور اکرم ﷺ نے اپنی امت کو عرش کے سایہ میں رکھنے کے لئے 90 کے قریب اعمال بتلائے ہیں جو ان اعمال کو اختیار کرے گا ان پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزارے گا اس روز وہ عرش کے سائے کی ٹھنڈک میں ہوگا۔

احقر نے احادیث کے بہت بڑے ذخیرہ سے ان اعمال کو ایک جگہ جمع کر کے اس کتاب میں لکھ دیے ہیں۔ مجھے قوی امید ہے کہ احقر کی دیگر کتابوں کی طرح یہ کتاب بھی آپ کو پسند آئے گی۔

العارض

مولانا ارسلان بن اختر حفظہ اللہ  
خادم القرآن والسنة النبویہ



## باب نمبر 1

### عرش الہی کیا ہے؟

بادشاہوں کے بیٹھنے کے لئے ایک خاص تخت بنایا جاتا ہے اس تخت کا دوسرا نام عرش ہے البتہ عرش الہی سے مراد وہ عظیم الشان تخت ہے جس پر اللہ جل جلالہ بیٹھتے ہیں اس بیٹھنے کی کیا کیفیت ہوگی وہ انسانی عقل سے بالاتر ہے۔

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عرش الہی اللہ کی تمام مخلوقات حتیٰ کہ تمام کائنات سے بھی کئی سو گنا بڑا ہے۔





## 1 عرش الہی قرآن کی روشنی میں

عرش کی عظمت کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

تَرْجَمَةٌ: ”پس اگر وہ منہ پھیر لیں، تو کہو مجھے اللہ کافی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں،

میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے۔“<sup>1</sup>

عرشِ کو عظیم اس لئے قرار دیا کہ یہ ساری مخلوق سے عظیم ترین ہے۔

روایت میں ہے کہ جو شخص صبح و شام سات سات بار یہ کہے:

حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

تَرْجَمَةٌ: ”مجھے اللہ کافی ہے، اس کے بغیر کوئی معبود نہیں۔ میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور

وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے۔“<sup>2</sup>

تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام افکار و ہوموم کے لئے کافی و مددگار ہوگا، چاہے وہ ان میں درست ہو یا غلط۔ ایک روایت میں ہے کہ دنیا و آخرت کی ہر فکر کے لئے یہ کافی ہوگا۔

2 (سورة التوبة، آیت 129)

1 (سورة التوبة، آیت: 129)

## 2 عرش ساتوں زمینوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

تَرْجَمَةٌ: ”ان سے پوچھو کہ سات آسمانوں کا کون مالک ہے اور عرش عظیم کا کون مالک ہے۔“

علامہ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ البدایۃ والنہایۃ میں فرماتے ہیں:

عرش بادشاہ حقیقی کا وہ تخت ہے جسے فرشتوں نے اٹھا رکھا ہے، وہ پوری کائنات پر بنے گنبد کی مانند ہے، اور تمام مخلوقات کے لئے چھت کے حیثیت رکھتا ہے۔<sup>1</sup>

## 3 کیا عرش اور کرسی ایک ہی چیز ہیں؟

قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

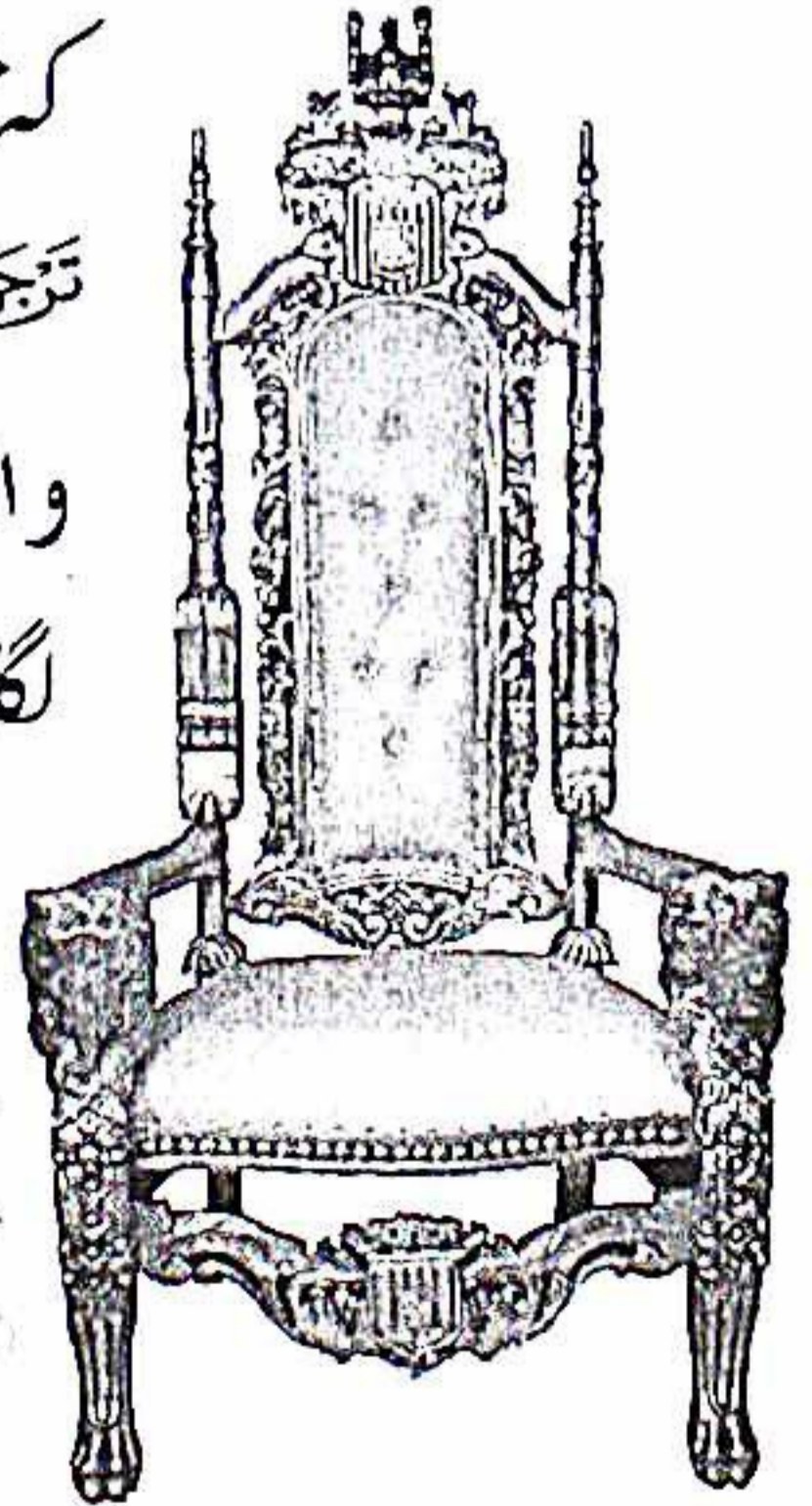
وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ

تَرْجَمَةٌ: ”اس کی کرسی آسمان و زمین کو محیط ہے۔“<sup>2</sup>

اس کرسی سے مراد آیا عرش ہے یا کرسی اور عرش دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ کرسی سے مراد عرش ہی ہے، لیکن صحیح بات یہ ہے کہ دونوں الگ الگ چیزیں ہیں جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے: الكرسی موضع القدمین تَرْجَمَةٌ: ”کرسی اللہ تعالیٰ کے دو قدموں کی جگہ ہے۔“

والعرش لا يقدر أحد قدره تَرْجَمَةٌ: ”اور عرش کا تو کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔“

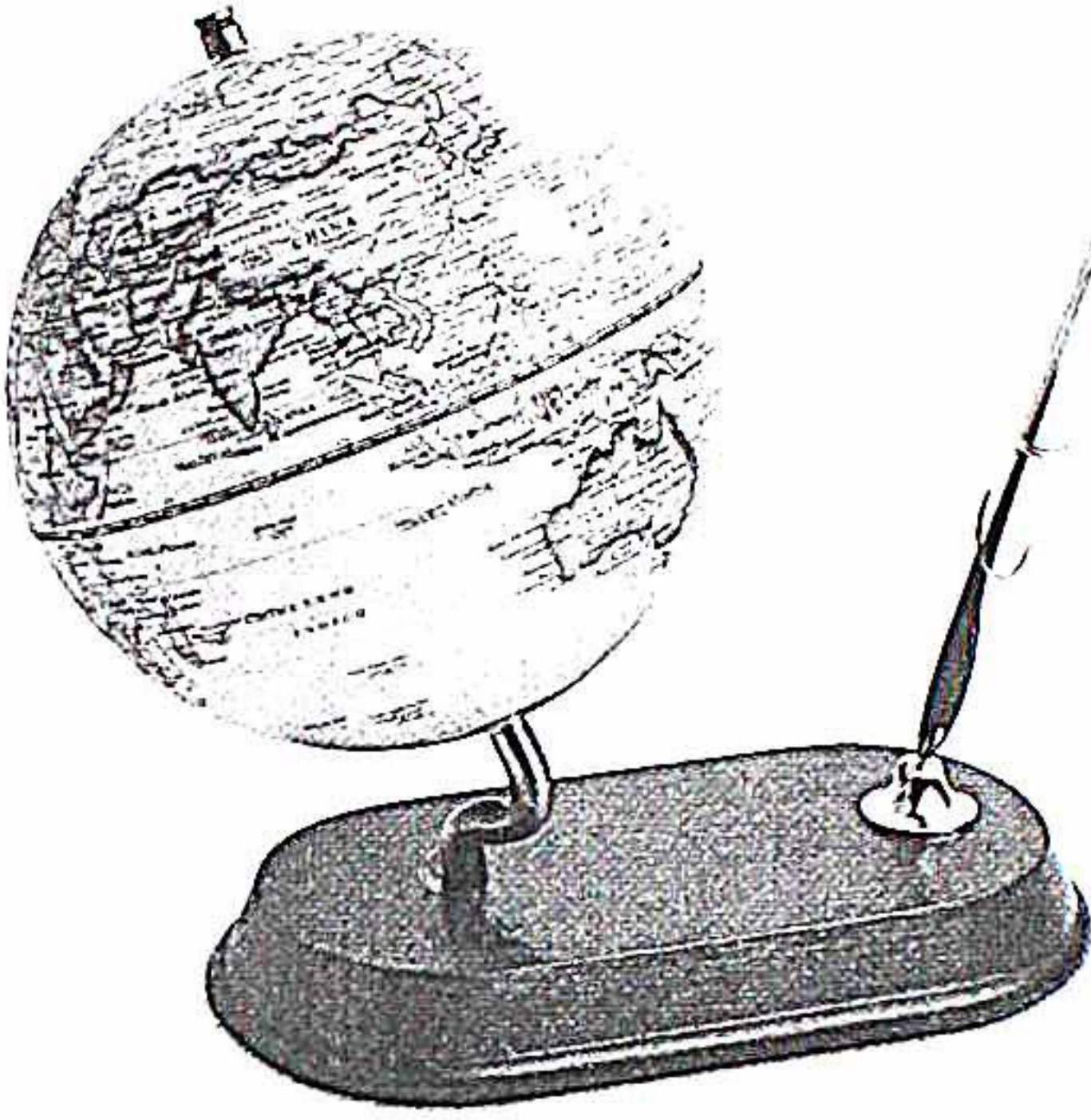
معلوم ہوا کہ کرسی عرش کے علاوہ ہے کیونکہ عرش پر تو اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق مستوی ہے جب کہ کرسی اللہ تعالیٰ کے قدموں کی جگہ ہے۔<sup>3</sup>



1 (البدایۃ والنہایۃ: 9/1) 2 (سورۃ البقرۃ، آیت 255) 3 (رواہ الحاکم)



## 4 عرش کو اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھ سے پیدا کیا



حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے چار چیزیں اپنے ہاتھ سے پیدا فرمائی ہیں۔

1 حضرت آدم علیہ السلام

2 عرش۔

3 قلم۔

4 جنت عدن۔

اور باقی تمام مخلوق کے لئے

فرمایا ”کن“ ہو جا، تو وہ ہو گئی یعنی اللہ کے حکم سے وجود میں آ گئی۔<sup>1</sup>

## 5 عرش کے دونوں کناروں کا فاصلہ

ابن ابی شیبہ رضی اللہ عنہما ”کتاب العرش“ میں بعض سلف کا قول نقل کرتے ہیں: بے شک عرش کی تخلیق سرخ یا قوت سے کی گئی ہے۔

اور اس کے دونوں کناروں کا درمیانی فاصلہ پچاس ہزار سال کی مسافت کے بقدر ہے۔ (یہ روایت ”البدایة والنہایة“ 9/1 اور کتاب العظمة ص (85) میں سعد الطائی سے منقول ہے)۔<sup>2</sup>

1 (العظمة 2:15 الهيئة البنيوية 4 مپتدرک 319/2)

2 (العظمة ابو الشيخ (217) الهيئة السنيوية (2) فتح الباري (416/13) تفسير

عبد الرزاق (.....) دربتشور (297/3)

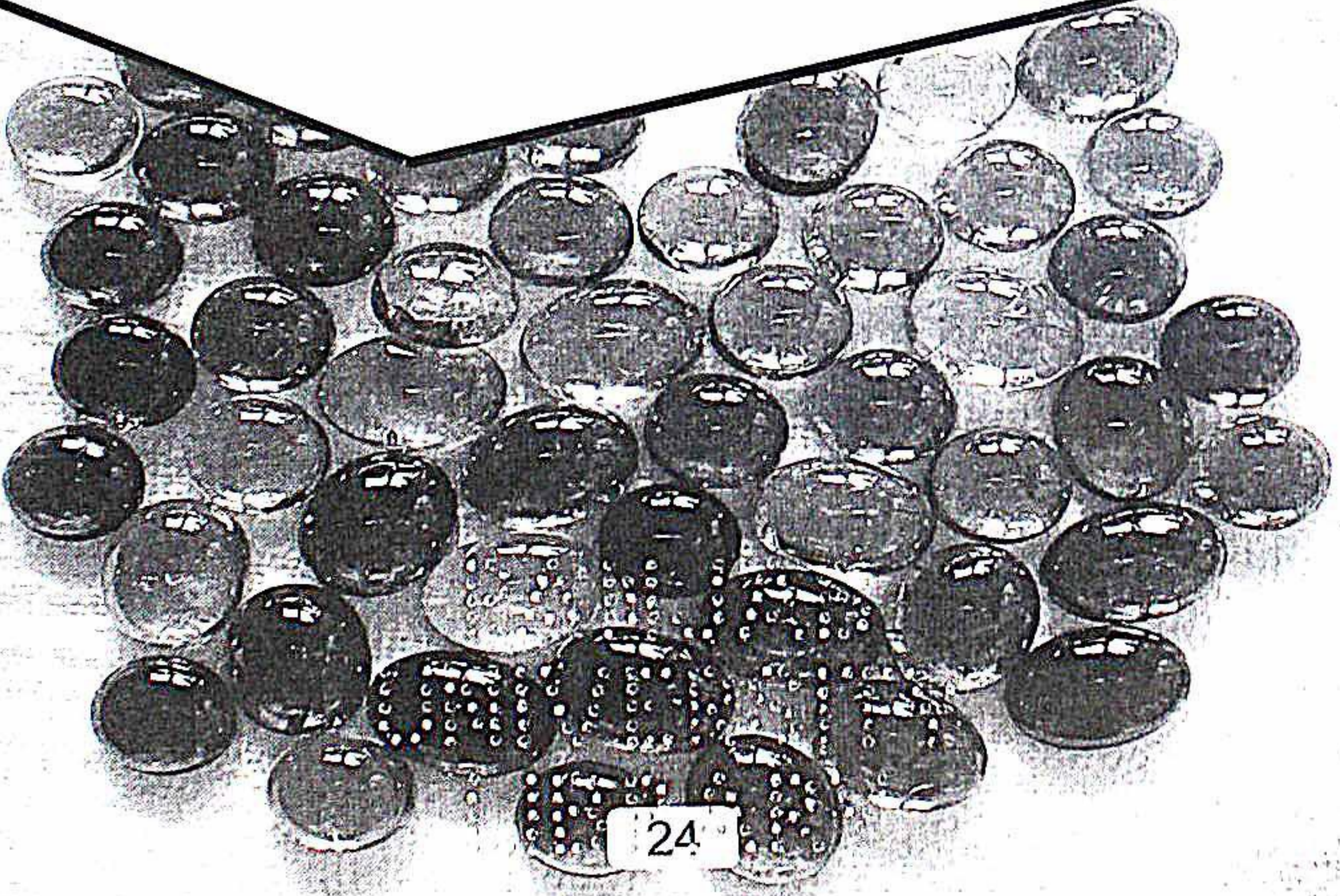
## 6 عرش، یاقوت، موتی سے بنا ہوا ہے

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا اس میں اختلاف ہے۔ ایک قول کے مطابق عرش سرخ یاقوت سے بنا ہے۔ ایک قول کے مطابق سفید موتی کا ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ سبز جوہر کا ہے اور ایک قول کے مطابق نور کا ہے۔ اور بہتر رائے یہ ہے کہ ایک بات قطعی طور پر کہنے سے گریز کیا جائے۔ (یعنی خاموشی بہتر ہے اور حقیقت حال اللہ جل شانہ ہی کو معلوم ہے)۔

## 7 عرش اور اس کی نہریں اور زبائیں

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے عرش کو نور سے پیدا فرمایا اور کرسی عرش سے پیوست ہے، پانی تمام کا تمام کرسی کے درمیان ہے، پھر پانی ہوا پر ہے، وہ فرشتے جنہوں نے عرش کو اٹھا رکھا ہے ان کے کندھے عرش سے لگے ہوئے ہیں عرش کے گرد چار نہریں ہیں، ایک نہر نور کی ہے جو چمک رہی ہے اور ایک نہر آگ کی ہے جو شعلے مار رہی ہے اور ایک نہر سفید برف کی ہے جس سے آنکھیں چندھیار ہی ہیں اور ایک نہر پانی کی ہے فرشتے ان نہروں میں کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کر رہے ہیں اور عرش کی زبائیں تمام مخلوقات کی زبانوں سے کئی گنا زیادہ تعداد میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور ذکر کرتی ہیں۔

(العظمة 192، الهيئة السنية 1، فتح الباری 416/13، در منثور 297/3)



## 8 عرش کتنا اونچا ہے؟

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرش سرخ یا قوت کا ہے۔ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ نے عرش کی طرف نظر اٹھائی اور اس کی عظمت کی طرف دیکھنے لگا اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی فرمائی کہ:

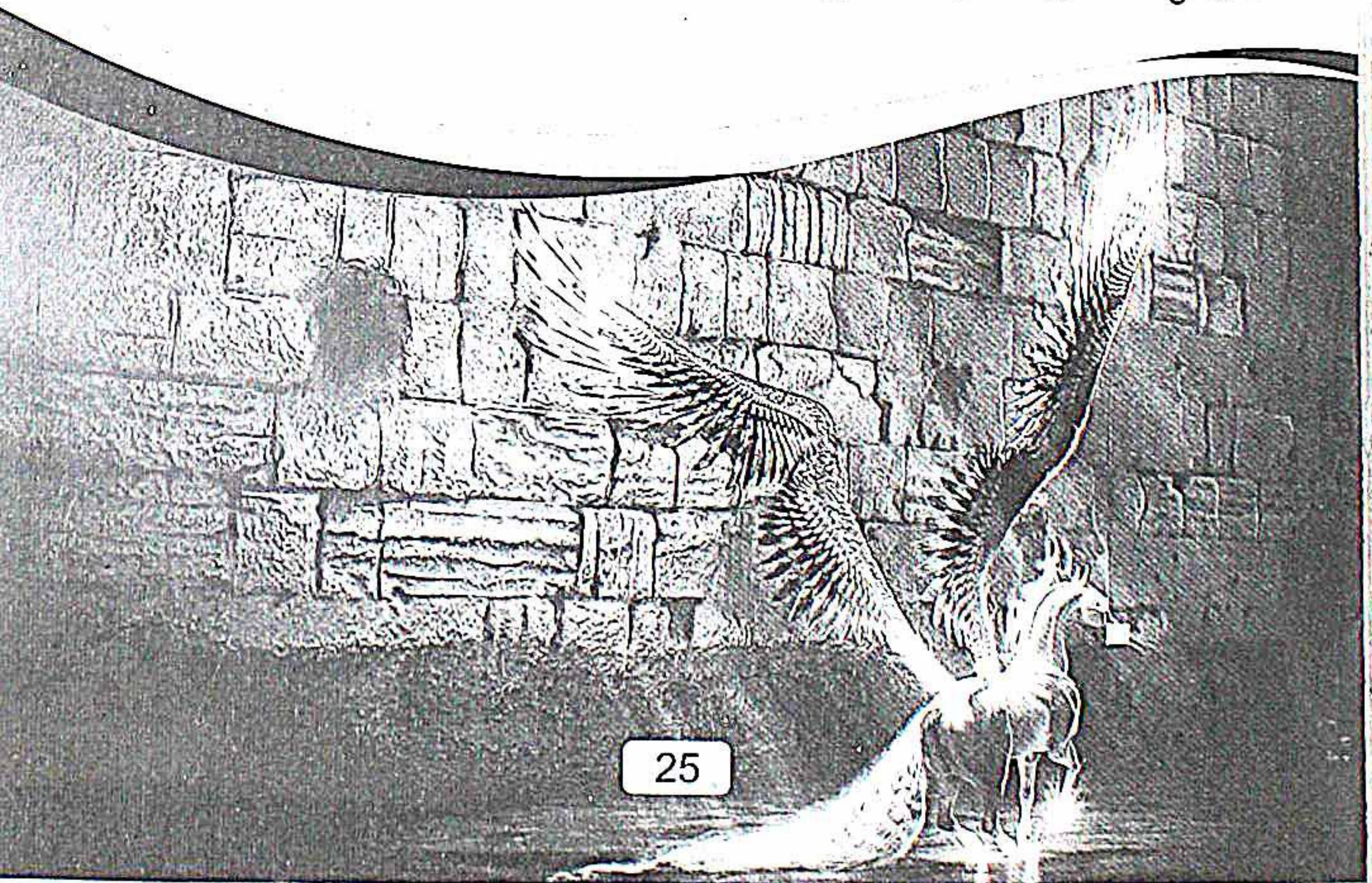
إِنِّي قَدْ جَعَلْتُ فِيكَ قُوَّةَ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلِكٍ، لِكُلِّ مَلِكٍ سَبْعُونَ  
أَلْفَ جِنَاحٍ فَطِرَ (إِلَى الْعَرْشِ)

ترجمہ: ”میں نے تجھے ایسے ستر ہزار فرشتوں کی قوت عطا فرمایا، جن میں سے ہر فرشتے کے ستر ہزار پر ہیں اب تو (عرش کی طرف) اڑ۔“

فَطَارَ الْمَلِكُ بِمَا فِيهِ مِنَ الْقُوَّةِ وَالْأَجْنِحَةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَطِيرَ فَوْقَ  
فَنظَرَ فَكَانَهُ لَمْ يَطِرْ

ترجمہ: ”تو وہ فرشتہ اپنی اس قوت اور پروں کے ساتھ اڑتا رہا جب تک اللہ کو منظور ہوا پھر وہ رک گیا اور دیکھا تو گویا کہ (ابھی) اڑا ہی نہیں۔ اور اللہ کا عرش اس سے اتنا ہی دور رہا جتنا اڑنے سے قبل تھا۔“

(الجامع لاحكام القرآن للقرطبي، العظمة لابن حيان اصبهاني 249، الحبانك في اخبار الملائك للسيوطي 511، الهيئة السنية. 7 الجامع الصغير للسيوطي)



## 9 پہلے اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کی مجلس میں موجود تھا اور آپ ﷺ فرما رہے تھے:

كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهُ

تَرْجَمَةً: ”اول اللہ کی ذات تھی اس کے سوا کوئی چیز نہ تھی“

وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ

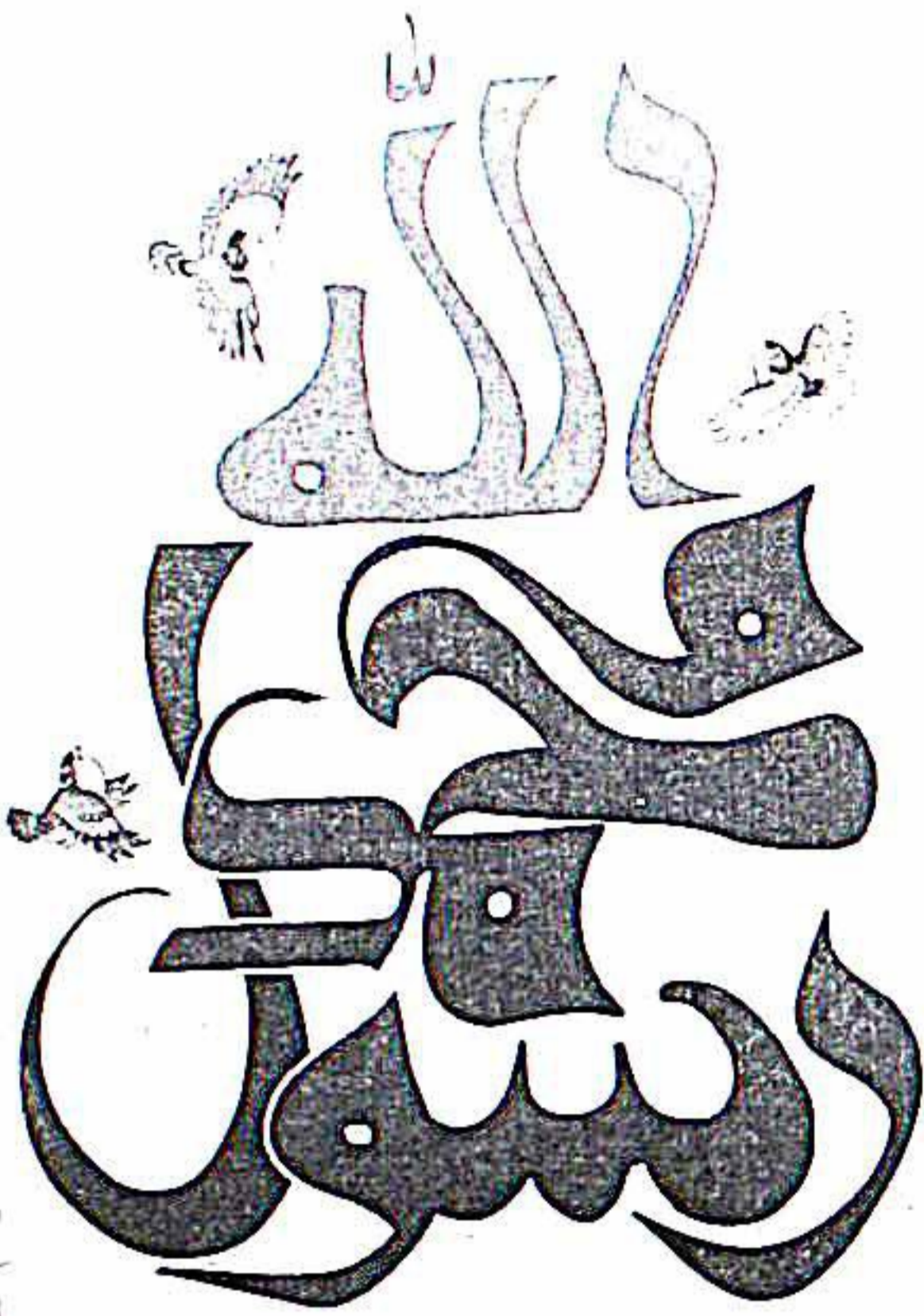
تَرْجَمَةً: ”اور اس کا عرش پانی پر تھا“۔

وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلِّ شَيْءٍ

تَرْجَمَةً: ”اور لوح محفوظ میں اس نے ہر بات لکھ دی“۔

وَخَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ

تَرْجَمَةً: ”اور اس نے زمین و آسمان پیدا کئے“۔



یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ایک شخص نے آواز دی اے ابن حصین! تمہاری اونٹنی بھاگ گئی ہے، لہذا میں چلا گیا تو دیکھا کہ وہ اونٹنی سراب سے آگے جا چکی تھی۔ اللہ کی قسم! میری خواہش تھی کہ کاش! اس اونٹنی کو چھوڑ دیتا (اور وہاں سے نہ اٹھتا تو بہتر تھا اور نبی کریم ﷺ کی یہ حکمت بھری باتیں مزید سن لیتا)۔

(مختصر صحیح بخاری، کتاب

بدء الخلق)

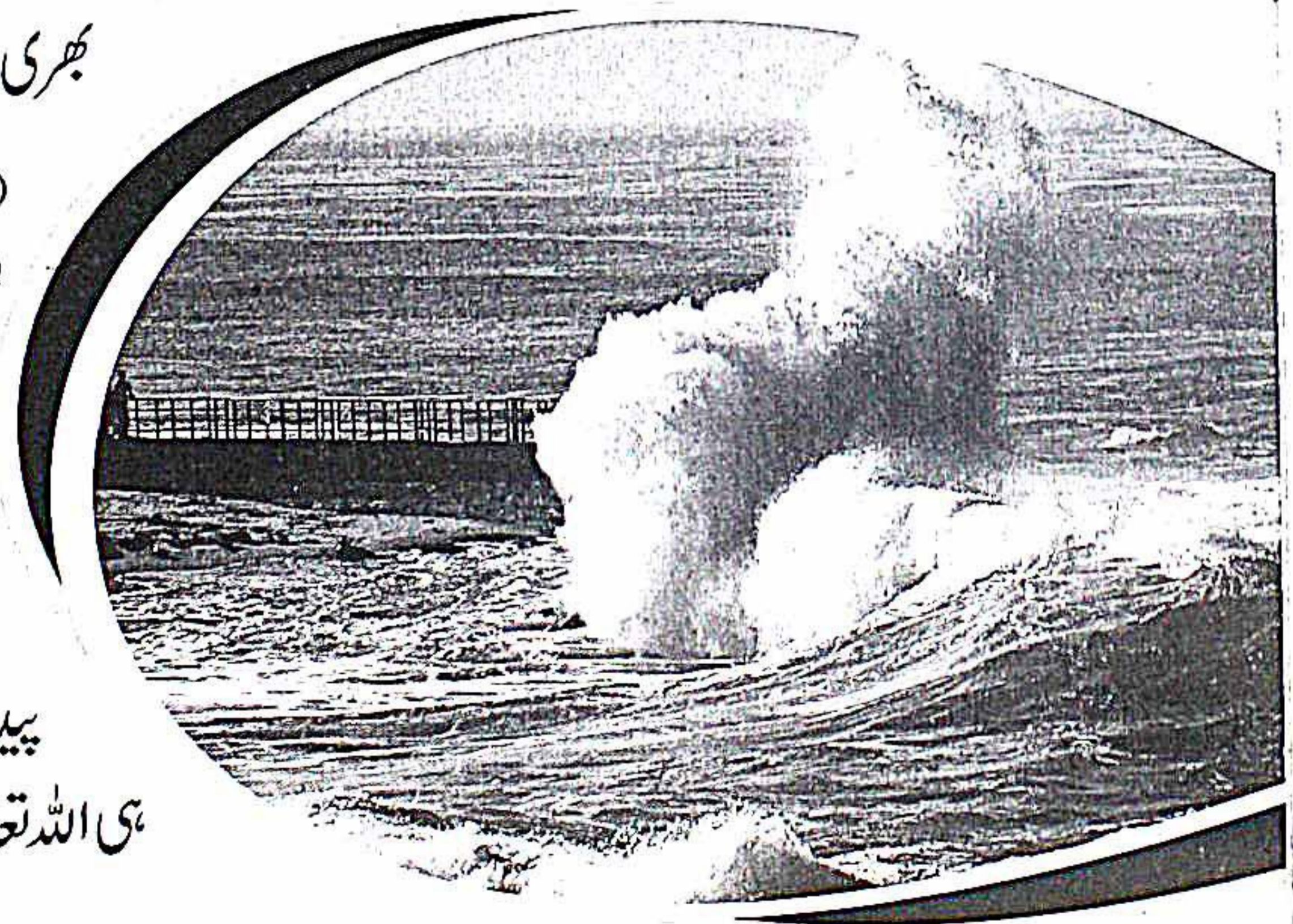
معلوم ہوا کہ جس طرح

اللہ تعالیٰ نے پانی کو پیدا

افرمایا ایسے ہی عرش کو بھی

پیدا فرمایا، پانی اور عرش دونوں

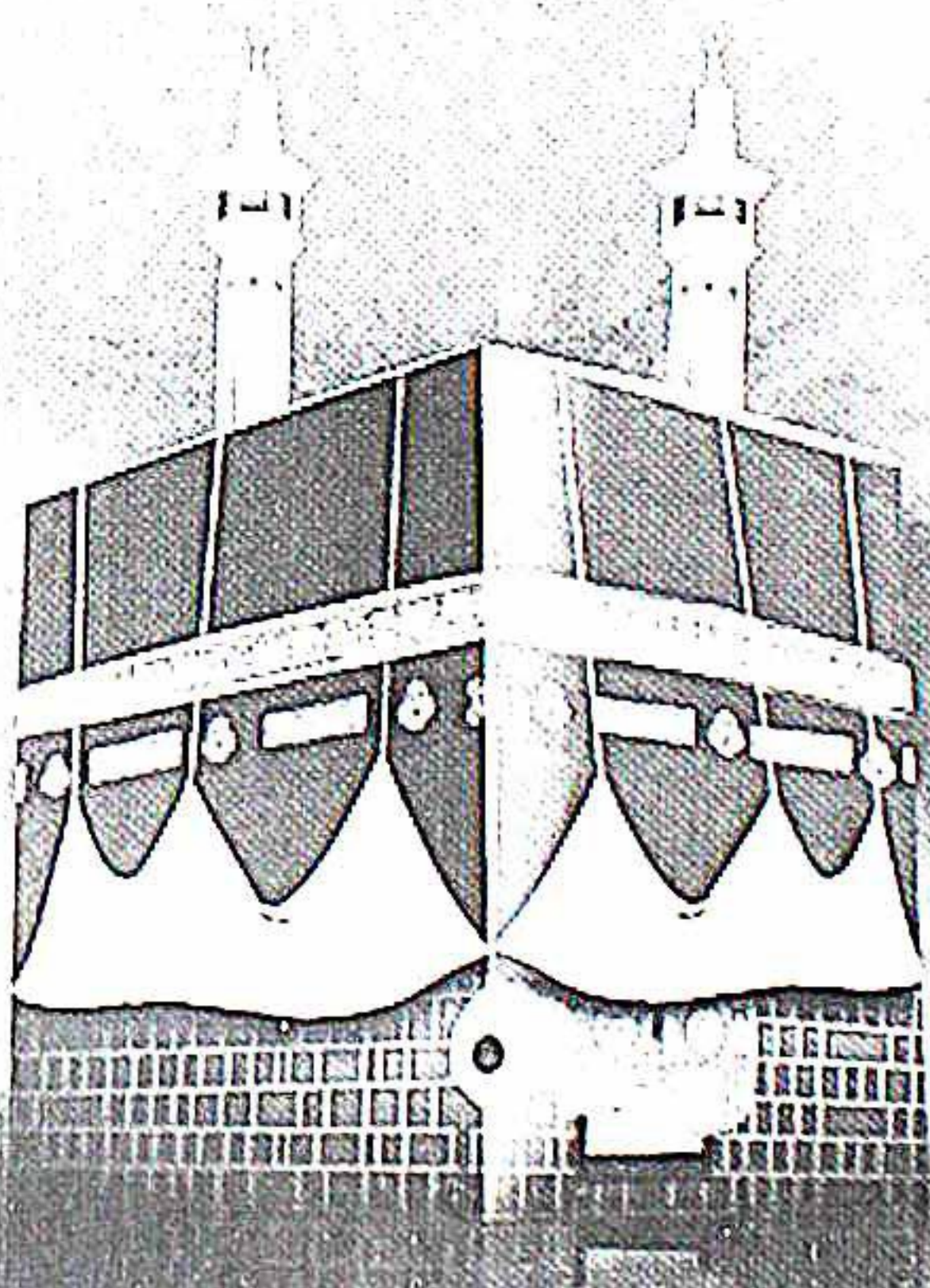
ہی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔



## 10 مخلوقات کو کس ترتیب سے پیدا کیا گیا؟

حضرت وہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کا عرش اس سے پہلے پانی پر موجود تھا جبکہ اللہ تعالیٰ نے ابھی آسمانوں اور زمین کو پیدا نہیں کیا تھا پھر جب اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو مٹی میں تھوڑا سا پانی اٹھایا پھر مٹی کو کھولا تو اس سے دھواں اٹھنے لگا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو دو دن میں سات آسمانوں میں بدل دیا پھر پانی سے مٹی اٹھائی اور اس کو بیت اللہ شریف کی جگہ پر رکھا پھر اسی سے زمین کو پھیلا یا اللہ تعالیٰ نے مختلف قوتوں کو بھی دنوں میں پیدا کیا آسمانوں کو بھی دو دنوں میں پیدا کیا اور زمینوں کو بھی دو دنوں میں پیدا کیا پھر ساتویں دن تخلیق سے فارغ ہوا۔

(ابو الشیخ ابن حبان 232)



فانقولہ قالہ نرکالہا

## 11 عرش کتنا بڑا ہے؟

جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ پانی کو پیدا کریں تو نور سے یا قوت اخضر کو پیدا کیا اس کا جسم ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں اور ان کے درمیان ان کے اندر جو کچھ ہے ان کے برابر موٹا چوڑا تھا جب اللہ نے اس کو پکارا تو یہ اللہ عزوجل کا کلام سنتے ہی ٹکڑے ہو کر پگھل گیا حتیٰ کہ پانی پانی ہو گیا اور وہ اللہ عزوجل کے خوف سے قیامت تک کے لئے کانپ رہا ہے اور اس طرح سے جب وہ رکے ہوئے یا چلتے ہوئے اللہ کی طرف دیکھتا ہے تو کانپ جاتا ہے اسی طرح سے وہ کنواں میں بھی اللہ کے خوف سے قیامت تک کے لئے کانپ رہا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے ہوا کو پیدا کیا اور پانی کو اس پر رکھ دیا پھر عرش کو پیدا کیا تو عرش کو پانی پر رکھ دیا یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

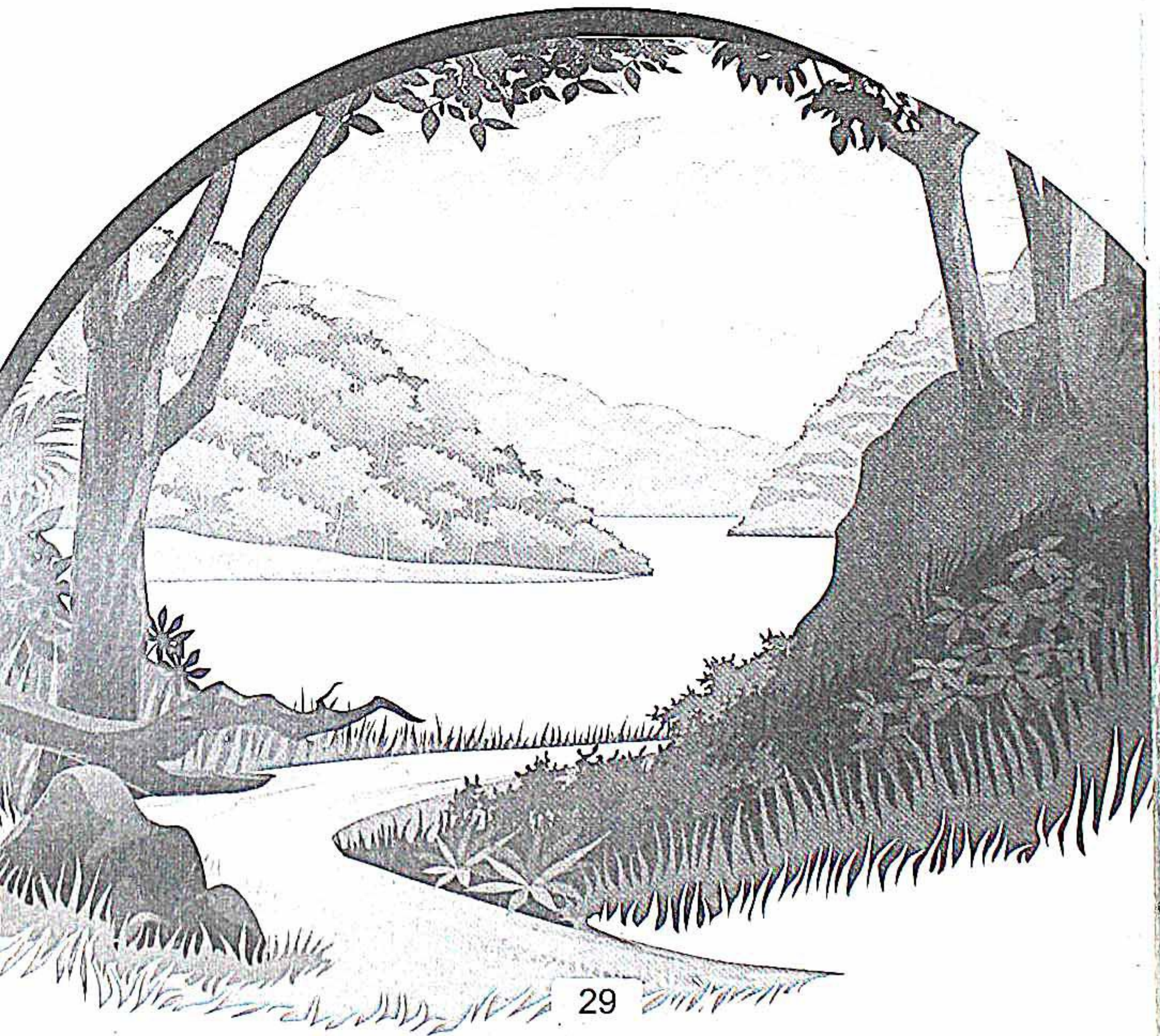
وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ لِيَبْلُوكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا

ترجمہ: ”اور وہ اللہ ایسا ہے کہ سب آسمان اور زمین کو چھ دن کی مقدار میں پیدا کیا اس وقت اس کا عرش پانی پر تھا کہ یہ دونوں چیزیں پہلے سے پیدا ہو چکی تھیں اور یہ پیدا کرنا اس لئے ہے تاکہ تم کو آزمائے کہ دیکھیں تم میں اچھا عمل کرنے والا کون ہے یہ کسی کو معلوم نہیں کہ پروردگار عزوجل کا عرش کتنا عرصہ پانی پر رہا پھر عرش کو کرسی سے دو ہزار سال پہلے پیدا کیا، اس کو جب پیدا کیا تو اس کی ایک ہزار زبانیں بھی پیدا کیں جو ہر ایک زبان سے ہزار اقسام کی تسبیح و تحمید ادا کرتا ہے پھر عرش کی پیشانی پر یہ لکھا:“

إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي، وَمُحَمَّدٌ  
عَبْدِي وَرَسُولِي مَنْ آمَنَ بِرُسُلِي وَصَدَّقَ بِوَعْدِي أُدْخِلْتُهُ الْجَنَّةَ  
تَرَجَمًا: ”میں ہی اللہ ہوں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، کوئی الہ نہیں مگر میں تنہا ہوں میرا  
کوئی شریک نہیں اور محمد میرے بندے اور میرے رسول ہیں پس جو میرے رسولوں  
پر ایمان لایا اور میرے وعدہ کی تصدیق کی میں اس کو جنت میں داخل کروں گا۔“

پھر اللہ تعالیٰ نے کرسی کو پیدا کیا یہ کرسی ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں سے بہت  
بڑی ہے، اور عرش کرسی سے اتنا بڑا ہے جتنا کرسی ہر شے سے بڑی ہے اور کرسی عرش کے نیچے  
ایسے ہے جتنا بکریوں کا باڑہ ہوتا ہے تمام ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں عرش کے نیچے ایسے  
ہیں جیسے ذرے کے درمیان میں ہلکا سا حلقہ ہوتا ہے وسیع و عریض میدان کے مقابلے میں۔

(ابوالشیخ 194، الهيئة السنية 214، تنزيه الشريعة 211/1)



## 12 عرش جنت الفردوس کے اوپر ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ

تَرْجَمَةً: ”جنت کے سو درجات ہیں“۔

أَعَدَّهَا اللَّهُ تَعَالَى لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ

تَرْجَمَةً: ”جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کیے ہیں۔

مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

تَرْجَمَةً: ”(ان میں) ہر دو درجاتوں کے درمیان کا فاصلہ آسمان اور زمین کے درمیانی

فاصلہ کے برابر ہے“۔

إِذَا سَأَلْتُمُوا اللَّهَ الْجَنَّةَ فَاسْأَلُوا الْفِرْدَوْسَ

تَرْجَمَةً: ”جب تم اللہ تعالیٰ سے (جنت کا) سوال کرو تو اس سے جنت الفردوس کا سوال

کیا کرو“۔

فَإِنَّهُ وَسْطُ الْجَنَّةِ وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ

تَرْجَمَةً: ”کیونکہ وہ جنت کا وسط ہے اسی کے اوپر رحمن تبارک و تعالیٰ کا عرش ہے“۔





وَمِنْهُ تَفْجُرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ

تَرْجَمًا: ”اسی سے جنت کی نہریں پھوٹی ہیں“ - 1

ایک صحیح حدیث میں آتا ہے:

إِذَا سَأَلْتُمْ اللَّهَ الْجَنَّةَ فَاسْأَلُوا الْفِرْدَوْسَ

تَرْجَمًا: ”جب تم اللہ سے جنت کا سوال کرو، تو فردوس مانگو“ -

فَإِنَّهُ أَعْلَى الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُ الْجَنَّةِ

تَرْجَمًا: ”کیونکہ وہ جنت کا سب سے اعلیٰ اور بہترین مقام ہے“ -

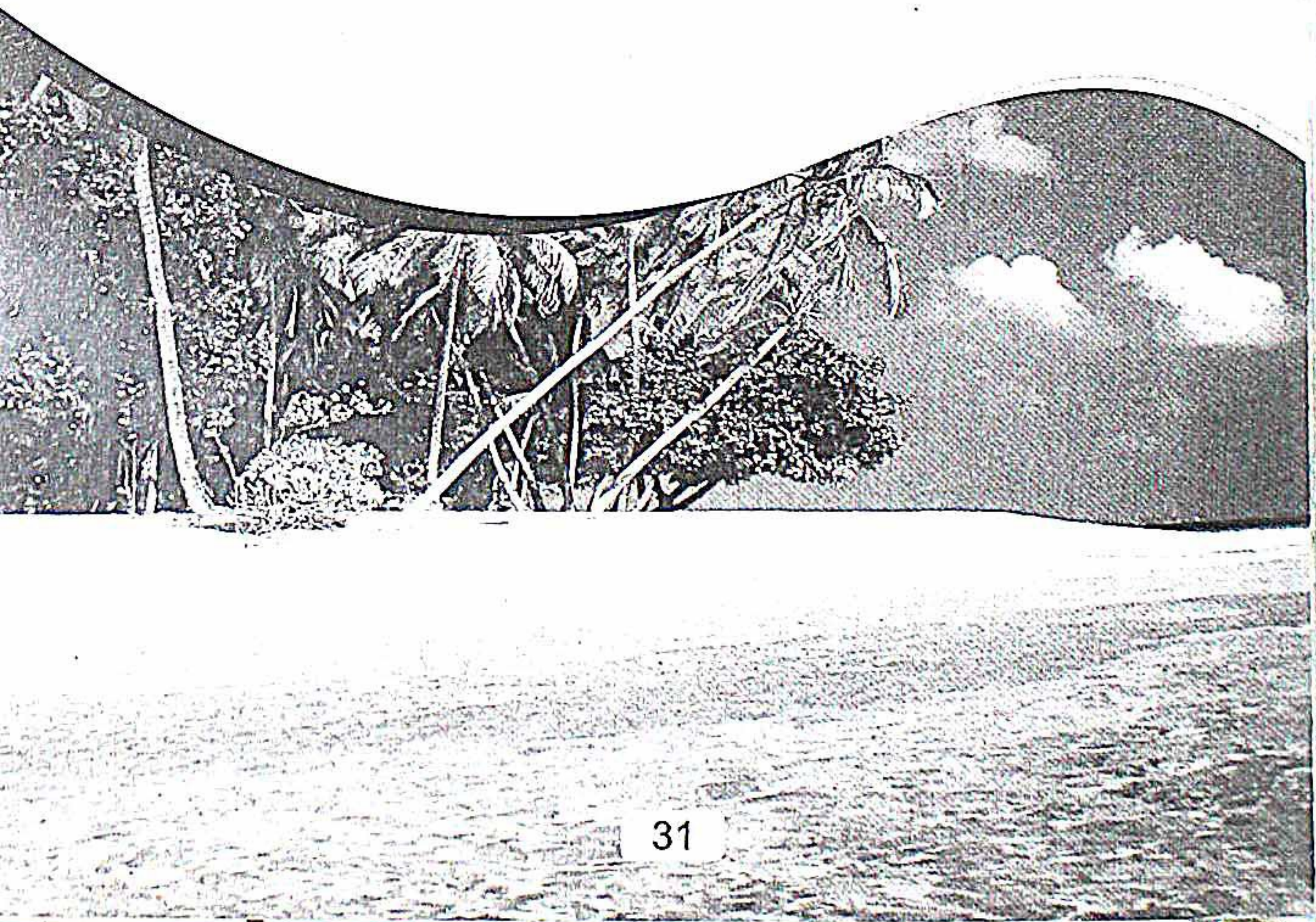
وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ

تَرْجَمًا: ”اور اس کے اوپر رحمن کا عرش ہے“ - 2

1: (صحیح البخاری فی الجہاد 6/14، الحدیث 2790، وفی کتاب التوحید 13/315، الحدیث 7423،

مسند احمد 2/335)

2 (بخاری)



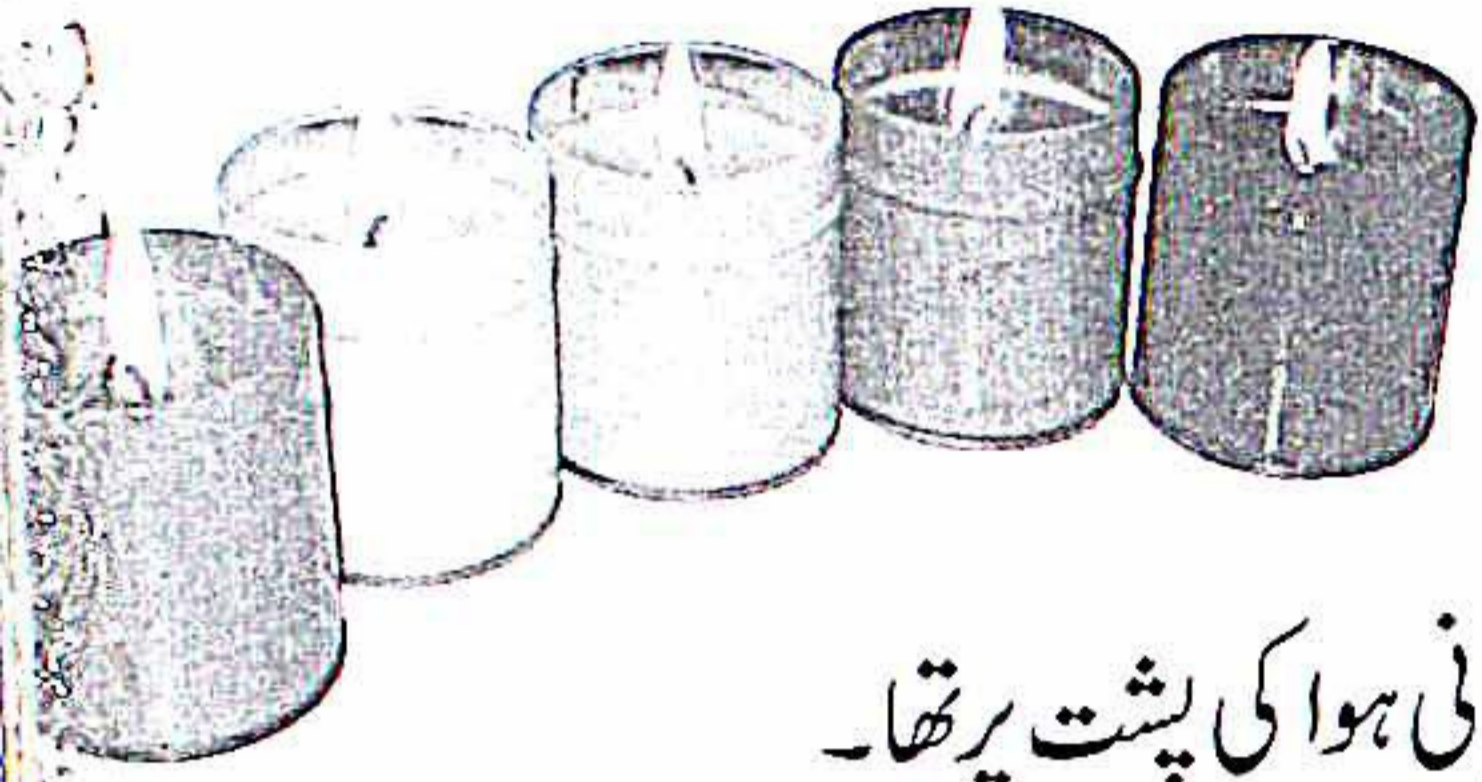
## 13 ایک دیہاتی کا عرش سے متعلق سوال

سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا کہ قرآن میں ہے:

وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ  
تَرْجَمًا: ”اللہ کا عرش پانی پر ہے۔“

اس دیہاتی نے پوچھا: اس وقت پانی کسی چیز پر تھا؟

تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: اس وقت پانی ہوا کی پشت پر تھا۔



## 14 عرش الہی نور کا سمندر ہے

والشمس والقمر والنجوم کے بارے میں طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے الاوسط میں اور ابن مرویہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج چاند اور ستارے عرش کے نور سے پیدا کئے گئے۔

حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ سورج کرسی کے نور کا ستر واں حصہ ہے اور کرسی نور عرش کا ستر واں حصہ ہے اور عرش نور ستر کا ستر واں حصہ ہے۔

حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ سورج دراصل کرسی کے نور سے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور عرش دراصل ستر ہزار نور کے پردوں یعنی نورانی حجابات میں سے ایک حصہ ہے۔ منقول ہے کہ حاملین عرش اور حاملین کرسی کے درمیان ظلمت کے ستر حجاب ہیں اور ستر حجاب نور کے ہیں اور ہر حجاب کے درمیان پانچ سو برس کا فاصلہ ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو ان کے نور سے حاملین کرسی جل جائیں اور کرسی کے اوپر عرش ایک نورانی جسم ہے، چنانچہ وہ اس کے علاوہ ہے۔

(العظمة 252، تفسیر ابن کثیر لسورة المعارج 4/447، درمنثور 6/264)

(مکاشفة القلوب 236)

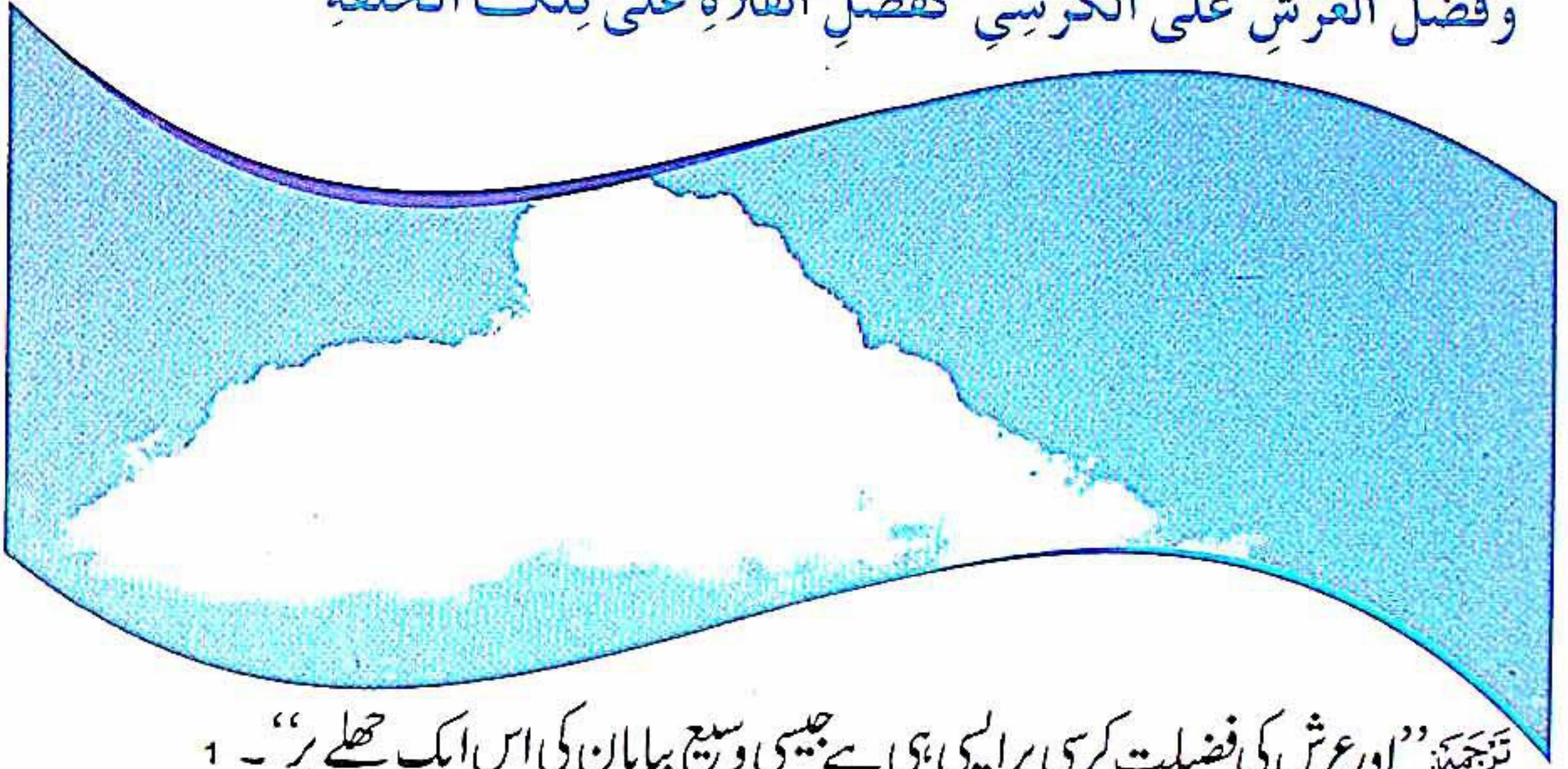
(السنة لا بن أبي عاصم 584، العظمة للأصبغی)

## اللہ کی کرسی کے مقابلہ میں ساتوں زمین و آسمان کی حیثیت

ایک صحیح حدیث میں سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضور ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول! سب سے عظیم آیت کونسی ہے جو اللہ نے آپ پر نازل فرمائی؟ فرمایا: آیت الکرسی.... پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

يَا أَبَا ذَرٍّ مَا السَّمَوَاتُ السَّبْعُ فِي الْكُرْسِيِّ إِلَّا كَحَلْقَةٍ مُلْقَاةٍ فِي أَرْضٍ فَلَاةٍ تَزْجَمُ: ”اے ابو ذر! کرسی کے مقابلے میں ساتوں آسمانوں کی حیثیت اس چھلے سے زیادہ نہیں ہے جو وسیع بیابان میں پھینک دیا گیا ہو۔“

وَفَضْلُ الْعَرْشِ عَلَى الْكُرْسِيِّ كَفَضْلِ الْفَلَاةِ عَلَى تِلْكَ الْحَلْقَةِ



تَزْجَمُ: ”اور عرش کی فضیلت کرسی پر ایسی ہی ہے جیسی وسیع بیابان کی اس ایک چھلے پر“۔<sup>1</sup> حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بے شک وہ کرسی جو آسمانوں اور زمین پر وسیع ہو چکی ہے، وہ تو صرف اللہ تعالیٰ کے قدم رکھنے کی جگہ ہے، جب کہ عرش کا اندازہ تو وہی ذات لگا سکتی ہے جس نے اس سے پیدا فرمایا اور رحمن تبارک و تعالیٰ کی تمام مخلوقات کے مقابلے میں آسمانوں کی حیثیت تولق و دق صحرا میں موجود ایک خیمے کی سی ہے۔<sup>2</sup> حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک بادل گزرا، آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟

1 (أبو الشيخ نے اسے ”العظمة ص: 83“ میں روایت کیا۔ دیکھئے: الصحيحة 109)

2 (مستدرک حاکم 282/2، طبری، أبو الشیخ 80)

لوگوں نے کہا: اللہ اور  
اس کا رسول بہتر جانتے  
ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: یہ  
بادل ہے، یہ زمین کو  
انہیں لے جاتا ہے جو



سیراب کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی طرف بھی  
اس کی عبادت بجا نہیں لاتے، اور نہ اس کا شکر ادا کرتے ہیں، کیا تم جانتے ہو کہ اس کے  
اوپر کیا ہے؟

لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے اوپر روکی ہوئی موج اور محفوظ چھت ہے، کیا تم جانتے ہو  
کہ اس کے اوپر کیا ہے؟

لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے اوپر ایک اور آسمان ہے، اور ان دونوں کے درمیان پانچ  
سوسال کی مسافت ہے، یہاں تک کہ آپ نے سات آسمان گنوائے اور ہر دو آسمانوں کی  
باہمی مسافت پانچ سوسال بتلائی۔

پھر پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ اس کے اوپر کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر  
جانتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے اوپر عرش ہے، کیا تم جانتے ہو کہ ساتویں آسمان اور عرش  
کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟

لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک ان کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں سے دو  
آسمانوں کے درمیان کا فاصلہ ہوتا ہے۔

(ترمذی، احمد، بیہقی، ابن ابی عاصم 254)

## 16 اللہ کی عظمت کا اندازہ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! لوگوں نے بڑی مشقت اٹھائی، عیال ضائع ہو گیا، مال ہلاک ہو گئے آپ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا کریں (تاکہ ہم سے یہ قحط دور ہو) ہم

آپ کو اللہ کے سامنے سفارشی بناتے ہیں اور اللہ کو آپ کے سامنے سفارشی بناتے ہیں۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ بہت دیر تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ

نے اپنے صحابہ کو بھی دیکھا۔ (کہ وہ بھی تسبیح میں مصروف ہو گئے ہیں) پھر آپ نے (اس دیہاتی سے) فرمایا تو تباہ ہو جائے تو جانتا ہے اللہ کی عظمت کیا ہے؟ اس کا عرش آسمانوں اور زمینوں پر اس طرح قبہ کی مثل ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ چرچر رہا ہے جس طرح سے کجاوہ اپنے سوار سمیت چرچراتا ہے۔<sup>1</sup>

## 17 سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت پر عرش الہی میں حرکت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

اِهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ

تَرْجَمًا: ”جب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو عرش الہی نے حرکت کی“۔<sup>2</sup>

<sup>1</sup> (قیامت کی بولناک مناظر، 61)

<sup>2</sup> (مختصر صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ باب مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ)

## عرش اور اس کو اٹھانے والے فرشتوں کی کیفیت

پیچھے صحیح حدیث کی رو سے ہم بتا چکے ہیں کہ قیامت کے دن عرش الہی میدان محشر میں ہوگا اور اسے فرشتوں نے اٹھایا ہوا ہوگا۔

عرش الہی کے اٹھانے والے ملائکہ فرشتوں کے سب سے اعلیٰ طبقات سے تعلق رکھتے

ہیں۔ ان میں سے ہر فرشتے کے بازوؤں پر چار پیر ہیں اور دو ان کے چہروں کے اوپر ہیں جن سے یہ اپنی آنکھوں کو چھپائے رکھتے ہیں اور یہ فرشتے ساتویں آسمان کے فرشتوں سے زیادہ خدا کا خوف رکھتے ہیں اور ساتویں



آسمان والے فرشتے چھٹے آسمان والے فرشتوں سے خوف الہی میں بڑھے ہوئے ہیں۔

اسی طرح چھٹے آسمان والے پانچویں آسمان والوں سے اور پانچویں آسمان والے چوتھے آسمان والوں سے اور چوتھے آسمان والے تیسرے آسمان والوں سے اور تیسرے آسمان والے دوسرے آسمان والوں سے اور دوسرے آسمان والے پہلے آسمان والوں سے خوف و خشیت ربانی میں اعلیٰ درجہ رکھتے ہیں۔ پھر عرش الہی کے گرد رہنے والے فرشتے جن کو ”کروہیین“ کہتے ہیں یہ باقی فرشتوں کے سردار ہیں اور بہت ہی وجاہت والے ہیں۔

منقول ہے کہ عرش کے گرد ملائکہ کی ستر ہزار صفیں ہیں۔ اس طرح کہ ایک صف ایک صف کے پیچھے ہے۔ یہ سب عرش کا طواف کرتے رہتے ہیں۔ پھر ان سب کے بعد ستر ہزار ملائکہ کی صف ہے اور وہ اپنے ہاتھ اپنے کاندھوں پر رکھتے ہوئے خدا کی تسبیح و تکبیر پڑھتے رہتے ہیں پھر ان کے بعد اور ایک سو صفیں فرشتوں کی ہیں جو اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے ہوئے تسبیح و تکبیر اور دعائیں مشغول ہیں۔

(صادی ج 4 ص 4)

اور سب فرشتوں کی دعا کیا ہے۔ اس کو قرآن مجید کے الفاظ میں ملاحظہ کیجئے۔ ارشادِ باری ہے کہ:

الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا

تَرْجَمَةٌ: ”جو فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں عرش کو اور وہ جو عرش کے ارد گرد (حلقہ زن) ہیں وہ تسبیح کرتے ہیں حمد کے ساتھ اپنے رب کی اور ایمان رکھتے ہیں اس پر اور استغفار کیا کرتے ہیں ایمان والوں کے لئے۔“

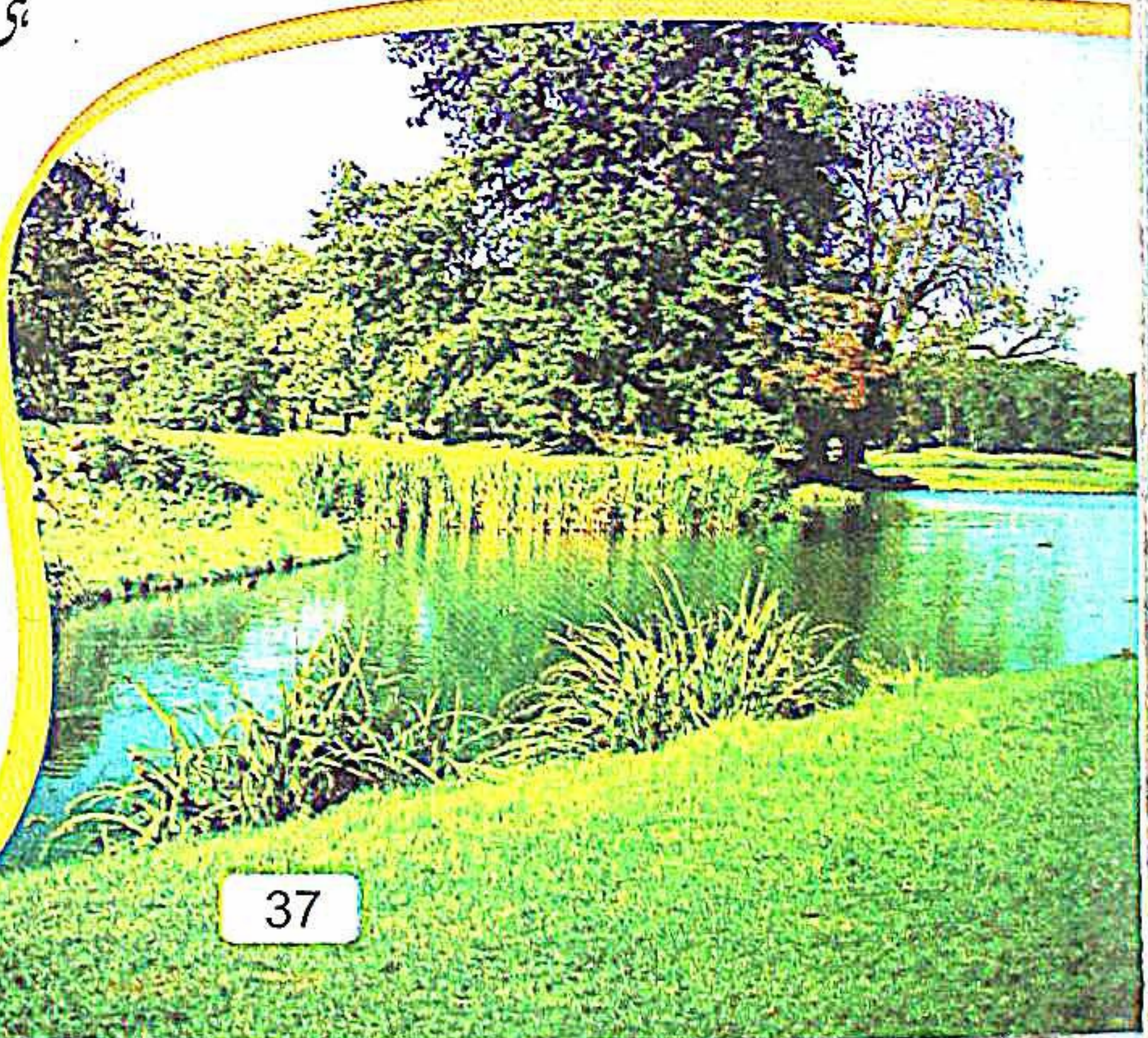
رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ

تَرْجَمَةٌ: ”(کہتے ہیں) اے ہمارے رب! تو گھیرے ہوئے ہے ہر شے کو (اپنی) رحمت اور علم سے، پس بخش دے انہیں جنہوں نے (کفر سے) توبہ کی ہے اور پیروی کی ہے تیرے راستہ کی اور بچالے انہیں عذابِ جہنم سے۔“

رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

تَرْجَمَةٌ: ”اے ہمارے رب! داخل فرما انہیں سدا بہار باغوں میں جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور جو قابلِ بخشش ہیں ان کے والدین، ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے۔ بے شک تو ہی سب سے زبردست (اور)

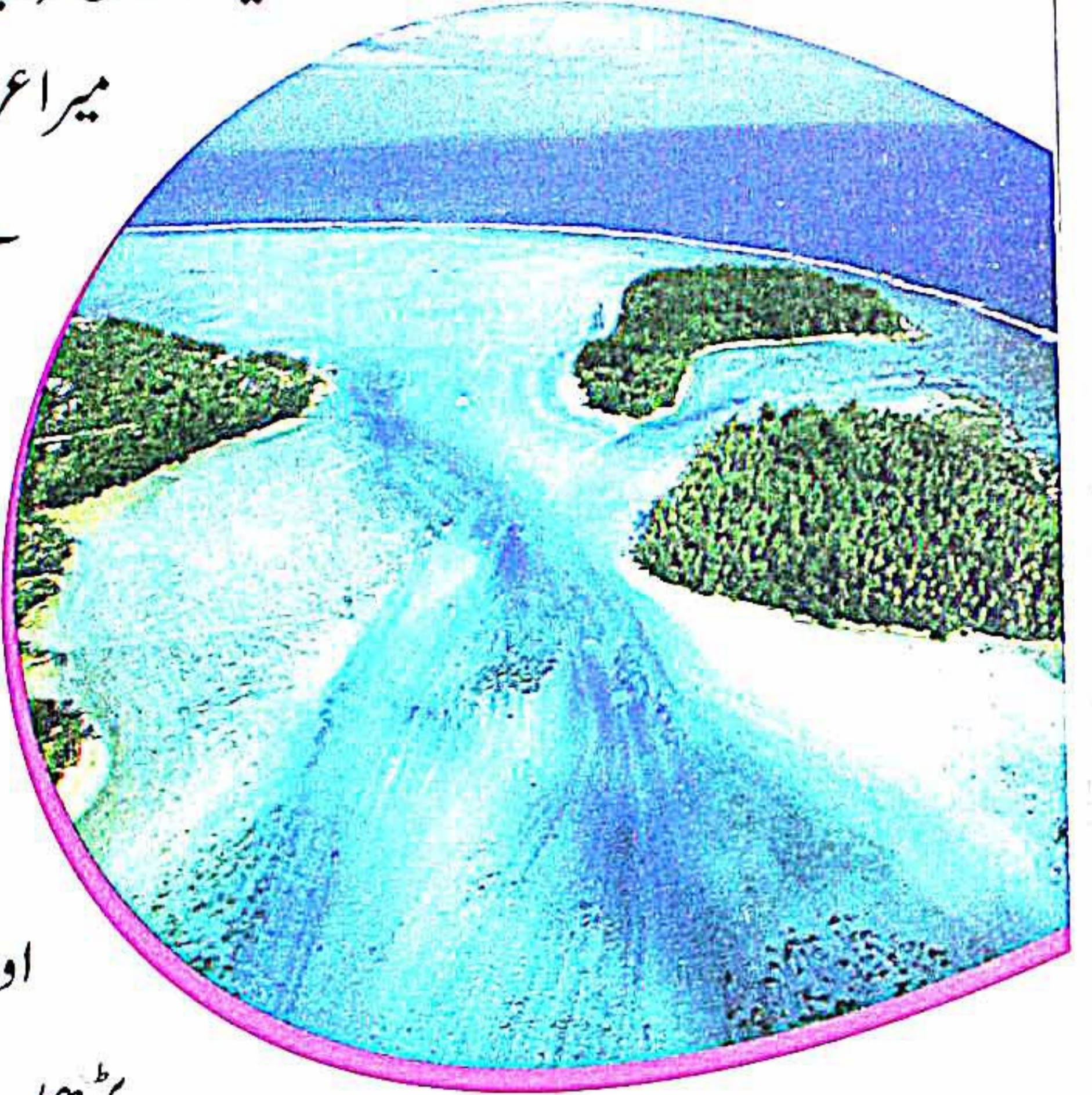
حکمت والا ہے۔ اور بچالے انہیں سزاؤں سے اور جس کو تو بچالے سزاؤں سے اس دن گویا تو نے بڑی رحمت فرمائی اس پر۔ اور یہی ہے سب سے بڑی کامیابی۔“



## حاملین عرش فرشتوں نے عرش کو کیسے اٹھایا؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حاملین عرش فرشتوں کو پیدا کیا، تو انہیں فرمایا:

میرا عرش اٹھاؤ، مگر وہ عرش اٹھا نہیں سکے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ کہو: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ تَوَجَّهْنَا: ”اللہ تعالیٰ کے بغیر قوت ہے نہ توفیق“۔



جب یہ کہا تو اٹھا لیا، چنانچہ ساتویں زمین میں ہوا کے دوش پر ان کے پاؤں اٹک گئے، پاؤں جمنے کے بعد انہوں نے عرش کو تھام لیا اور اس وقت سے مسلسل لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھ رہے ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ الٹ کر گریں اور پتہ نہ چلے کہ کہاں چلے گئے۔ یہ حاملین عرش کا معاملہ ہے اور وہی (اللہ تعالیٰ) انہیں اٹھانے کی توفیق دے رہا ہے اور یہ سب قدرت خداوندی کے سبب اٹھایا جا سکا۔

## حاملین عرش فرشتوں کی لمبائی چوڑائی

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے اجازت دی گئی ہے کہ میں حاملین عرش میں سے ایک فرشتے کے بارے میں بات کروں۔ اس کے کانوں کی لوؤں اور اس کے کندھوں کے درمیان سات سو سال کا فاصلہ ہے۔ امام ابن منذر اور ابوالشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حبان بن عطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حاملین فرشتے عرش آٹھ ہیں۔ ان کے قدم ساتویں زمین میں گڑے ہوئے ہیں۔ ان کے سر ساتویں آسمان سے تجاوز کر گئے ہیں۔ ان کے سینگ ان کی لمبائی کے برابر ہیں۔ عرش الہی ان کے کندھوں پر ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں تو جہاں ہے تو جہاں ہوگا تو پاک ہے۔

(مسند ابویعلیٰ، جلد 5، صفحہ 503)



## 21 حاملین عرش فرشتوں کی ہیئت اور ان کی تسبیح

امام ابوالشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ذاذان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حاملین عرش کے پاؤں زمین کی پست ترین جگہ میں گڑے ہوئے ہیں۔ وہ نور کی شعاع کی وجہ سے اپنی نظریں اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے۔

بیہقی نے شعب الایمان میں ہارون بن رباب سے روایت نقل کی ہے کہ حاملین عرش کی تعداد آٹھ ہے۔ وہ بڑی دھیمی آواز سے ایک دوسرے کو جواب دیتے ہیں۔ ان میں سے چار کہتے ہیں:

سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَلَىٰ عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ

اور ان میں سے چار کہتے ہیں:

سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَلَىٰ حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ

(شعب الایمان، باب فی صفة یوم القیامة، جلد 1 صفحہ 327 (364)، دارالکتب العلمیہ بیروت)

امام ابوالشیخ اور ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہما نے حضرت ابوقبیل رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حاملین عرش کی تعداد آٹھ ہے۔ ان میں سے ایک کی آنکھ کے سرے سے دوسری آنکھ کے دوسرے حصے تک پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ اس فرشتہ کا قدم مشرق سے مغرب تک ہے۔



امام ابو الشیخ رحمہ اللہ نے حضرت وہب رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: حاملین عرش جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں ان میں سے ہر ایک فرشتے کے چار منہ اور چار پر ہیں۔ دو پر چہرے پر ہیں۔ وہ عرش کی طرف دیکھتا ہے تو اس پر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے اور دو پروں کے ساتھ وہ اڑتا ہے۔ ان فرشتوں کے قدم زمین کی پست ترین جگہ میں ہیں اور عرش ان کے کندھوں پر ہے۔ ان میں سے ہر ایک کا ایک چہرہ بیل کا ہے، ایک چہرہ شیر کا، ایک چہرہ انسان کا اور ایک چہرہ گدھ کا ہے۔ وہ اس کے سوا کوئی گفتگو نہیں کرتے کہ: **قُدُوسِ اللّٰهِ الْقَوِيُّ مَلَأَتْ عَظْمَتُهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ.....**

امام ابو الشیخ نے حضرت وہب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حاملین عرش کی تعداد چار ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو چار اور فرشتوں سے ان کی مدد کی جائے گی۔ ان میں سے ایک فرشتہ انسانی شکل کا ہے جو انسانوں کی ان کے رزق کے متعلق سفارش کرتا ہے، ایک فرشتہ گدھ کی شکل کا ہے جو پرندوں کے حق میں ان کے رزق کی سفارش کرتا ہے، ان میں سے ایک فرشتہ بیل کی شکل کا ہے جو چوپایوں کے حق میں ان کے رزق کے بارے میں سفارش کرتا ہے، ایک فرشتہ شیر کی شکل کا ہے جو درندوں کے حق میں ان کے رزق کی سفارش کرتا ہے۔ جب وہ عرش کو اٹھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی عظمت کی وجہ سے اپنے گھٹنے کے بل گر پڑتے ہیں تو انہیں... **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ...** کی تلقین کی جاتی ہے، تو وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ام سعد رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے نبی کریم

ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ عرش ایک ایسے فرشتے پر ہے جو موتی کا بنا ہوا ہے۔ اس کی شکل مرغ جیسی ہے۔ اس کے قدم زمین کی پست ترین جگہ پر ہیں۔ اس کے دونوں پر مشرق میں اور اس کی گردن عرش کے نیچے ہے۔



(تفسیر درمنثور 960/5)

## عرش الہی اور خوف قیامت

روز قیامت کچھ لوگ عرش کے سایہ میں ہوں گے اور جو لوگ عرش کے سایہ سے محروم ہوں گے ان کی کیا حالت ہوگی ان کی کیا کیفیت ہوگی۔ اسے ہم حضور اکرم ﷺ کے فرمان کی روشنی میں لکھتے ہیں: خداوند قدوس حضرت اسرافیل علیہ السلام کو پہلی مرتبہ حکم فرمائیں گے وہ صور میں پھونک ماریں گے تو آسمان وزمین کی تمام مخلوقات گھبرا جائے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ میں اس نغمہ کا تذکرہ ہے اور جس روز صور میں پھونک ماری جائے گی تو جس قدر جان دار مخلوق زمین و آسمان میں ہیں سب کے سب گھبرا اٹھیں گے علاوہ اس کے جس کو خدا چاہے..... زمین کانپنے لگے گی اور ہر ایک دودھ پلانے والی عورت اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور تمام حاملہ عورتیں اپنا حمل ڈال دیں گی مارے وحشت کے۔

کچھ لوگ نشہ جیسی حالت میں دکھلائی دیں گے حالانکہ وہ نشہ میں نہیں ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ کا عذاب بڑی سخت چیز ہے اور اس روز بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور شیاطین بھی ڈر کے مارے ادھر ادھر بھاگتے پھریں گے۔ سورہ حج کی پہلی آیت میں ہے.... وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ... تک اس مضمون کا تذکرہ ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا وہی عالم رہے گا۔



## تین طرح کے لوگ میدان حشر میں آئیں گے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةَ أَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً

ترجمہ: ”قیامت کے دن میدان حشر میں لوگوں کو تین طرح سے لایا جائے گا۔ ایک قسم کے لوگ تو وہ ہوں گے جو پیدل چل کر آئیں گے۔“

وَصِنْفًا رُكْبَانًا

ترجمہ: ”ایک قسم کے لوگ وہ ہوں گے جو سواریوں پر آئیں گے۔“

وَصِنْفًا عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ

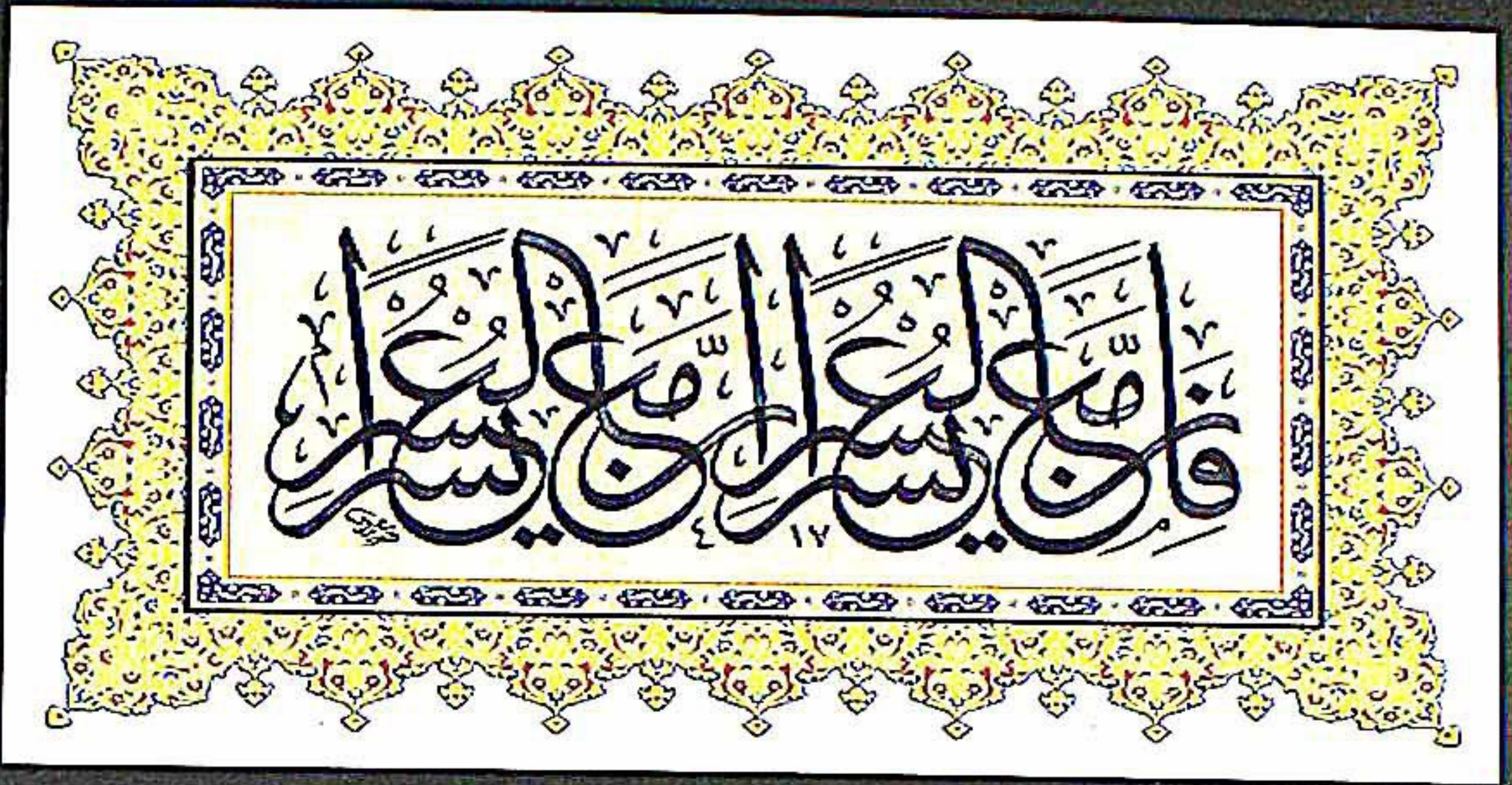
ترجمہ: ”اور ایک قسم کے لوگ وہ ہوں گے جو منہ کے بل چلتے ہوئے آئیں گے۔“

عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ! (پاؤں کے بل چلنے کی عادت کے بالکل خلاف) لوگ منہ کے بل چل کر کس طرح آئیں گے؟

فرمایا: ”حقیقت یہ ہے کہ جس ذات نے ان کو پاؤں کے بل چلایا ہے وہ ان کو منہ کے بل چلانے پر بھی قادر ہے اور جان لو کہ وہ لوگ منہ کے بل چلنے میں اپنے منہ کو بلندی اور کانٹوں سے بچائیں گے۔“

(ترمذی رحمۃ اللہ علیہ)





تَشْرِيح ..... پہلی قسم کے لوگ وہ اہل ایمان ہوں گے جن کے ذخیرہ اعمال میں نیک اور برے دونوں طرح کے عمل ہیں اور وہ خوف ورجاء کے درمیان تردد کی حالت میں رہتے ہوئے حق تعالیٰ کی رحمت کے امیدوار ہیں دوسری قسم کے لوگ وہ کامل الایمان ہوں گے جو نیک اعمال میں سبقت و پیش قدمی اختیار کرتے ہیں، اور تیسری قسم اہل کفر و شرک پر مشتمل ہوگی۔

حدیث کے آخری الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح دنیا میں انسان اپنے پاؤں کے بل چلتا ہے تو وہ راستہ کی رکاوٹوں اور تکلیف دہ چیزوں سے ہاتھ اور پاؤں کے ذریعہ بچتا ہے اسی طرح وہ تیسری قسم کے لوگ قیامت کے دن جب منہ کے بل چل کر آئیں گے تو ان کے منہ وہی فعل انجام دیں گے جو ہاتھ پاؤں انجام دیتے ہیں اور بغیر کسی فرق کے اپنے منہ کے ذریعہ راستہ نشیب و فراز، کانٹوں اور دوسری ایذا پہنچانے والی چیزوں سے اپنا بچاؤ کریں گے اور اس دن ان کو منہ کے بل چلانا اس امر کا اعلان ہوگا کہ

ان لوگوں نے چونکہ دنیا میں سجدہ اطاعت نہیں کیا اور خدا کی فرمانبرداری میں اپنی گردن کو نہیں جھکا یا اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو منہ کے بل چلا کر ذلیل و خوار کیا ہے۔



## اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بلا کسی واسطے کے ہم کلام ہوگا

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ

تَرْجَمَةً: ”(قیامت کے دن) تم میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جس سے اس کا پروردگار (کسی واسطے کے بغیر) ہم کلام نہ ہوگا۔“

لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ

تَرْجَمَةً: ”اس وقت اس کے اور اس کے پروردگار کے درمیان نہ کوئی ترجمان ہوگا (کہ جو ہر ایک کو دوسرے کا مفہوم سمجھائے) اور نہ کوئی حجاب ہوگا (کہ جو بندے کو اس کے پروردگار سے چھپائے)۔“

فَيَنْظُرُ أَيَّمَنْ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ

تَرْجَمَةً: ”جب بندہ اپنی دہنی طرف نظر ڈالے گا تو اس کو وہ چیز نظر آئے گی جو اس نے آگے بھیجی ہوگی (یعنی نیک اعمال جو ظاہری صورتوں میں نمایاں ہوں گے یا ان اعمال کی جزا و انعامات)۔“

وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ

تَرْجَمَةً: ”اور جب بائیں جانب دیکھے گا تو اس کو وہ چیز نظر آئے گی جو اس نے آگے بھیجی ہوگی یعنی برے اعمال۔“

وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ

تَرْجَمَةً: ”اور جب وہ اپنے آگے دیکھے گا تو اس کو اپنے منہ کے سامنے آگ نظر آئے گی۔“

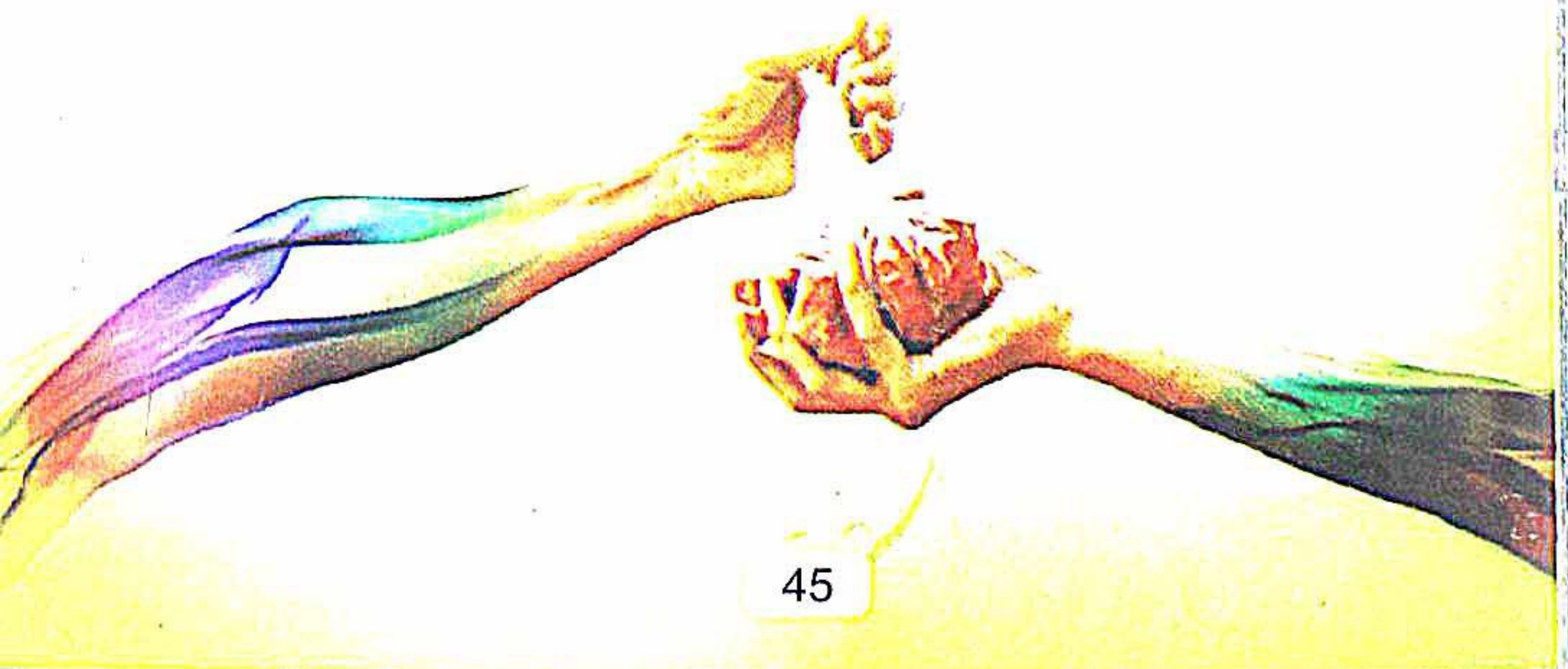
فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ

تَرْجَمَةً: ”پس (اے لوگو) تم آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی سے کیوں نہ ہو۔“

(بخاری و مسلم)

**تشریح**..... ”جب بندہ اپنی دائیں طرف نظر ڈالے گا لٹخ“، یعنی وہ قاعدہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی سخت صورت حال سے دوچار ہوتا ہے اور کسی مشکل میں پڑ جاتا ہے تو دائیں بائیں دیکھنے لگتا ہے، پس اس وقت چونکہ ہر بندے کے لئے ایک سخت ترین مرحلہ درپیش ہوگا اس لئے وہ دائیں بائیں دیکھے گا اور دائیں طرف اس کو وہ نیک اعمال نظر آئیں گے جو اس نے دنیا میں کئے ہوں گے اور بائیں طرف اس کے برے اعمال دکھائی دیں گے، اور سامنے کی طرف آگ نظر آئے گی، لہذا اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ وہ اس وقت اپنے نیک اعمال کی طرف دیکھ کر اطمینان و سکون حاصل کرے اور سامنے کی طرف نظر آنے والی آگ سے نجات پائے تو اس کو چاہئے کہ اس دنیا میں زیادہ سے زیادہ نیک کام کرے اور برے اعمال سے اجتناب کر کے اپنے آپ کو اس آگ سے بچانے کی راہ نکالے۔

”اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی سے کیوں نہ ہو“ اس جملہ کے دو معنی ہو سکتے ہیں، ایک تو یہ کہ اپنے آپ کو دوزخ کی آگ میں جانے سے بچاؤ اور کسی پر ظلم و زیادتی نہ کروا کرچہ وہ ظلم و زیادتی کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کی صورت میں یا اس کے برابر کیوں نہ ہو اور دوسرے معنی یہ ہیں کہ اگر دوزخ کی آگ سے بچنا چاہتے ہو تو ضرورت مندوں اور محتاج لوگوں کی مدد و اعانت اور خدا کی راہ میں اپنا مال خرچ کروا کرچہ تم صرف کھجور کا ایک ٹکڑا ہی خرچ کرنے کی استطاعت کیوں نہ رکھتے ہو، اس لئے خدا کی راہ میں خرچ کرنا یعنی صدقہ و خیرات تمہارے اور آگ کے درمیان پردہ بنے گا۔



## زمین اللہ کی مٹھی میں اور آسمان دائیں ہاتھ میں ہوں گے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ يَقْبِضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَرْضَ

تَرْجَمَةً: ”بے شک اللہ تعالیٰ قیمت کے دن زمین کو مٹھی میں بند کر لے گا۔“

وَتَكُونُ السَّمَوَاتُ بِيَمِينِهِ

تَرْجَمَةً: ”آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں ہوں گے۔“

ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ

تَرْجَمَةً: ”پھر فرمائے گا: میں حقیقی بادشاہ ہوں۔“

(بخاری، کتاب التوحید: باب قول الله تعالى لما خلقت بيدي)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ یہودیوں کا ایک عالم رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: یا محمد! بے شک ہم پاتے ہیں (تورات میں لکھا ہوا ہے کہ):

أَنَّ اللَّهَ يَجْعَلُ السَّمَوَاتِ عَلَى إِصْبَعِ

تَرْجَمَةً: ”بے شک اللہ آسمانوں کو ایک

انگلی پر رکھے گا۔“

وَالْأَرْضِ عَلَى إِصْبَعِ

تَرْجَمَةً: ”اور زمینوں کو ایک انگلی پر۔“

وَالشَّجَرِ عَلَى إِصْبَعِ

تَرْجَمَةً: ”اور درختوں کو ایک انگلی پر۔“

وَالْمَاءِ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعِ

تَرْجَمَةً: ”اور پانی اور گیلی مٹی (تحت الثری) کو ایک

انگلی پر۔“



وَسَائِرَ الْخَلَائِقِ عَلَىٰ إِصْبَعٍ  
تَزَجَمًا: ”اور دیگر ساری مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھے گا۔“

فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ

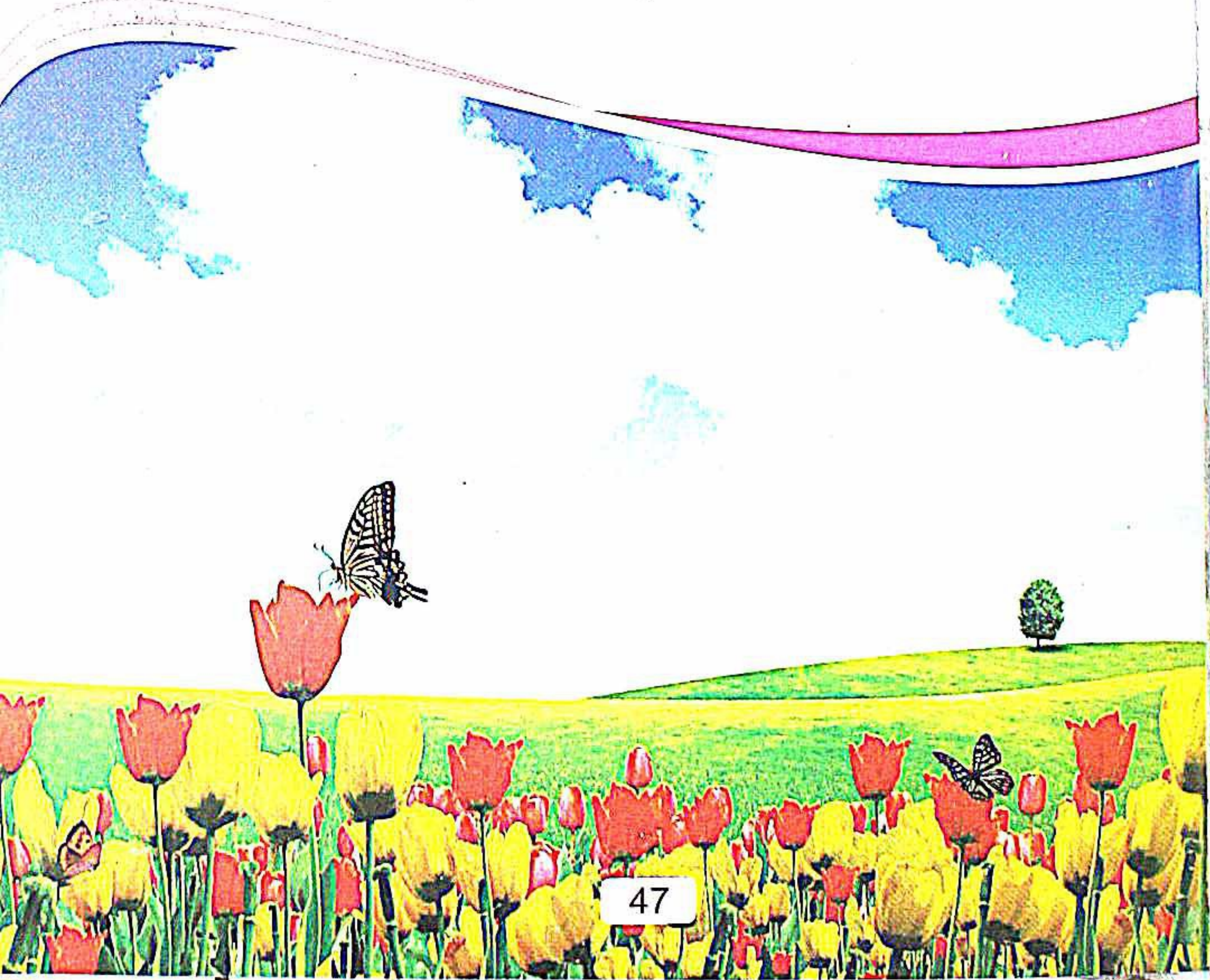
تَزَجَمًا: ”اور فرمائے گا: میں ہی حقیقی بادشاہ ہوں۔“

پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھیوں میں ظاہر ہو گئیں۔ یہ عالم کی بات کی تصدیق کے طور پر تھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا:

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ

تَزَجَمًا: ”اور انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسے اس کی قدر کا حق تھا اور زمین ساری کی ساری قیامت کے روز اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے۔ وہ پاک اور بلند ہے اس سے جو یہ شرک کرتے ہیں۔“

(بخاری، کتاب التفسیر، باب قول اللہ تعالیٰ يعبادى الذين أسرفوا على أنفسهم 4811)



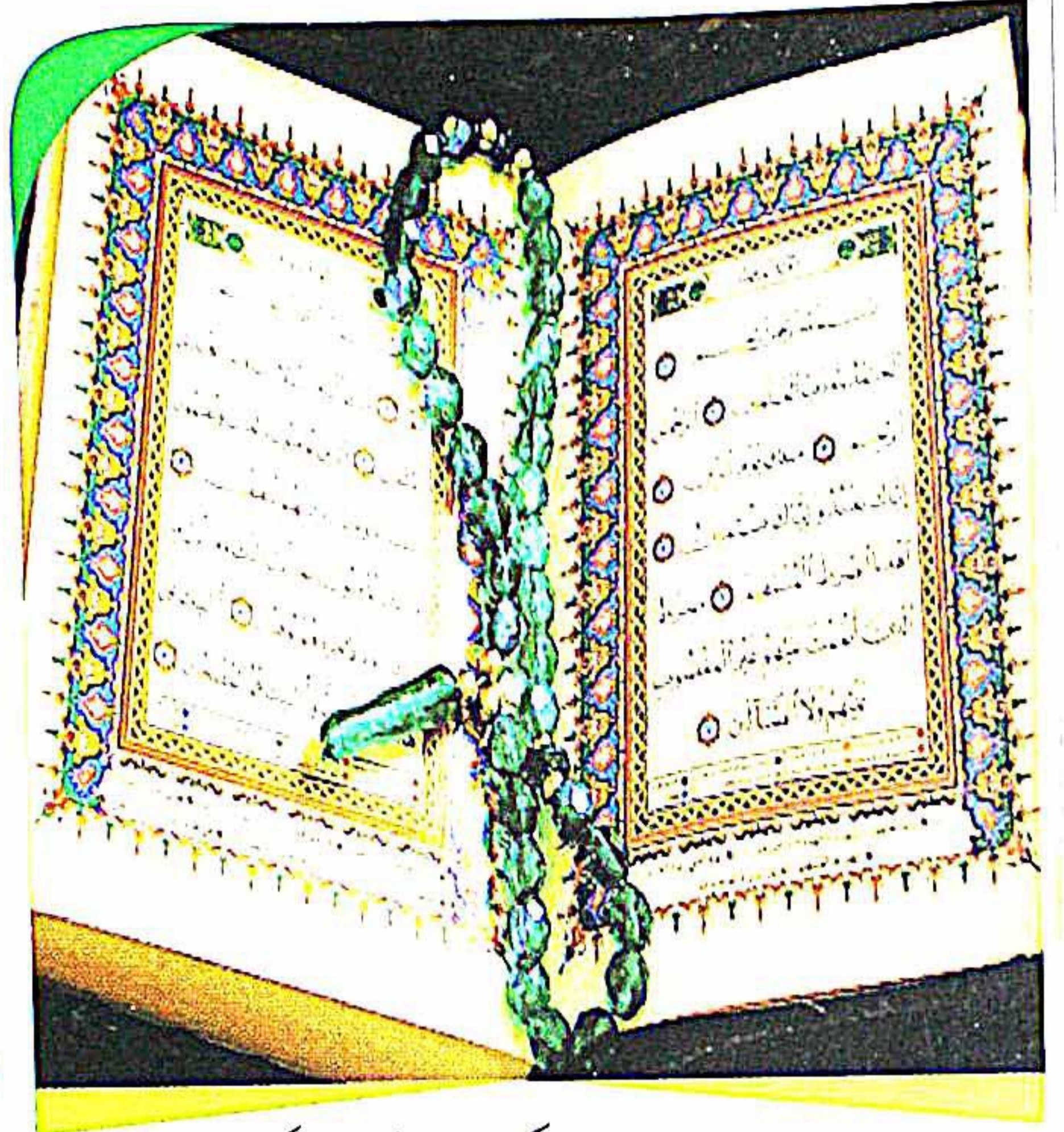
## قیامت کے دن تین مواقع پر کوئی کسی کو یاد نہیں رکھے گا

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے ایک دن خدمت نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا قیامت کے روز کوئی محبوب اپنے محبوب کو یاد رکھے گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا کہ تین مواقع ایسے ہوں گے کہ کوئی کسی کا حال پوچھنے والا نہیں ہوگا۔

① ایک تو میزان عمل کے وقت جب کہ یہ اندیشہ ہوگا کہ اعمال کا بوجھ بھی ہے یا پلڑا ہلکا نکلتا ہے۔

② دوسرے اعمال ناموں کے اڑنے کے



وقت جب کہ یہ فکر دامن گیر ہوگی کہ اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں آتا ہے یا بائیں ہاتھ میں۔

③ تیسرے جب کہ ایک گردن آگ (جہنم) میں سے برآمد ہوگی اور سب کو گھیر لے گی (اور

کہے گی) کہ مجھے تین قسم کے لوگوں پر مقرر کیا گیا ہے ان لوگوں پر جو حق تعالیٰ کے علاوہ دوسرے

معبود کی عبادت کرتے رہے اور ہر ایک تکبر کرنے والے اور سرکش شخص پر اور ہر ایک اس شخص

پر جو کہ حساب کے دن پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔ پھر وہ گردن ان سب کو دوزخ کی گہری وادیوں

میں ڈال دے گی اور دوزخ پر ایک پل ہوگا جو باریک سے باریک تلوار سے زیادہ تیز ہوگا اس

پر لوہے کے کانٹے اور کندھیاں لگی ہوئی ہوں گی کچھ لوگ اس پر سے کوندتی ہوئی بجلی کی طرح

گزر جائیں گے اور کچھ لوگ تیز ہوا کے جھونکے کی طرح گزر جائیں گے اور کچھ لوگ بچتے

بچاتے پار ہو جائیں گے اور کچھ لوگ خراشیں اور زخم کھا کر دوزخ میں اٹے منہ گر پڑیں گے۔

(مکاشفة القلوب، 82)

## میدان حشر میں مرد اور عورت سب لوگ ننگے ہوں گے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرُلًا

ترجمہ: ”قیامت کے دن (میدان حشر میں) لوگوں کو ننگے پاؤں اور ننگے بدن جمع کیا جائے گا۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ (میں نے یہ سن کر) عرض کیا کہ:

يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ

ترجمہ: ”یا رسول اللہ! کیا مرد و عورت سب کا یہی حال ہوگا اور وہ آپس میں ایک دوسرے

کو عریاں دیکھیں گے؟ (یعنی اس طرح تو عورتیں مردوں کو اور مرد

و عورتوں کو ننگا دیکھیں گے تو پھر سب کو عریاں حالت میں جمع

کرنے میں کیا مصلحت و حکمت ہے؟)۔“

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ

ترجمہ: ”عائشہ! اس دن کا معاملہ اس سے کہیں زیادہ سخت ہولناک ہوگا کہ کوئی کسی کی

طرف نگاہ اٹھا کر دیکھے۔“<sup>1</sup>

تشریح:..... مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن میدان حشر میں گو تمام لوگ ننگے آئیں گے

لیکن ہر شخص کی عریانیت ایک دوسرے کی نگاہ سے اوجھل ہوگی اور کوئی کسی کو ننگا نہیں دیکھے گا

کیونکہ اس دن کا معاملہ ہی ایسا ہوگا کہ ہر شخص اپنی اپنی فکر میں مستغرق ہوگا ہر طرف نامہ اعمال

پھیلے ہوں گے اور لوگ حساب و مواخذہ کے مراحل اور قیامت کی ہولناکیوں میں اس طرح

گرفتار ہوں گے کہ کسی کو کسی کی خبر نہیں ہوگی کہ کون کس حال میں ہے اور کسی کو کسی کی طرف نگاہ

اٹھا کر دیکھنے کا موقع نہیں ملے گا۔<sup>2</sup>

2 (مظاہر الحق)

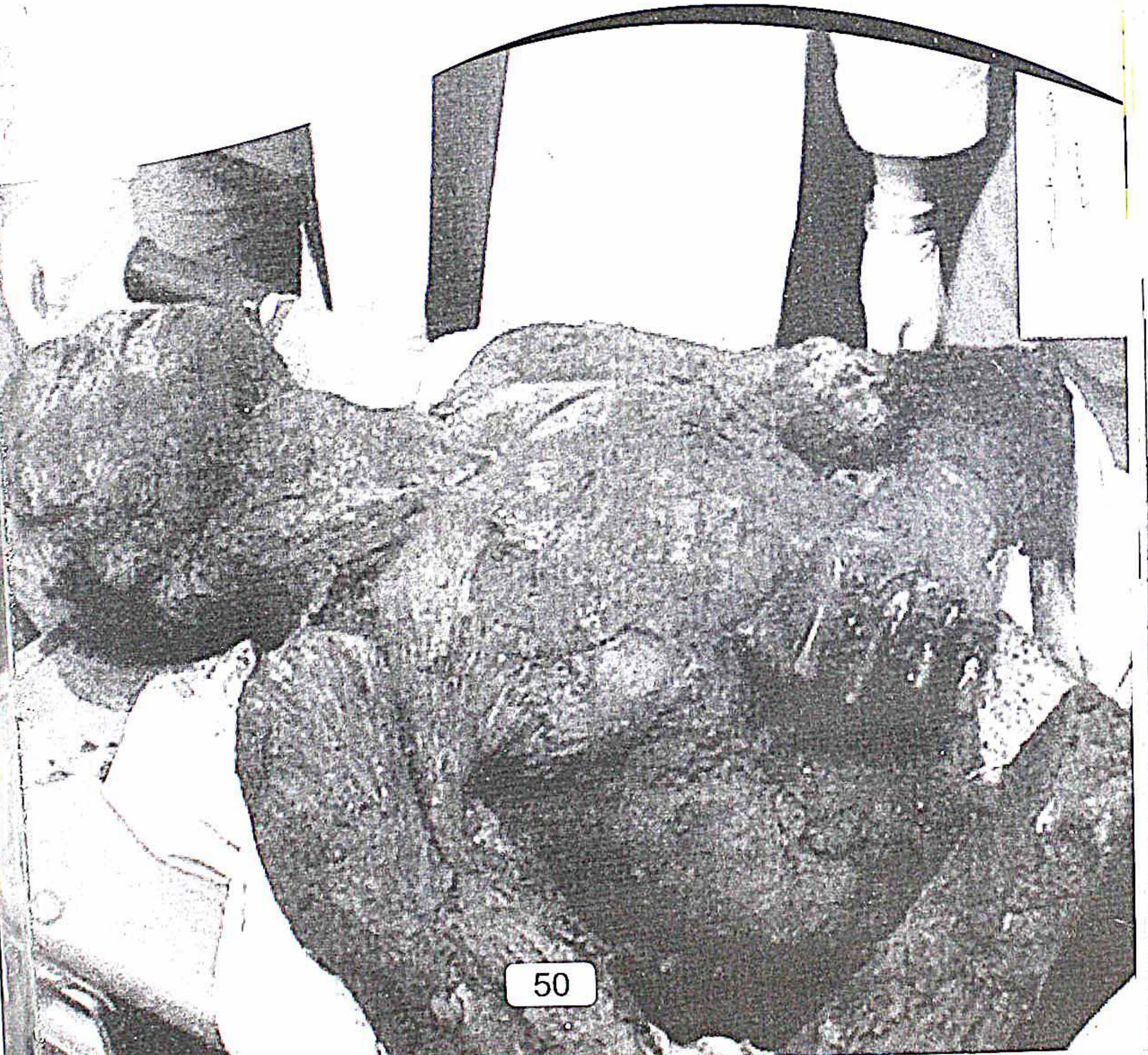
1 (بخاری و مسلم)

## سورج کی تپش سے کافروں کے پیٹ ابلنے لگیں گے

حضرت سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

”قیامت کے دن سورج لوگوں سے بہت زیادہ قریب ہوگا حتیٰ کہ ان کے سروں سے ایک یا دو کمان کے فاصلے پر آجائے گا، اس دن کسی کے بدن پر پھٹے پرانے کپڑے کا ایک ٹکڑا تک نہ ہوگا۔ مگر اس دن کسی مؤمن مرد اور عورت کا ستر دکھائی نہ دے گا اور نہ ہی اس دن کسی مؤمن مرد اور عورت کو سورج کی گرمی نقصان پہنچائے گی جب کہ باقی لوگوں یا یوں ارشاد فرمایا کافروں کو پیسا جائے گا تو ان کے پیٹ ابلنے اور جوش مارنے کی آوازیں نکالیں گے۔“

(الزهد لابن المبارك، اول السادس عشر، الحدیث 347، ص 100)



## میدان حشر میں سورج ایک میل اوپر ہوگا

حضرت مقدار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ  
الْخَلْقِ حَتَّى تَكُونَ مِنْهُمْ  
كَمِقْدَارِ مِيلٍ

ترجمہ: ”قیامت کے دن (میدان حشر میں) سورج کو مخلوق کے نزدیک کر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ ان سے ایک میل کے فاصلہ پر رہ جائے گا۔ پس تمام لوگ اپنے اعمال کے بقدر پسینہ میں شرابور ہوں گے۔“

فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى كَعْبِيهِ

ترجمہ: ”چنانچہ ان میں سے بعض لوگ وہ ہوں گے جن کے ٹخنوں تک پسینہ ہوگا۔“

وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ

ترجمہ: ”بعض لوگ وہ ہوں گے جن کے گھٹنوں تک پسینہ ہوگا۔“

وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حَقْوَيْهِ

ترجمہ: ”بعض لوگ وہ ہوں گے جو کمر تک پسینہ میں ڈوبے ہوں گے۔“

وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ الْجَامًا

ترجمہ: ”اور بعض لوگ وہ ہوں گے جن کے لئے ان کا پسینہ لگام بن جائے گا۔ یعنی ان کے

دہانے تک پسینہ ہوگا بلکہ دہانے کے اندر تک پہنچ جائے گا یہ فرمایا کر رسول کریم ﷺ نے

اپنے دست مبارک سے اپنے دہانہ، مبارک کی طرف اشارہ فرمایا۔“ (مسلم)

تَشْرِیح:..... ”میل“ عربی میں

کوس (یعنی 1760 گز کے

فاصلہ) کو بھی کہتے ہیں اور

سرمہ لگانے کی سلائی کو

بھی کہا جاتا ہے، پس

بعض حضرات نے تو

ایک میل کے فاصلہ پر

رہ جانے سے ایک

کوس کے بقدر فاصلہ

مراد لیا ہے اور بعض

حضرات نے یہ معنی

بیان کئے ہیں کہ اس دن

سورج سرمہ لگانے کی

سلائی کے بقدر فاصلہ پر ہوگا!

بہر حال اصل مقصود یہ ظاہر کرنا

ہے کہ میدان حشر میں سورج لوگوں کے

بہت نزدیک آجائے گا۔

حدیث کا حاصل یہ ہے کہ اس دن لوگوں کو جو پسینہ آئے گا وہ ان کے اعمال کے مراتب

کے بقدر ہوگا، چنانچہ سب سے کم پسینہ جن لوگوں کو ہوگا یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے اعمال بہت

زیادہ اور اچھے ہوں گے، اور وہ صرف ٹخنوں تک پسینہ میں شرابور ہوں گے، اسی پر دوسروں کو بھی

قیاس کیا جاسکتا ہے کہ جس شخص کے نیک اعمال جتنے کم اور برے اعمال جتنے زیادہ ہوں گے وہ

اتنا ہی زیادہ پسینہ میں غرق ہوگا۔

## دو اشکال اور ان کا جواب

اس حدیث کے سلسلہ میں دو اشکال پیدا ہو سکتے ہیں، ایک تو یہ کہ اس وقت سورج ہم سے کروڑوں میل کے فاصلہ پر ہونے کے باوجود اتنی زیادہ حرارت رکھتا ہے کہ اس کی براہ راست تمازت کسی انسان کے لئے ناقابل برداشت ہوتی ہے، تو جب میدان حشر میں سورج صرف ایک میل کے فاصلہ پر رہ جائے گا تو اس کی حرارت و تمازت نہ صرف یہ کہ ناقابل برداشت ہوگی بلکہ اس کی زد میں آنے والے لوگ زندہ کیسے رہیں گے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ آخرت کے اجسام دنیا کے اجسام کی طرح نہیں ہوں گے اس لئے وہاں کے اجسام پر گزرنے والے احوال کو اس دنیا کے اجسام پر گزرنے والے احوال پر قیاس نہیں کیا جاسکتا، علاوہ ازیں آخرت میں چونکہ موت نہیں ہوگی اس لئے وہاں لوگ سخت مشقت و تکلیف اٹھالیں گے۔



دوسرا اشکال یہ پیدا ہو سکتا ہے کہ جو پسینہ دریا کی موج کی طرح بعض لوگوں کے دہانوں تک پہنچ جائے گا تو یہ کیسے ممکن ہوگا کہ دوسرے لوگوں کے محل تک پہنچ کر رک جائے گا؟ دوسرے لوگ اس میں کیسے غرق نہیں ہوں گے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ ہر شخص کے پسینہ کو اس کے اعمال کے تناسب سے روکے رکھے گی کہ کسی کا پسینہ تو اس کے دہانوں تک پہنچ جائے گا اور کوئی اپنے پسینہ میں صرف ٹخنوں تک غرق رہے گا۔ جیسا کہ اس کا مشاہدہ اس دنیا میں بھی ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے بحیرہ قلزم کی وہ موجیں، جنہوں نے دوسروں کو غرقاب کر دیا تھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کے لئے ساکن و جامد ہو گئی تھیں۔

علاوہ ازیں وہی بات یہاں بھی کہی جاسکتی ہے کہ آخرت کے معاملات دنیا کے معاملات ہوں گے۔ ان کی نوعیت بھی مختلف ہوگی۔ اس لیے انہیں بالکل جدا دنیا کے حالات و معاملات پر قیاس نہیں کرنا چاہئے، وہاں کے تمام امور عادت اور دنیوی نظام قدرت کے بالکل خلاف انوکھے طور پر ظاہر ہوں گے۔

## میدان حشر میں غیر معمولی اعمال بھی معمولی نظر آئیں گے

حضرت عتبہ بن عبد ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر ایک آدمی اپنے یوم ولادت سے انتہائی عمر رسیدگی میں مرنے والے دن تک اللہ کی اطاعت میں چہرے کے بل گھسٹتا رہے تو وہ: لِحَقْرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

تَرْجَمَةً: ”روز قیامت اس (مشکل اور کٹھن) عمل کو بھی حقیر سمجھے گا۔“

(أخرجه أحمد: 185/4، والبخاری في ”التاريخ الكبير“: 15/1/1، وأبو العباس الأصم في ”حديثه“: 54. نسختي، وأبو بكر الشاشي في ”الفوائد“: 107/1، والطبرانی في ”الكبير“ 115/17، وأبو نعیم في ”الحلیة“ 15/2، 219/5)

تَشْرِيح: ... یہ روز قیامت کی ہولناکیاں ہیں کہ بڑے سے بڑا نیکو کار بھی اپنے اعمال صالحہ کو معمولی اور حقیر تصور کرے گا۔ چہرے کے بل گھسٹنا کسی شریعت کا حصہ نہیں رہا اور نہ ہماری شریعت میں اس کی گنجائش ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی شخص پوری زندگی مشکل ترین اور

مشقت طلب اعمال سرانجام

دینے میں گزار دیتا

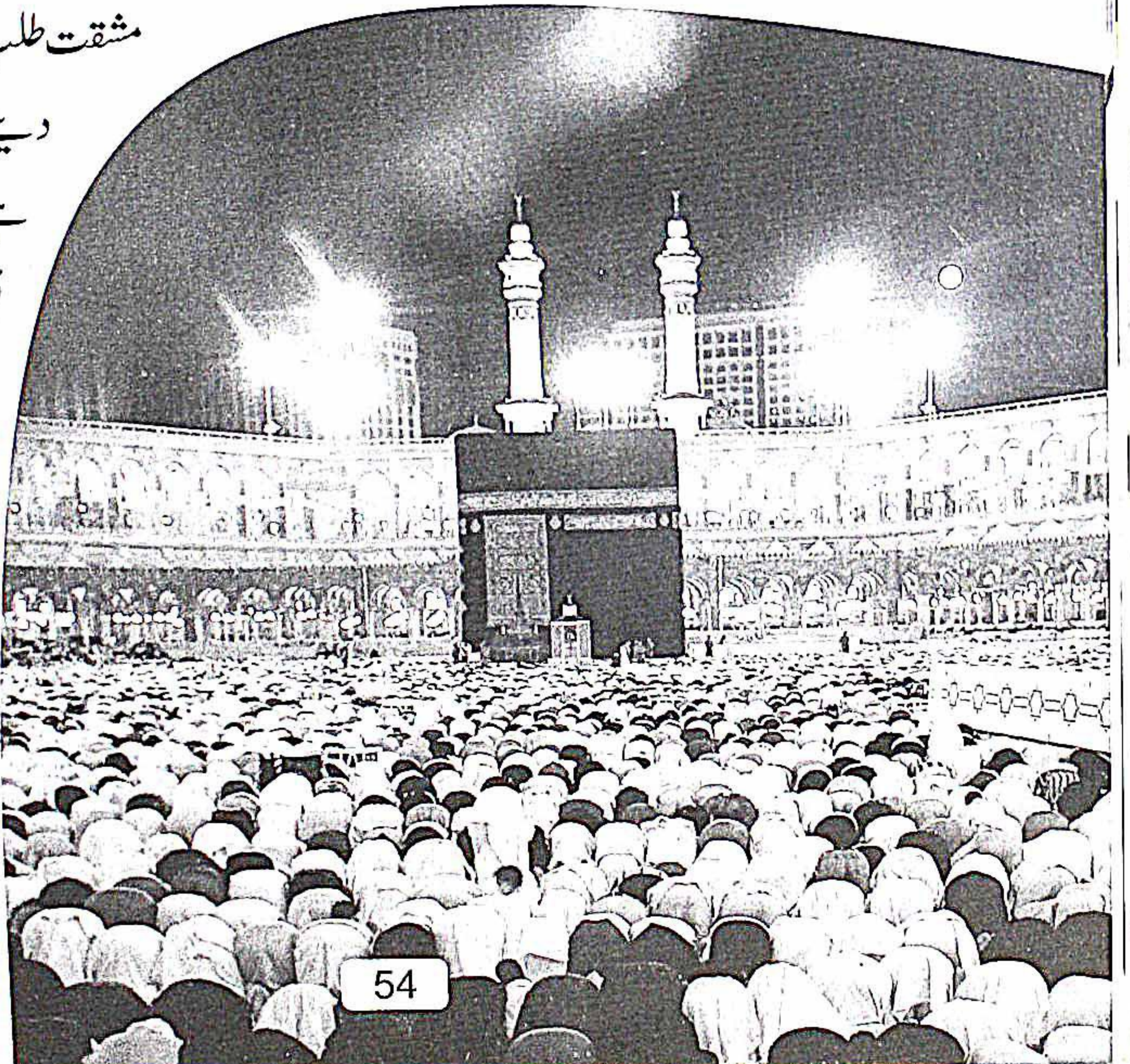
ہے تو وہ بھی

قیامت کے روز

یہ سمجھے گا کہ وہ

کچھ کر کے

نہیں لایا۔





## میدان حشر میں بیٹا اپنی ماں سے منہ موڑ لے گا

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بروز قیامت ماں اپنے بیٹے سے ملے گی اور کہے گی، اے بیٹے! کیا تو میرے پیٹ میں نہ رہا، کیا تو نے میرا دودھ نہ پیا؟ بیٹا عرض کرے گا، اے میری ماں! کیوں نہیں۔

اس پر ماں کہے گی، بیٹا! میرے گناہوں کا بوجھ بہت بھاری ہے اس میں سے تو صرف ایک گناہ ہی اٹھالے۔

بیٹا کہے گا، میری ماں! مجھ سے دور ہو جاؤ، مجھے اپنی فکر لاحق ہے، میں تیرا یا کسی اور کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔<sup>1</sup>

## روز قیامت پسینے کی کثرت

ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن سورج زمین سے قریب ہو جائے گا تو لوگوں کا پسینہ بہے گا۔ بعض لوگوں کا پسینہ ان کی اڑیوں تک، بعض کا نصف پنڈلیوں تک، بعض کا گھٹنوں تک، کچھ کا رانوں تک، بعض لوگوں کا کمر تک اور کچھ کا کاندھوں تک اور کچھ کا گردن تک اور کچھ کا منہ تک پہنچے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اشارہ فرمایا کہ وہ (پسینہ) ان کو لگام ڈال دے گا اور بعض کو پسینہ ڈھانپ لے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک کو سر انور پر رکھا۔<sup>2</sup>



1 (الروض الفائق، ص 84، دارالکتب العلمیة بیروت)

2 (مسند امام احمد، حدیث 17444 ج 6، ص 146)

## اللہ تعالیٰ 50 ہزار سال تک نظر رحمت نہیں فرمائے گا

حضور اکرم ﷺ نے پارہ 30 ”سورة المطففين“ کی چھٹی آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦﴾<sup>1</sup>

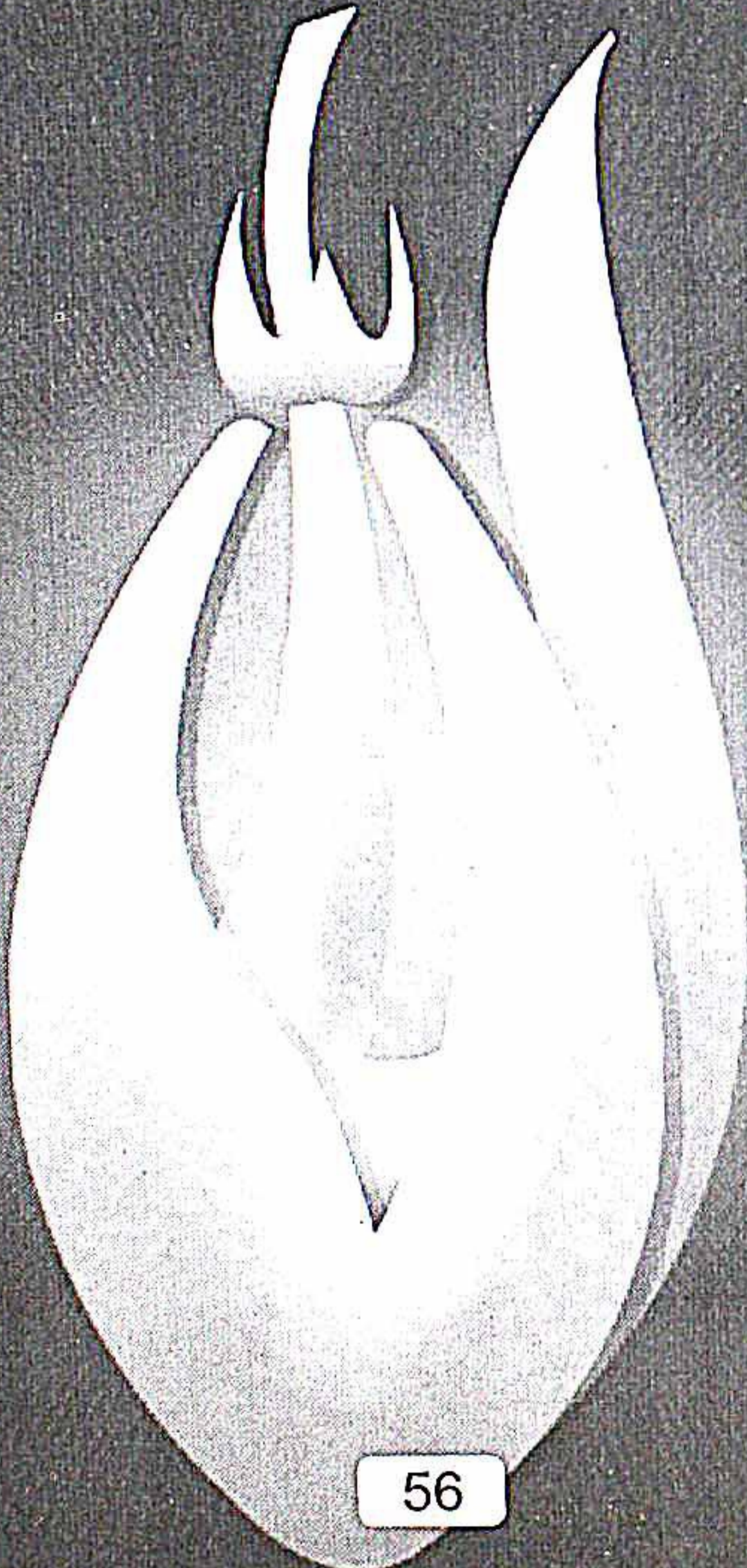
ترجمہ: ”جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔“

پھر فرمایا: تمہارا کیا حال ہوگا جب اللہ عزوجل تم سب کو جمع کرے گا، جیسے ترکش میں تیر

جمع ہوتے ہیں، پچاس ہزار سال تک تمہاری طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔<sup>2</sup>

2 (مجمع الزوائد حدیث 1476 ج 7 ص 84 دارالفکر بیروت)

1 (سورة المطففين: 6)



انبیاء کرام علیہم السلام، بھی نفسا نفسی کے عالم میں ہوں گے

حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، تمہارا اس دن کے بارے میں کیا خیال ہے جب لوگ پچاس ہزار سال کی مقدار اپنے قدموں پر کھڑے ہوں گے! اس میں نہ تو ایک لقمہ کھانے کو ملے گا اور نہ ہی ایک گھونٹ پانی ملے گا۔

حتیٰ کہ جب پیاس سے ان کی گردنیں لٹک جائیں گی اور بھوک سے ان کے پیٹ جل جائیں گے تو انہیں جانب دوزخ لے جا کر کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا۔ تھک ہار کر باہم کلام کریں گے کہ آؤ دیکھیں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں کسی کو سفارش کے لئے درخواست کریں اس طرح وہ انبیائے کرام علیہم السلام کی طرف رخ کریں گے۔

مگر وہ جس نبی علیہ السلام کی بارگاہ

میں حاضری دیں گے وہ انہیں دور

کردیں گے اور فرمائیں گے، مجھے

میرے حال پر چھوڑ دو، مجھے میرے

اپنے معاملے نے دوسروں سے بے نیاز

کر دیا ہے۔ نیز عذر پیش کریں گے کہ اللہ

تعالیٰ نے آج سخت غضب فرمایا ہے کہ اس

قدر غضب اس سے پہلے کبھی نہ فرمایا اور نہ

کبھی آئندہ فرمائے گا۔ حتیٰ کہ محبوب رب

العزت، تاجدار رسالت، نبی رحمت، شفیع

امت صلی اللہ علیہ وسلم کو جن جن کے لیے اجازت ملے

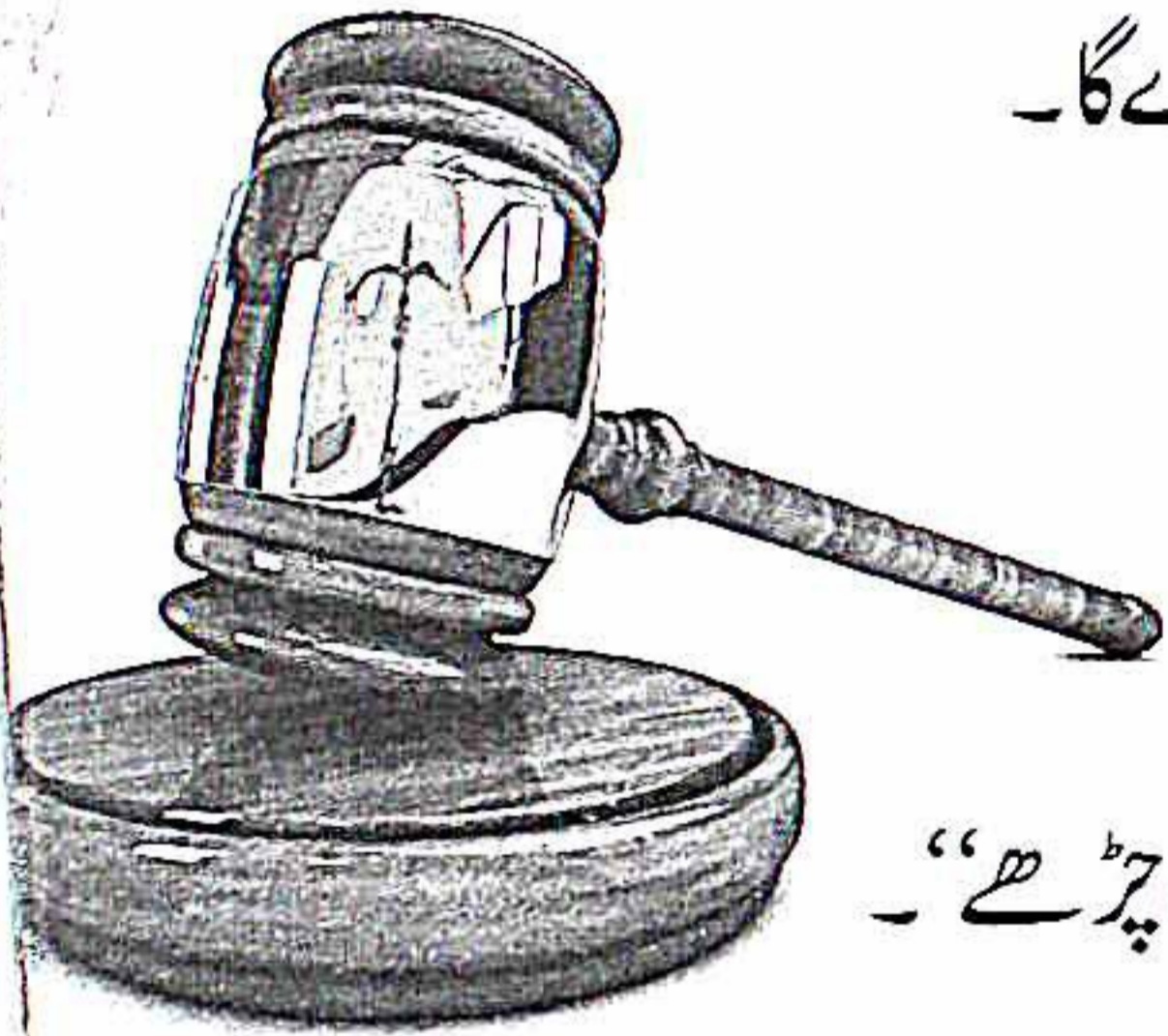
گی ان کی شفاعت فرمائیں گے۔

(احیاء العلوم ج 4 ص 548 دارالکتب العلمیۃ بیروت)

## سایہ عرش پانے والے 55 خوش نصیب

### خوش نصیب نمبر 1 عبادت گزار نوجوان کے لئے سایہ عرش

قیامت کے خوفناک طویل ترین دن جب اللہ کے عرش کے سایہ کے سوا کوئی دوسرا سایہ نہ ہوگا اس روز چند خوش نصیب اللہ کے عرش کے سایہ کے نیچے ہوں گے ان خوش نصیبوں میں سے ایک وہ نوجوان ہوگا جو جوانی میں نفس کی خواہشات اور فیشن زدہ زندگی کو چھوڑ کر اللہ کے دوستوں والی زندگی اختیار کرتے ہوئے عبادت کرے گا تہجد کا اہتمام کرے گا تو یہ نوجوان اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا، سات (قسم کے) آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو، اس (قیامت کے) دن جب کہ اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا، اپنے (عرش کے) سائے میں جگہ دے گا۔



#### 1 إِمَامٌ عَادِلٌ

ترجمہ: ”انصاف کرنے والا حکمران“۔

#### 2 وَشَابٌ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

ترجمہ: ”وہ نوجوان جو اللہ عزوجل کی عبادت میں پروان چڑھے“۔

#### 3 وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ

ترجمہ: ”وہ آدمی جس کا دل مسجد کے ساتھ اٹکا ہوا ہو (مسجد کی خاص محبت اس کے دل میں ہو۔ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں مسجد کے لئے بے قرار ہو)“۔

#### 4 وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ، وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ

ترجمہ: ”وہ دو آدمی جو ایک دوسرے سے صرف اللہ کے لئے محبت کرتے ہیں۔ اسی پر وہ باہم جمع ہوتے اور اسی پر ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں“۔

#### 5 وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ، فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ

تَرْجَمَةً: ”وہ

آدمی جسے کوئی حسین و جمیل

عورت دعوت گناہ دے، لیکن وہ اس کے جواب

میں کہے کہ میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں۔“

⑥ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ، فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ

يَمِينُهُ

تَرْجَمَةً: ”وہ آدمی جس نے کوئی صدقہ کیا اور اسے چھپایا حتیٰ کہ اس کے بائیں ہاتھ کو

علم نہیں کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔“

⑦ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا ففَاضَتْ عَيْنَاهُ

تَرْجَمَةً: ”وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور (اس کے خوف سے) اس کی

آنکھیں بہہ پڑیں۔“

(متفق علیہ، الموطا للامام مالك، كتاب الشعر، باب ماجاء في المتحابين في الله، الحديث)

فوائد:..... اس روایت میں سات افراد بیان کئے گئے ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت والے

دن اپنی خاص حفاظت یا عرش الہی کا سایہ عطا فرمائے گا۔ بعض اور روایات میں ان مذکورہ

اعمال کے علاوہ بھی کچھ اور اعمال پر اسی مقام خاص کی نوید بیان کی گئی ہے۔

بعض علماء نے ان اعمال کی تعداد ستر تک بیان کی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے یہ اعمال

مختلف احوال اور اوقات میں بیان فرمائے ہیں۔ اس لئے ان میں کوئی منافات نہیں ہے۔

”اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں رکھے گا“ کی شرح یہ ہے کہ ”یعنی اپنی رحمت میں یا عرش اعظم

کے سایہ میں جگہ مرحمت فرمائے گا تا کہ قیامت کی دھوپ سے محفوظ رہے۔“

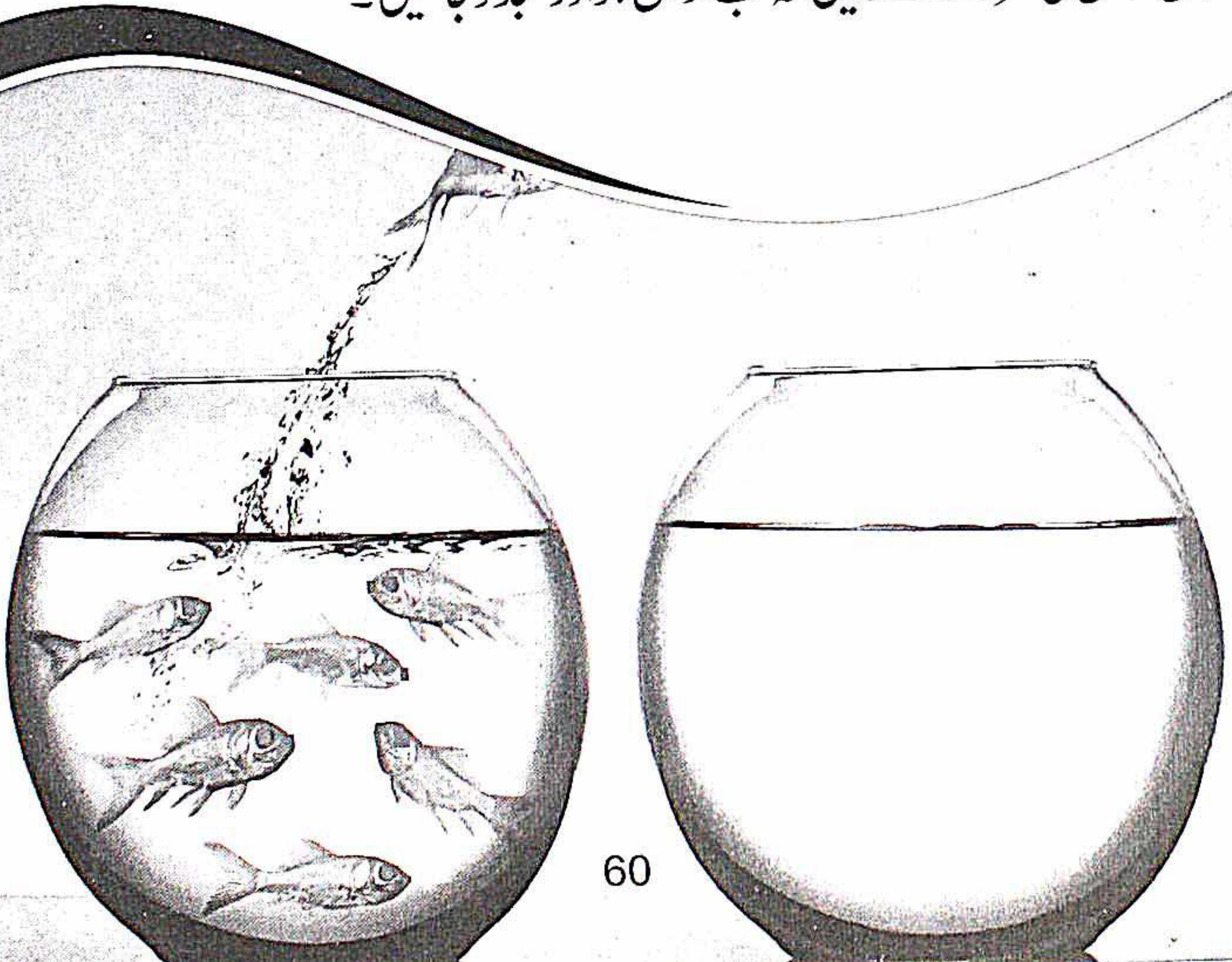
عادل بادشاہ سے مراد وہ مومن بادشاہ اور حکام ہیں جو رعایا میں انصاف کرتے ہیں۔ کیونکہ دنیا ان کے سایہ میں رہتی تھی لہذا یہ قیامت میں رب تعالیٰ کے سایہ رحمت میں رہیں گے۔ یہ ان تمام سے افضل ہے اس لئے اس کا ذکر سب سے پہلے ہوا۔ عادل حکام بھی اس بشارت میں داخل ہیں۔

”جو اللہ کی عبادت میں جوانی گزارے“ کی شرح یہ ہے کہ یعنی جوانی میں گناہوں سے بچے اور رب کو یاد رکھے چونکہ جوانی میں اعضاء قوی اور نفس گناہوں کی طرف مائل ہوتا ہے اس لئے اس زمانہ کی عبادت بڑھاپے کی عبادت سے افضل ہے۔

در جوانی توبہ کردن شیوہ پیغمبری  
وقت پیری گرگ ظالم میشود پرہیزگار

یعنی جوانی میں اللہ کی بارگاہ میں رجوع کرنا پیغمبروں کا طریقہ ہے اور بڑھاپے کے وقت تو ظالم بھیڑیا بھی پرہیزگار بن جاتا ہے۔

”صوفیاء کہتے ہیں کہ مومن مسجد میں ایسے ہوتا ہے جیسے مچھلی پانی میں اور منافق ایسا جیسے چڑیا پنجرے میں اسی لئے نماز کے بعد بلا وجہ فوراً مسجد سے بھاگ جانا اچھا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے تو مسجد میں پہلے آیا کریں اور بعد میں جانے کی عادت ڈالیں۔ اور جب باہر آؤ تو کان اذان کی طرف لگے رہیں کہ کب اذان ہو اور مسجد کو جائیں۔“



## جوانی میں عبادت کے فضائل

وہ شخص جو جوانی میں اللہ کی عبادت کرتا ہے اس لئے کہ جوانی میں خواہشات بھی زیادہ ہوتی ہیں آدمی برائی کرنا چاہے تو ہاتھ پاؤں اسے قوت فراہم کرتے ہیں اور جوانی میں جذبات زیادہ غالب ہوتے ہیں۔ اس لئے کہا جاتا ہے:

الشَّبَابُ شُعْبَةٌ مِنَ الْجُنُونِ

ترجمہ: ”جوانی دیوانگی کی ایک قسم ہے۔“

اس عمر میں آدمی ہوش کی بجائے جوش سے کام لیتا ہے۔ جذبات جوان ہوتے ہیں، حوصلے بلند ہوتے ہیں، بسا اوقات انسان غیر ارادی طور پر جذبات کی رو میں بہہ جاتا ہے۔ ایک مومن مرد کے دین و ایمان کے لئے یہ دور کڑی آزمائش ہوتا ہے۔ ایسے میں جس نے عبادت کی اس نے بہت کمال اور خوبی کا مظاہرہ کیا۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے ضمن میں لکھتے ہیں:

أَفْنَى شَبَابُهُ وَنَشَاطُهُ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ

اس نوجوان نے اپنی جوانی اور قوت کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبادت میں فنا کر دیا، تو ایسے شخص کو اللہ رحیم و کریم اپنے عرش کے سایہ میں جگہ عطا فرمائیں گے۔

جس طرح حقوق میں انصاف کرنا ایک مشکل کام ہے

اسی طرح اپنی جوانی کو عبادت میں کھپانا بھی بڑا مشکل کام

ہے۔ اس لئے اس کا اجر بھی عظیم ہے ساری عمر پاپ کما

کے بڑھاپے میں مسجد میں آجانا بھی اللہ کی رحمت

ہے۔ لیکن یہ کمال نہیں ہے۔



اس لئے کہ اب تو عمر نے مجبور کر دیا، بدن میں پہلی سی قوت نہ رہی۔ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا بڑا اچھا نقشہ کھینچا ہے:

در جوانی توبہ کردن شیوہ پیغمبری  
وقت پیری گرگ ظالم می شود پرہیزگار

”جوانی میں توبہ کرنا اور پرہیزگاری اختیار کرنا پیغمبرانہ کام ہے۔ اور بڑھاپے کے وقت ظالم قسم کا بھیڑیا بھی مجبوراً پرہیزگار بن جاتا ہے۔“

مذکورہ بالا حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ بخاری شریف کی شرح فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ:

مذکورہ حدیث میں جوان کو اس لئے خاص کیا کہ جوانی میں غلبہ شہوت کے سبب عبادت مشکل ہوتی ہے پس جوان کی عبادت غلبہ تقویٰ کی دلیل ہے۔ حدیث سلمان میں یہ عبارت ہے:

أَفْنَى شَبَابَهُ وَنَشَاطَهُ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ

تَرْجَمَهُ: ”وہ جوان جو اپنی جوانی کو اور اپنے عیش و نشاط کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں فنا کر دے۔“

اسی طرح جو عبادت و اعمال صالحہ حالت جوانی میں ادا کئے جاسکتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں نہیں، کیونکہ بوڑھا خود ایک بڑی بیماری ہے، کیونکہ اس میں جوانی والی قوت و طاقت نہیں ہوتی لہذا اس سے بہت سے اعمال رہ جاتے ہیں، اسی لئے مسلمانوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ وہ اپنی جوانی کو غنیمت سمجھیں۔

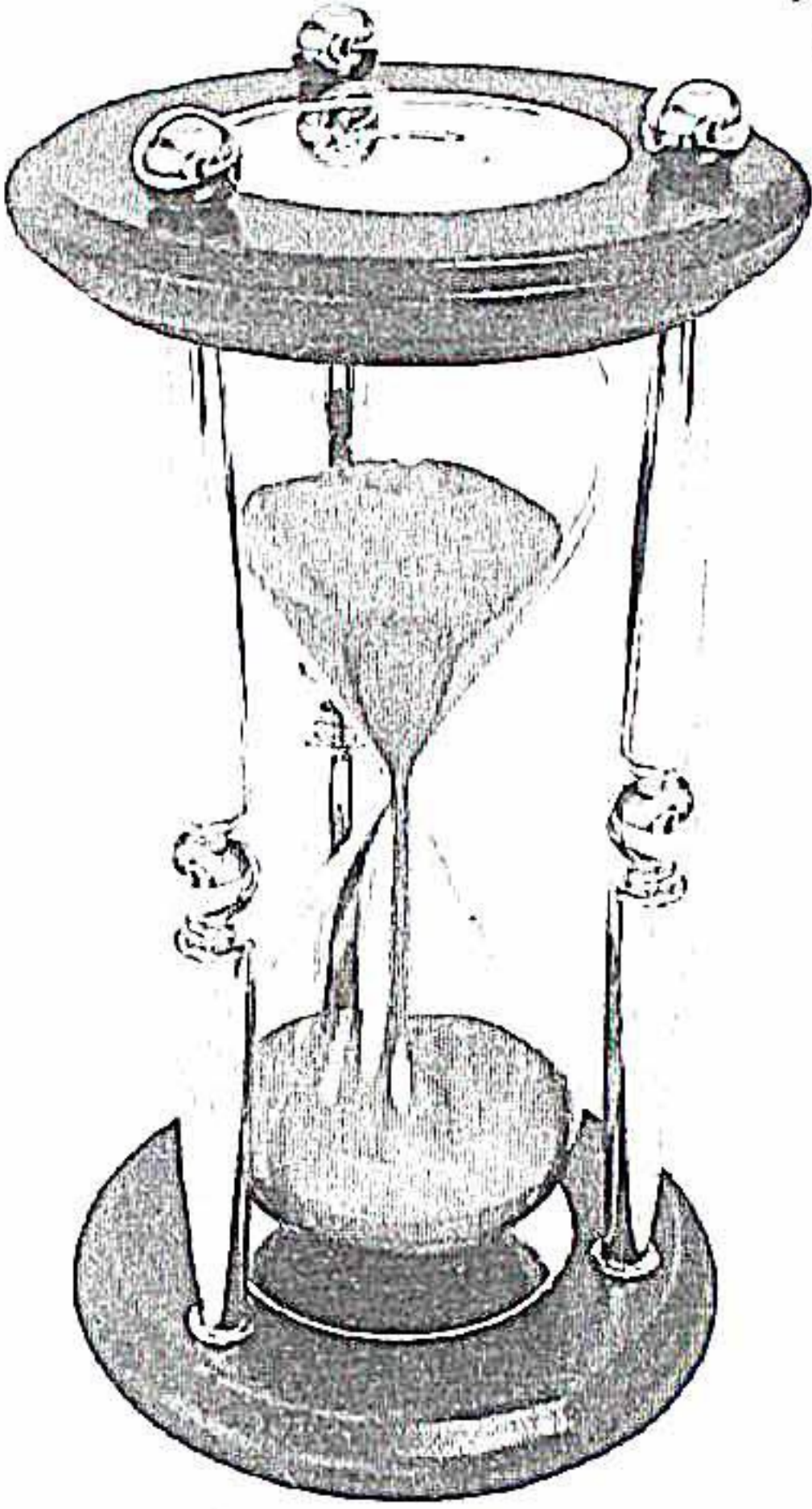




# پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت جانیں

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو“



① شَبَابِكَ قَبْلَ هَرَمِكَ

تَرْجَمَةٌ: ”جوانی کو بڑھاپے سے پہلے۔“

② وَصِحَّتِكَ قَبْلَ سَقَمِكَ

تَرْجَمَةٌ: ”صحت کو بیماری سے قبل۔“

③ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ

تَرْجَمَةٌ: ”توانگری کو فقیری سے قبل۔“

④ وَفَرَاغِكَ قَبْلَ شُغْلِكَ

تَرْجَمَةٌ: ”فراغت کو مشغولیت سے قبل۔“

⑤ وَحَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ

تَرْجَمَةٌ: ”اور زندگی کو موت سے قبل۔“ 1

فائدہ:..... چونکہ جوانی ایک سرپٹ و سرکش گھوڑے کی مانند ہے۔ اسے قابو کرنا مشکل

ہوتا ہے۔ اس میں عبادات کی طرف توجہ بہت کم ہوتی ہے، تو جو جوان منہ زور جوانی کو کنٹرول

کرتا ہے اور اپنی خواہش نفس کی روند ڈالتا ہے، تو اس کے لیے مندرجہ بالا فضائل کا حصول

آسان ہو جاتا ہے۔ 2

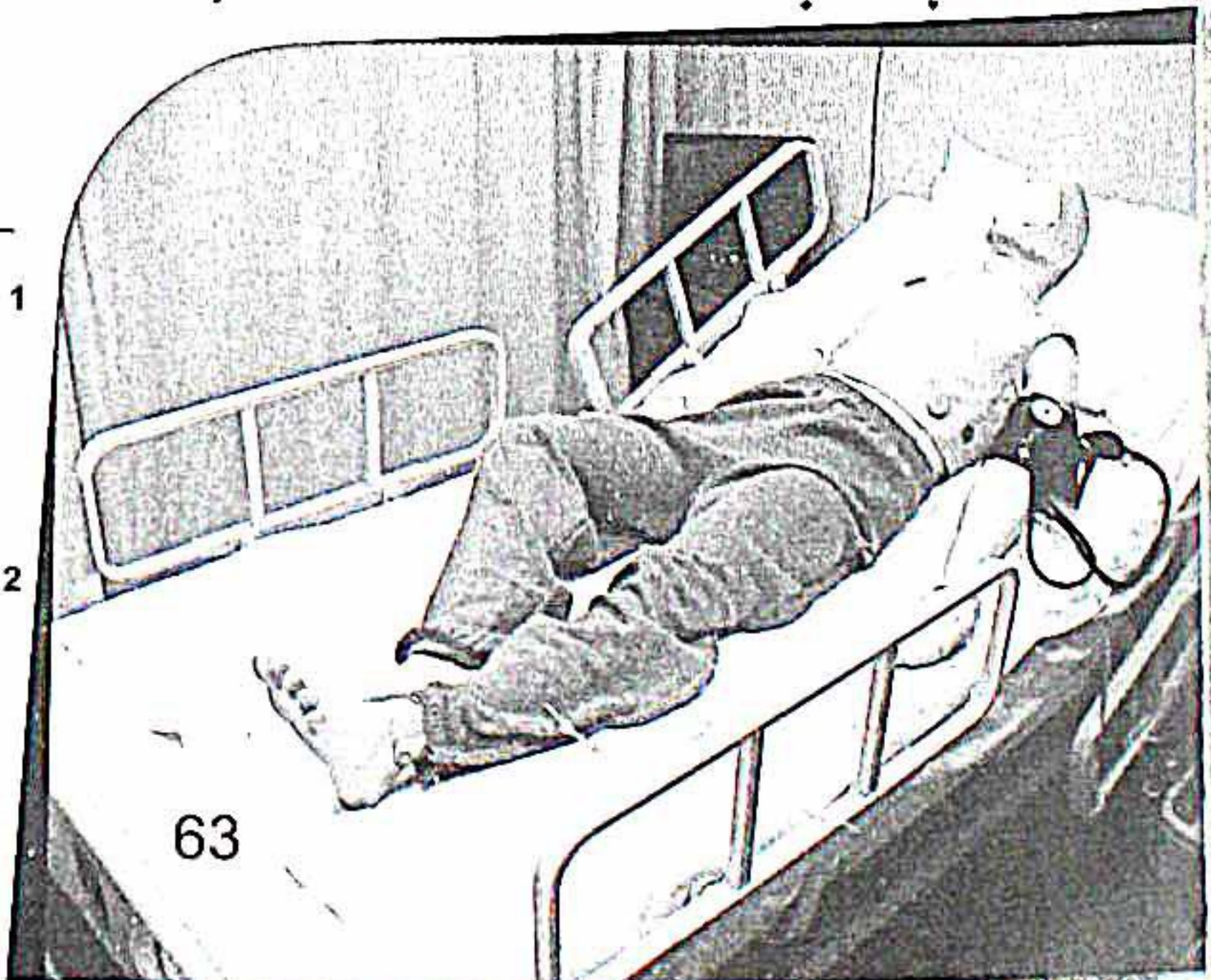
1 (صحیح البخاری، کتاب الجاد، باب

يكتب للمسافر مثل ما كان يعمل في

الاقامة: 2669)

2 (مستدرک حاکم 306/4. صحیح

الجامع الصغير: 1077)



## عادل حکمران کے لئے سایہ عرش

روز قیامت عرش کے سایہ میں رہنے والے خوش نصیبوں میں ایک وہ شخص ہوگا جو عدالت میں، حکمرانی میں، پولیس میں یا گھر میں یا ملازموں کے درمیان عدل و انصاف سے کام لینے والا ہوگا۔ اس کے برخلاف جو شخص عدل سے کام نہیں لے گا وہ قیامت کے خوفناک دن چند ہاتھ اوپر موجود سورج کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جل رہا ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا:

سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ  
تَرْجَمَةٌ: ”سات قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے

سائے میں جگہ دے گا، جس دن اس کے سایہ کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔“  
إِمَامٌ عَادِلٌ تَرْجَمَةٌ: ”(ان سات میں) ایک عادل بادشاہ (حاکم) بھی ہے۔“<sup>1</sup>

## عادل حکمران اللہ کو سب سے زیادہ محبوب اور قریب ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ عَادِلٌ  
تَرْجَمَةٌ: ”قیامت کے دن اللہ کو سب سے زیادہ محبوب اور اس کے سب سے قریب  
بیٹھنے والا عادل حکمران ہوگا۔“

وَأَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ وَأَبْعَدُهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ جَائِرٌ  
تَرْجَمَةٌ: ”اور لوگوں میں سب سے زیادہ مبغوض اللہ کے نزدیک اور ان میں سب سے  
زیادہ اللہ سے دور بیٹھنے والا ظالم حکمران ہوگا۔“<sup>2</sup>

1 (بخاری، کتاب الحدود، باب فضل من ترك الفواحش، 6806)

2 (اخرجه الترمذی فی کتاب الاحكام 608/3، الحدیث 1339، والامام أحمد فی المسند 28/3، الحدیث 11180، والبیہقی 88/10، شرح السنة 65/10)

## عادل حکمران جنتی ہے

سیدنا عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

أَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ

تَرْجَمَةٌ: ”جنتی تین قسم کے ہیں“ ...

ذُو سُلْطَانٍ مُّقْسِطٍ مُّوَفِّقٍ

تَرْجَمَةٌ: ”انصاف کرنے والا توفیق یافتہ کام یاب و بامراد

بادشاہ“۔

وَرَجُلٌ رَّحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى

تَرْجَمَةٌ: ”مہربان آدمی جو ہر رشتے دار کے لئے دل

میں نرم گوشہ رکھتا ہے“۔

وَمُسْلِمٌ عَفِيفٌ مُّتَعَفِّفٌ ذُو

عِيَالٍ

تَرْجَمَةٌ: ”اور عیال دار پاک دامن مسلمان جو سوال کرنے سے بچتا ہے“۔<sup>1</sup>

## عدل و انصاف کرنے والے اللہ تعالیٰ کے دائیں جانب ہوں گے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ عَنِ يَمِينِ الرَّحْمَنِ

تَرْجَمَةٌ: بے شک عدل و انصاف کرنے والے (قیامت کے روز) اللہ تعالیٰ کے دائیں

جانب نور کے منبروں پر ہوں گے۔

(اور اس کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں) یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنے فیصلوں اور اپنے

اہل و عیال کے معاملہ میں عدل و انصاف سے کام لیتے ہیں۔<sup>2</sup>

1 (مسلم، کتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها 28/5، مسند احمد 162/4)

2 (مسلم، کتاب الامارة، باب فضيلة الامير العادل، ج 1827)

## حساب و کتاب کی سختی پر قاضی کی تمنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ قیامت کے دن عادل قاضی کو پیش کیا جائے گا تو وہ حساب کتاب کی شدت دیکھ کر یہ تمنا کرے گا کہ اے کاش میں نے کبھی دو آدمیوں کے درمیان کوئی فیصلہ ہی نہ کیا ہوتا۔<sup>①</sup>

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سَكِّينٍ

ترجمہ: ”جس شخص کو لوگوں کا قاضی بنا دیا گیا وہ تو چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا۔“<sup>②</sup>

① (تنبیہ الغافلین، صفحہ 552)

② (ابوداؤد، کتاب الا قضیة (3572) ترمذی، کتاب الاحکام (1325))

## سونے کا مٹکا اور بے مثال عدل

جناب رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ:

اِشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عِقَارًا فَوَجَدَ الرَّجُلَ الَّذِي اشْتَرَى الْعِقَارَ فِي عِقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ ...

تَرْجَمَةً: ”ایک آدمی تھا اس نے دوسرے آدمی سے زمین خریدی۔ اب جس آدمی نے زمین خریدی تھی اس نے اپنی خریدی ہوئی زمین میں ایک مٹکا دیکھا جس میں سونا تھا۔“

خریدنے والا زمین بیچنے والے کے پاس آ کر کہتا ہے

خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي

تَرْجَمَةً: ”براہ کرم یہ مجھ سے اپنا سونا لے لیں۔“

میں نے تو صرف آپ سے زمین خریدی ہے نہ کہ سونا خریدا ہے۔



فروخت کرنے والا انکار کرتے ہوئے کہتا ہے

اے خدا کے بندے! میں نے تجھے زمین بھی بیچی تھی اور جو کچھ زمین میں ہے وہ بھی بیچ دیا تھا۔

کافی دیر آپس میں یہ بحث کرتے رہے۔ آخر کار وہ اس بات کا فیصلہ کرانے کے لئے کسی فیصل کے پاس چلے گئے منصف (انصاف کرنے والا) دونوں سے باتیں سنتا ہے آخر میں کہتا ہے:

الْكَمَا وَلَدٌ؟..... ”کیا تم دونوں کی اولاد ہے؟“ دونوں میں سے ایک نے کہا: ”جی

ہاں میرا ایک بچہ ہے۔“ دوسرا بولا: ”جناب میرے پاس ایک بچی ہے۔“

قاضی: ”اچھا تم دونوں کے پاس لڑکی لڑکا ہے پھر تم ایسا کرو کہ اس لڑکے کا نکاح لڑکی

سے کر دو اور جتنا خرچ آئے وہ اس سونے کی پونجی سے لگا لو اور باقی بیچنے والا سونا لڑکے اور لڑکی

کے درمیان حق مہر مقرر کر دو۔

زمین خریدنے والے اور بیچنے والے دونوں آدمیوں کو قاضی کا فیصلہ پسند آیا، لہذا انہوں نے

ایسا ہی کیا اور دونوں خوشی خوشی رہنے لگے۔ (بخاری 370/6 حدیث نمبر 731 مسلم شریف)

## چینی بادشاہ کا عدل و انصاف

ابو جعفر منصور (136ھ تا 158ھ) دوسرا عباسی خلیفہ تھا جو اپنے بھائی ابو عبد اللہ سفاح کی وفات کے بعد تخت نشین ہوا۔ اس نے عباسی خلافت کو مستحکم کیا اور بغداد کو دار الحکومت بنایا۔ وہ اپنے بیٹے جعفر کی نسبت سے ابو جعفر کہلاتا تھا۔ زبیدہ جعفر کی بیٹی تھی جو بعد میں اپنے چچا زاد ہارون رشید کی ملکہ بنی۔ منصور کے بعد اس کا



بیٹا مہدی تخت خلافت پر بیٹھا۔<sup>1</sup>

ناصح نے ابو جعفر منصور سے کہا کہ اے امیر المؤمنین! میں ملک چین کے سفر پر جایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ میں چین پہنچا تو معلوم ہوا

کہ وہاں کے بادشاہ کے کان کی قوت سماعت ختم ہو گئی اور وہ بہرہ ہو گیا۔ اس پر بادشاہ زار و قطار رونے لگا۔ بادشاہ کے ہم نشینوں نے اسے صبر پر ابھارا۔ بادشاہ نے ہم نشینوں سے کہا:

أَمَا إِنِّي لَسْتُ أَبْكِي لِلْبَلِيَّةِ النَّازِلَةِ

تَرْجَمَةً: ”میں اس لئے نہیں رورہا ہوں کہ میرے اوپر مصیبت آن پڑی ہے۔“

وَلَكِنِّي أَبْكِي لِمَظْلُومٍ يَصْرُخُ بِالْبَابِ فَلَا أَسْمَعُ صَوْتَهُ

تَرْجَمَةً: ”بلکہ مجھے اس لئے رونا آ رہا ہے کہ کوئی مظلوم انصاف کے لئے میرا دروازہ

کھٹکھٹائے گا اور میں اس کی آواز نہیں سن پاؤں گا۔“

پھر بادشاہ نے کہا: ”ہاں یہ ٹھیک ہے کہ میں کان کی سماعت سے محروم ہو چکا ہوں اس لئے سن نہیں سکتا لیکن میری آنکھیں تو دیکھ رہی ہیں، ان کی روشنی سے محروم نہیں ہوا۔ چلو لوگوں میں اعلان کر دو کہ لال کپڑا مظلوم کے سوا کوئی دوسرا نہ پہنے۔“

اس کے بعد بادشاہ شام کے وقت سوار ہو کر دیکھتے ہوئے چلتا تھا کہ کسی مظلوم نے تو

اپنی فریادری کے لئے لال کپڑا زیب تن نہیں کیا تا کہ اس کی پکار پر لبیک کہے۔<sup>2</sup>

1 (تاریخ اسلام از اکبر شاہ خاں نجیب آبادی جلد اول ص 855 . 889)

2 (باقات الورود النضرة)

## بارگاہ الہی میں جواب دہی کا احساس

قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے مرض الموت میں ان کی زبان سے یہ الفاظ نکلے:  
اللہ کی قسم! میں نے کبھی زنا کا ارتکاب نہیں کیا، اللہ کی قسم! میں نے فیصلہ دینے میں کبھی  
بھی ظلم و زیادتی سے کام نہیں لیا اور نہ ہی میں اپنے بارے میں کسی بات سے خوف کرتا ہوں،  
البتہ ایک بات کا خدشہ ضرور ہے جو مجھ سے سرزد  
ہو گئی تھی۔



کہنے لگے: دراصل بات یہ ہے کہ ایک روز میں  
شکایات کے اوراق ترتیب دے رہا تھا کہ مجھے  
ایک نصرانی کا شکوہ نامہ نظر آیا۔ اس نے خلیفہ  
ہارون رشید پر ظلم کا دعویٰ کیا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ

ہارون رشید نے اس کی ایک جاگیر پر ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔ میں نے نصرانی کو بلوایا اور پوچھا:  
جس جاگیر کا تم نے دعویٰ کیا ہے ابھی وہ کس کے قبضے میں ہے؟

نصرانی:.... امیر المؤمنین ہارون رشید کے قبضے میں!

قاضی ابو یوسف:.... اس جاگیر کی آمدنی کون لیتا ہے؟

نصرانی:.... امیر المؤمنین!.... چنانچہ میں نے اس کا شکوہ بھی دوسرے لوگوں کے اوراق کے  
ساتھ رکھ لیا۔

دوسرے دن جب عدالت کا دروازہ کھلا تو میں نے اپنی نشست سنبھالی اور یکے بعد  
دیگرے ان لوگوں کا نام پکارنے لگا جن کے نام

میرے اوراق میں درج تھے۔ نصرانی کا نام

بھی آیا اور میں نے اسے پکارا۔ وہ جب

عدالت کے سامنے حاضر ہوا تو میں نے امیر

المؤمنین کے خلاف اس کا شکایت نامہ پڑھا۔



امیر المؤمنین نے اپنے خلاف مقدمہ سن کر کہا: نصرانی نے جس جاگیر کا ذکر کیا ہے وہ تو ہم نے اپنے دادا ابو جعفر منصور سے وراثت میں پائی ہے۔

میں نصرانی کی طرف متوجہ ہوا اور کہا:

”امیر المؤمنین نے جو کچھ کہا ہے اسے تم نے سن لیا، کیا تمہارے مقدمے کی تائید میں کوئی گواہ ہے؟“  
نصرانی گویا ہوا: میرے مقدمے میں کوئی گواہ تو نہیں ہے، البتہ آپ امیر المؤمنین سے قسم اٹھوائیں کہ یہ جاگیر انہی کی ہے۔

میں نے امیر المؤمنین سے پوچھا: کیا آپ قسم کھانے کو تیار ہیں؟!  
امیر المؤمنین نے بھرے مجمع میں قسم کھائی اور نصرانی اپنے گھر لوٹ گیا۔  
قاضی ابو یوسف نے کہا:

صرف اسی بات سے مجھے اپنے بارے میں خدشہ ہے۔

حاضرین نے پوچھا:

”بھلا اس سلسلے میں خدشے کی کون سی بات ہے، جب کہ آپ کے اوپر جو کچھ واجب تھا سے آپ نے انجام دے دیا؟“

قاضی ابو یوسف نے کہا: ”امیر المؤمنین کو مدعی کے مد مقابل نہ بٹھانے کے سبب!“

(دیکھئے: حسن التقاضی، للکوثری 67.68)





## قیامت کے دن قاضی کو زنجیروں سے جکڑ کر لایا جائے گا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دس آدمیوں کا بھی والی بنا اور ان کے درمیان ان کی پسند و ناپسند کے فیصلے کیے:

جِيءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُورَةً يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ

ترجمہ: ”قیامت کے دن اس کو اس حالت میں پیش کیا جائے گا کہ اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ زنجیر سے باندھے ہوئے ہوں گے۔“

فَإِنْ حَكَمَ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ

ترجمہ: ”پس اگر تو اس نے اللہ کے نازل شدہ احکام کے مطابق فیصلے کیے ہوں گے۔“

وَلَمْ يَرْتَشِ فِي حُكْمِهِ وَلَمْ يَخْفُفْ فَكَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: ”اپنے فیصلے کے عوض میں نہ رشوت لی ہوگی اور نہ حق کے فیصلہ میں کسی سے ڈرا ہوگا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن آزادی عطا کریں گے جس دن اس کی قید کے سوا اور کوئی قید نہ ہوگی۔“

وَإِنْ حَكَمَ بِغَيْرِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَارْتَشَى فِي حُكْمِهِ

ترجمہ: ”اگر اس نے اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلے نہیں کیے اور اپنے فیصلوں کے عوض رشوت اور ہدیہ لیا ہوگا۔“

شُدَّتْ يَسَارُهُ إِلَى يَمِينِهِ وَرُمِيَ بِهِ فِي جَهَنَّمَ

ترجمہ: ”تو اس کے بائیں ہاتھ کو دائیں کے ساتھ باندھ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔“

فَلَمْ يَلْغُ قَعْرَهَا

خَمْسِمِائَةَ عَامٍ

ترجمہ: ”اور وہ اس کی گہرائی

میں پانچ سو سال تک نہیں پہنچ

سکے گا۔“



## قیامت کے دن قاضی سے سخت ترین محاسبہ کیا جائے گا

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

فَيَلْقَى مِنْ شِدَّةِ الْحِسَابِ

تَرْجَمًا: ”قیامت کے دن عدل سے فیصلے کرنے والے کو پیش کیا جائے گا اور اس سے اتنا شدت سے حساب ہوگا۔“

فَيَتَمَنَّى أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِي تَمْرَةٍ قَطُّ

تَرْجَمًا: ”وہ تمنا کرے گا کہ وہ کبھی دو افراد کے درمیان ایک کھجور کا بھی فیصلہ نہ کرتا۔“<sup>1</sup>

## قیامت کے دن سب سے پہلے بچوں سے حساب لیا جائے گا

حضرت محمد بن واسع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے قاضیوں (یعنی فیصلے کرنے والوں) کو حساب کے لئے پیش کیا جائے گا۔<sup>2</sup>

1 (أخرجه الامام أحمد في مسنده (84/6) الحديث (245/8)

2 (البدور السافرة أخرجها الدينوري في المجالسة)



## قیامت کے دن مرد سے اسکے گھر والوں کے متعلق پوچھا جائے گا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہر حکمران سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کریں گے کہ اس نے ان میں اللہ کے حکم کو قائم رکھا یا ضائع کر دیا؟ حتیٰ کہ انسان سے اس کے گھر والوں کے متعلق بھی پوچھا جائے گا (کہ ان میں دینداری کی کتنی کوشش کی تھی)۔<sup>1</sup>

## اولاد کے درمیان بھی عدل و انصاف کرنا ضروری ہے

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے والد نے اپنا کچھ مال مجھے ہبہ و ہدیہ کر دیا تو میری والدہ عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا نے کہا، جب تک آپ رسول اللہ ﷺ کو اس پر گواہ نہیں بنا لیتے، میں راضی نہیں ہوں گی۔ پس میرے والد رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ وہ آپ کو میرے ہبہ اور ہدیہ پر گواہ

بنائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا:

أَفَعَلْتَ هَذَا بَوْلِكَ كَلَيْهِمْ؟

تَرْجَمَةً: ”کیا تم نے اپنی تمام اولاد

کے ساتھ اس طرح (کاسلوک)

کیا ہے؟“

انہوں نے عرض کیا، نہیں! آپ

ﷺ نے فرمایا:

اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا فِي أَوْلَادِكُمْ

تَرْجَمَةً: ”اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو۔“

پس میرے والد واپس تشریف لائے اور وہ ہبہ واپس کر دیا۔<sup>2</sup>

1 (رواہ الطبرانی 2115)

2 (بخاری، کتاب الہبۃ وفضلہا التحریض علیہا 2586، مسلم، کتاب الہبات 9/1623-1)

## کیا عورتیں بھی عدل کر کے عرش کا سایہ لے سکتی ہیں

مذکورہ بالا سایہ عرش والی حدیث کی شرح میں علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عورتیں بھی عدل کر کے عرش کا سایہ لے سکتی ہیں۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ اگر اس کے دو بچے ہیں... تو دونوں میں عدل کرے... مثلاً یہ نہیں کہ جس نے اماں کا پیر دبا یا اماں نے اس کی چائے میں بالائی ڈال دی اور جس نے پیر نہیں دبا یا اس کو بغیر بالائی کے چائے پلا دی۔

اگر اللہ تعالیٰ نے مال زیادہ دیا ہے تو چار بچے ہیں تو سب کو برابر دے... کسی پر ظلم نہ

کرے... زندگی میں تو لڑکی کو بھی لڑکے کے برابر حصہ دے۔



جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دو حصہ لڑکے کا ایک حصہ لڑکی کا ہے... یہ تو مرنے کے بعد ہے... زندگی میں تو برابر دینا فرض ہے۔

مگر افسوس! کہ بیٹیوں کو مکھی کی طرح نکال کر پھینکتے ہیں... زندگی میں ہر بیٹے کے نام ایک ایک بنگلہ... ایک ایک کار مگر بیٹیوں کو جہیز دے دیا... اسے ہی کافی سمجھتے ہیں... وہ بھی تو اپنا ہی جگر کا ٹکڑا ہے۔

اگر اس کو بھی زندگی میں کوئی فلیٹ دے دو تو اس کے بچے بھی دعا دیں گے... مگر اس معاملہ میں لگ بھگ 70 فیصد لوگ غافل ہیں۔

مگر بڑھا تو اپنے مطلب کی سوچتا ہے کہ: بیٹا تو ہمیں کما کر کھلائے گا، ہمارا خیال رکھے گا، خدمت کرے گا... اور یہ بیٹیاں تو دوسرے گھر کی ہیں، یہ تو بیاہ کر چلی ہی جائیں گی۔

دوستو! اللہ پر بھروسہ کرو... بہت سے ایسے باپ ہیں جن کو تمام بیٹوں نے لات مار دی اور اب بیٹی ہی کے یہاں پڑے ہوئے ہیں... بیٹیاں اپنے باپ سے جتنی محبت کرتی ہیں بیٹے اتنی نہیں کرتے۔

(از افادات مرشدی حضرت مولانا حکیم اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

## امام عادل بنے کا نسخہ اختری ﷺ

عارف باللہ حضرت مولانا حکیم اختر صاحب ﷺ نے ایک وعظ میں ارشاد فرمایا کہ عدل کرنے والا حاکم عرش کے سایہ میں ہوگا۔ آپ میں سے ہر شخص امام عادل بن سکتا ہے کیونکہ گھر کا ہر بڑا فرد اپنے گھر کا امام (سلطان، بادشاہ، امیر المؤمنین) ہوتا ہے لہذا آپ میں سے ہر شخص گھر کا امام (سلطان) ہے، اگر آپ کے گھر میں ٹی وی یا بے پردگی ہے تو گویا کہ آپ امام الفاسقین میں سے ہیں اور اگر آپ نے دین کی تبلیغ کر کے گھر والوں کو نماز اور دین دار بنا دیا ہے تو آپ امام المتقین کہلائیں گے۔



اسی طرح ایک شخص یتیم ہے نہ ماں ہے نہ باپ، نہ بیوی، نہ بچے ہیں وہ شخص بھی امام عادل بن سکتا ہے کیونکہ ہر انسان کے پاس تو 6 فٹ کے جسم کے سلطنت ہے ہر انسان 6 فٹ کے جسم کے ہر عضو کا امام (بادشاہ) ہے جس کے سپاہیوں میں دل، دماغ، آنکھ، کان، ناک، زبان، ہونٹ، ہاتھ پیر وغیرہ شامل ہیں جو شخص اپنے جسم کی سلطنت کو گناہوں سے بچاتا ہے تو ایسا شخص بھی امام عادل ہے۔



لہذا اگر چاہتے ہو کہ امام عادل کا مقام مل جائے یعنی عرش کا سایہ نصیب ہو تو اپنے جسم کی مملکت پر عدل قائم کر دو۔ کانوں پر عدل قائم کرو یعنی کانوں پر ظلم نہ کرو، گانا نہ سنو، آنکھوں پر عدل قائم کرو یعنی نامحرموں کو، کسی کی بہو، بیٹی اور امر دلوں کو نہ دیکھو، زبان پر عدل قائم کرو یعنی غیبت سے بچو، کسی کو ایذا نہ پہنچاؤ اسی طرح گالوں پر عدل قائم کرو یعنی داڑھیوں کو نہ منڈاؤ اسی طرح ٹخنوں پر عدل قائم کرو یعنی پاجامہ اور لنگی ٹخنوں سے نیچے نہ لٹکاؤ۔ خواتین بھی عدل قائم کریں یعنی بغیر برقع کے گھروں سے نہ نکلیں۔

لہذا ہر شخص امام عادل ہو سکتا ہے۔ دو گز کی جو زمین ہمیں ملی ہے ہم اس کے امیر، امام اور بادشاہ ہیں۔ سوال ہوگا کہ آنکھوں کے صوبہ میں بغاوت کیوں ہوئی، کیوں بد نظری کرتے تھے، کانوں کے صوبہ میں بغاوت کیوں ہوئی، گالوں کے صوبہ میں داڑھی منڈھا کر کیوں تم نے بغاوت ہونے دی، تم نے اپنے قلب کے ہیڈ کوارٹر اور دارالسلطنت سے اپنی قوت ارادیہ کی فوج سے ان صوبوں پر کیوں کر فیو نہیں لگایا لہذا جسم کی دو گز زمین کی مملکت پر جو شخص اللہ کی نافرمانی کرتا ہے، صوبوں کی بغاوت کو کنٹرول نہیں کرتا وہ امام عادل نہیں امام ظالم ہے اور جو شخص اس مملکت کو تابع فرمان الہی کر دیتا ہے قیامت کے دن انشاء اللہ اس کو امام عادل کا مقام حاصل ہوگا۔



## گناہوں سے بچنے پر سایہ عرش

عرش کا سایہ پانے والے خوش نصیبوں میں ایک وہ شخص ہوگا جسے حرام کاموں شراب، زنا، سود، رشوت وغیرہ کے بہت سے مواقع ملیں مگر وہ کہے کہ میرا رب مجھے دیکھ رہا ہے میں مر جاؤں گا مگر گناہ نہیں کروں گا تو ایسا شخص اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوگا۔

چنانچہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جُلَسَاءُ اللَّهِ غَدًا أَهْلُ الْوَرَعِ وَالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا

تَرْجَمَةً: ”کل (قیامت میں) اللہ کے پاس بیٹھنے والے پرہیزگار اور دنیا سے کنارہ کشی کرنے

والے لوگ ہوں گے۔“ (البدور السافرة وعزاه لابن لال فی مکارم الاخلاق)

## حرام سے بچنے والے عرش کے نیچے خوش گپیاں کریں گے

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

ثَلَاثَةٌ يَتَحَدَّثُونَ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ آمِنِينَ وَالنَّاسُ فِي الْحِسَابِ

تَرْجَمَةً: ”تین افراد امن و سکون کی حالت میں اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ میں باتیں کر رہے

ہوں گے، اور دیگر لوگ اس دن حساب و کتاب کی سختیوں میں ہوں گے“ اور وہ تین افراد ہیں:

رَجُلٌ لَمْ تَأْخُذْهُ فِي اللَّهِ لَوْمَةٌ لَانِمٍ

تَرْجَمَةً: ”وہ آدمی جو اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی پروا نہیں کرتا۔“

وَرَجُلٌ لَمْ يَمُدَّ يَدَيْهِ إِلَى مَالٍ يَحِلُّ لَهُ

تَرْجَمَةً: ”دوسرا وہ آدمی جو اپنا ہاتھ اس جانب نہیں بڑھاتا جو اس کیلئے

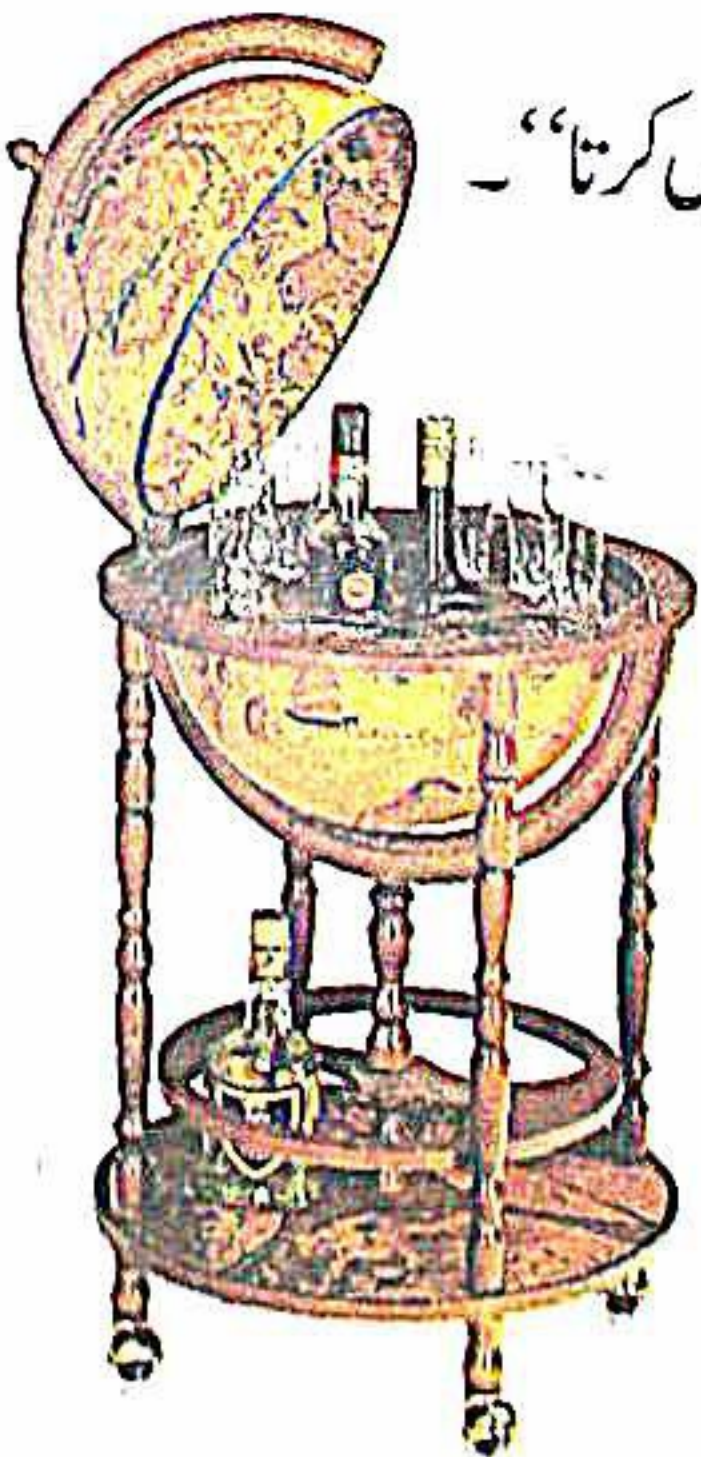
حلال نہیں ہے۔“

وَرَجُلٌ لَمْ يَنْظُرْ إِلَى مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ

تَرْجَمَةً: ”اور تیسرا وہ بندہ جو اس چیز کی طرف نظر نہیں اٹھاتا جسے اللہ

نے اس پر حرام ٹھہرایا ہے۔“

(عرش الہی کا سایہ پانے والے خوش نصیب)



# خوف خدا رکھنے والا شخص آخرت میں بے خوف ہوگا

حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

وَعِزَّتِي لَا أَجْمَعُ عَلَى عَبْدِي خَوْفِينَ أَوْ آمِنِينَ

ترجمہ: ”اپنی عزت کی قسم میں اپنے بندے پر دو خوف یاد و امن جمع نہیں کروں گا۔“

إِذَا خَافَنِي فِي الدُّنْيَا آمَنَتْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: ”جب وہ دنیا میں مجھ سے ڈرے گا تو میں آخرت میں امن دوں گا۔“

وَإِذَا آمَنَنِي فِي الدُّنْيَا أَخَفَّتُهُ فِي الْآخِرَةِ

”اور جب دنیا میں مجھ سے ڈر رہا تو آخرت میں اسے ڈراؤں گا۔“<sup>1</sup>

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا أَقْشَعَرَ جِلْدُ الْعَبْدِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ

ترجمہ: ”جب بندے کا بدن خدا کے خوف سے کانپ جائے یعنی خدا کے خوف سے

اس کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔“

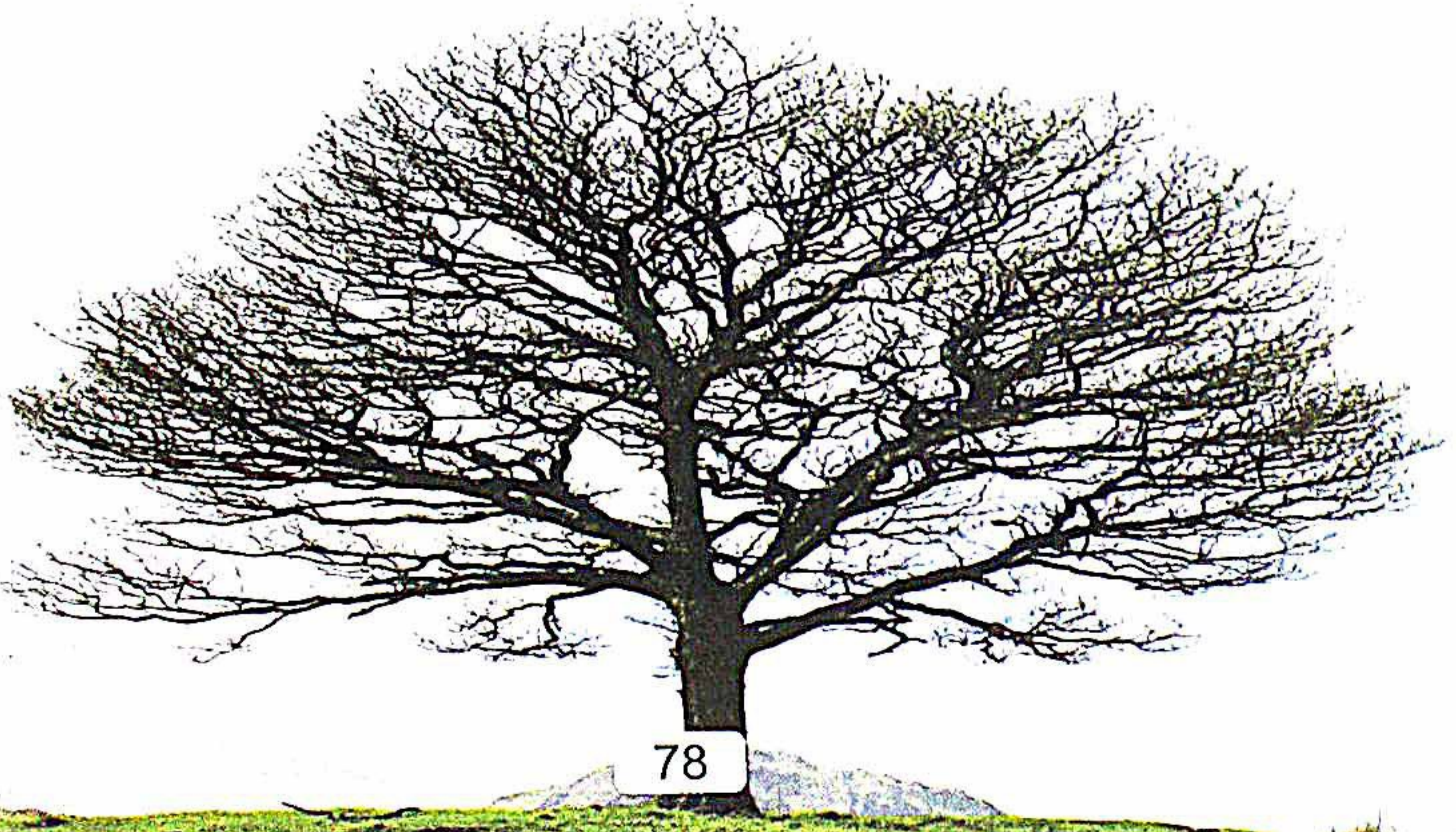
تَحَافَتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا يَتَحَافَتْ عَنِ الشَّجَرَةِ الْيَابِسَةِ وَرَقُهَا

ترجمہ: ”تو اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں۔ جیسے سوکھے ہوئے درخت سے

پتے جھڑ جاتے ہیں۔“<sup>2</sup>

1 (ابن حبان، ترغیب)

2 (بیہقی، ترغیب)





## گناہوں سے بچنے والا، شیطان کے پندرہ دشمنوں میں سے ایک ہے

حضرت فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب تنبیہ الغافلین میں وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت نقل فرمائی ہے۔ اس میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان سے پوچھا کہ اے ملعون تیرے کتنے دشمن ہیں۔ تو شیطان نے جواب دیا کہ آپ اور آپ کی امت میں سے پندرہ قسم کے لوگ میرے دشمن ہیں:

① **أَوْلَهُمْ أَنْتَ...** سب سے پہلے دشمن آپ ہیں۔

② **إِمَامٌ عَادِلٌ...** عادل بادشاہ اور عادل حکام۔

③ **غَنِيٌّ مُتَوَاضِعٌ...** متواضع مالدار۔

④ **تَاجِرٌ صَادِقٌ...** سچا تاجر۔

⑤ **عَالِمٌ مُتَخَشِّعٌ...** خشوع کرنے والا یسوع عالم۔

⑥ **مُؤْمِنٌ رَحِيمٌ الْقَلْبِ...** خیر خواہی کرنے والا مومن۔

⑦ **مُؤْمِنٌ رَحِيمٌ الْقَلْبِ...** رحم دل، نرم دل مومن۔

⑧ **تَائِبٌ ثَابِتٌ عَلَى التَّوْبَةِ...** توبہ کر کے ثابت قدم رہنے والا۔

⑨ **مُتَوَرِّعٌ عَنِ الْحَرَامِ...** حرام سے پرہیز کرنے والا۔

⑩ **مُؤْمِنٌ يَدِيْمٌ عَلَى الطَّهَارَةِ...** ہمیشہ طہارت پر رہنے والا مومن۔

⑪ **مُؤْمِنٌ كَثِيْرُ الصَّدَقَةِ...** کثرت سے صدقہ کرنے والا مومن۔

⑫ **مُؤْمِنٌ حَسَنُ الْخَلْقِ مَعَ النَّاسِ...** لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش کرنے والا مومن۔

⑬ **مُؤْمِنٌ يَنْفَعُ النَّاسَ...** لوگوں کو نفع پہنچانے والا مومن۔

⑭ **حَامِلُ الْقُرْآنِ يَدِيْمٌ عَلَى تِلَاوَتِهِ...** قرآن کریم کی ہمیشہ تلاوت کرنے والا مومن۔

⑮ **قَائِمٌ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ...** رات میں ایسے وقت تہجد اور نفل پڑھنے والا جس وقت

سب لوگ سوچکے ہوں۔

(تنبیہ الغافلین، 479)

## حفاظت نظر پر سایہ عرش

اللہ کے عرش کے سایہ میں رہنے والے خوش نصیب لوگوں میں سے ایک وہ شخص ہے جسے کوئی شریف خاندانی اور حسین و جمیل عورت گناہ کی دعوت دے اور وہ اکیلے میں اللہ سے ڈرتا ہو اور خوف خدا کے سبب اس فعل بد سے اپنے آپ کو بچائے، تو قیامت کے روز اسے عرش الہی کا سایہ نصیب ہوگا۔ چنانچہ حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

رَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ

تَرْجَمَهَا: ”وہ مرد جسے حسب نسب والی خوبصورت عورت دعوت گناہ دے۔“

فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ تَرْجَمَهَا: ”لیکن وہ کہہ دے میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔“

اس حدیث مبارک سے درج ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

حدیث میں ”امْرَأَةٌ“، ”ذَاتُ مَنْصِبٍ“ کے الفاظ استعمال ہوئے، جس کا مطلب ہے کہ برائی کی دعوت دینے والی عورت معزز بھی ہے اور صاحب جمال بھی ہے۔ اس لئے کہ بعض بازاری عورتیں ہوتی ہیں، ایسی گندی عورتوں سے تو ہر کوئی دامن بچا کے گزرتا ہے کہ کہیں اس کی برائی کے چھینٹے مجھے رسوا نہ کر دیں مگر جب عورت بھی بازاری نہ ہو، خاندانی اور حسن و جمال والی ہے، ایسے میں بڑے بڑے پارسا بھی بہک جاتے ہیں، اس وقت اللہ گناہ سے بچنے کی توفیق دے دے تو یہ کمال ہے، ایسے باکمال کام کا اجر بھی عظیم ہے۔

اسی طرح اس حدیث میں الفاظ استعمال ہوئے ہیں: ”فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ“ ”وہ کہے میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔“ یعنی اللہ کے خوف اور ڈر کی قید لگائی گئی ہے اس لئے کہ بہت سے مرد اور بہت سی عورتیں زنا کاری سے اللہ کے خوف سے نہیں بچتے بلکہ اس وجہ سے وہ یہ کام نہیں کرتے کہ اس سے ان کی شرافت پر حرف آتا ہے یا دوسرے مطلع ہو سکتے ہیں۔ ظاہر ہے ان کا زنا سے باز رہنا اللہ کے خوف اور ڈر سے نہیں ہوتا بلکہ اس لئے ہوتا ہے کہ شرافت پر حرف نہ آئے یا لوگ مطلع نہ ہوں اللہ کے عرش کا سایہ صرف اسے نصیب ہوگا جو خوف الہی سے ان کاموں سے رک جاتا ہے۔ فائدے کی غرض سے اس مضمون سے متعلق مزید احادیث نقل کرتے ہیں۔

## خوف خدا جہنم سے نکلنے کا سبب ہے

حدیث قدسی میں ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا:

أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا

تَرْجَمَةً: ”اس کو دوزخ سے نکال لاؤ جس نے مجھے کسی دن یاد کیا تھا“۔

أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامِ تَرْجَمَةً: ”یا کسی دن مجھ سے ڈرا ہو“۔

ایک حدیث کے مطابق سات لوگوں میں وہ شخص بھی شامل ہے جو اپنی نگاہ کو حرام کردہ چیز دیکھنے سے جھکا لیتا ہے... اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں جاگ کر پہرہ دیتی ہے... اور وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے آنسو بہائے۔

## قیامت کے دن تین آنکھیں میدانِ حشر میں نہیں روئیں گی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا

تَرْجَمَةً: ”قیامت کے دن ہر آنکھ رو رہی

ہوگی، مگر تین آنکھیں میدانِ حشر میں نہیں

روئیں گی“۔

① عَيْنٌ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ

تَرْجَمَةً: ”وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو نہیں دیکھتی تھی“۔

② عَيْنٌ سَهَرَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

تَرْجَمَةً: ”اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں نگہبانی کرتے ہوئے جاگتی تھی“۔

③ وَعَيْنٌ خَرَجَ مِنْهَا مِثْلُ رَأْسِ الدُّبَابِ دَمْعَةٌ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

تَرْجَمَةً: ”اور وہ آنکھ جس سے خوف خدا کے سبب مکھی کے سر کے برابر بھی آنسو نکلا ہو“۔

1 (رواه البيهقي في الاسماء والصفات عن ابي هريرة. وهو في الكنز برقم 63563 وضعيف الجامع 3238)

2 (اخرجه ابونعيم)

## نظر کی حفاظت کرنے والا عرش کے سایہ میں ہوگا

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! تیرے ساتھ قدس کی باڑھ میں کون رہے گا، اور اس دن تیرا سایہ کون حاصل کر پائے گا جس دن تیرے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہ ہوگا؟ فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی آنکھوں سے زنا نہیں کرتے، اپنے مالوں میں سود تلاش نہیں کرتے، اور اپنے فیصلوں پر رشوت نہیں لیتے۔

## نظر کی حفاظت پر حلاوت ایمانی نصیب ہوگی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار عزوجل کی طرف سے بیان فرمایا:

النَّظْرَةُ سَهْمٌ مَسْمُومٌ مِنْ سِهَامِ ابْلِيسَ

ترجمہ: ”نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے۔“

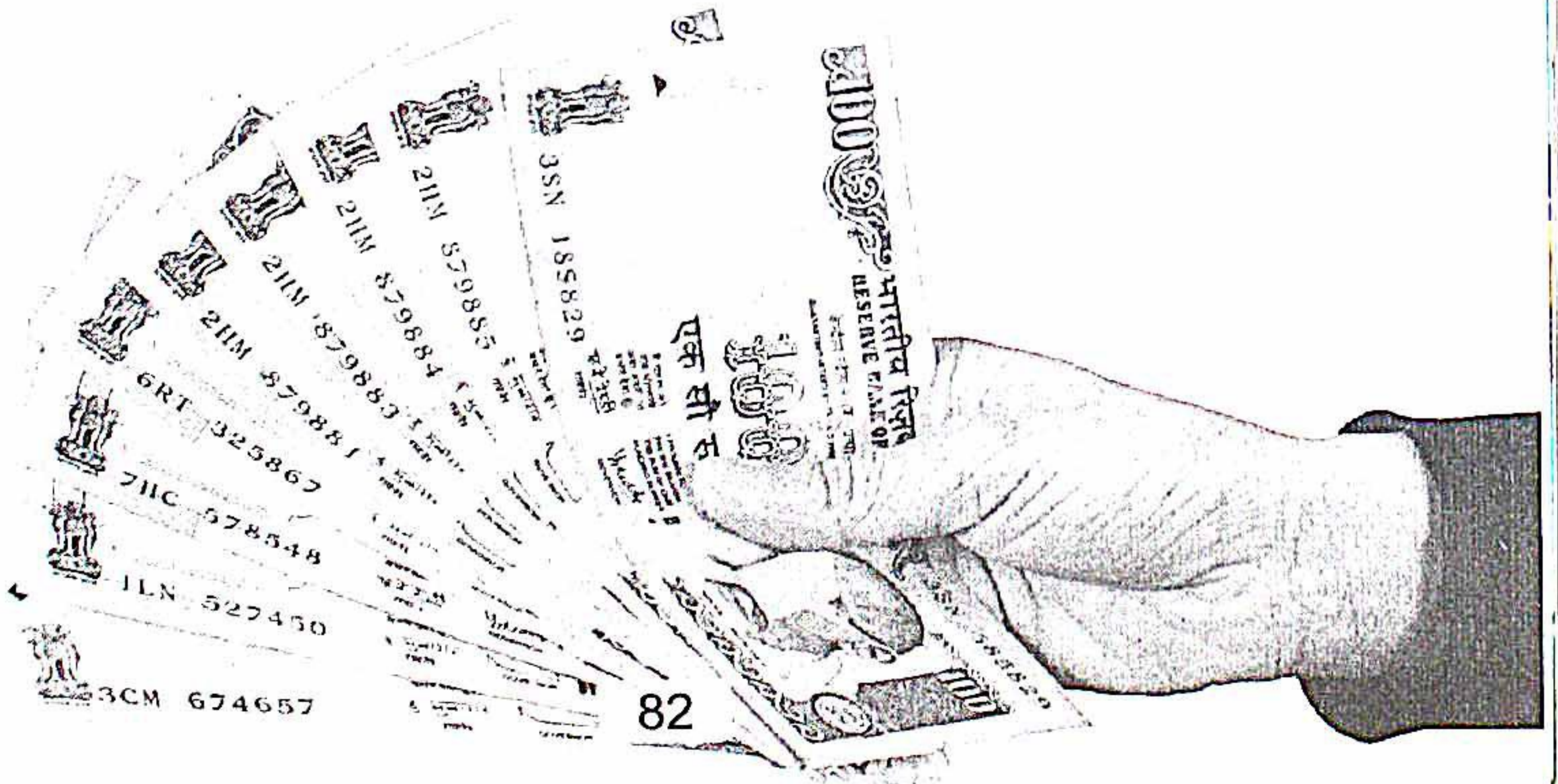
مَنْ تَرَكَهَا مِنْ مَخَافَتِي أَبَدَلْتُهُ إِيمَانًا يَجِدُ حَلَاوَتَهُ فِي قَلْبِهِ

ترجمہ: ”جو شخص میرے خوف کی وجہ سے اسے روک لے گا میں اس کے عوض اسے ایسے

ایمان سے مالا مال کروں گا۔ جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔“

2 (رواہ الطبرانی ورواہ الحاكم)

1 (رواہ العیشونی فی فوائدہ بحوالہ الفوائد 522/1)



## پاکیزہ قلب آدمی سے اللہ کلام فرمائیں گے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ثَلَاثَةٌ هُمْ حَدَّثَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

تَرْجَمَةً: ”تین قسم کے لوگ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن گفتگو کریں گے۔“

① رَجُلٌ لَمْ يَمْشِ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ بِمَرَاءٍ قَطُّ

تَرْجَمَةً: ”وہ شخص جو دو آدمیوں کے درمیان تکبر سے نہ چلا ہوگا۔“

② وَرَجُلٌ لَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِزِنًا قَطُّ

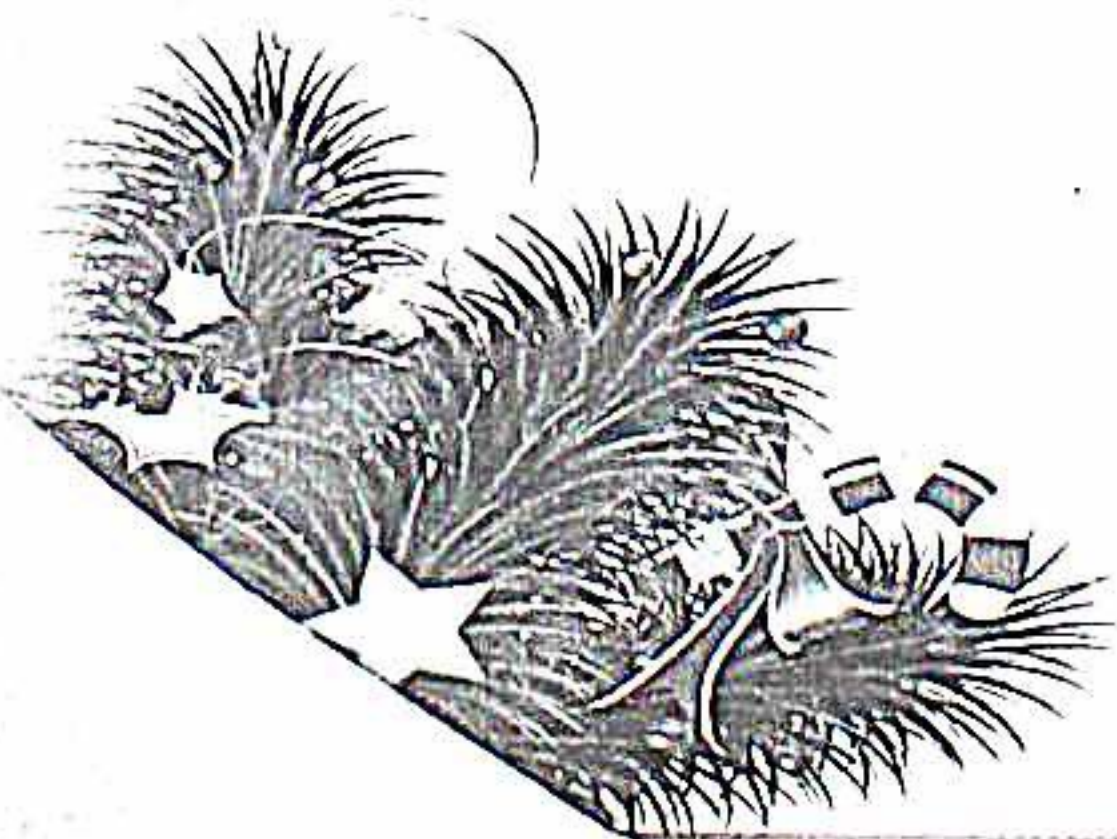
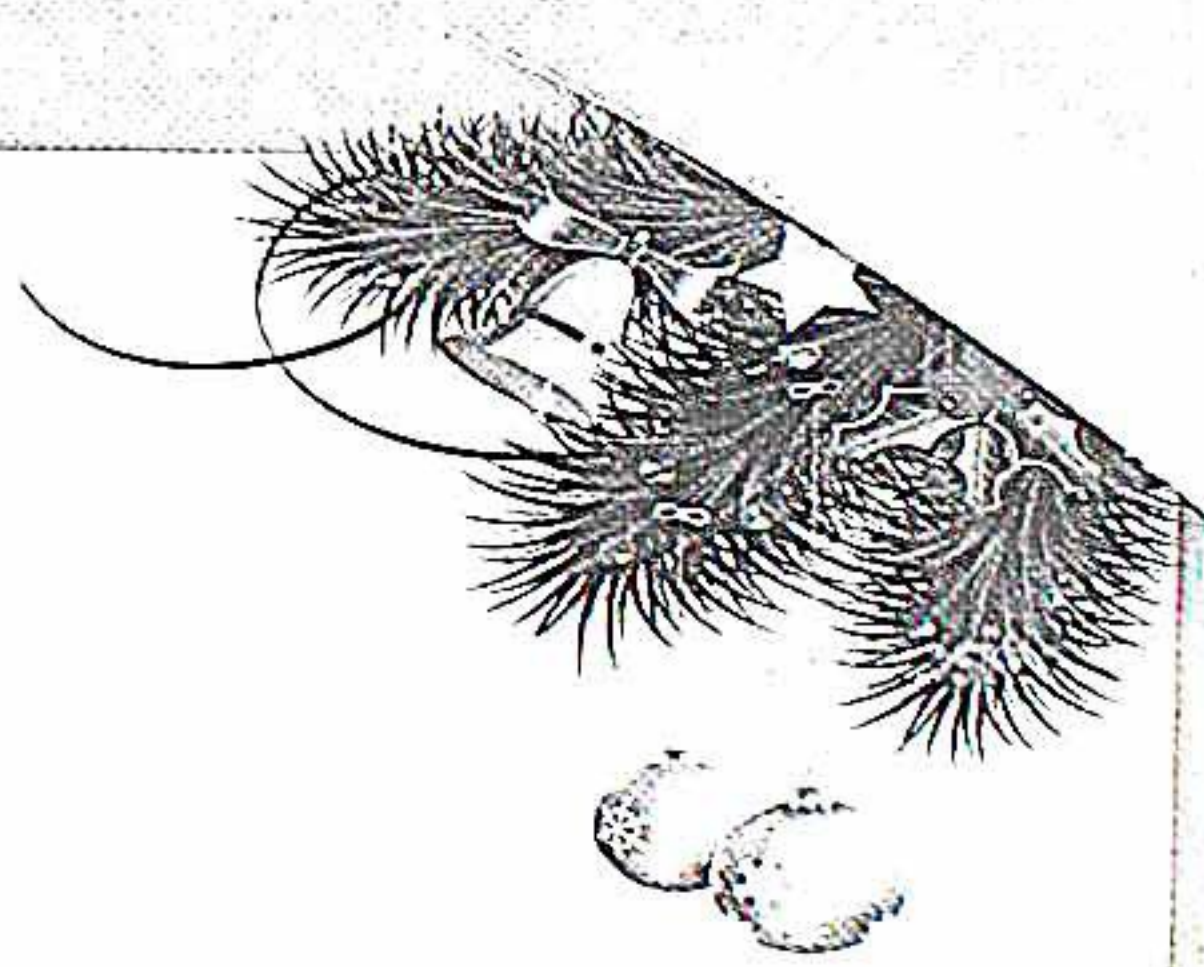
تَرْجَمَةً: ”وہ شخص جس نے اپنے دل میں کبھی زنا کرنے کا ارادہ نہ کیا ہوگا۔“

③ وَرَجُلٌ لَمْ يَخْلُطْ كَسْبَهُ بِرَبًّا

تَرْجَمَةً: ”وہ شخص جس نے اپنی کمائی کے ساتھ سود کی ملاوٹ نہیں کی ہوگی۔“

(أخرجہ ابونعیم فی الحلیة 263/3، وتاریخ اصبهان 294/2، حلیة الا ولیاء، الحدیث 4026، ج

3، ص 302)



## بادشاہ مصر کی بیوی کا حضرت یوسف علیہ السلام کو گناہ کی دعوت دینا

زلیخا بادشاہ مصر کی بیوی تھی اور حضرت یوسف علیہ السلام اس کے شوہر کے غلام تھے۔ مصر کی اس حسین ترین اور مالدار عورت زلیخا نے جب حضرت یوسف علیہ السلام کو گناہ کرنے کی دعوت دی تو حضرت یوسف نے کہا میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کو یوسف علیہ السلام کا تقویٰ اتنا پسند آیا کہ اللہ نے اس واقعہ کو قرآن کا حصہ بنا دیا۔ چنانچہ سورۃ یوسف میں اللہ تعالیٰ فرمایا ہے:

وَرَأَوْتَهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ  
 قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهُ رَبِّيْٓ اَحْسَنُ مَثْوَاىِٕ اِنَّهُ لَا يَفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَلَقَدْ  
 هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا اَنْ رَّا بُرْهَانَ رَبِّهٖ

كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْءَ

وَالْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا

الْمُخْلِصِيْنَ ﴿٤٢﴾

تَرْجَمَةً: ”اور پھسلا یا یوسف کو اس عورت نے جس کے گھر میں وہ رہتے تھے اپنے نفس

کے معاملے میں اور بند کر دیئے دروازے اور بولی

آ میرے پاس، یوسف علیہ السلام نے کہا خدا کی پناہ، وہ میرا مربی ہے جس نے مجھے عزت سے رکھا

بلاشبہ بھلائی نہیں پاتے وہ لوگ جو نا انصاف ہیں اور البتہ عورت نے یوسف علیہ السلام سے ارادہ بد کیا

اور وہ بھی اگر اپنے پروردگار کے برہان کو نہ دیکھ لیتے تو برارادہ کر لیتے لیکن خدا کی برہان دیکھنے

کی وجہ سے برا خیال بھی نہیں کیا اس طرح ہوا تا کہ ہٹائیں ہم اس سے برائی اور بے حیائی کو

بے شک وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے تھے۔ (سورۃ یوسف، آیت 23-24)

زلیخا نے ہر طریقے سے ان سے بد فعلی کرانے کی کوشش کی لیکن یوسف علیہ السلام اس سے

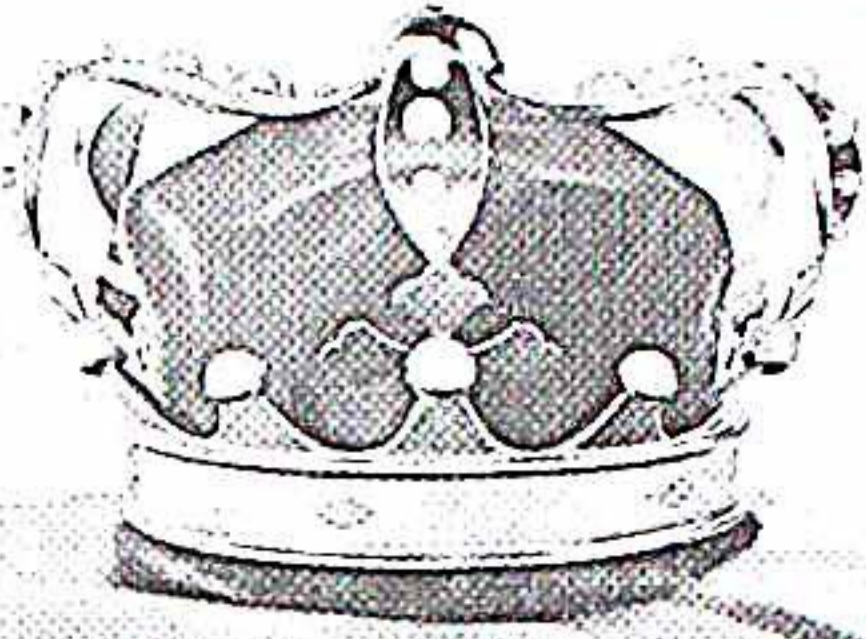
بچتے رہے اور گھر سے باہر چلے آئے۔ زلیخا نے قید اور دردناک سزا دینے کی دھمکی دی جس

کے جواب میں فرمایا۔

قَالَ رَبِّ السِّجْنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي  
كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُنْ مِنَ الْجَاهِلِينَ

ترجمہ: ”یوسف علیہ السلام نے کہا

اے میرے رب مجھ کو قید  
خانہ زیادہ پسند ہے بہ نسبت  
اس بات کے کہ جس کی  
طرف یہ مجھ کو بلاتی ہیں۔ اور  
اگر تو نہ دفع کرے گا مجھ سے  
ان کا فریب تو شاید میں مائل



ہو جاؤں ان کی طرف اور ہو جاؤں میں جاہلوں میں سے۔ 1

اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ایک عرصہ دراز تک عصمت اور عفت کی حفاظت کی وجہ  
سے جیل جانے کی مصیبتوں کو برداشت کرتے رہے آخر ایک وقت آیا کہ زلیخا نے خود ہی اپنی  
غلطی کا اقرار کر کے کہا:

الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوِدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ  
ترجمہ: ”اب سچی بات کھل گئی ہے میں نے یوسف کو پھسلا یا تھا اس کے نفس سے اور وہ  
سچے لوگوں میں سے ہے۔“ 2

آخر اسی عصمت اور عفت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو تخت و تاج کا مالک بنایا اور جو  
کام زلیخا حرام طریقے سے کرانا چاہتی تھی اللہ تعالیٰ نے نکاح کے ذریعہ اس کام کو حلال کیا۔ سچ ہے

مَنْ كَانَ لِلَّهِ كَانَ لِلَّهِ لَهُ تَرْجُمَةٌ: ”جو اللہ کا ہوتا ہے اللہ اس کا ہو جاتا ہے۔“

تو جو برے کام کو اللہ کے خوف سے چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنے آغوش رحمت میں  
لے لیتا ہے اور قیامت کے روز عرش الہی کے سایہ تلے جگہ دے گا۔

2 (سورۃ یوسف)

1 (سورۃ یوسف، 33)

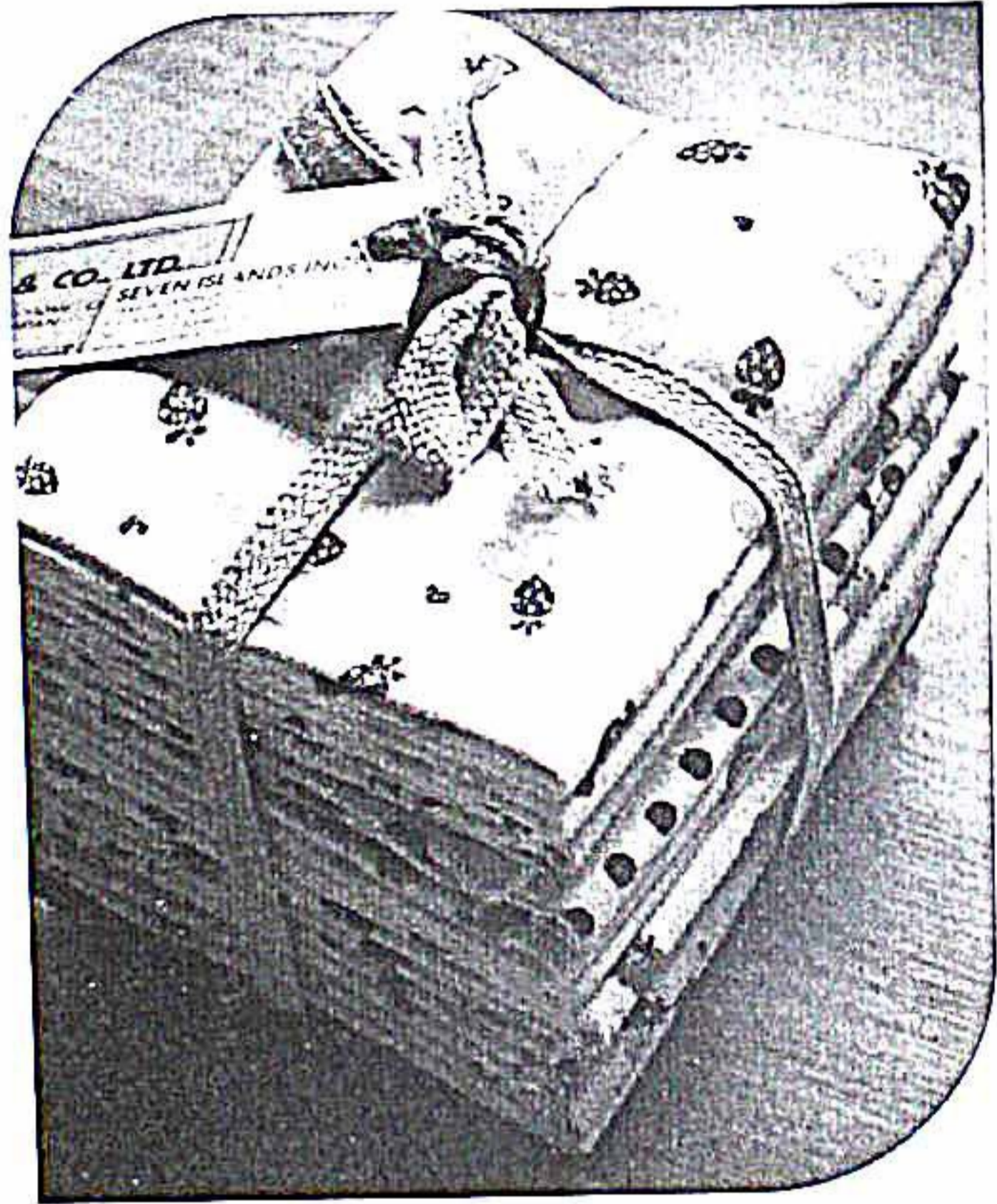
## امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی پاکدامنی اور تقویٰ کا ایک قصہ

امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ ایک خوبصورت نوجوان عالم تھے۔ شروع شروع میں آپ بزاز (کپڑے بیچنے) کا کام کیا کرتے تھے اور کپڑوں کی گٹھری کندھے پر ڈال کر گلی گلی گھوم کر فروخت کیا کرتے تھے۔ آپ کا گزر ایک ایسی گلی سے ہوا جہاں ایک بیوہ امیرزادی رہا کرتی تھی۔

اس کی باندیوں کو مالکہ کی نیت بد کا پتہ تھا۔ اس کے لئے وہ ایسی نوجوان تلاش کیا کرتی تھیں۔ باندیوں نے مالکہ کو اطلاع دی کہ ایک بڑا خوبصورت نوجوان اس گلی میں کپڑا فروخت کرنے آیا ہے۔ اس نے ایک لونڈی کو بھیج کر امام صاحب کو ادھر بلوایا۔ امام صاحب کے حسن و جمال کو دیکھ وہ فریفتہ ہو گئی اور کپڑا خریدنے کی بجائے لگاؤ و محبت کی باتیں کرنے لگی۔ امام صاحب نے زنا کی مذمت پر وعظ و تلقین فرمائی۔ پھر بھی اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے امام موصوف کے دل میں ایک نئی ترکیب پیدا فرمادی۔ امام صاحب نے

ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اس سے کہا مجھے سخت پاخانہ لگا ہوا ہے مجھے رفع حاجت کی جگہ بتادو۔ آپ جب قضائے حاجت کے لئے اس بالاخانے سے نیچے اترے تو باورچی خانے کی وہ نالی جو گھر سے باہر جاتی تھی اس کے سیاہ کچھڑ کو اپنے تمام لباس اور چہرے پر مل لیا اور اس ہیئت میں اس کے سامنے آگئے۔ اس نے یہ حرکت و کیفیت دیکھی تو اس کا دل آپ سے اچاٹ



ہو گیا۔ امام موصوف اپنی گٹھری اٹھا کر باہر نکل گئے اور اللہ کا شکر ادا کیا۔

ایسے ہی لوگوں کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے قیامت کے دن عرش الہی کا سایہ

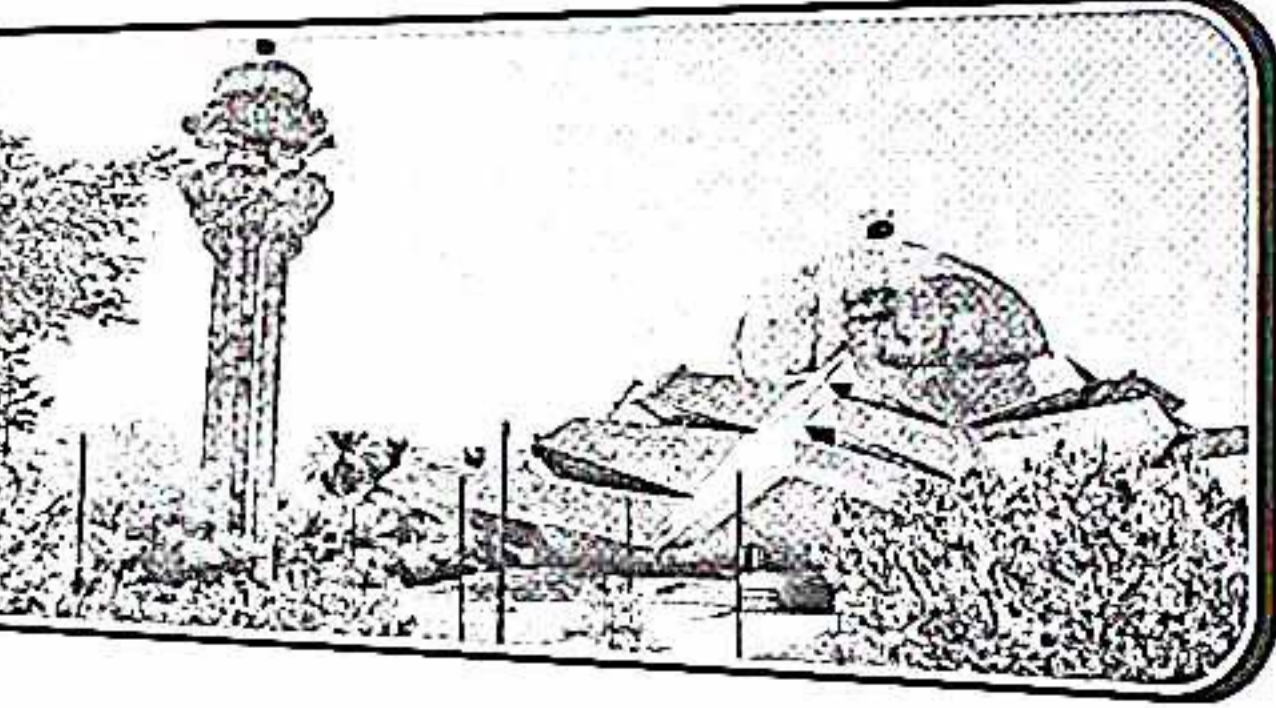
پانے کی بشارت دی ہے۔



## کثرت سے مسجد جانے پر عرش کا سایہ

عرش کا سایہ پانے والے خوش نصیبوں میں ایک وہ شخص بھی ہے جس کا دل مسجد میں جانے کے لئے بے چین رہتا ہو جو کاروبار کے لئے جاتا ہے مگر اس کا دل و دماغ مسجد میں لٹکا ہوا رہتا ہے۔ جیسے ہی اذان ہوتی ہے وہ مسجد کی طرف چل پڑتا ہے چاہے لاکھ گاہک کھڑے

ہوں چاہے 10 لاکھ کا فائدہ ہی کیوں نہ ہو وہ جماعت کی نماز نہیں چھوڑتا۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ ہر وقت مسجد میں بیٹھا رہے اور کاروبار نہ کرے بلکہ مسجد سے باہر رہتے ہوئے بھی اس کا دل مسجد سے وابستہ رہتا ہے۔ مسجد کی تعمیر و ترقی اور



حفاظت کی فکر سے لاحق رہتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اسے اللہ کے گھر سے اتنی محبت ہے تو گھر والے سے یعنی اللہ تعالیٰ سے کتنی ہوگی؟ اور یہ حدیث میں مسجد میں رہ کر عبادت میں دیر تک مشغول رہنے کی فضیلت، اہمیت پر دلالت کرتی ہے اور ضرورتاً مسجد سے باہر رہتے ہوئے دل مسجد میں لگے رہنے کی۔ مولانا اسعد اللہ صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کا کیا خوب شعر ہے:

گو ہزاروں شغل ہیں دن رات میں  
لیکن اسعد آپ سے غافل نہیں  
دنیا کے مشغلوں میں بھی یہ باخدا ہے  
یہ سب کے ساتھ رہ کے بھی سب سے جدا ہے

حدیث شریف میں مسجد سے محبت رکھنے کے بارے میں یہ ارشاد ہے:

اس آدمی کو روز قیامت عرش کا سایہ نصیب ہوگا۔

جس کا دل ہر وقت مسجد میں لگا رہتا ہے۔ حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

وَرَجَلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ

ترجمہ: ”ایسا آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا رہتا ہے۔“

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں:

إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ

تَرْجَمَةً: ”اس سے مراد وہ شخص ہے کہ جب وہ مسجد سے باہر آتا ہے تو جب تک دوبارہ مسجد میں نہ لوٹ آئے اس کا دل مسجد کی طرف لگا رہتا ہے۔“

امام نووی نے آنحضرت ﷺ کے مذکورہ بالا ارشاد کی شرح میں لکھا ہے:

اس کا معنی مسجد میں ہمیشہ بیٹھے رہنا نہیں، بلکہ مقصود مساجد اور ان میں نماز باجماعت سے چمٹے رہنا ہے۔ مساجد اور ان میں ہونے والے اعمال سے شدید محبت ہو۔

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ حدیث کے فوائد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَفِيهِ فَضِيلَةٌ مَنْ يُلَازِمُ الْمَسْجِدَ لِلصَّلَاةِ مَعَ الْجَمَاعَةِ

تَرْجَمَةً: ”اور اس حدیث پاک میں باجماعت نماز کے لئے مسجد کے ساتھ چمٹنے والے کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔“

لِأَنَّ الْمَسْجِدَ بَيْتُ اللَّهِ، وَبَيْتُ كُلِّ تَقِيٍّ

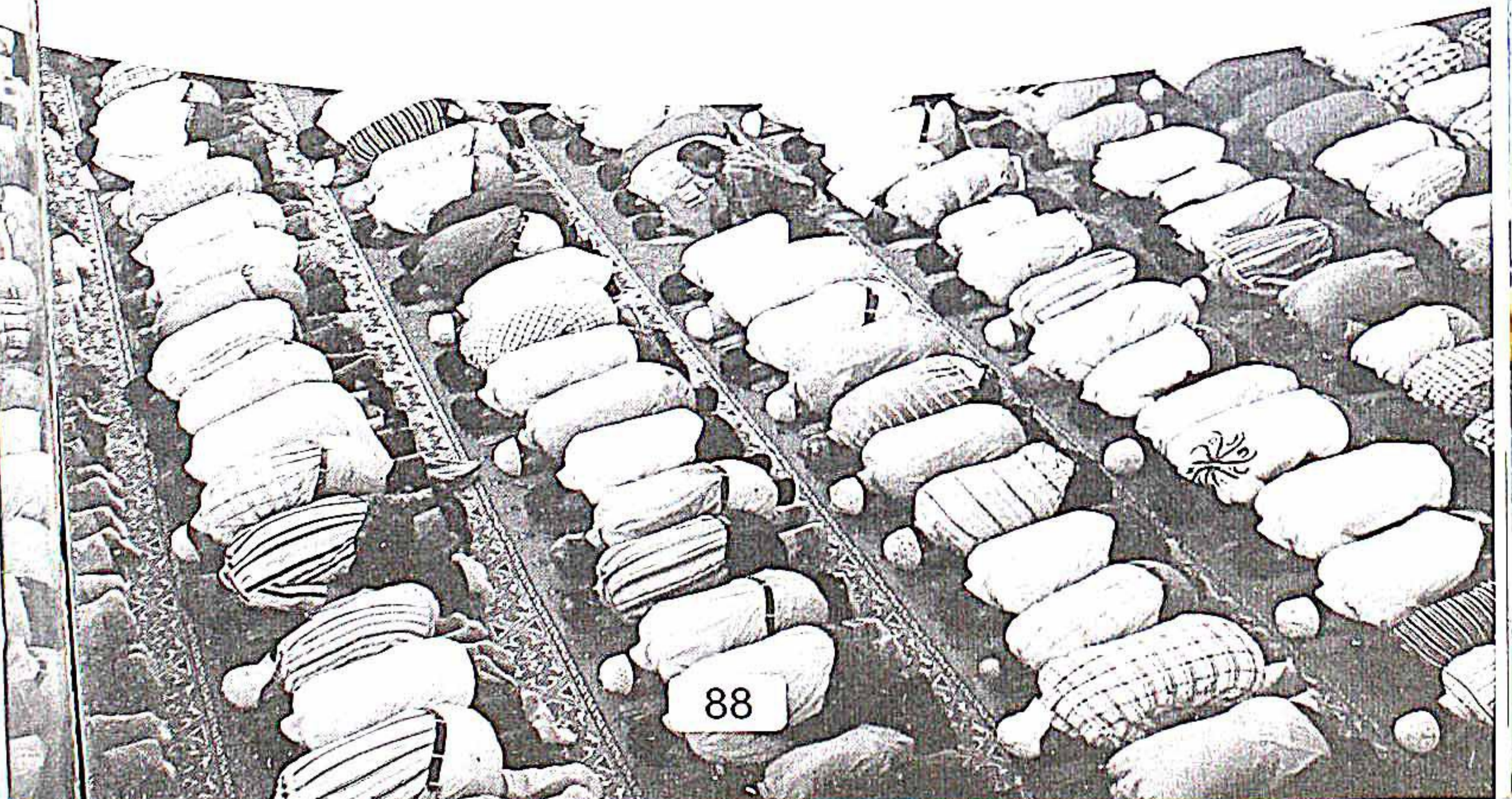
تَرْجَمَةً: ”کیونکہ مسجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اور ہر متقی (شخص) کا گھر ہے۔“

وَحَقِيقٌ عَلَى الْمَزُورِ إِكْرَامُ الزَّائِرِ، فَكَيْفَ بِأَكْرَمِ الْكُرَمَاءِ

تَرْجَمَةً: ”اور میزبان پر مہمان کی تکریم واجب ہوتی ہے اور (تمام) سخیوں سے بڑے

سخی (اللہ تعالیٰ) کی (جانب سے اپنے مہمان کی) تکریم کیسے ہوگی؟“

(الموطاء کتاب الشعر، باب ماجاء فی المتحابین فی اللہ، جزء من رقم الحدیث 14، 952/2)



سخت سردی و اندھیرے میں مسجد جانے والے عرش کے سایہ میں ہونگے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ أَظْلَهُ اللَّهُ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ  
تَرْجَمَةً: ”تین خصلتیں جس میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس کو اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائیں  
گے جس دن اس کے سایہ کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔“

① الْوُضُوءُ عَلَى الْمَكَارِهِ

تَرْجَمَةً: ”تکلیف دہ مواقع میں وضو کرنا۔“

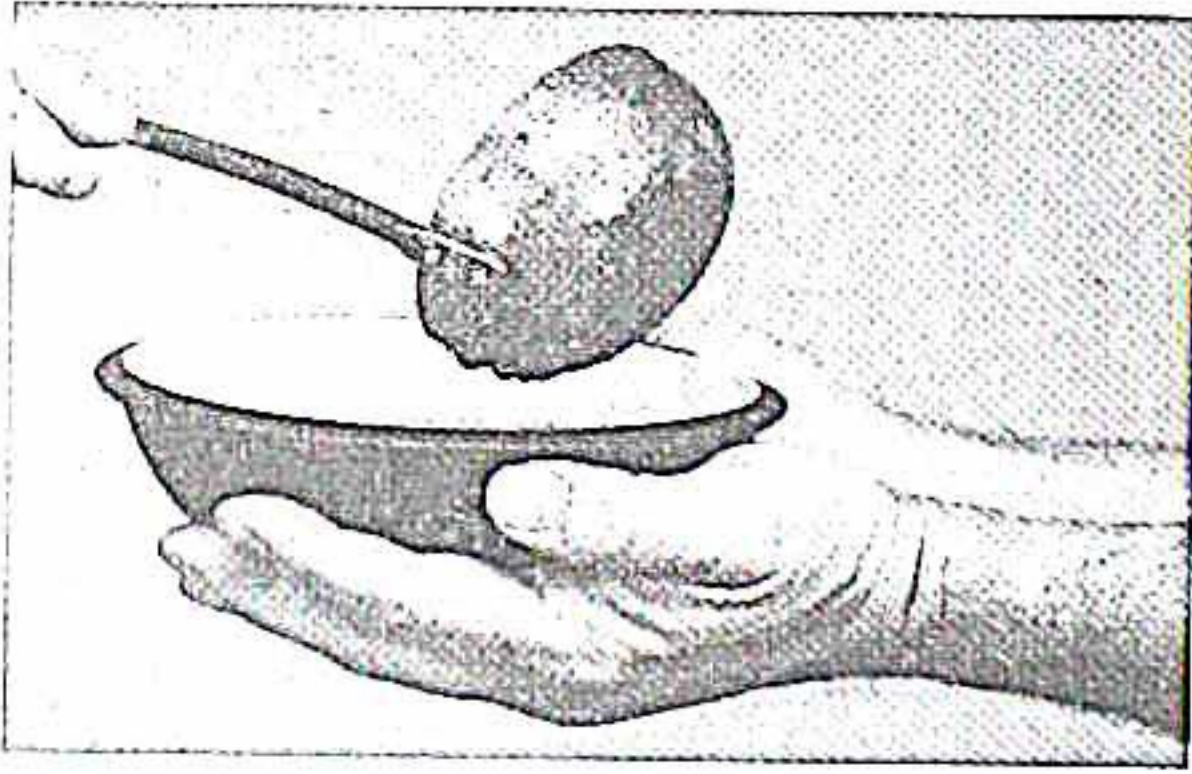
② وَالْمَشْيُ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ

تَرْجَمَةً: ”تاریکی کے اوقات میں (بھی) مساجد کی طرف (نماز کے لئے) جانا۔“

③ وَإِطْعَامُ الْجَائِعِ

تَرْجَمَةً: ”بھوکے کو کھانا کھلانا۔“ 1

اندھیرے میں مسجد جانے والوں کے لئے نور کے منبر ہوں گے



حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بَشِّرِ الْمُدْلِجِينَ إِلَى الْمَسَاجِدِ  
فِي الظُّلَمِ بِمَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ

تَرْجَمَةً: ”اندھیروں میں مسجدوں کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن نور کے  
منبروں کی خوش خبری سنا دو۔“

يَفْزَعُ النَّاسُ وَلَا يَفْزَعُونَ

تَرْجَمَةً: ”جب تمام لوگ گھبراہٹ میں ہوں گے، انہیں کوئی گھبراہٹ نہیں ہوگی۔“ 2

2 (معجم کبیر طبرانی 168/8)

1 (کنز العمال 432/1 والترغيب والترهيب 68/2)

جس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہو وہ عرش کے نور کے آغوش میں ہوگا

حضرت ابوالخارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بِرَجُلٍ مُّغَيَّبٍ فِي نُورِ الْعَرْشِ

تَرْجَمًا: ”(معراج کی رات میں ایک) ایسے شخص پر سے گزرا جو عرش کے نور میں چھپا

ہوا تھا۔“

میں نے پوچھا یہ کون ہے؟... کیا یہ فرشتہ ہے؟... کہا گیا نہیں... میں نے کہا: کیا یہ نبی ہے؟... کہا

گیا: نہیں... میں نے پوچھا (پھر) کون ہے؟ بتایا:

هَذَا رَجُلٌ كَانَ فِي الدُّنْيَا لِسَانَهُ رَطْبٌ فِي ذِكْرِ اللَّهِ

تَرْجَمًا: ”یہ وہ شخص ہے جس کی زبان دنیا میں اللہ کے ذکر سے تر و تازہ رہتی تھی۔“

وَقَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ

تَرْجَمًا: ”اور اس کا دل مسجد میں اٹکا رہتا تھا۔“

وَلَمْ يَسْتَسِبَّ لِوَالِدَيْهِ

تَرْجَمًا: ”اور اپنے والدین کو نہ کبھی برا بھلا کہتا تھا نہ ان کی نافرمانی کرتا تھا۔“

مسجدوں کو آباد رکھنے والے عرش کے سایہ میں ہوں گے

حضرت سیدنا معمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قریش کے ایک آدمی نے بیان کیا کہ ”حضرت

سیدنا موسیٰ علی نبینا علیہ السلام نے بارگاہ الہی عزوجل میں عرض کی... پھر انہوں نے ما قبل حدیث (جو

ابھی اوپر گزری) ذکر کی اور اس میں اتنا زائد تھا کہ ”وہ جو میری مسجدوں کو آباد کرتے ہیں اور

صبح کے وقت استغفار کرتے ہیں۔“ یعنی ایسے لوگ بھی اللہ کے

عرش کے سائے میں ہوں گے۔

1 (ابن ابی الدنیا)

2 (کتاب الزهد لابن المبارک،

الحدیث 216، ص 71)

## کافر آقا اور مسلمان غلام کا قصہ

اس پر مجھے حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک حکایت یاد آئی جو انہوں نے مثنوی شریف میں بیان فرمائی ہے، وہ حکایت یہ ہے کہ کسی زمانے میں جب غلام باندیوں کا دور تھا۔ ایک کافر آقا تھا، اس کا ایک مسلمان غلام ”خنسر“ تھا، تو غلام مسلمان تھا اور اس کا آقا اور مالک غیر مسلم تھا لیکن اس کافر آقا کو اپنے مسلمان غلام پر بہت اعتماد اور بھروسہ تھا اور وجہ اس کی یہ تھی کہ وہ مسلمان غلام اپنے آقا کے حقوق بھی ٹھیک ٹھیک ادا کرتا تھا اور اپنے اصلی اور بڑے آقا اللہ جل شانہ کے فرائض بھی ٹھیک ٹھیک ادا کرتا تھا۔

اس غلام کا معمول یہ تھا کہ جب وہ اپنے آقا کے ساتھ بازار جاتا اور بازار میں خریداری کے دوران اذان ہو جاتی تو یہ اپنے آقا سے کہتا کہ حضور میرے بڑے آقا مجھے یاد فرما رہے ہیں، اگر اجازت ہو تو میں ان کو سلام کر آؤں یعنی نماز پڑھ آؤں، تو وہ خوشی سے اجازت دے دیتا، اس وجہ سے کہ اس کے دل میں اپنے مسلمان غلام کی بڑی عزت تھی اور وہ اس کا بڑا احترام کرتا تھا اس لئے وہ جب کبھی خریداری کے لئے بازار جاتا تو وہ بجائے کسی اور غلام کو لے جانے کے اس مسلمان غلام کو ساتھ لے کر جاتا، کیونکہ اس کے ایماندار ہونے کی وجہ سے اس پر اس کو زیادہ بھروسہ تھا۔

اپنے مسلمان غلام کو لے کر خریداری کے

ہوا تھا کہ خریداری کے دوران اذان

ہوگئی، معمول کے مطابق اس

کے غلام نے کہا حضور! مجھے

میرے آقا یاد فرما رہے

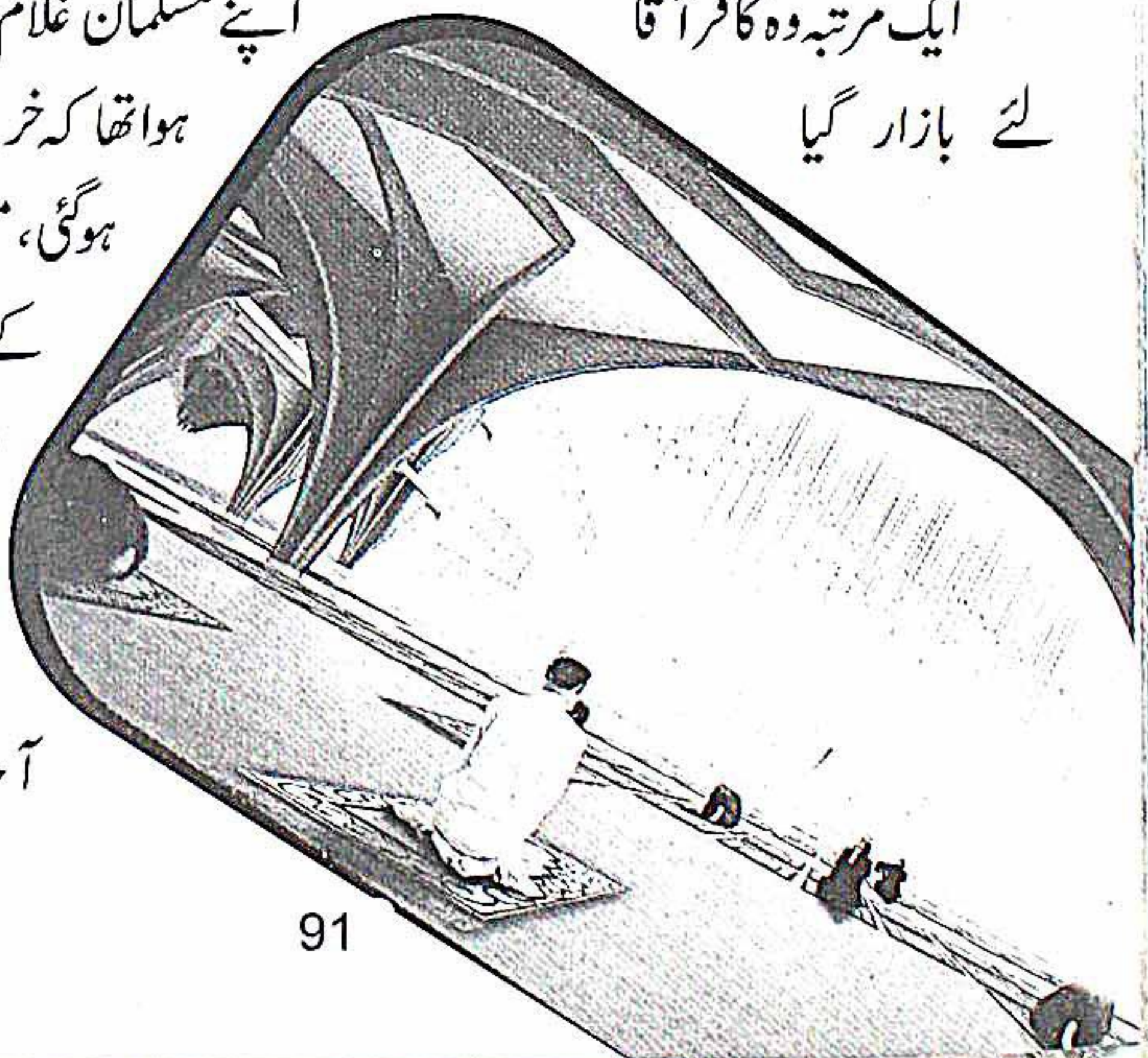
ہیں، اگر اجازت ہو تو

میں نماز پڑھ کر

آ جاؤں؟

ایک مرتبہ وہ کافر آقا

لئے بازار گیا



اس نے کہا خوشی سے جاؤ اور جب تم واپس آؤ گے تب ہی میں باقی خریداری کروں گا اور میں مسجد کے باہر تمہارا انتظار کر رہا ہوں، تم جلدی سے نماز پڑھ کر آ جاؤ، چنانچہ وہ مسلمان غلام مسجد میں گیا اور جماعت میں شامل ہو گیا



اور جماعت سے فارغ ہونے کے بعد باقی سنتوں اور نفلوں کے پڑھنے میں مشغول ہو گیا، لوگ سنتیں اور نقلیں پڑھ کر نکلنے لگے، لیکن اس کافر شخص کا مسلمان غلام باہر نہیں آیا، اس نے سوچا کہ وہ نماز میں مشغول ہوگا، اس لئے تھوڑی دیر میں آ جائے گا، لیکن دیکھتے ہی دیکھتے مسجد خالی ہو گئی لیکن اس کا غلام مسجد سے باہر نہیں آیا۔

اس نے آواز دی ”ارے خنسر! بہت دیر ہو گئی، سب لوگ نماز پڑھ کر آ گئے اور تم ابھی تک نہیں آئے کیا بات ہے؟“

اس نے اپنے آقا کی آواز سن کر جواب دیا حضور! میں ابھی آیا، اور ہوا یہ کہ جب وہ نماز سے فارغ ہو کر دعا مانگنے لگا تو اس کا دل دعا میں اتنا کھینچنے لگا کہ بس اس کا اٹھنے کو جی ہی نہ چاہا۔ غلام کے مالک نے دوبارہ آواز لگائی: اے خنسر جلدی باہر نکل، تو غلام نے کہا: آقا وہ باہر نکلنے نہیں دے رہا؟

مالک نے کہا: کون باہر نکلنے نہیں دے رہا؟

غلام نے جواب دیا: وہ جو آپ کو اندر آنے نہیں دے رہا۔

تشریح ”اس واقعہ میں ان مالداروں کے لیے بہت عبرت کا سامان ہے، جن کے کئی سو ملازموں کو مسجد میں آنے کی توفیق ملتی ہے مگر ان کے مالک کو مسجد میں آنے سے اللہ تعالیٰ روک دیتے ہیں کہ یہ بندہ اس لائق ہی نہیں کہ میرے گھر آئے، لہذا ایسے لوگوں کو خوب توبہ کرنی چاہیے۔“

## صدقہ کر کے عرش کا سایہ حاصل کریں

عرش کا سایہ حاصل کرنے والے خوش نصیب لوگوں میں سے ایک وہ شخص بھی ہے جو خفیہ طور پر اخلاص کے ساتھ دکھلاوے اور ریا یا کسی مفاد کے بغیر صرف اللہ کی رضا کے لیے صدقہ کرے اور اسے اتنا چھپائے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو معلوم نہ ہو کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ چنانچہ ایسے شخص کے بارے میں میرے محبوب ﷺ نے ارشاد فرمایا:



رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ

تَرْجَمَهُ: ”وہ آدمی جس نے صدقہ کیا پس اس کا اتنا مخفی

رکھا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چلا کہ دائیں نے کیا

خرچ کیا ہے“ - 1

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگ دکھلاوے کے لئے شہرت اور عزت حاصل کرنے کے لئے صدقہ کرتے ہیں ایسے لوگ عرش کے سایہ میں نہیں ہوں گے احقر کا پنجاب کی مساجد میں تبلیغ کی غرض سے جانا ہوا تو وہاں یہ چیز دیکھی کہ مساجد کے پنکھوں اور کولرو وغیرہ پر دینے والے شخص کا نام باقاعدہ سے لکھا ہوا تھا اگر اس شخص نے یہ عمل دکھلاوے کے لئے نہ کیا ہو تو بھی ایسا عمل جائز نہیں جس سے دکھلاوے کی بو آئے۔ حضور کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ:

الرَّجُلُ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ

تَرْجَمَهُ: ”مومن (قیامت کے دن) اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا۔ حتیٰ کہ لوگوں کا فیصلہ ہو جائے گا“ - 2

اور دائیں ہاتھ سے دے کہ بائیں کو خبر نہ ہو کی شرح میں علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، یعنی لوگوں سے چھپائے اور اس حدیث کا ظاہر یہ ہے کہ یہ حکم فرض اور نفل دونوں صدقات کو شامل ہے لیکن امام نووی نے علماء سے نقل کیا کہ فرض صدقہ کو ظاہر کر کے دینا بہتر ہے۔ 3

1 (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

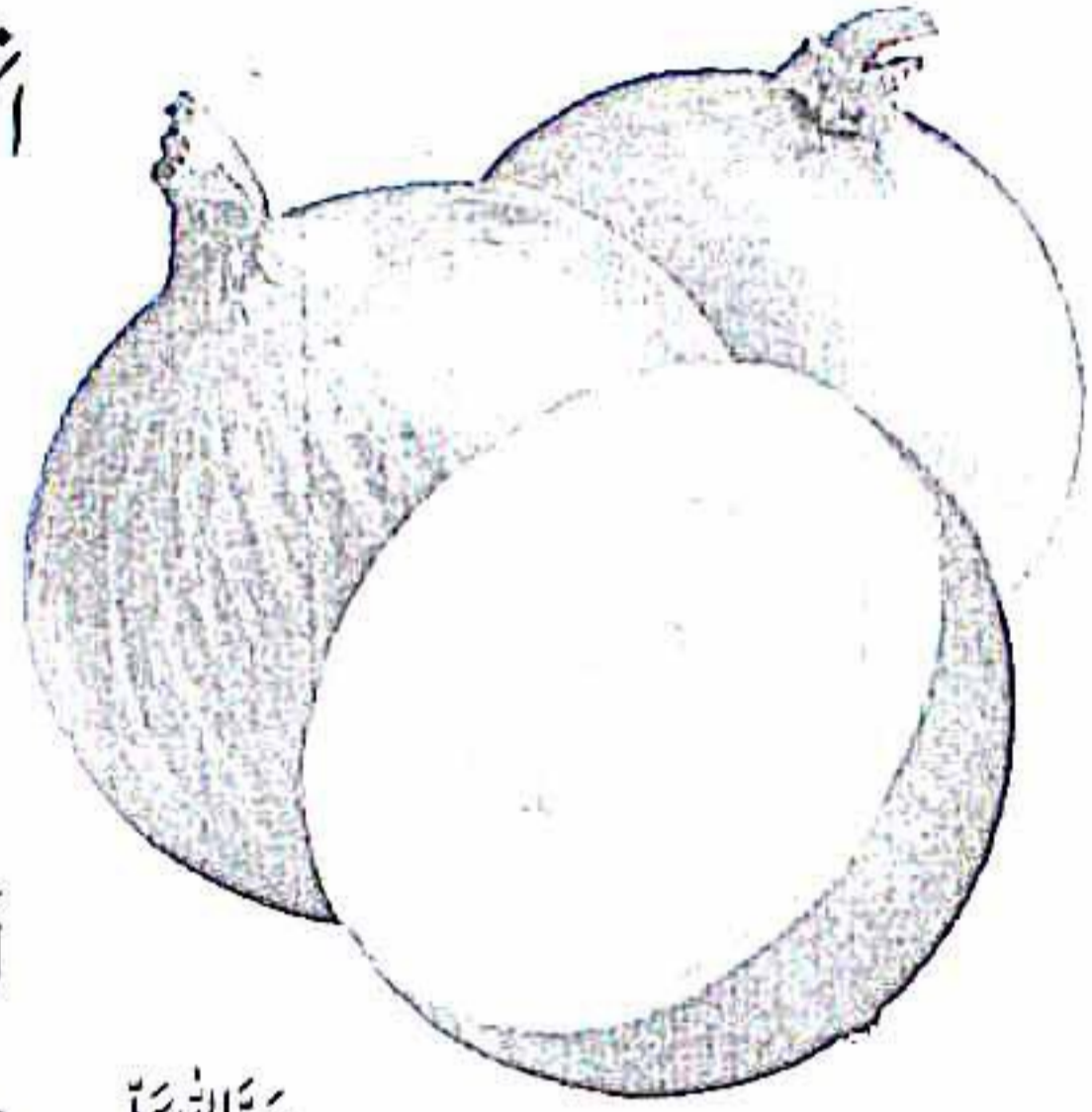
2 (مسند احمد 6/126، حدیث 17335، ابن حبان 5/132، ابن خزیمہ 2431، بیہقی 4/177)

3 (شرح الزرقانی علی الموطأ للإمام مالك، تحت الحدیث المذكور، ج 4، ص 400، 401)

## قیامت کے دن مؤمن اپنے صدقے کے سایہ میں ہوگا

یزید بن ابی حبیب بیان کرتے ہیں کہ مرشد بن عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ اہل مصر میں سے مسجد میں جانے والے پہلے شخص ہیں۔ جب بھی میں انہیں مسجد کی طرف جاتے دیکھتا ان کی آستین میں کسی نہ کسی صورت میں صدقہ ضرور ہوتا۔ کرنسی یا روٹی یا گندم ہوتی بلکہ میں نے

انہیں پیاز لے جاتے بھی دیکھا۔ میں ان سے کہتا، اے ابو الخیر! یہ تمہارے کپڑوں کو بدبودار کر دے گی۔ وہ مجھے کہتے اے ابن ابی حبیب! مجھے گھر میں صدقے کے لئے اس کے علاوہ کوئی چیز مل نہیں سکی۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ



صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **ظِلُّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتُهُ**

ترجمہ: ”قیامت کے دن مومن (کے لئے عرش) کا سایہ اس کا صدقہ ہوگا“۔<sup>1</sup>

## چھپا کر صدقہ دینے والا قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ ہوگا

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

چار اشخاص اللہ عزوجل کے عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اللہ عزوجل کے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا:

- ① وہ جوان جس نے اپنی جوانی اللہ عزوجل کی عبادت کے لئے وقف کر دی۔
- ② وہ شخص جو اپنے دائیں ہاتھ سے اس طرح چھپا کر صدقہ کرے کہ بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔
- ③ وہ تاجر جو خرید و فروخت میں حق کا معاملہ کرتا ہو۔
- ④ وہ شخص جو لوگوں پر حاکم ہو اور مرتے دم تک عدل و انصاف سے کام لے۔<sup>2</sup>

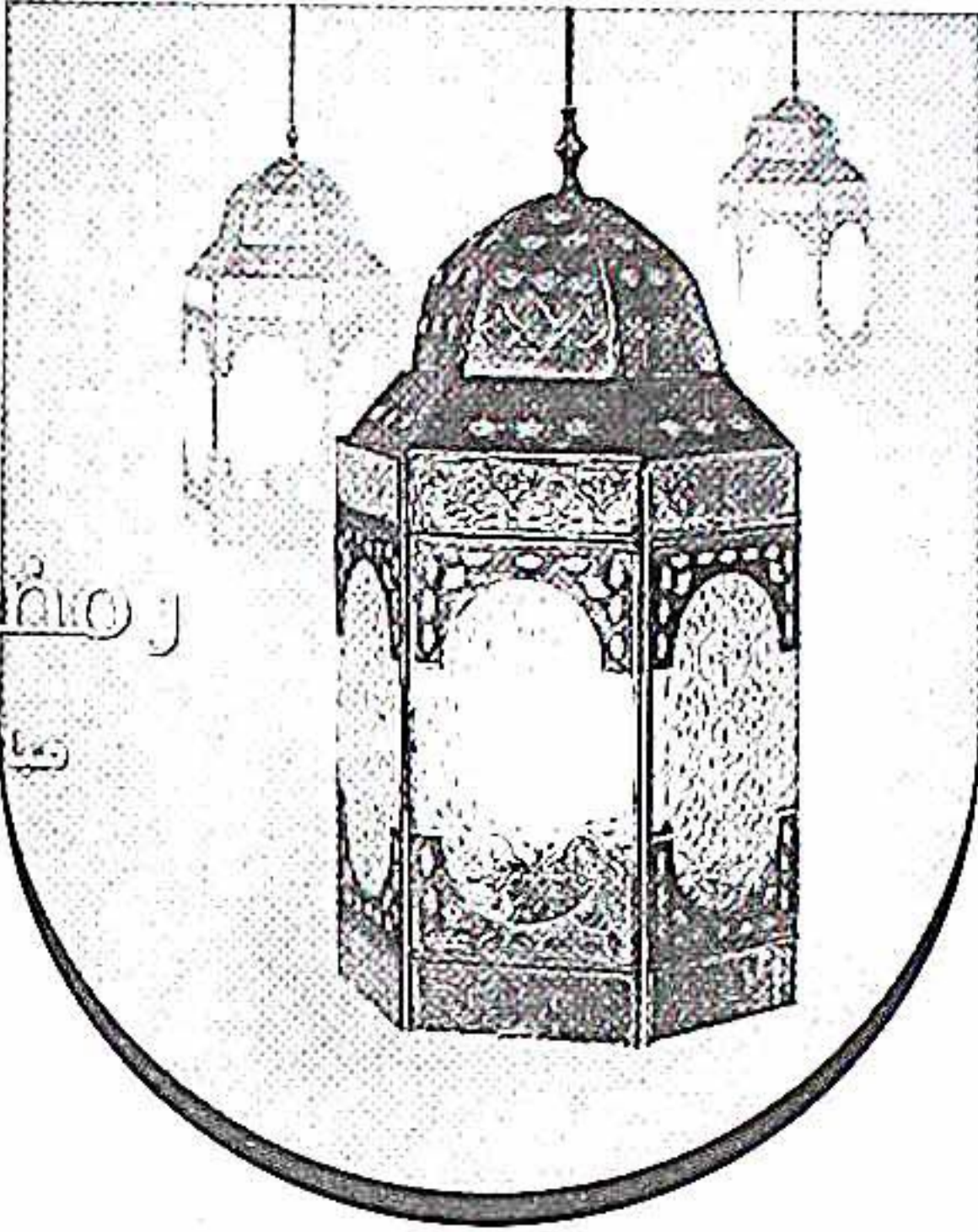
1 (رواہ ابن خزیمہ، ورواہ أحمد وابن حبان والحاکم)

2 (الکامل فی ضعفاء الرجال، ج 8، الحدیث 2024، ص 408)



## صدقہ دینے والا قیامت کے دن بے خوف ہوگا

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے اندھیری رات میں قبر کی وحشت دور کرنے کے لئے



نماز (فرائض اور تہجد وغیرہ کے نوافل) پڑھا کرو، قیامت کی گرمی دور کرنے کے لئے دنیا میں روزے رکھا کرو اور مشکل دن کے خوف کو دور کرنے کے لئے صدقہ کیا کرو۔<sup>1</sup>

## صدقہ جہنم کی آگ سے

### ڈھال بن جائے گا

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میں نے گزشتہ رات ایک عجیب خواب

دیکھا ہے۔ (اس حدیث میں یہ بھی ہے) میں نے اپنی امت کے ایک شخص کو دیکھا وہ اپنے چہرے کو آگ کے شعلوں سے بچانے کی کوشش کر رہا تھا پس اس کا صدقہ آیا اور اس کے سر پر سایہ اور چہرے کے لئے ستر (یعنی رکاوٹ) بن گیا۔<sup>2</sup>

## صدقہ قبر میں راحت کا سبب اور قیامت میں سایہ فگن ہوگا

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

”بے شک صدقہ کرنے والوں کو صدقہ قبر کی گرمی سے بچاتا ہے اور بلاشبہ مسلمان

قیامت کے دن اپنے صدقہ کے سائے میں ہوگا۔“<sup>3</sup>

1 (البدور السافرة 179، تحت الحدیث رقم 413، أحمد فی الزهد)

2 (مجمع الزوائد، کتاب التعبير، الحدیث 11746، ج 7، ص 371)

3 (شعب الایمان للبیہقی، باب فی الزکاة التحریض علی صدقة التطوع، الحدیث: 3347، ج 3، ص 212)

# سب سے افضل صدقہ اپنی عزیز ترین چیز دینا ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یقیناً اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں:

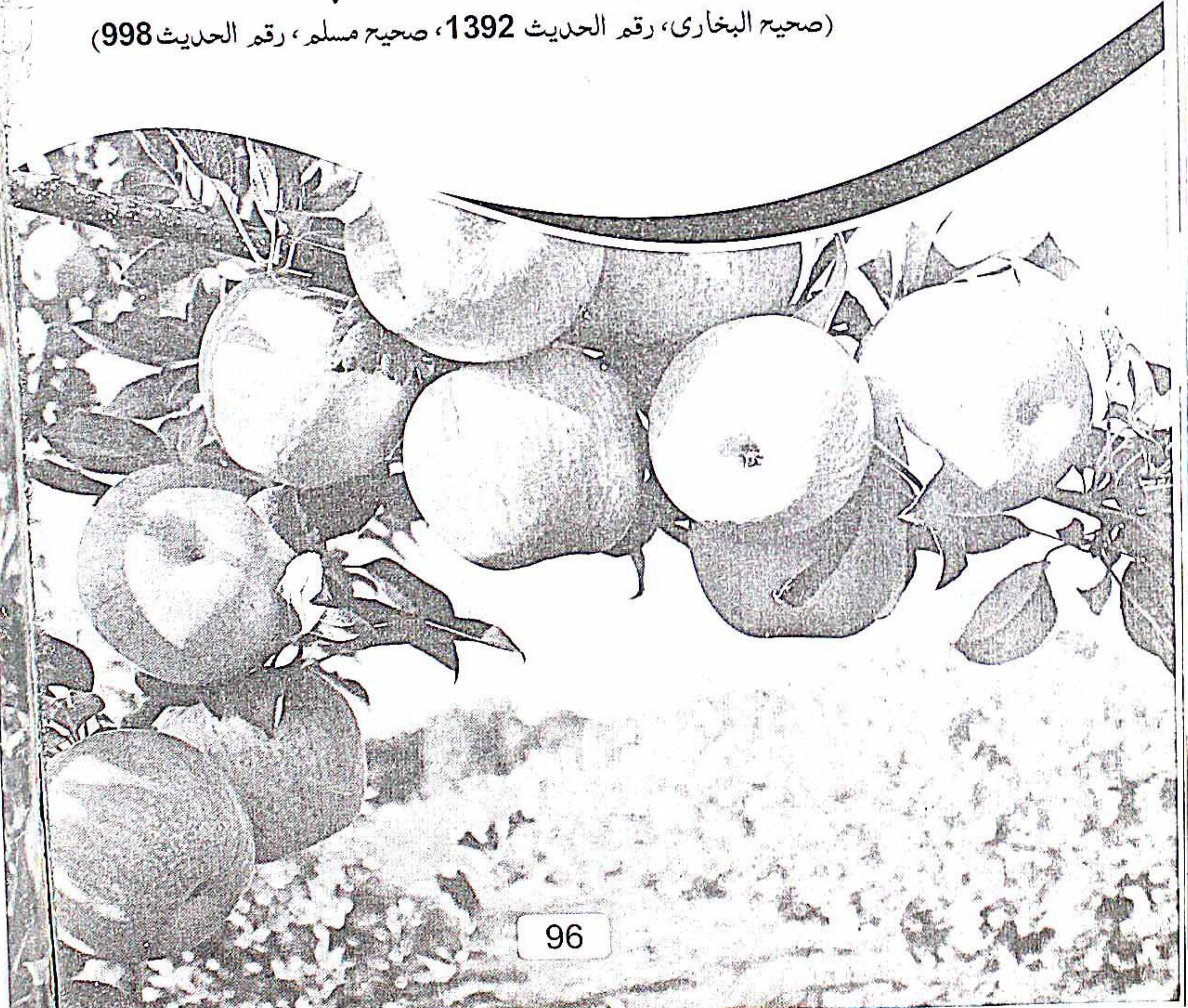
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ

بلاشبہ مجھے اپنے اموال میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ مال ”بیرروحا“ نامی باغ ہے (گواہ رہیے) وہ صدقہ ہے، میں اللہ سے اس کے عوض ثواب اور ذخیرے کا امیدوار ہوں، لہذا اے اللہ کے رسول اللہ!، جہاں آپ مناسب سمجھیں اس کو خرچ کر دیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”واہ! یہ تو بہت نفع مند مال ہے، واہ! یہ تو بڑا نفع مند مال ہے۔“

(صحیح البخاری، رقم الحدیث 1392، صحیح مسلم، رقم الحدیث 998)



## صدقہ کرنے والے کے لئے بادلوں کو حکم سیرابی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک آدمی کسی صحرا میں چلا جا رہا تھا کہ اس نے ایک بدلی سے آواز سنی کہ فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کرو۔ پس بادل کا ٹکڑا الگ ہوا اور اس نے اپنا پانی سیاہ سنگلاخ زمین



پر برسادیا۔ وہ پانی مختلف چھوٹی نالیوں سے ہوتا ہوا ایک بڑے نالے میں جمع ہو گیا اور ایک طرف چل دیا۔ یہ آدمی بھی اس پانی کے پیچھے پیچھے چل پڑا آگے جا کر اس نے ایک باغ کو دیکھا پانی اس میں داخل ہو گیا۔ ایک آدمی وہاں کسی اوزار سے پانی لگا رہا تھا پس وہ آدمی جس نے بادلوں سے آواز سنی تھی آگے بڑھ کے باغ والے سے پوچھتا ہے: اے اللہ کے بندے! تیرا نام کیا ہے؟

اس نے وہی نام بتایا جو اس نے بدلی میں سے سنا تھا، تب باغبان نے کہا: تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟

اس نے کہا: میں نے اس بادل سے جس کا یہ پانی بہتا ہوا یہاں آیا ایک آواز سنی تھی کہ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کرو اور یہ وہی نام ہے جو تو نے بتلایا ہے۔ پھر کہا تو اپنے باغ میں کون سا ایسا عمل کرتا ہے کہ تیرے باغ کی سیرابی کے لئے اللہ نے بادل کو حکم دیا؟

اس باغ والے نے کہا: جب تو یہ کہہ رہا ہے تو میں بتا دیتا ہوں کہ اس باغ کی پیداوار کا اندازہ لگاتا ہوں اور اس میں سے تیسرا حصہ صدقہ کرتا ہوں ایک حصہ میری اور میرے اہل و عیال کی خوراک ہو جاتا ہے اور اس کا ایک حصہ اس باغ پر دوبارہ لگا دیتا ہوں۔

## اللہ کے لئے محبت کرنے والے پر سایہ عرش

اللہ کے عرش کے سایہ میں رہنے والے خوش نصیبوں میں ایک وہ ہے جو امیر یا غریب سے محض اللہ کی رضا کے لئے محبت کرتا ہے ایسے شخص کے لئے احادیث مبارکہ میں سایہ عرش، گناہ معاف اور جنت میں داخلہ کا وعدہ کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ایک

دوسرے سے محبت کرنے والے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

تَرْجَمَةً: ”بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے روز فرمائیں گے“....

أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي

تَرْجَمَةً: ”میرے جلال کے سبب ایک

دوسرے سے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟“

الْيَوْمَ أَظْلُهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي

تَرْجَمَةً: ”آج میں انہیں اپنے (اپنے عرش کے سائے یا رحمت و کف کے) سائے میں سایہ دیتا ہوں جس روز کہ میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں۔“

(احادیث قدسیہ، صفحہ 235)

## اللہ کے واسطے محبت کرنے والوں پر اللہ کی محبت واجب ہوگئی

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:  
قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ...

تَرْجَمًا: ”اللہ عزوجل نے فرمایا...

وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ

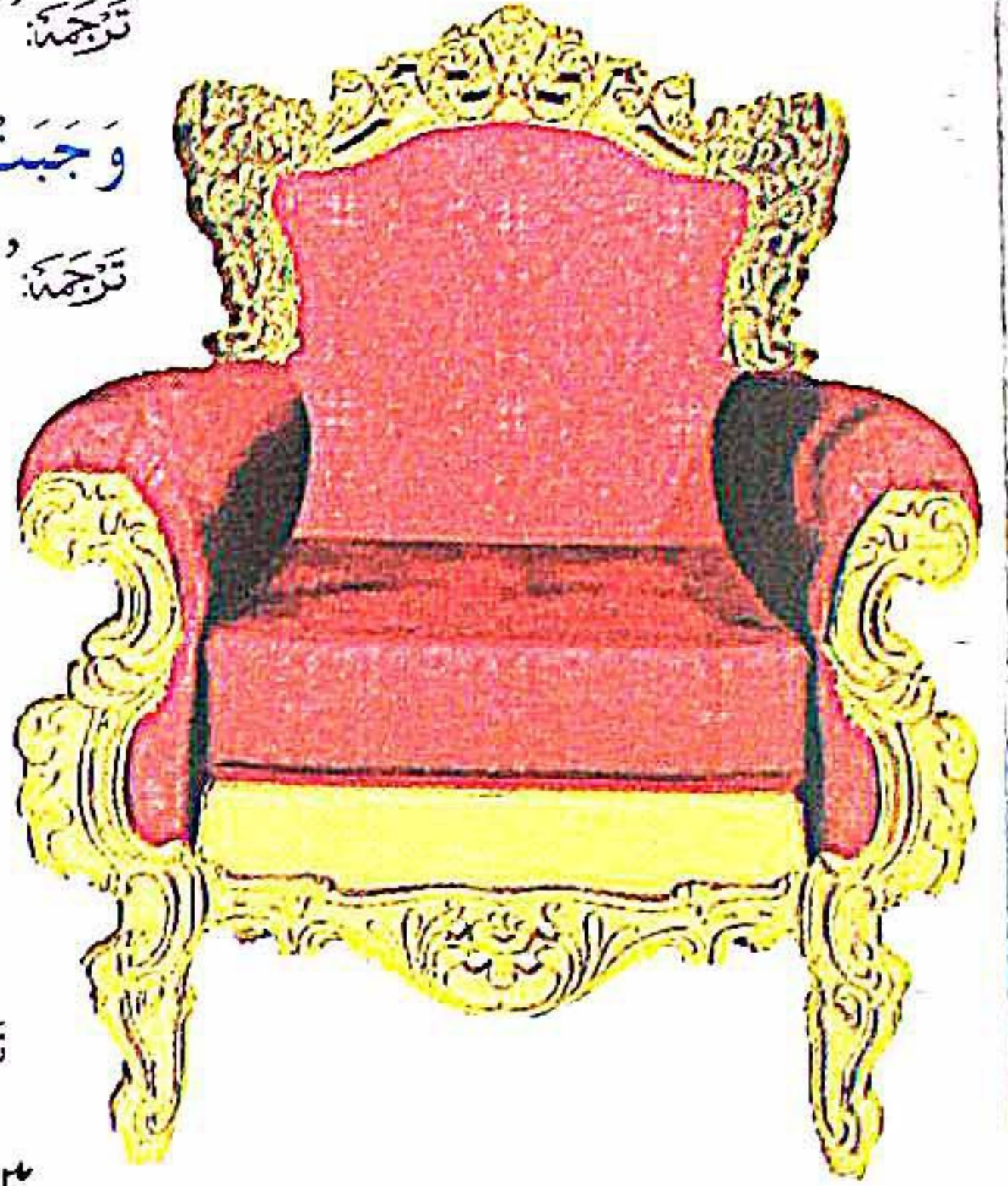
تَرْجَمًا: ”جو لوگ میری خاطر آپس میں محبت کرتے ہیں“۔

وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ

تَرْجَمًا: ”میری خاطر آپس میں میل ملاقات رکھتے ہیں“۔

وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ

تَرْجَمًا: ”میری خاطر آپس میں خرچ کرتے ہیں تو ان کے لئے میری محبت واجب ہوگئی“۔



## یا قوت کی کرسیوں پر بیٹھنے والے حضرات کون؟

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ عَلَى كُرْسِيِّ مِنْ يَأْقُوتٍ حَوْلَ الْعَرْشِ

تَرْجَمًا: ”اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے حضرات یا قوت کی کرسیوں پر عرش کے ارد گرد بیٹھیں گے“۔

1 (مالك 3/953، 954)

2 (أخرجه الطبرانی في الكبير 4/150، الحديث 3973، 10/280، وابن عدی في الكامل 2/212،  
والشقي في الشقيات 6/2149)

## اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کی شرائط

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے لئے جو محبت ہوتی ہے اس کی تین شرائط بیان فرمائی ہیں..... یعنی عرش کا سایہ آپس کی جس محبت سے ملے گا، اس کے لئے یہ شرائط ہیں:

① وَالْمُرَادُ أَنَّهُمَا مَا عَلِيَّهَا

تَرْجَمَةً: ”وہ دونوں اس محبت پر قائم رہیں اور دائم رہیں..... ذرا ذرا سی بات پر لڑائی کر کے اس کو ضائع نہ کریں۔“

② وَلَمْ يَقْطَعْهَا بِعَارِضِ دُنْيَوِي

تَرْجَمَةً: ”اور دونوں اس محبت کو دنیا کی حقیر عارض کی بناء پر قطع نہ کریں۔“

③ حَتَّىٰ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا الْمَوْتُ

تَرْجَمَةً: ”یہاں تک کہ دونوں کی اس محبت کو موت ہی جدا کر دے..... یعنی خاتمہ دونوں کا اسی محبت پر ہو۔“

سَوَاءٌ اجْتَمَعَا حَقِيقَةً أَمْ لَا...

تَرْجَمَةً: ”خواہ ایک جگہ رہتے ہوں یا دور دور قیام ہو..... مگر قلب میں اتصال ہو۔“

(فتح الباری شرح بخاری ج 2 ص 145)

ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت نقل کی ہے کہ جب اللہ والی محبت کسی

سے ہو جائے تو اس سے کہو: **إِنِّي أُحِبُّكَ فِي اللَّهِ**

تَرْجَمَةً: ”میں آپ سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں۔“

## محبت فی اللہ کی پانچ نشانیاں

اب کیسے معلوم ہو کہ یہ محبت اللہ کے لئے ہے..... نفس کے لئے نہیں ہے؟  
ملا علی قاری رحمہ اللہ نے مرقاۃ ج اص ۵۷ میں اللہ کے لئے کی جانے والی محبت کی پانچ  
علامات لکھی ہیں:

① لَا يُحِبُّهُ لِعَرَضٍ..... وہ محبت کسی غرض کے لئے نہ ہو۔

② وَ عَرَضٍ.... دنیا کی دولت اور مال مقصود نہ ہو۔

③ وَ عِوَضٍ... اس محبت کے بدلے کوئی عوض نہ ہو۔

④ لَا يَشُوبُ مَحَبَّةً خَطَّ دُنْيَوِيٍّ.... اور یہ محبت کسی دنیاوی لذت کے لئے نہ ہو..... نفس  
کے لئے نہ ہو۔

⑤ وَ لَا أَمْرٌ بَشَرِيٍّ.... محبت کسی بشری تقاضے کے لئے نہ ہو، بلکہ یہ محبت خالص اللہ تعالیٰ  
کی رضا کے لئے ہو۔



## اللہ کیلئے محبت کرنے والے سرخ یا قوت کے محلات میں ہوں گے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے لئے آپس میں محبت کرنے والے سرخ یا قوت کے محل میں ہوں گے جو ایک عمود پر قائم ہوگا اس میں

ستر ہزار بلا خانے یا کھڑکیاں ہوں گی جن سے اہل جنت کو وہ جھانکیں گے اور ان کے نور حسن سے اہل جنت اسی طرح فیضیاب ہوں گے جس طرح آفتاب کے نور سے اہل دنیا ہوتے ہیں تو اہل جنت کہیں



گے کہ ہم کو ان کے پاس لے چلو جو اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرنے والے ہیں۔ پھر جب وہ ان کو جھانکیں گے تو ان کے نور حسن سے اہل جنت روشن ہو جائیں گے ان کے لباس سندس (یعنی ایک قسم کے ریشمی کپڑے) کے ہوں گے۔ ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا کہ یہ لوگ اللہ کے لئے محبت کرنے والے ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں یا قوت کے ستون ہیں جن کے اوپر زبرد کے بلا خانے ہوں گے اور ان کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے اور ایسے چمکیں گے جیسے ستارے۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ان میں کون رہے گا؟ آپ نے فرمایا اللہ کے لئے محبت کرنے والے اور اللہ کے لئے ملاقات کرنے والے۔ اس کو بزار رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور یہ بھی روایت ہے کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جو اپنے بھائی کے پاس محض اللہ کے لئے ملاقات کرنے آئے اور اس کو آسمان سے منادی پکار کر یہ نہ کہتا ہو کہ تیرا بھلا ہو گیا تجھے جنت مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے اپنی مہمانی پر میری زیارت کی پس جنت کے سوا کسی ثواب سے راضی

نہ ہو۔

(مسند بزار (کشف الاستار) 36/2، نزہۃ المجالس ج 1 ص 141)



## نور کے منبروں پر جلوہ افروز خوش نصیب لوگ

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگو! سنو اور سمجھو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو نہ نبی ہیں اور نہ شہید ہیں ان کے بیٹھنے کے خاص مقام اور اللہ تعالیٰ سے ان کے خاص قرب اور تعلق کی وجہ سے انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے، ایک دیہاتی آدمی نے جو مدینہ منورہ سے دور (دیہات کا) رہنے والا آیا ہوا تھا (متوجہ کرنے کے لئے) اپنے ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء انبیاء اور شہداء ان کے بیٹھنے کے خاص مقام اور ان کے اللہ تعالیٰ سے خاص قرب اور تعلق کی وجہ سے ان پر رشک کریں گے۔ آپ ان کا حال بیان فرما دیجئے یعنی ان کی صفات بیان کر دیجئے۔ اس دیہاتی کے سوال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار ظاہر ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:



(احمد انونملی، حاکم بحوالہ النبشیر والنزیر 4. ص 514)

کے۔

میں ہوں ”وہ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ جھگڑیں گے۔“

7 ﴿وَجِبْرِيلُ وَاللَّهُ لَا يَجْعَلُ لِيَوْمٍ سَوِيًّا﴾

نہ ہوگی۔

جس دن جبرائیل اور میکائیل آئیں گے ان کے دن کوئی چیز بھی نہیں ہوگی۔“

6 ﴿يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ كِبَاؤُكَ وَلَا هِجْرَةٌ وَلَا يَنْفَعُكَ ثَنُوكَ﴾

”پھر اللہ تعالیٰ ان کے ثنوں اور کبر اور ہجرت کو بے فائدہ بنا دے گا۔“

5 ﴿فَبِمَا نَسَاوْتُمْ فِي آبَائِكُمْ كُنْتُمْ فِيكُمْ﴾

بھاگے۔

لو کہ تم نے اپنے باپوں کی طرح گناہ کیے تو تم بھی ان کے ساتھ ہو گے۔“

4 ﴿يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ كِبَاؤُكَ وَلَا هِجْرَةٌ وَلَا يَنْفَعُكَ ثَنُوكَ﴾

”جو شیوہ کی لئے آئے اور دوسرے سے نالہ کی محنت کی ہوگی۔“

”انہوں نے اللہ تعالیٰ کی

وَصَافُوا

3 ﴿يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ كِبَاؤُكَ وَلَا هِجْرَةٌ وَلَا يَنْفَعُكَ ثَنُوكَ﴾

ہوں گی۔“

پر ہی رشتہ داروں ہی نہیں

لوگ ہوں گے جن میں کوئی

”اور مختلف قبیلوں کے

2 ﴿وَيَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ كِبَاؤُكَ وَلَا هِجْرَةٌ وَلَا يَنْفَعُكَ ثَنُوكَ﴾

”تو اللہ تعالیٰ ان سے بڑھ کر خوف والا ہوگا۔“

1 ﴿فَبِمَا نَسَاوْتُمْ فِي آبَائِكُمْ كُنْتُمْ فِيكُمْ﴾

## اللہ کے لئے ملاقات کرنے والے کو اللہ کی محبت کی بشارت

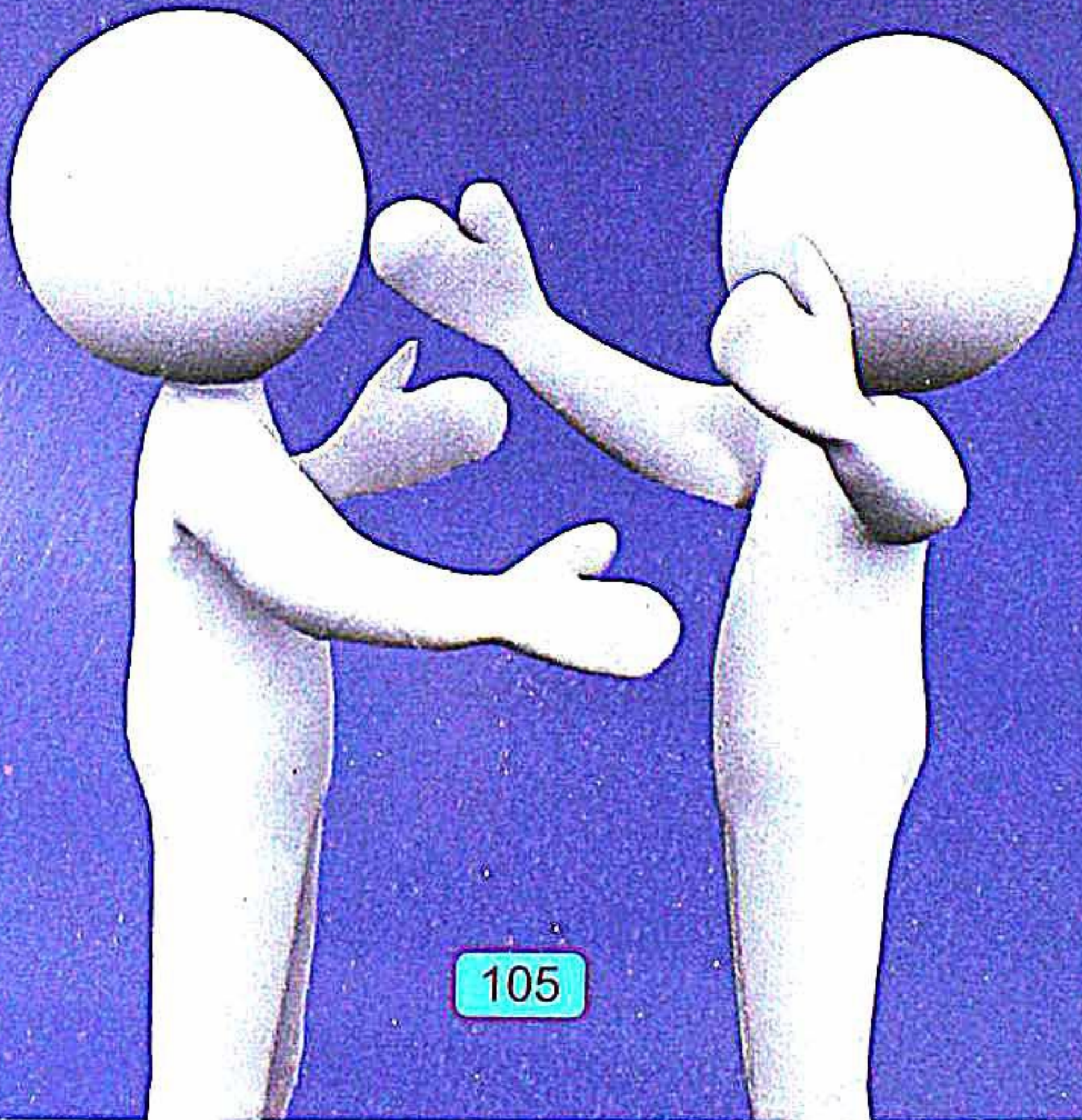
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ایک آدمی نے اپنے بھائی کی زیارت کے لئے اس کی بستی کی طرف نکلنے کا ارادہ کیا، اللہ تعالیٰ نے اسی راستہ میں ایک فرشتہ متعین کر دیا۔

جب وہ آدمی اس فرشتے کے پاس سے گزرا تو فرشتے نے اس سے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: فلاں بستی میں اپنے (کسی مسلمان) بھائی سے ملاقات کے لئے جا رہا ہوں؟ فرشتے نے کہا: تیرا اس پر کچھ احسان ہے کہ تو اس میں اضافہ کرنا چاہتا ہے؟

اس نے کہا نہیں، صرف اتنی بات ہے کہ میں اللہ کی خاطر اس سے محبت کرتا ہوں۔ فرشتے نے کہا، میں تیرے پاس اللہ کا پیغام لے کر آیا ہوں، سن! جس طرح تم اس سے اللہ کی خاطر محبت رکھتے ہو اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت رکھتے ہیں۔

(مسلم، کتاب البر والصلۃ)



## جسے جس سے محبت ہوگی قیامت میں بھی ان کے ساتھ ہوگا

”احیاء العلوم“ میں ایک شخص کی روایت لکھی ہے اس شخص کا بیان ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے ساتھ ایک جماعت ہے پھر دیکھا کہ دو فرشتے آسمان سے اترے۔ ایک کے پاس سونے کا طشت تھا اور دوسرے کے پاس چاندی کا لوٹا تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے دست مبارک دھویا۔ پھر انہوں نے یکے بعد دیگرے ہاتھ دھویا یہاں تک کہ میرے پاس آئے۔

ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ تو ان میں سے نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ہے کہ جس کو جس سے محبت ہوگی وہ اسی کے ساتھ ہوگا اور مجھے آپ سے محبت ہے اور ان لوگوں (یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم) سے بھی محبت کرتا ہوں۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ اچھا اس کے ہاتھ پر بھی پانی ڈال دو یہ بھی انہی میں سے ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جسے مجھ سے محبت ہوگی میرے ساتھ جنت میں داخل ہوگا۔



## صلہ رحمی کرنے والے کیلئے عرش کا سایہ

قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ایک وہ شخص بھی ہوگا جو صلہ رحمی کرنے والا ہوگا اپنے عزیز واقارب کے ساتھ تعلق جوڑنے والا ہوگا چاہے وہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کریں یا نہ کریں وہ برابر ان کے ساتھ احسان کرتا رہے گا۔ اسے اللہ تعالیٰ اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائے گا۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثَلَاثَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

تَرْجَمَةٌ: ”تین چیزیں قیامت کے دن عرش کے نیچے ہوں گی۔“

الْقُرْآنُ يُحَاجُّ الْعِبَادَ

تَرْجَمَةٌ: ”قرآن بھی لوگوں کے ساتھ جھگڑا کر رہا ہوگا۔“

وَالْأَمَانَةُ

تَرْجَمَةٌ: ”اور امانت بھی۔“

وَالرَّحِمُ تَنَادِي

تَرْجَمَةٌ: ”اور صلہ رحمی بھی یہ (صلہ رحمی) پکار رہی ہوگی۔“

أَلَا مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللَّهُ

تَرْجَمَةٌ: ”سن لو! جو صلہ رحمی کرتا تھا اس کو بھی اللہ تعالیٰ (اپنے ساتھ یعنی جنت میں)

جوڑ دے۔“

وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ

تَرْجَمَةٌ: ”اور جس نے مجھے توڑا اللہ تعالیٰ بھی اس سے (اپنا تعلق) توڑ دے (اور اس کو

دوزخ میں ڈال دے)۔“

(أخرجه العقيلي في الضعفاء، 5/4، والبغوي في شرح السنة 22/13، معالم التنزيل بغوي 17/4، مشكاة المصابيح 2133)

## رحمِ رحمن کی شناخ ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: رحمِ شناخ ہے جو رحمن کی کوکھ سے ہے یعنی اس کی اصل رحمن سے ہے۔ یہ اسی سے ملتا ہے جو اس کو ملاتا ہے اور اس سے الگ رہتا ہے جو اس سے الگ رہتا ہے۔<sup>1</sup>

**فائدہ:** مطلب یہ ہے کہ رشتوں کا جوڑ یہ اللہ سے جڑا ہوا ہے جو اس سے جڑے گا وہ اللہ سے جڑے گا جو اس سے کٹے گا وہ اللہ سے کٹے گا۔ پس رشتوں کے جوڑ سے خدا کی صفت رحمن سے اس کا تعلق ہوتا ہے اور اللہ کے رحمِ فضل کا وہ مستحق ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف جو صلہ رحمی، رشتوں کے ساتھ رعایت نہیں کرتا ہے اس سے عناد رکھتا ہے وہ خدا کی رحمت سے محروم رہتا ہے اسی لئے رشوں سے توڑ رکھنے والوں کو ملعون کہا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ صلہ رحمی رحمن کی ایک شاخ ہے جو عرش میں معلق ہے اللہ نے اس کے بارے میں کہا۔  
جو تم سے جڑے گا اس کو میں جوڑوں گا۔ اور جو تم سے کٹے گا میں اس کو کاٹ دوں گا۔ اس سے نہ مربوط ہوں گا۔<sup>2</sup>

## دو مبارک قدم

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خداوند قدوس کو بندہ کے دو قدم سے زیادہ کوئی قدم پسند نہیں ایک تو وہ قدم جو کہ فرض کے ادا کرنے کے واسطے چلتا ہے اور دوسرا وہ قدم جو کہ کسی عزیز اور رشتہ دار سے ملاقات کے لئے انسان اٹھاتا ہے۔<sup>3</sup>

1 (مسند احمد: 1/321) 2 (بخاری: 2/885)

3 (تنبیہ الغافلین، صفحہ 153)

## صلہ رحمی کرنے سے اللہ سے تعلق جڑتا ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

صلہ رحمی عرش سے معلق ہے وہ کہتا ہے جو مجھ سے مربوط رہے گا اللہ پاک اس سے مربوط

رہے گا اور جو مجھ سے ٹوٹا رہے گا اللہ پاک اس سے ٹوٹا رہے گا یعنی جوڑ نہ رکھے گا۔<sup>1</sup>

فائدہ: ان احادیث میں صلہ رحمی کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے کہ قرابت اور رشتہ داروں کے

ساتھ اچھا برتاؤ اللہ سے تعلق جوڑنے اور ربط و محبت والے اعمال میں سے ہیں اور ان سے جوڑ

نہ رکھنا اللہ سے تعلق توڑنے والے کے اعمال میں سے ہیں۔<sup>2</sup>

## روزی میں خیر و برکت پیدا کرنے والی پانچ باتیں

کہا جاتا ہے کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں جو شخص ان پر ہمیشہ کار بند رہے گا تو اس شخص کے

نیک اعمال میں پہاڑوں کی مانند اضافہ کیا جائے گا اور خداوند

قدس اس کی روزی میں برکت وسعت پیدا فرماتے ہیں۔

① پہلا وہ شخص جو کہ صدقہ ادا کرنے کی پابندی کرتا ہے

چاہے کم صدقہ ہو یا زیادہ۔

② دوسرے وہ شخص جو کہ لوگوں کے ساتھ حسن سلوک اور صلہ

رحمی کرتا ہے چاہے کم یا زیادہ۔

③ تیسرے وہ شخص ہے جو کہ راہ خدا میں جہاد کرنے پر پابندی کرتا ہے۔

④ چوتھا وہ شخص جو کہ پابندی سے با وضو رہتا ہے اور ہمیشہ با وضو رہتا ہے اور پانی کے

استعمال میں فضول خرچی نہیں کرتا۔

⑤ پانچواں وہ شخص ہے جو کہ ماں باپ کی فرمانبرداری کرتا ہے اور اس عمل پر ہمیشہ کار بند رہتا ہے۔<sup>3</sup>

1 (بخاری ص 885، مسلم 315) 2 (دین و دنیا کی خوشحالی 132) 3 (تنبیہ الغافلین ص 224)

## حسن اخلاق کے ساتھ پیش آنے والے کیلئے عرش کا سایہ

قیامت کے ۵۰ ہزار برس کے بقدر طویل دن میں کچھ خوش نصیب وہ ہوں گے جو عرش کے سایہ میں ہوں گے۔ احادیث مبارکہ کے مطابق ان خوش نصیب لوگوں میں سے ایک وہ شخص بھی ہوگا جو دنیا میں لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق اور حسن سلوک سے پیش آتا تھا۔

### اللہ تعالیٰ کا پڑوسی کون؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اے میرے دوست اپنے اخلاق عمدہ رکھو اگرچہ کفار کے ساتھ بھی (معاملہ) کیوں نہ ہو، (جنت میں) ابرار کے مقامات میں داخل ہوں گے،

میرا یہ حکم پہلے سے موجود ہے کہ: **أَنْ أُظَلَّ تَحْتَ عَرْشِي تَزَجَمَ:** ”میں ایسے شخص کو اپنے عرش کے نیچے جگہ دوں گا۔“

**وَأَسْقِيَهُ مِنْ حَظِيرَةِ قُدْسِي**

**تَزَجَمَ:** ”اور اس کو اپنے حظیرۃ القدس سے پلاؤں گا۔“

**وَأَذْنِيَهُ مِنْ جَوَارِي**

**تَزَجَمَ:** ”اور اسے اپنے پڑوس میں رکھوں گا۔“

**فائدہ:** اپنے پڑوس میں رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ میں اس کو نہایت ہی مقرب بناؤں گا اور بڑے بڑے انعامات دوں گا۔

(احمد بن منیع، شعب الایمان البیہقی 504/7، مسند أحمد 75/6، ابونعیم فی الحیہ 16/1، 187/3 والمعجم الاوسط حدیث 65065 جلد 37/5)



## قیامت کے دن خندہ پیشانی کے ساتھ ملنے والے کو اللہ خوش کر دیں گے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

مَنْ لَقِيَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ بِمَا يُحِبُّ لَيْسَرَهُ بِذَلِكَ تَرْجَمًا: ”جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو خوش کرنے کے لئے اس سے اس طرح ملتا ہے جس طریقے سے ملنا اس سے مسلمان کو پسند ہے“ (مثلاً خندہ پیشانی کے ساتھ)۔

سَرَّهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

تَرْجَمًا: ”تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے خوش کر دیں گے“۔

## قیامت کے دن عمدہ اخلاق والا شخص اللہ کے سب سے زیادہ قریب ہوگا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبَكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا تَرْجَمًا: ”قیامت کے دن مجھے سب سے زیادہ محبوب اور مجلس کے اعتبار سے میرے سب سے قریب تم میں سے وہ شخص ہوگا جو تم میں سب سے زیادہ عمدہ اخلاق والا ہوگا“۔  
وَأَنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الشَّرُّ ثَارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ وَالْمُتَفِيهِقُونَ

تَرْجَمًا: ”اور قیامت کے روز تم میں سے

مجھے سب سے زیادہ مبغوض اور مجلس کے اعتبار

سے مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے

جو بے تکلف بولنے والے، خوب بنا سنوار کر

بڑائی جتانے کے انداز میں بولنے والے اور

تکبر کرنے والے لوگ ہوں گے“۔

1 (مجمع الزوائد 196/8) 2 (اخرجه الترمذی)

## تنگدست مقرض کو مہلت دینے پر سایہ عرش

قیامت کے دن سایہ عرش میں رہنے والا ایک خوش نصیب مقرض کو مہلت دینے والا شخص بھی ہوگا۔ کسی تنگدست مقرض کو قرضے کی ادائیگی میں مہلت دینے کی قرآن و حدیث میں بہت فضیلت آئی ہے۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے:

وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ

ترجمہ: ”اور اگر مقرض تنگدست ہو تو خوش حالی تک اسے مہلت دی جائے۔“

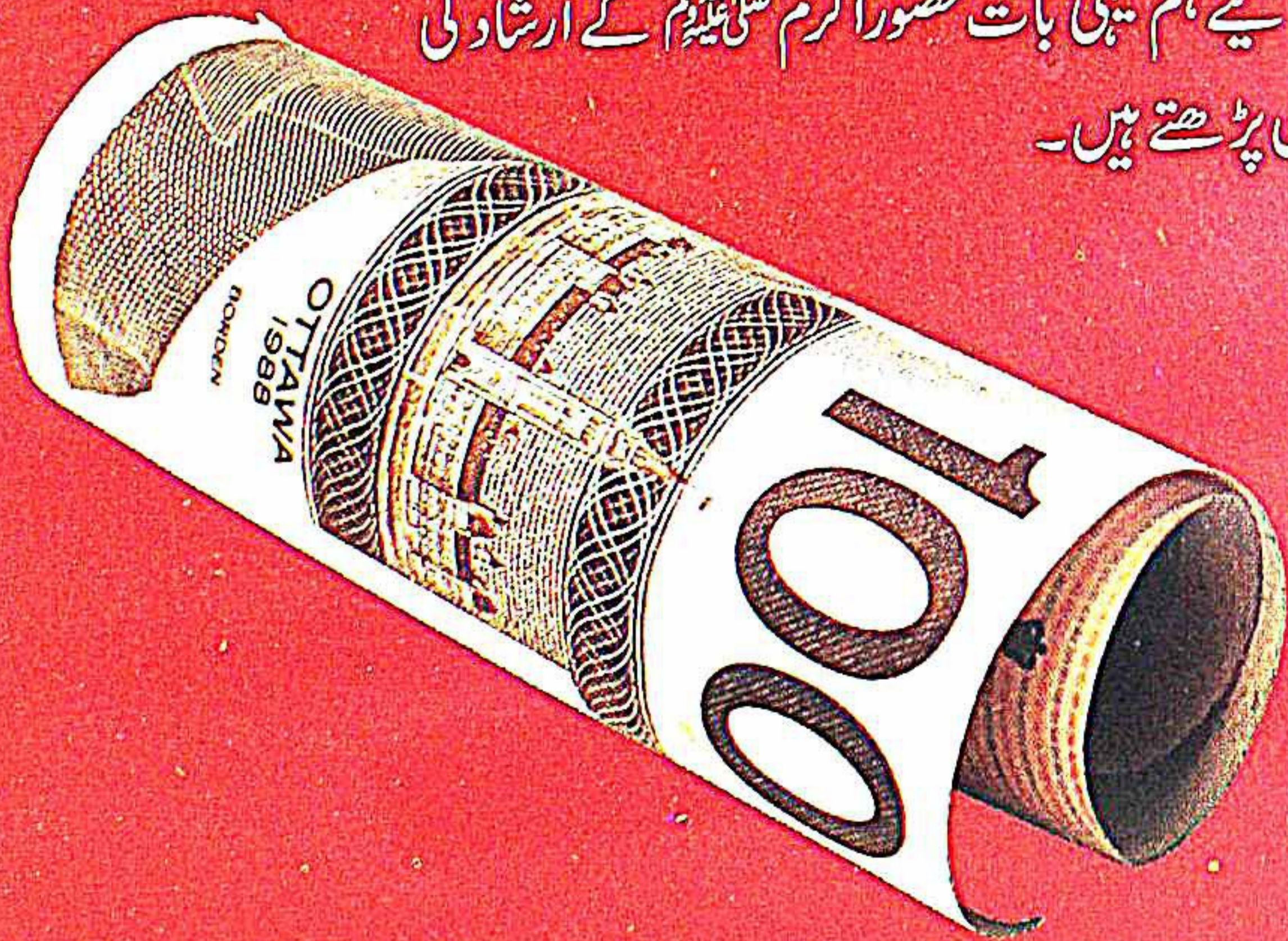
کیونکہ اگر آپ ایسا کریں گے تو حضور اکرم ﷺ نے آپ کے لئے سایہ عرش کی خوشخبری سنائی ہے۔ یہ فضیلت حاصل کرنا تو بہت ہی آسان ہے آپ کا کوئی دوست پریشان ہے آپ کو اس کی پریشانی دور کرنے کے لئے اس کو قرضہ دے دینا چاہے وہ 5000 روپے ہی کیوں نہ ہوں پھر وہ شخص مجبوری کی وجہ سے وقت پر قرضہ نہ دے سکا تو آپ اس کو مہلت دیں اگر آپ نے اس کو مہلت دی تو حضور اکرم ﷺ نے آپ کے لئے دو خوش خبریاں سنائی ہیں۔

① آپ کو سایہ عرش ملے گا۔

② قرض دینے کے بعد مہلت دینے تک ہر روز اتنی ہی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔

آئیے ہم یہی بات حضور اکرم ﷺ کے ارشاد کی

روشنی میں پڑھتے ہیں۔



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا، أَوْ وَضَعَ لَهُ

تَرْجَمَةً: ”جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دے یا قرضہ اس کو معاف کر دے۔“

أَظْلَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ

تَرْجَمَةً: ”اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے روز اپنے عرش کے سائے تلے جگہ دے گا، اس

دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔“ (رواہ الترمذی)

**فوائد:** قیامت کے روز، میدان محشر میں سورج بالکل قریب ہوگا اور لوگ پسینے میں ڈوبے ہوئے اور شدت حرارت سے نڈھال ہوں گے۔ اس وقت جن لوگوں کو عرش الہی کا سایہ نصیب ہوگا، وہ بڑے ہی خوش نصیب ہوں گے۔ ان ہی خوش نصیبوں میں سے ایک وہ شخص بھی ہوگا جو تنگ دستوں کو نہ صرف قرض دیا کرتا تھا، بلکہ انہیں مہلت بھی دے دیتا یا پھر قرض کا کچھ حصہ یا پورا قرضہ معاف کر دیتا۔ اس میں خوش حال لوگوں کے لئے غور و فکر اور عمل کی دعوت ہے۔ آج کل لوگ اپنے ہم پلہ لوگوں کو تو قرض دے دیتے ہیں، لیکن کسی غریب کو قرض دینا پسند نہیں کرتے، وہ سوچتے ہیں کہ اس سے وصولی مشکل ہوگی، کیونکہ کسی تنگ دست کو معاف کر دینے کا سبق ہم نے بالکل بھلا دیا ہے۔ بہر حال کسی ضرورت مند غریب کو وسعت کے باوجود قرض دینے سے گریز کرنا نا پسندیدہ ہے اور اسے قرض دے کر اسے مہلت دینا یا معاف کر دینا نہایت پسندیدہ عمل ہے جس کی بہترین جزاء قیامت کے روز ملے گی۔ جعلنا اللہ منہم۔ آمین۔



ایک اور حدیث میں ارشاد ہے:

حضرت ابو ایسر رضی اللہ عنہ نے اپنی آنکھوں پر دو انگلیاں رکھ کر کہا کہ میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور کانوں پر انگلیاں رکھ کر کہا میرے دونوں کانوں نے سنا اور دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا میرے اس دل نے محفوظ کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے:

مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ أَظْلَهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ

تَرْجَمَةً: ”جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دے یا اس کا قرض معاف کر دے اللہ تعالیٰ

اسے اپنا سایہ نصیب فرمائے گا“۔<sup>1</sup>

فائدہ: یاد رکھے یہ فضیلت بلا سود قرضہ دینے پر ملے گی اگر یہ قرضہ سود کے لئے دیا یا قرضہ

وقت پر نہ دینے پر کوئی جرمانہ عائد کر دیا تو یہ عمل جہنم میں لے جانے کا سبب بنے گا۔

لہذا یاد رکھیں قرض صرف اور صرف اللہ کی محبت اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے دیا جائے تو

یہ بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔ دوسری طرف قرض لینے والے کے لئے بھی چند باتوں کی پاسداری

ضروری ہے، اسے وعدے کی پابندی کرنی چاہئے۔ اس لئے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

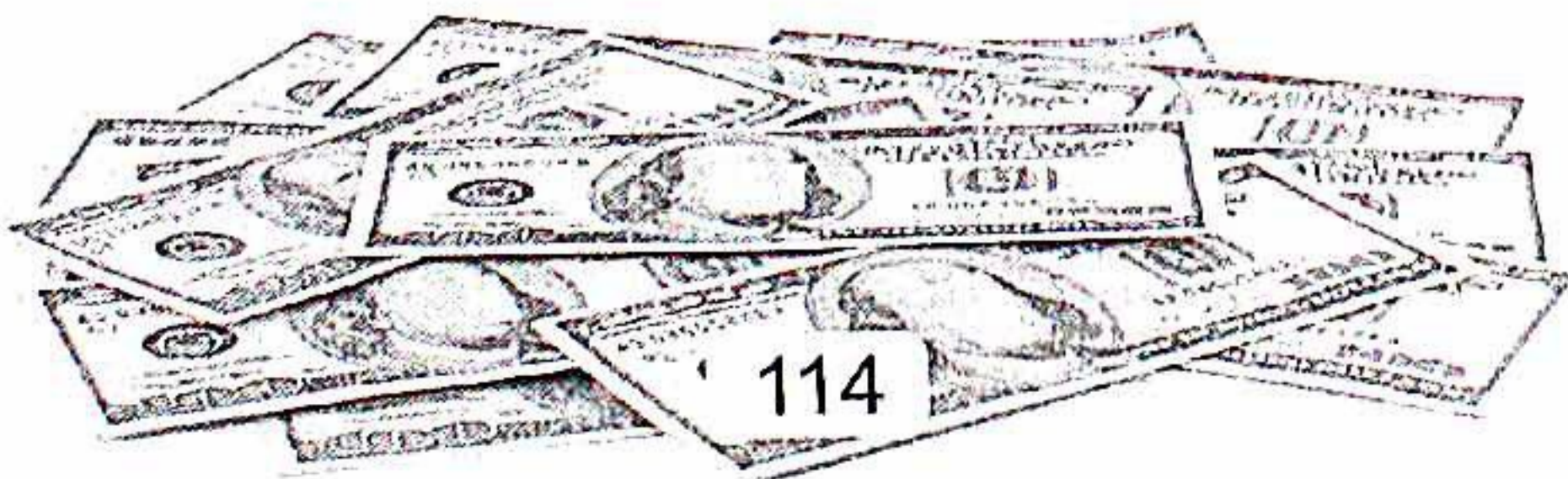
وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا

تَرْجَمَةً: ”وعدے کو پورا کرو بے شک وعدے کے متعلق (رب تعالیٰ کی عدالت میں)

پوچھا جائے گا“۔<sup>2</sup>

2 (سورة الاسراء، آیت نمبر 34)

1 (رواه ابن ماجه والحاكم)



## قرض لینے کے بعد ٹال مٹول کرنا ظلم ہے

اگر قرض لینے والے کے پاس رقم موجود ہے لیکن وہ وعدے کے مطابق واپس نہیں کر رہا تو ایسا کرنے والا ظالم ہے اس لئے کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ

ترجمہ: ”مالدار آدمی کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے“ - 1

## حضور ﷺ کا قرض داری سے پناہ مانگنے کی وجہ

اور قرض ایسی چیز ہے کہ اس سے رحمت دو عالم ﷺ بھی پناہ مانگا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سر تاج الانبیاء علیہم السلام ایوں فرمایا کرتے:

اللہ میں گناہ اور قرض داری سے تیری پناہ مانگتا ہوں میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ آپ قرض داری سے بہت پناہ مانگا کرتے ہیں؟

نبی کریم ﷺ نے فرمایا آدمی جب قرضدار ہو جاتا ہے تو بات کہتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ 2

1 (صحیح مسلم، کتاب البیوع باب تحریم مطل الغنی ۷: ص 1564)

2 (صحیح بخاری کتاب المساقاة باب من استعاذ من الدین)



# شہید کا ہر گناہ معاف ہے لیکن قرض معاف نہیں ہوگا

قرض کا ادا نہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ غور فرمائیے اللہ کی راہ میں جان قربان کر کے شہید ہو جانا کتنا عظیم عمل ہے لیکن ارشاد نبوی ہے:

يَغْفِرُ اللَّهُ لِلشَّهِيدِ كُلَّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ شہید کا ہر گناہ معاف فرمادیں گے مگر قرض معاف نہیں فرمائیں گے۔“

مسلم کی ایک اور روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! اگر میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں تو کیا میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں اگر تو مارا جائے اللہ کی راہ میں اور تیری نیت خالص ہو اور تو سامنے رہے پیٹھ نہ موڑے۔

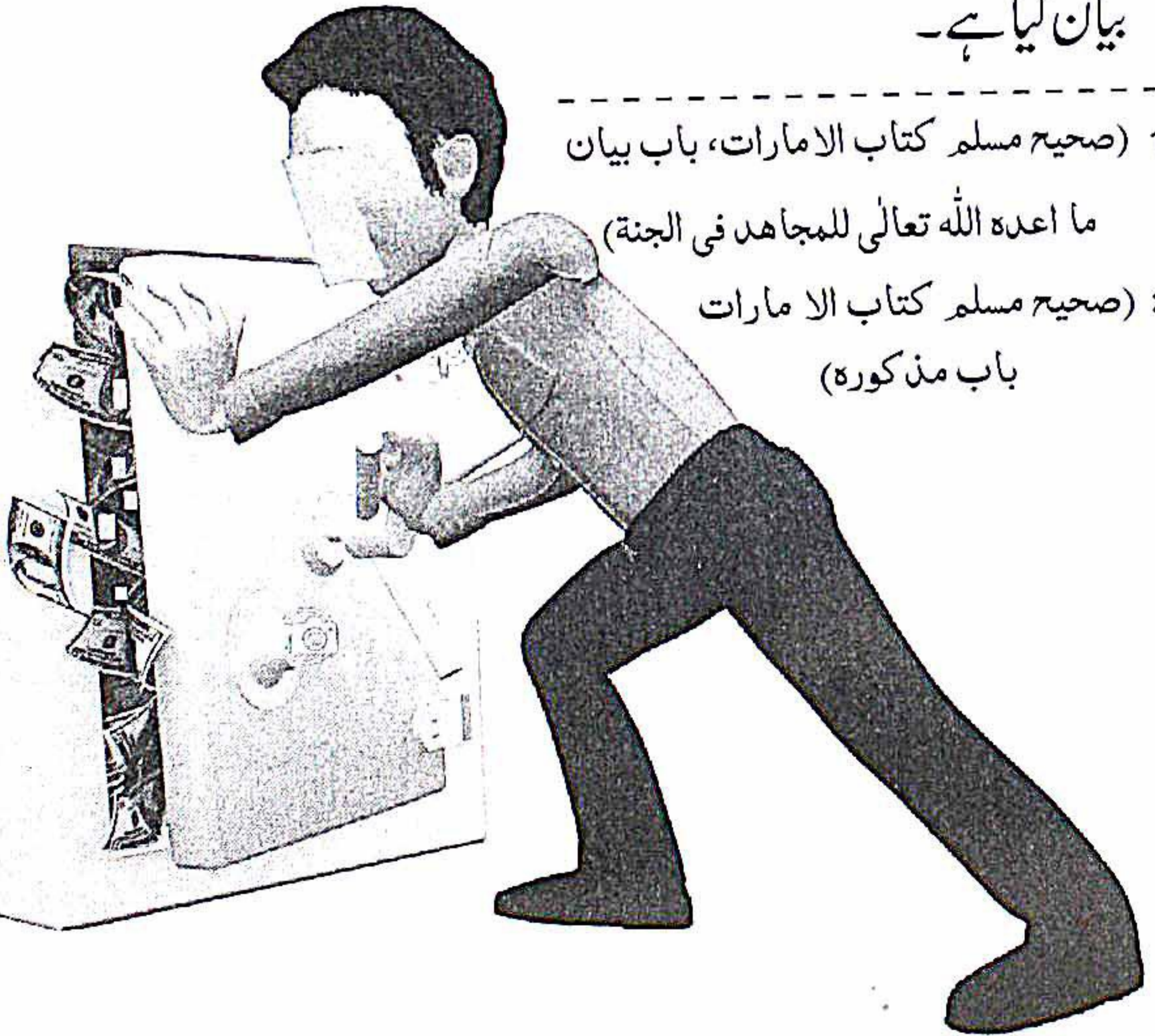
پھر آپ نے پوچھا تو نے کیا کہا؟ وہ بولا اگر میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں تو کیا میرے گناہ معاف ہو جائیں گے آپ نے فرمایا: ہاں اگر تو مارا جائے خالص نیت سے اور تیرا منہ سامنے ہو پیٹھ نہ موڑے مگر یاد رکھ قرض معاف نہیں ہوگا اس لئے کہ مجھ سے جبرائیل نے یہی بیان کیا ہے۔

1 (صحیح مسلم کتاب الامارات، باب بیان

ما اعدہ اللہ تعالیٰ للمجاہد فی الجنة)

2 (صحیح مسلم کتاب الامارات

باب مذکورہ)



مقروض کو جتنے دن کی مہلت دو گے اتنے دن کے صدقہ کا ثواب پاؤ گے  
 امام احمد رحمہ اللہ، ابن ماجہ رحمہ اللہ اور حاکم رحمہ اللہ نے آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل  
 کیا ہے کہ:

مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا كَانَ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ

ترجمہ: ”جو شخص مفلس و تنگ دست کو مہلت دے تو ادائیگی کا دن آنے تک اس کو

ہر دن کے بدلے صدقہ کا ثواب ملتا رہے گا۔“

وَمَنْ أَنْظَرَهُ بَعْدَ حِلِّهِ كَانَ لَهُ مِثْلُهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ

ترجمہ: ”اور پھر جب ادائیگی کا دن آئے اور وہ پھر اسے مہلت دے دے اور اس کی ادائیگی

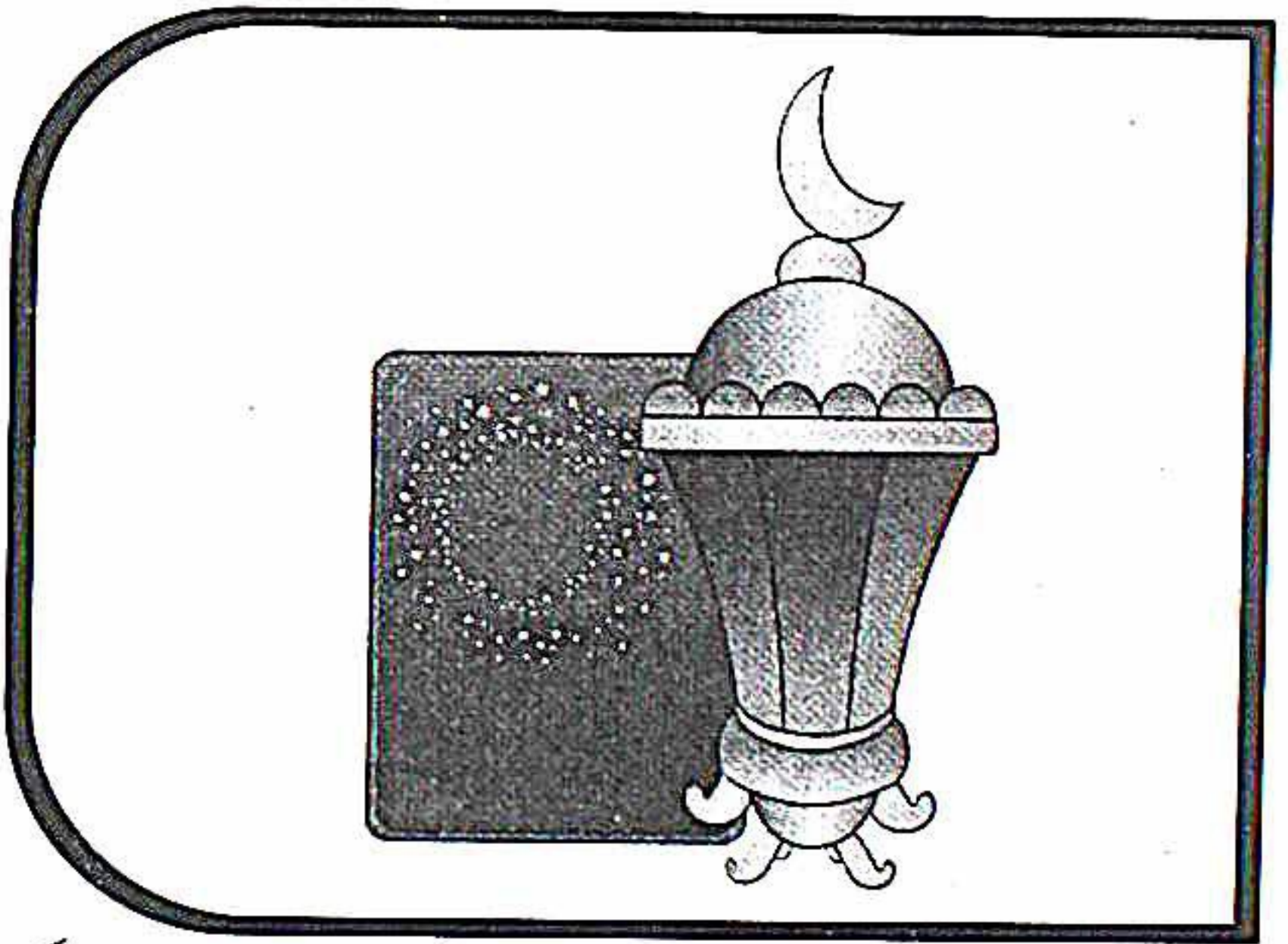
کا دن آنے تک ہر دن کے بدلے اس کے قرض کے برابر صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔“

اور پھر جب ادائیگی کا دن آئے اور وہ پھر اس مہلت دے دے تو اسکو ہر دن کے بدلے اس

کے قرض کی دگنی مقدار کے برابر صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔

(ابن ماجہ، صفحہ 176)

اس روایت کو تمثیلی طور پر یوں  
 سمجھئے کہ مثلاً ایک شخص نے  
 کسی کو دو مہینے کے وعدے پر  
 ایک سو روپے قرض دیئے اور  
 دو مہینے کے بعد اس کی مفلسی  
 و تنگ دستی کو دیکھتے ہوئے  
 اس نے ایک مہینے کی مہلت



دے دی تو اسے پورے مہینے اس طرح ثواب ملتا رہے گا کہ گویا وہ ہر دن ایک سو روپے صدقہ  
 و خیرات کرتا، اسی طرح ایک مہینے کی مدت گزر جانے کے بعد دوبارہ مہلت دینے میں ایسا ہی  
 ثواب ملتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب تیسری مرتبہ مہلت دے گا تو اسے ہر دن ایسا ثواب ملے  
 گا جیسے کہ وہ ہر دن دو سو روپے صدقہ و خیرات کرتا ہے۔

## تنگدست کو مہلت دینے والا جہنم سے محفوظ رہے گا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ وَقَاهُ اللَّهُ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

تَرْجَمَهُ: ”جو کسی تنگدست محتاج کو ادائیگی میں مہلت دے یا قرض اس کو معاف کر دے۔ اللہ پاک اسے جہنم کی شدت سے نجات دے دے گا۔“

(مسند احمد اتحاف السادة 500)

فائدہ: دیکھئے ان روایتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اگر سامان خریدنے کے بعد وعدہ کے مطابق

اپنی غربت اور تنگدستی کی وجہ سے وقت پر ادائیگی نہ کر سکے تو اسے مزید مہلت دے دینا اس کے ساتھ رعایت کرتے ہوئے یوں کہنا کہ چلو ٹھیک ہے، بعد میں جیسے سہولت ہو ادا



کر دینا، اس کی بہت بڑی فضیلت ہے۔ اس کے برخلاف مقروض کو ڈانٹنا، ڈپٹنا، سخت ست کہنا اچھی بات نہیں ہے۔ حالات اور وقت ضروری نہیں کہ ہمیشہ یکساں رہے۔ غربت کی وجہ سے مہلت دینا فرض ہے۔ قرآن میں اس کا حکم ہے:

فَنظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ....

اے لوگو! اگر تمہارا کسی کے یہاں سامان کی قیمت یا قرض باقی ہو تو وہ واقعی مالی تنگی کی وجہ سے نہیں دے سکتا تو اسے کچھ مہلت دے دو، اگر گنجائش ہو تو معاف کر دو کل قیامت کے دن عرش کے سایہ میں جگہ پاؤ گے اور دوزخ کی آگ سے آڑ پاؤ گے۔



## تنگ دستوں کو مہلت دینے والے کی بخشش ہوگی

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كَانَ فِي مَنْ قَبْلِكُمْ تَاجِرٌ يَدَانِ النَّاسِ فَإِنْ رَأَى مُعْسِرًا قَالَ لِفُتْيَانِهِ  
تَرْجَمًا: ”تم سے پہلے دور میں ایک تاجر تھا۔ وہ لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ اگر وہ کسی

تنگ دست کو دیکھتا تو اپنے ملازموں/لڑکوں سے کہتا کہ:

تَجَاوَزُوا عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا

تَرْجَمًا: ”اس سے درگزر کرو، شاید کہ اللہ ہم سے درگزر فرمائے۔“

فَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُ

تَرْجَمًا: ”پس اللہ نے اس سے درگزر فرمایا۔“

## تنگ دستوں کو مہلت دینے پر بنی اسرائیل کے ایک گناہگار کو معاف کر دیا گیا

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا

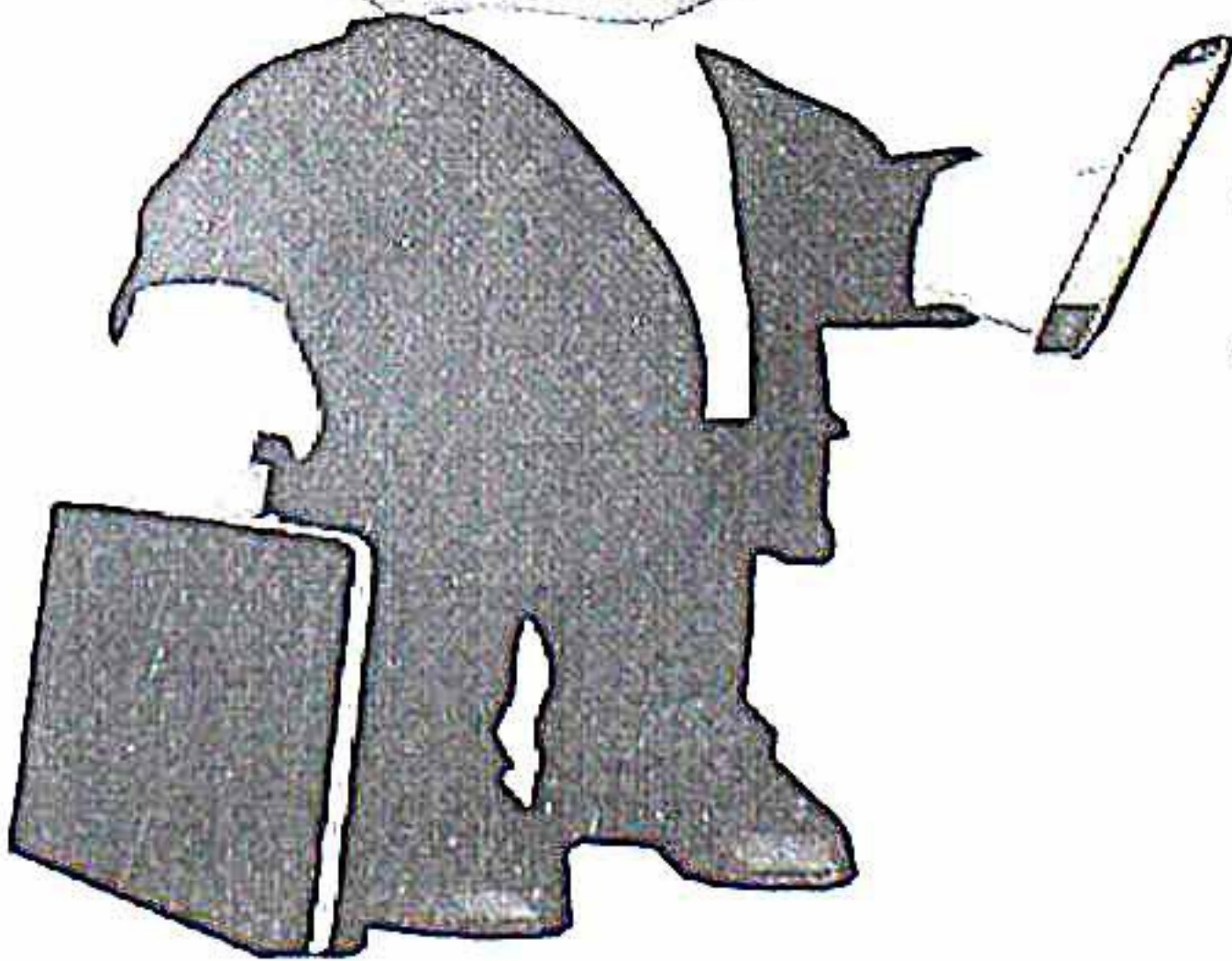
تم سے پہلے (بنی اسرائیل میں سے) کسی شخص کا حساب کیا گیا تو اس کے اعمال نامہ میں کوئی  
نیکی نہیں پائی گئی ہاں مگر یہ کہ وہ مالدار شخص تھا لوگوں سے ملتا

جلتا تھا اپنے خادموں کو حکم دیتا تھا کہ تنگ دستوں کو

مہلت دیا کرو یا معاف کر دیا کرو۔ سو اس کے متعلق

اللہ نے کہا میں اس سے زیادہ حق دار ہوں کہ اس کو

معاف کر دوں۔



1 (بخاری، کتاب البيوع 2078،

مسلم، کتاب المساقات 1567)

2 (مسلم: 18/2، ترمذی: ص 244)

## حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ نے قرضدار کا قرض معاف کر دیا

محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوقنادہ رضی اللہ عنہ نے کسی آدمی سے قرض وصول کرنا تھا، جب وہ اس سے قرض طلب کرنے کے لئے آتے تو وہ ان سے چھپ جاتا۔

ایک دن آئے تو اس (مقروض) کا بچہ باہر آیا، انہوں نے اس سے اس کے باپ کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا، ہاں وہ (میرا باپ) گھر میں موجود ہے اور خزیرہ (چربی اور آٹے کا سوپ) کھا رہا ہے۔ تو ابوقنادہ رضی اللہ عنہ نے اس کو بلایا کہ اے فلاں! باہر آ۔ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تو یہاں موجود ہے۔

وہ باہر نکل آیا، تو میں (ابوقنادہ رضی اللہ عنہ) نے کہا:

مَا حَمَلَكَ أَنْ اخْتَبَأْتَ مِنِّي؟

تمہارے مجھ سے چھپنے کا سبب کیا ہے؟

اس نے جواب دیا:

”میں، واللہ! آپ سے بات کروں گا، تو جھوٹ نہیں بولوں گا۔ واللہ! مجھے خدشہ تھا، کہ

میں آپ سے بات کروں گا، تو آپ سے جھوٹ بولوں گا، اور اگر آپ سے وعدہ کروں گا، تو

اس کی خلاف ورزی کروں گا، اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور

وَ كُنْتُ وَاللَّهِ مُعْسِرًا

واللہ! میں نادار ہوں۔

انہوں نے بیان کیا: ”میں نے کہا: اللہ؟

کیا واللہ؟ (یعنی کیا تم قسم کھا کر کہہ سکتے ہو، کہ تم

واقعی نادار ہو؟)

اس نے جواب دیا: اللہ

اللہ تعالیٰ کی قسم! (یعنی واللہ! میری حالت

ویسی ہی ہے، جیسی میں بیان کر رہا ہوں)۔

میں نے کہا: اللہ؟

کیا واللہ؟ (ایسے ہی ہے، جس طرح تم بیان کر رہے ہو؟)

اس نے کہا: اللہ

اللہ تعالیٰ کی قسم! (یعنی صورت حال ویسی ہی ہے

، جیسے میں بیان کر رہا ہوں)۔ میں نے کہا: اللہ؟

کیا واللہ؟

اس نے کہا: اللہ

اللہ تعالیٰ کی قسم!

حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:

مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا، أَوْ وَضَعَ عَنْهُ، أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ

تَرْجَمَةً: ”جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا قرض اس کو معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ

اس کو اپنے (عرش) کے سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا۔“

وہ اس کے اقرار نامہ کو لائے اور اس کو اپنے ہاتھ سے مٹا کر دیا۔ پھر کہا: اگر تم میں ادائیگی

کی استطاعت ہوئی، تو کر دینا، وگرنہ اس (قرض) سے تم آزاد ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں، کہ

میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا (اور انہوں نے اپنی دوائنگلیاں اپنی دونوں آنکھوں پر رکھیں)

ان دونوں کانوں نے سنا اور میرے اس دل نے خوب اچھی طرح اس کو سمجھا (اور انہوں نے اپنے

دل سے معلق رگ کی طرف اشارہ کیا) کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے:

جس نے کسی نادار شخص کو مہلت دی یا اس کو قرض معاف کر دیا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنے

سائے تلے جگہ دیں گے۔

(صحیح مسلم، کتاب الزبد والرقاق، باب حدیث جابر الطویل، وقصة أبي اليسر رضي الله عنه،

جزء من رقم الحدیث 2301/4، 3006/74. بحوالہ قرض کی فضائل 85)

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نادار اور تنگ دست مقروض کے ساتھ طرز عمل کس قدر

ہمدردانہ اور مشفقانہ تھا!

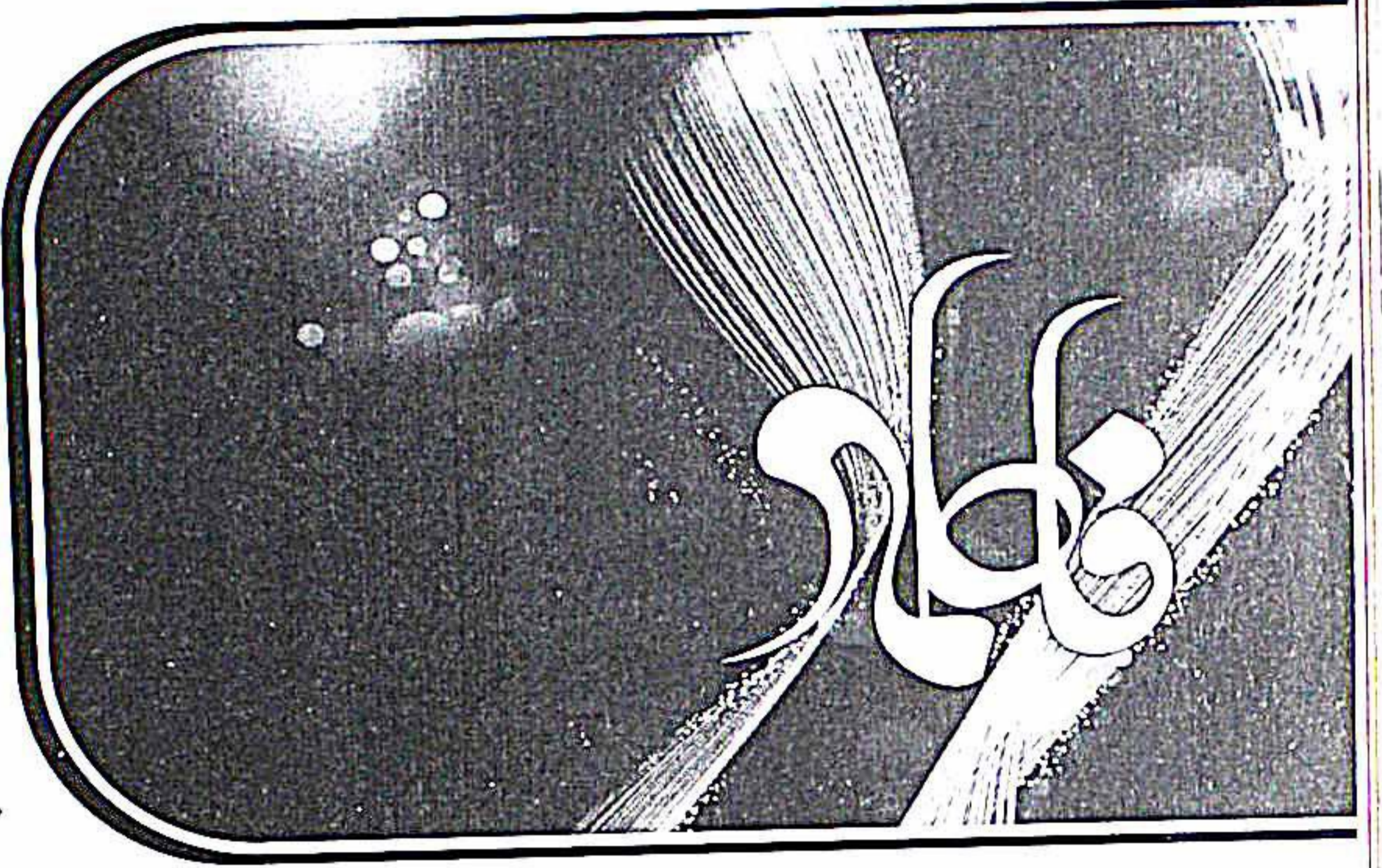
اللہ کریم ہمیں بھی اس بارے میں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

یا حی یا قیوم!

## آل نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے لئے سایہ عرش

آل نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے کہتے ہیں جو نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی صاحبزادیوں میں سے کسی کی اولاد

میں سے ہو ایسا آل نبی جو ایمان والا ہو متقی ہو، وہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ میں ہو گا چنانچہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے مروی ہے حضور کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا



فرمان ہے: بروز قیامت سب سے پہلے عرش کا سایہ پانے والوں کے لئے خوشخبری ہے۔

عرض کی گئی: یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے علی! جو لوگ تمہاری پیروی کرنے اور تم سے محبت کرنے

والے ہوں۔ 1

مناقب علی میں احمد کے ہاں مرفوع روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ لواء الحمد کے ساتھ چلیں گے اور حسن رضی اللہ عنہ ان کے دائیں ہاتھ کی طرف ہوں گے۔

اور حسین رضی اللہ عنہ ان کے بائیں ہاتھ کی طرف ہوں گے، حتیٰ کہ عرش کے سائے میں نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس پہنچ جائیں گے۔ 2

زرقانی میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ میں اور علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ

رضی اللہ عنہا اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما قیامت کے دن عرش کے نیچے ایک خیمے میں ہوں گے۔ 3

1 (الفردوس بظاهر الخطاب، الحدیث 3576، ج 2، ص 348 بدون قیل ..... الخ)

3 (الفوائد، 521)

2 (الفوائد 527/1)

## حق کو قبول کرنے والے عرش کے سایہ میں

قیامت کے دن سایہ عرش میں وہ لوگ بھی ہوں گے، جو حق کو قبول کرنے والے ہوں گے۔ حق کو قبول کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مثال کے طور دو آدمیوں کا کسی بات پر جھگڑا ہوا تو تیسرے آدمی نے کہا کہ بھائی آپ کی غلطی ہے تو اس نے فوراً کہا کہ بھائی غلطی ہوگئی۔ آئندہ ایسا نہیں ہوگا اسی طرح کسی کو داڑھی رکھنے کا کہا کہ بھئی داڑھی منڈانا یہ تو عورتوں کی طرح اپنے چہرہ کو بنانا ہے اور سنت نبوی ﷺ کے خلاف ہے اور ایسا شخص چوبیس گھنٹے مسلسل گناہ میں مبتلا رہتا ہے۔ یہ سن کر اس شخص نے داڑھی رکھ لی گویا کہ حق کو قبول کر لیا تو قیامت کے روز یہ شخص بھی عرش کے سایہ میں ہوگا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول کریم ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے (صحابہ رضی اللہ عنہم سے) فرمایا: جانتے ہو قیامت کے دن اللہ عزوجل (کے عرش یا اس کے لطف و کرم) کے سایہ کی طرف سبقت لے جانے والے کون لوگ ہیں؟ (یعنی قیامت کے دن سب سے پہلے کون لوگ اللہ تعالیٰ کے عرش یا اس کے فضل و کرم کے سایہ میں جائیں گے؟) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جاننے والے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

الَّذِينَ إِذَا أُعْطُوا الْحَقَّ قَبِلُوهُ

تَرْجَمَةً: ”سبقت لے جانے والے وہ لوگ ہیں،

جن کے سامنے حق بات رکھی جاتی ہے تو وہ قبول کرتے ہیں۔“

وَإِذَا سُئِلُوا بِذَلُّوهُ

تَرْجَمَةً: ”جب ان سے حق کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو وہ حق دے دیتے ہیں۔“

وَحَكَمُوا لِلنَّاسِ كَحُكْمِهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ

تَرْجَمَةً: ”لوگوں کے حق میں وہی فیصلہ کرتے ہیں جو اپنی ذات کے بارے میں کرتے

(اخرجہ احمد و بیہقی)

ہیں۔“

## اللہ سے محبت کرنے والے کے لئے سایہ عرش

جو اللہ سے محبت کرنے والے، اس سے عشق رکھنے والے، اس سے ملاقات کے لئے بے تاب اور اس دنیا فانی سے بے زار ہوں گے۔ تو ایسے خوش بخت لوگوں کو بھی قیامت کے روز عرش الہی کا سایہ نصیب ہوگا۔ چنانچہ حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا کہ اے میرے پروردگار! آپ مجھے اپنے ان خاص اور مقرب بندوں کے متعلق ارشاد فرمائیں جن کو آپ اپنے عرش کے سایہ میں جگہ عطا کریں گے جس دن آپ کے سایہ کے سوا اور کوئی

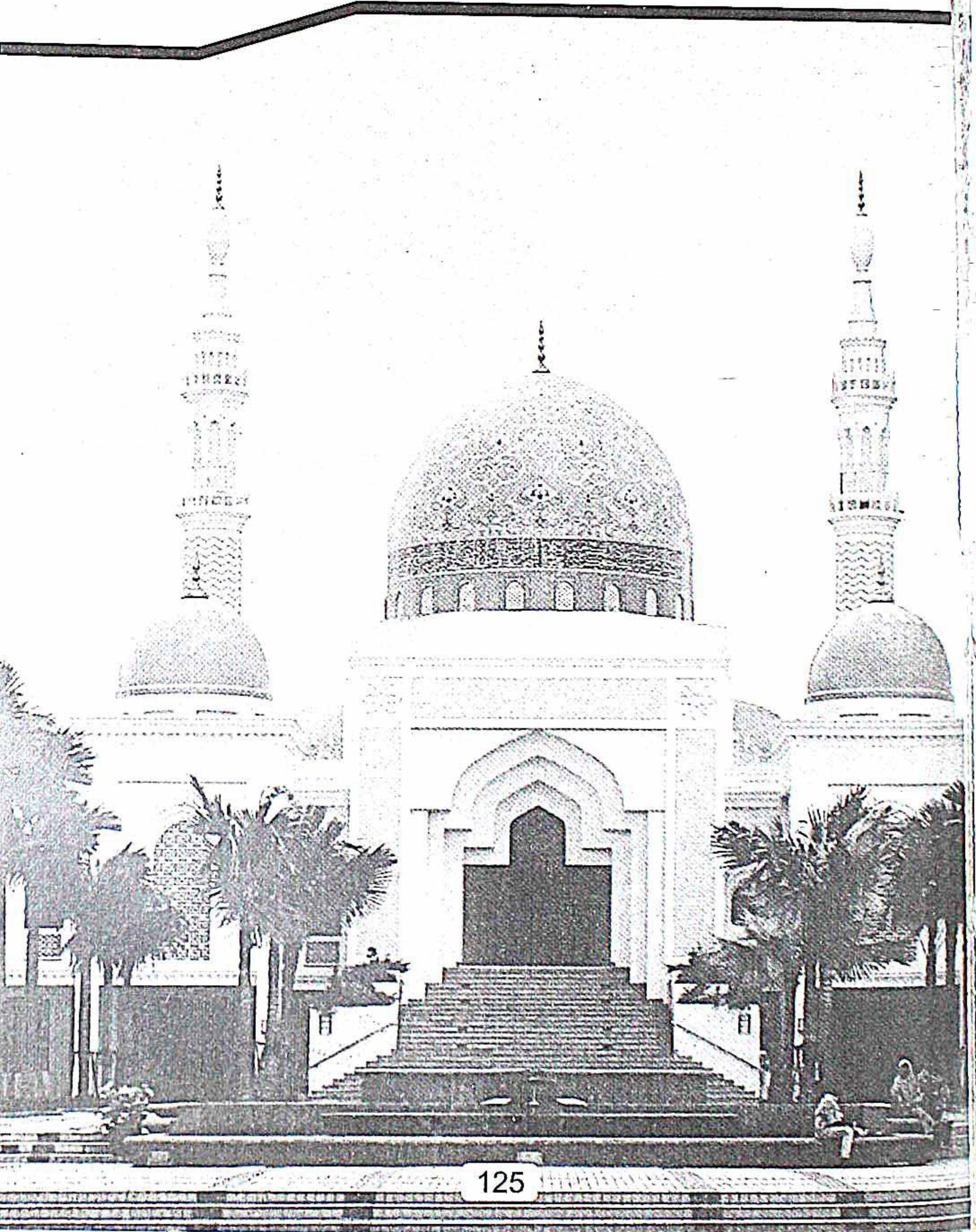
سایہ نہیں ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے دل پاک ہوں گے، ان کے ہاتھ (گناہوں سے) بری ہوں گے، جو میری جلالت شان کی خاطر ایک دوسرے سے باہمی (دنیا میں) محبت کرتے ہوں گے، جب مجھے یاد کیا جائے تو ان کو بھی میرے ساتھ یاد کیا جائے اور جب ان کو یاد کیا جائے تو میں بھی ان کے ساتھ یاد کیا جاؤں، یہ لوگ تکلیف دہ حالات و

مقامات میں بھی اچھی طرح سے وضو کرتے ہوں گے اور میرے ذکر کی طرف اس طرح سے پلٹتے ہوں گے جس طرح سے گدھ اپنے آشیانہ کی طرف پلٹتا ہے اور میری حرام کردہ چیزوں کو جب حلال سمجھ لیا جائے تو اس پر وہ غصہ ہوتے ہوں گے جس طرح سے چیتے سے جب لڑائی کی جائے تو وہ غصے میں آتا ہے اور میری محبت حاصل کرنے کے لئے اس طرح سے تکلف کرتے ہیں جس طرح سے بچہ لوگوں کی محبت حاصل کرنے کے لئے تکلف کرتا ہے۔

(أخرجه ابن المبارك في الزهد (ص 72-71) برقم (216) احمد في الزهد (ص 119) برقم (387) باب في زهد موسى عليه السلام)

فائدہ: محدث ابن عساکر رحمہ اللہ نے اس روایت کو دوسری سند سے ذکر کر کے یہ اضافہ بھی نقل کیا ہے کہ یہ لوگ میری مساجد کو آباد کرتے ہوں گے اور سحری کے وقت (اپنے گناہوں اور غلطیوں سے) استغفار کرتے ہوں گے۔  
 (البدو والسافرة بحوالہ ابن عساکر)



## بچپن میں مرنے والے عرش کے سایہ میں کھیلیں گے

ان خوش نصیبوں میں سے جو عرش کے سایہ سے بہرہ ور ہوں گے۔ مسلمانوں کے وہ نابالغ بچے بھی ہیں۔ جن کا انتقال بچپن میں ہی ہوا ہو، یعنی بالغ ہونے سے پہلے ہی مر گئے۔

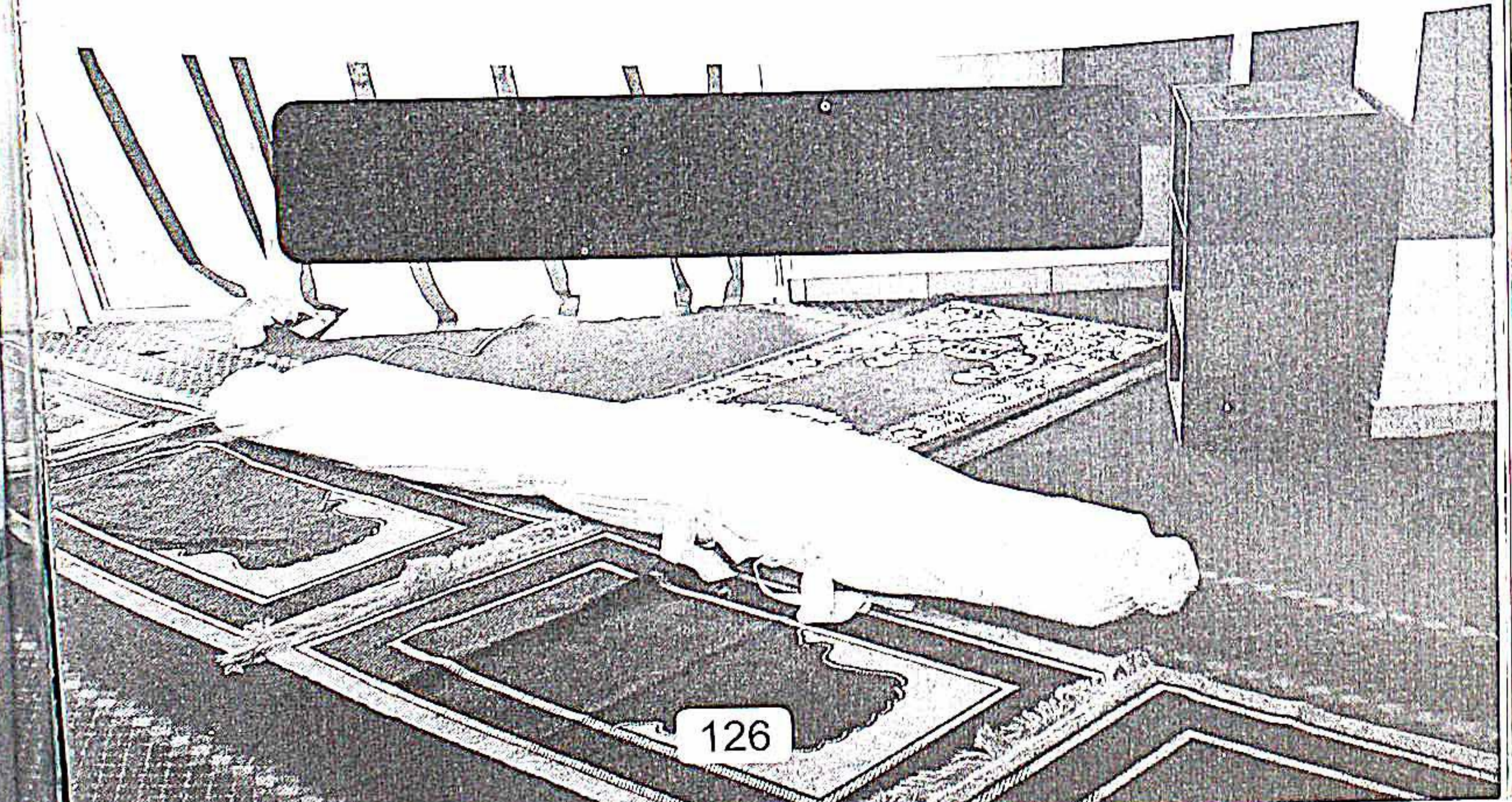
چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری صحابی کا ایک بیٹا تھا جب وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو اس کو بھی ساتھ لے آتا تھا، آنحضرت ﷺ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم اس (بیٹے) سے محبت کرتے ہو؟

اس نے عرض کیا جی ہاں یا نبی اللہ میں جیسے اس سے محبت کرتا ہوں آپ سے بھی اللہ کے لئے ایسی ہی محبت کرتا ہوں، کچھ زیادہ عرصہ نہ گزرا کہ وہ بچہ فوت ہو گیا تو آنحضرت ﷺ نے اس سے (تعزیت کرتے ہوئے اور تسلی دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا:

أَمَا تَرْضَى أَنْ يَكُونَ ابْنُكَ مَعَ ابْنِي إِبْرَاهِيمَ يُلَاعِبُهُ تَحْتَ ظِلِّ الْعَرْشِ تَرَجَّحًا؟ ”کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ تیرا بیٹا میرے بیٹے ابراہیم سے (جو بچپن میں فوت ہو گیا ہے) عرش کے سائے میں کھیلے۔“

اس نے عرض کیا کیوں نہیں (ضرور پسند ہے)۔

(مجمع الزوائد، کتاب الجنائز، باب فیمن مات له واحد، الحدیث 3996، ج 3، ص 94)



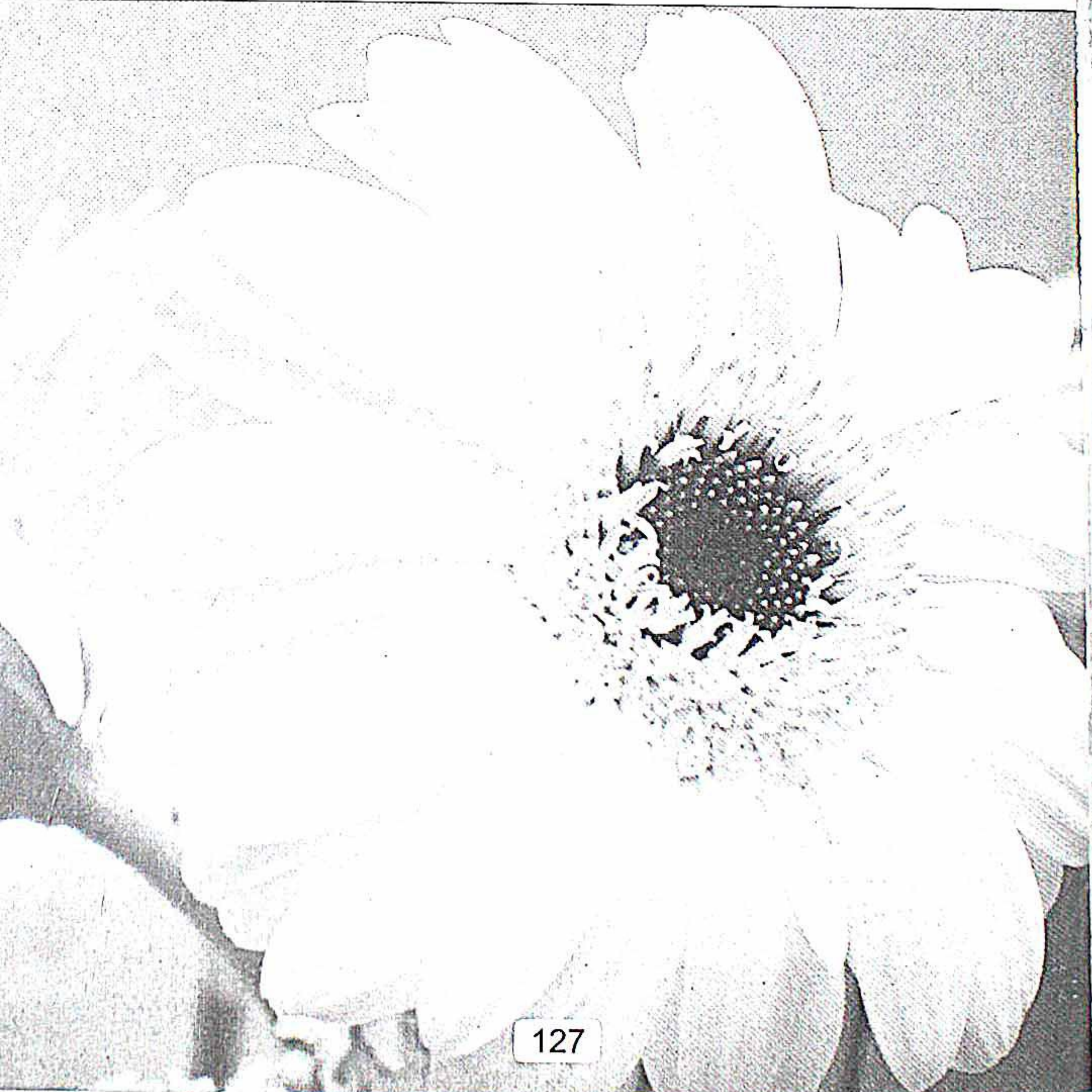


## مسلمان بچے، سایہ عرش میں ہوں گے

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے، آپ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن مسلمانوں کے بچوں کو لایا جائے گا جن کے سینے ابھرے ہوئے ہوں گے، میدان محشر میں ٹھہرنا ان پر سخت گزرے گا تو وہ چلائیں گے۔

پس حکم ہوگا: اے جبرائیل! ان کو میرے عرش کے سائے میں لے جاؤ۔ تو وہ انہیں عرش کے

سائے میں لے جائیں گے۔ (الفردوس، بما ثور الخطاب، الحدیث 8759، ج 5، ص 462)



## تبلیغ کی محنت کرنے پر سایہ عرش

میدان محشر کے ہولناک ماحول میں کہ جس دن عرش الہی کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، اس دن اللہ تعالیٰ اپنے جن مطیع و فرماں بردار خاص بندوں کو عرش عظیم کے سائے میں جگہ اور جنت الفردوس میں داخلہ عطا فرمائے گا۔

ان میں اللہ کے دین کو پھیلانے کے لئے دن رات سرگرم رہنے والے اور اپنی زندگیاں لگانے والے اور گلی گلی، کوچے کوچے میں در بدر پھر کر اللہ کا پیغام پہنچانے والے بھی ہوں گے۔ چنانچہ ابو نعیم نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تورات شریف میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس یہ وحی بھیجی تھی کہ اے موسیٰ جو اچھی باتوں کا حکم دیتا ہے اور بری باتوں سے روکتا ہے اور لوگوں کو میری طرف دعوت دیتا ہے۔ وہ دنیا اور قبر میں میرے ساتھ ہوگا اور قیامت کے دن میرے سایہ میں ہوگا۔

ایک اور روایت میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات میں وحی فرمائی کہ اے موسیٰ! جس نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کیا اور لوگوں کو میری اطاعت کی دعوت دی تو اسے میری محبت نصیب ہوگی۔ دنیا میں اور قبر میں اور قیامت میں میرے عرش کے سایہ میں ہوگا۔<sup>1</sup>

## جنت فردوس کس کے لئے؟

حضرت سیدنا کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: جنت

الفردوس خاص اس شخص کے لئے ہے جو... امر

بالمعروف و نہی عن المنکر... (یعنی

نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع) کرے۔<sup>2</sup>

1 (ابو نعیم فی الحلیہ 36/6)

2 (تنبیہ المغترین، ص 236)

## قابل رشک مبلغین اسلام

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن

کچھ ایسے لوگ بھی لائے جائیں گے جو نہ  
تو انبیاء ہوں گے نہ شہداء، لیکن شہداء اور  
انبیاء ان پر رشک کرتے ہوں گے۔ یہ  
حضرات نور کے منبروں پر تشریف فرما  
ہوں گے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ!  
یہ کون حضرات ہوں گے؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

هُمْ الَّذِينَ يُحِبُّونَ اللَّهَ إِلَى النَّاسِ

تَرْجَمَةً: ”یہ حضرات اللہ تعالیٰ کو لوگوں کا محبوب  
بنائیں گے۔“ وَيُحِبُّونَ النَّاسَ إِلَى اللَّهِ  
تَرْجَمَةً: ”اور لوگوں کو اللہ کا محبوب بنائیں گے۔“

وَيَمْشُونَ لِلَّهِ فِي الْأَرْضِ نَضًا

تَرْجَمَةً: ”اور اللہ کی رضا کی خاطر زمین میں نصیحت کے لئے چلیں گے۔“

عرض کیا گیا یا رسول اللہ! یہ حضرات اللہ کو تو لوگوں کا محبوب بنائیں گے مگر لوگوں کو اللہ کا محبوب  
کیسے بنائیں گے؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

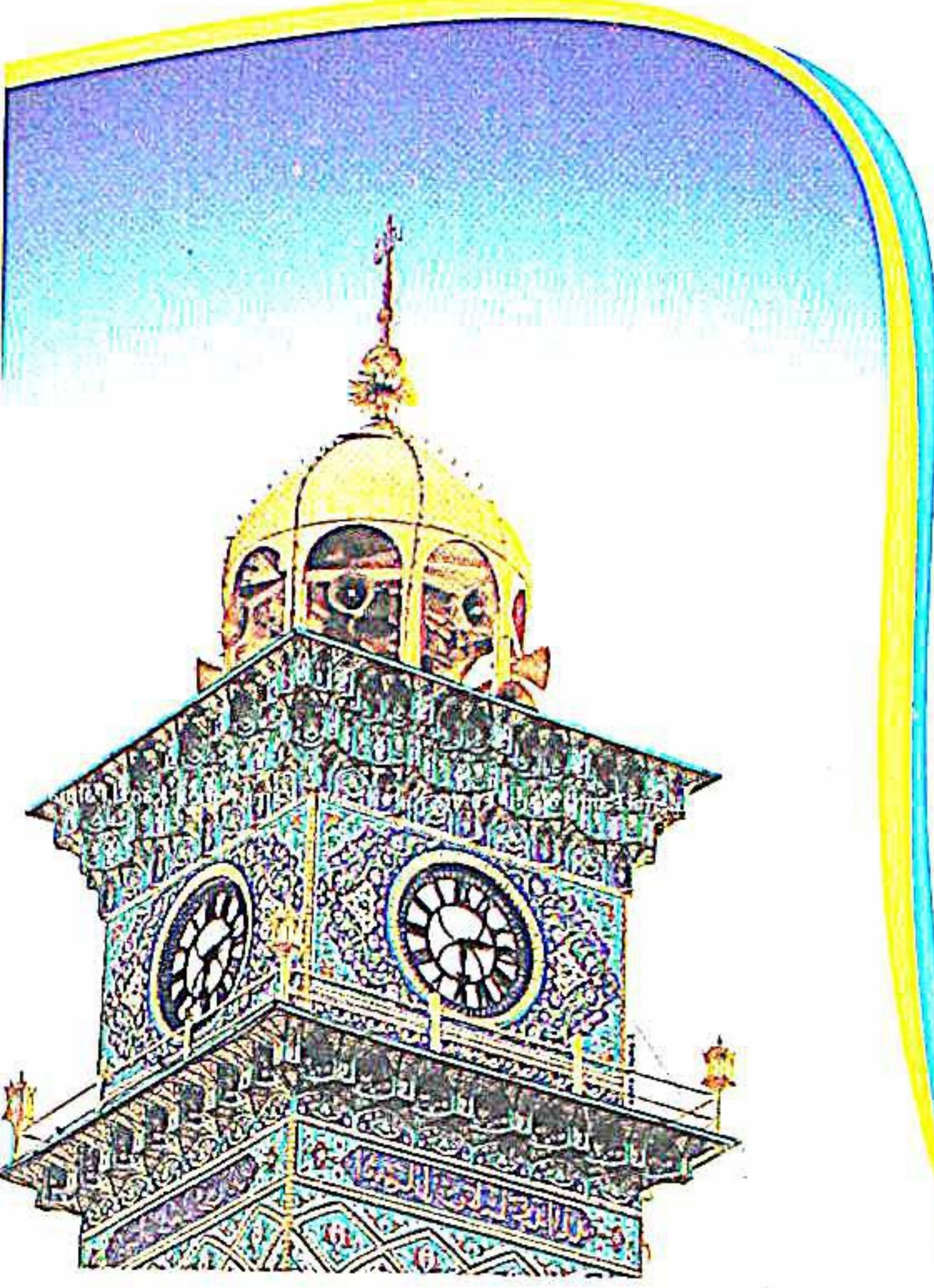
يَأْمُرُونَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ

تَرْجَمَةً: ”ان کو نیکی کا حکم کریں گے اور برائی سے منع کریں گے۔“

فَإِذَا أَطَاعُوهُمْ أَحَبَّهُمُ اللَّهُ تَعَالَى

تَرْجَمَةً: ”پس جب وہ لوگ ان کی بات مان لیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے محبت کریں گے۔“

(البدور السافرہ 189 و شعب الایمان للبیہقی حدیث 409 جلد 1/368)



## کثرت سے درود پڑھنے والوں کیلئے سایہ عرش کی خوشخبری

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

قیامت کی دن تین شخص عرش الہی کے سایہ میں ہوں گے جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! وہ خوش نصیب کون ہیں؟ فرمایا:

① مَنْ فَرَّجَ عَنْ مَكْرُوبٍ مِنْ أُمَّتِي

تَرْجَمًا: ”فرمایا: ایک وہ جس نے میرے کسی مصیبت زدہ امتی کی پریشانی دور کی۔“

② وَأَحْيَا سُنَّتِي

تَرْجَمًا: ”دوسرا وہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا۔“

③ وَآكثَرَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ

تَرْجَمًا: ”تیسرا وہ شخص کہ جس نے مجھ پر کثرت سے درود بھیجا۔“

(شرح الزرقانی علی مؤطا کتاب الشعر، باب ماجاء فی المتحابین فی اللہ، تحت الحدیث 1841، ج 4، ص 469، البدور السافرة فی امور الاخرة للسیوطی، باب الاعمال الموجبة الخ، الحدیث: 366، ص 131)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
وَاللّٰهُ سَلَامٌ

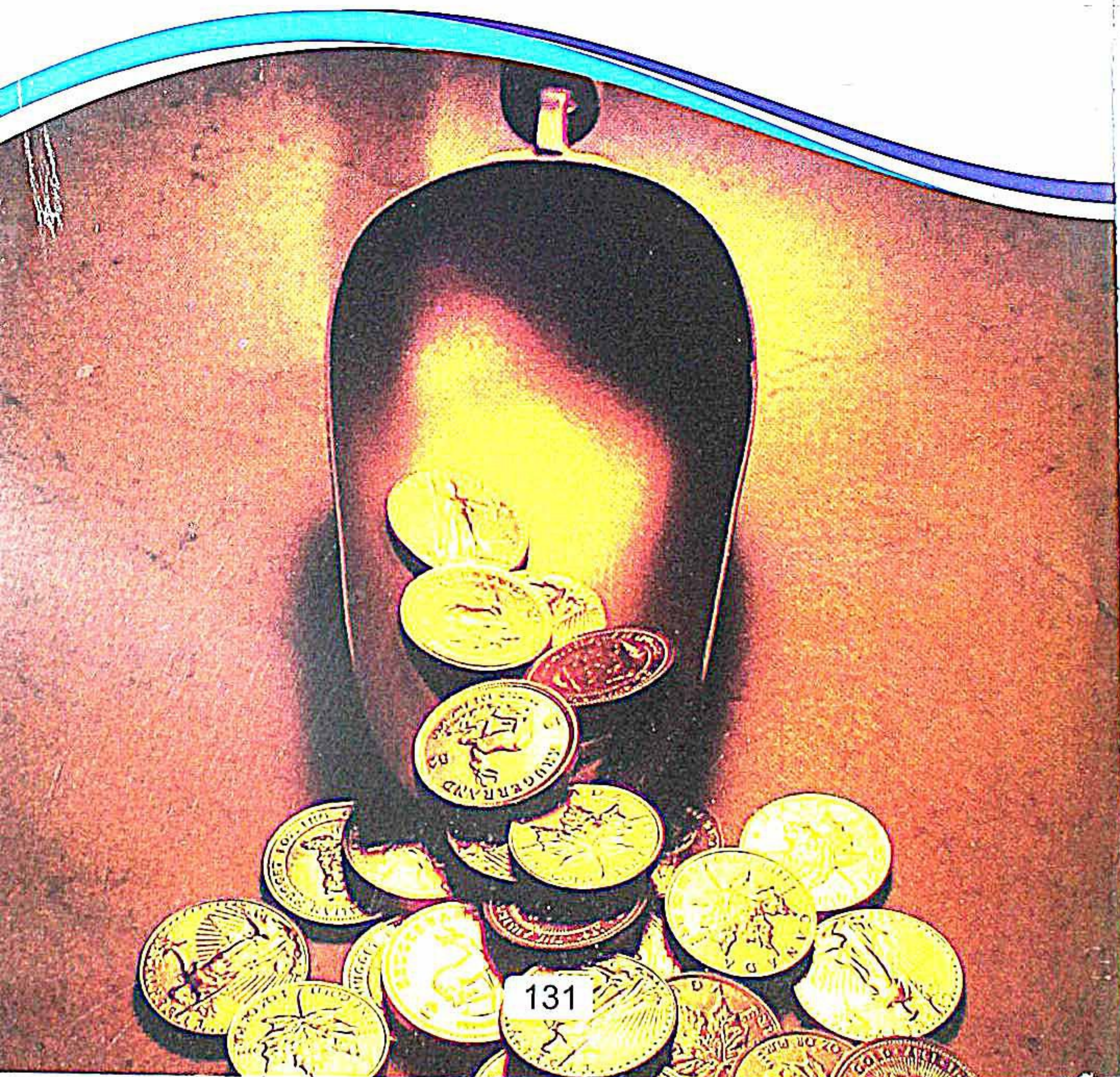
## سونے کے دینار

ایک بار کسی بھکاری نے کفار سے سوال کیا، انہوں نے مذاقاً امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ کے پاس بھیج دیا جو کہ سامنے تشریف فرما تھے، اس نے حاضر ہو کر دست سوال دراز کیا۔

آپ کرم اللہ وجہہ نے دس بار درود شریف پڑھ کر اس کی ہتھیلی پر دم کر دیا اور فرمایا: مٹھی بند کر لو اور جن لوگوں نے بھیجا ہے ان کے سامنے جا کر کھول دو (کفار ہنس رہے تھے کہ خالی پھونک مارنے سے کیا ہوتا ہے!)

جب سائل نے ان کے سامنے جا کر مٹھی کھولی تو وہ سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی تھی، یہ کرامت دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔

(ہشت بہشت، راحت القلوب، ص 234)



## درود پڑھنے کی قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ رہیے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَنْجَاكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَهْوَالِهَا  
وَمَوَاقِعِهَا

ترجمہ: ”قیامت کے دن اس کی ہولناکیوں سے اور اس کے مواقع سے سب سے زیادہ نجات پانے والا شخص وہ ہوگا۔“

أَكْثَرُكُمْ عَلَى صَلَاةٍ فِي دَارِ الدُّنْيَا

ترجمہ: ”جو تم میں سے سب سے زیادہ مجھ پر دنیا میں درود بھیجنے والا ہوگا۔“<sup>1</sup>

## زیادہ درود پڑھنے والا رسول اللہ ﷺ کے زیادہ قریب ہوگا

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔

فَمَنْ كَانَ أَكْثَرَهُمْ عَلَى صَلَاةٍ كَانَ أَقْرَبَهُمْ مِنِّي مَنْزِلَةً.

ترجمہ: ”پس جو شخص مجھ پر زیادہ درود بھیجے گا، وہ مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔“<sup>2</sup>

## قیامت کی دہشتوں سے نجات پانے کا نسخہ

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

”اے لوگو! بے شک بروز قیامت اس کی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا میں بکثرت درود شریف پڑھے ہوں گے۔“<sup>3</sup>

1 (أخرجه الديلمی فی الفردوس 8175، ورواه الأصبهانی فی الترغیب والترہیب کما فی الدر المنثور 219/5)

2 (فردوس الاخبار للديلمی، باب الياء الحديث: 8210، ج 2، ص 471)

3 (الفردوس بما ثور الخطاب ج 2 ص 471 حديث 8210)

## قرآن پڑھنے پڑھانے والوں کیلئے سایہ عرش

جنہوں نے اپنی زندگی قرآن کریم پڑھنے پڑھانے میں، اسے سیکھنے سکھانے میں لگا دی



ہوگی، قیامت کے دن ایسے خوش نصیبوں کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائے گا۔ یہ سعادت عظیمہ انہیں اس لیے نصیب ہوگی، کیونکہ قرآن کریم اللہ کا کلام ہے

شریعت کا منبع ہے، یہ رشد و ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حَمَلَةُ الْقُرْآنِ فِي ظِلِّ اللَّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ مَعَ أَنْبِيَائِهِ وَأَصْفِيَائِهِ

ترجمہ: ”قرآن کریم کے حفاظ اس دن اللہ تعالیٰ کے سایہ میں حضرات انبیاء و اصفیاء کے ساتھ ہوں گے جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہیں ہوگا“۔<sup>2</sup>

## سورہ بقرہ اور آل عمران کی تلاوت قیامت کے دن سایہ کا کام دیں گی

ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: سورة البقرة اور آل عمران کی تلاوت کیا کرو، کیونکہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن سایہ فگن بادلوں یا پردوں کو پھیلائے ہوئے پرندوں کے دوغولوں کی صورت میں آئیں گی اور اپنے پڑھنے والے کے بارے میں جھگڑیں گی۔<sup>2</sup>

<sup>2</sup> (صحیح مسلم 270/1، مشکوٰۃ 184/1)

<sup>1</sup> (البدور السافرة وعزاه للدیلمی)

## بچوں کو حافظ بنائیں تاکہ عرش کے سایہ میں جگہ ملے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سرور کونین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ:

أَدَّبُوا أَوْلَادَكُمْ عَلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ:

تَرْجَمًا: ”اپنی اولاد کو تین خصلتوں (کے التزام) کا ادب سکھلاؤ!“۔

① حُبِّ نَبِيِّكُمْ

تَرْجَمًا: ”اپنے نبی کی محبت“۔

② وَحُبِّ أَهْلِ بَيْتِهِ

تَرْجَمًا: ”اور اس کے اہل بیت (بیویوں اور سب

اولاد) کی محبت“۔

③ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

تَرْجَمًا: ”اور قرأت قرآن“۔

فَإِنَّ حَمَلَةَ الْقُرْآنِ فِي ظِلِّ اللَّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ مَعَ أَنْبِيَائِهِ وَأَصْفِيَائِهِ

تَرْجَمًا: ”کیونکہ بے شک حافظ قرآن اللہ تعالیٰ کے سایہ میں اس کے انبیاء اور اصفیاء

(پاک باز افراد) کے ساتھ ہوں گے جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا صرف اللہ کے

(عرش) کا ہی سایہ ہوگا“۔

والاہ ابونصر عبدالکریم الشیرازی فی فوائدہ والدیلمی وابن النجار، کنز العمال ج 16 ص 456،

جامع الصغیر مع المناوی ج 1 ص 225

**فائدہ:** ”اس حدیث کے مخاطب آباؤ و اجداد اور بچوں کی کفالت کرنے والے ہیں،

ان کو اپنی اولاد (اور یتیم) کے متعلق تین چیزوں کا ادب سکھلانے کا امر فرمایا ہے،

محبت نبی اور محبت اہل بیت نبی، اور قرأت قرآن کہ وہ اس کی تلاوت کریں تدریس

کریں اور حفظ کریں کیونکہ اس کے حافظین، عالمین قیامت کے روز اللہ (کے عرش)

کے سایہ میں ہوں گے (جیسا کہ دوسری روایت میں اس کی تصریح ہے) جس دن اس

سایہ کے علاوہ دوسرا کوئی سایہ نہ ہوگا جس دن سورج سروں کے قریب ہوگا اور گرمی

شدید ترین ہوگی“۔

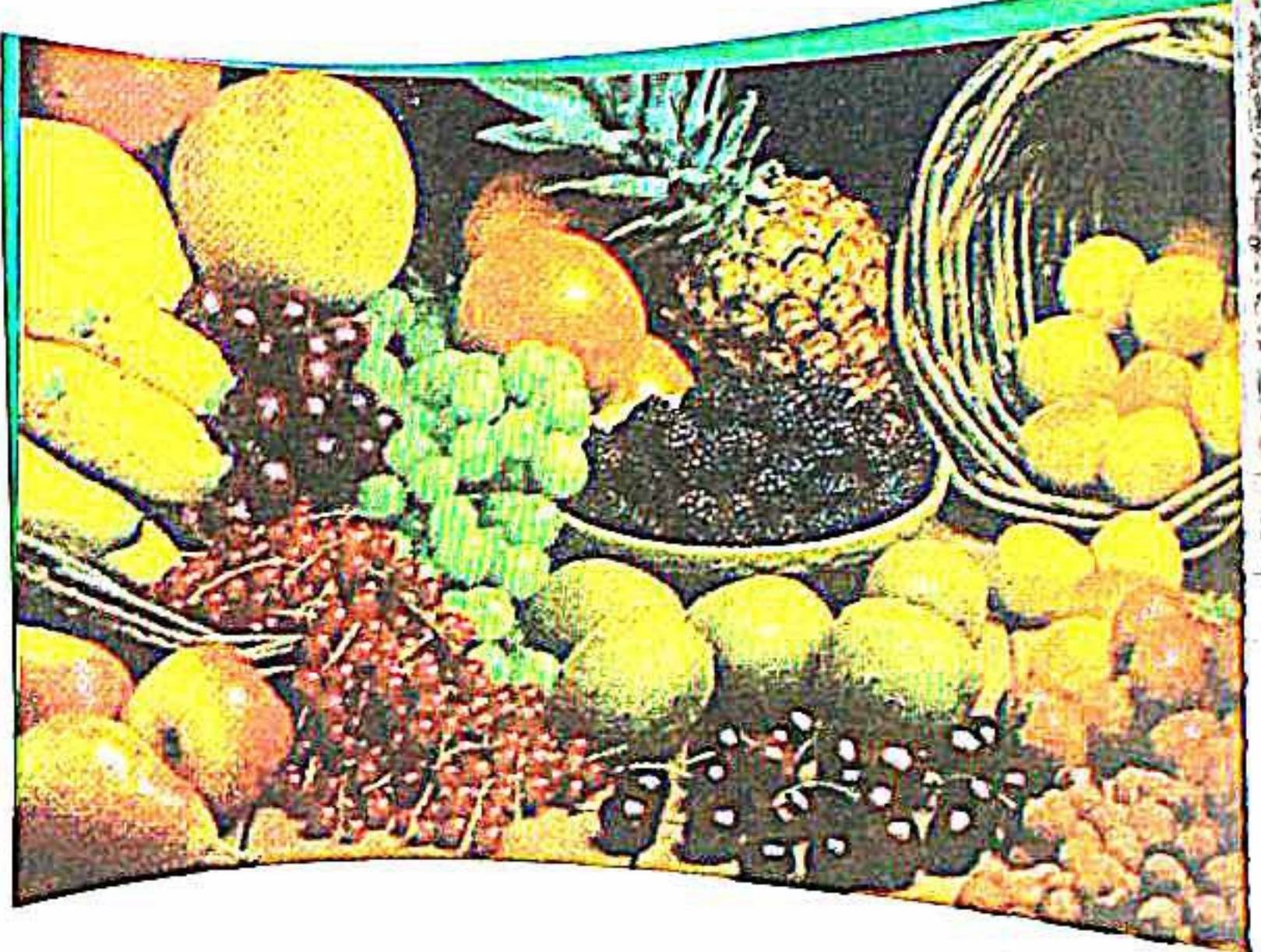


## سایہ سے کیا مراد ہے؟

سایہ سے بعض محدثین نے جنت کا سایہ یعنی اس کی نعمتیں اور اس میں رہنا بھی مراد لیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں: **وَنُدُّ خِلْفَهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا** تَزَجَمًا: ”اور ہم ان کو نہایت گنجان سایہ (کی جگہ) میں داخل کریں گے۔“

اور بعض محدثین نے سایہ سے مراد کراہت، اور ناپسندیدہ اشیاء سے قیامت کے روز

امن مراد لیا ہے۔ اور ان سب کا مقصد ایک ہی ہے یعنی روز قیامت اور اس کے بعد راحت حاصل رہے گی اور انبیاء اور اصفیاء کے ساتھ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کی جماعت میں ہوگا جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق سے منتخب کیا



اور ان سے راضی ہوایہ اس گروہ میں (جنت میں) ان کے رفیق ہوں گے۔ اگرچہ درجہ ہر ایک کا الگ الگ ہوگا۔

نیز اس حدیث میں اولاد کو ادب سکھانا واجب اور حق لازمی ہونے کا بیان ہے جیسا کہ باپ کا اولاد پر حق ہے اسی طرح اولاد کا والد پر بھی حق ہے بلکہ والدین کے لئے اولاد کی اچھی تربیت کرنا (اسلامی عقائد، نشوونما، اسلامی تعلیم سے روشناس کرانا) مقدم ہے پس جس نے اولاد کو اسلامی تعلیم سے بے نیاز کر دیا اس نے بہت برا کیا۔ اور اکثر اولاد کا والدین کے ساتھ نافرمانی کا برتاؤ ان کو اسلامی تعلیم و تربیت نہ دینے کے سبب ہوتا ہے اور اسی وجہ سے کسی نے اپنے باپ کو کہا تھا:

**أَضَعْتَنِي وَلَيْدًا فَأَضَعْتَكَ شَيْخًا**

تَزَجَمًا: ”تو نے مجھے بچپن میں ضائع کیا میں نے تجھے بڑھاپے میں ضائع کر دیا۔“

(منادی مع اضافہ بحوالہ فضائل حفظ قرآن ص 49)

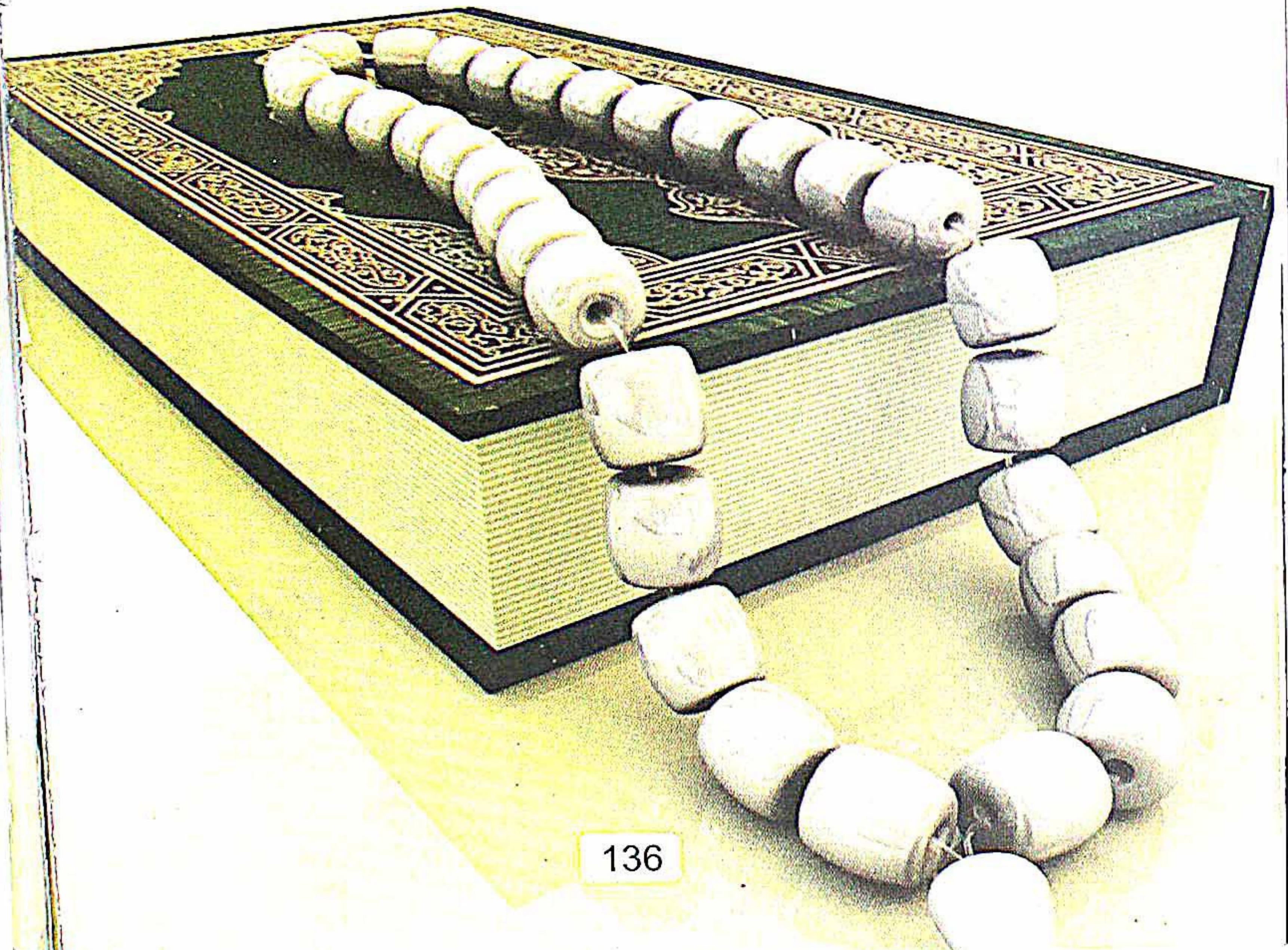
## چھوٹی سے بڑی عمر تک قرآن کی تلاوت کرنے والا سایہ عرش میں ہوگا

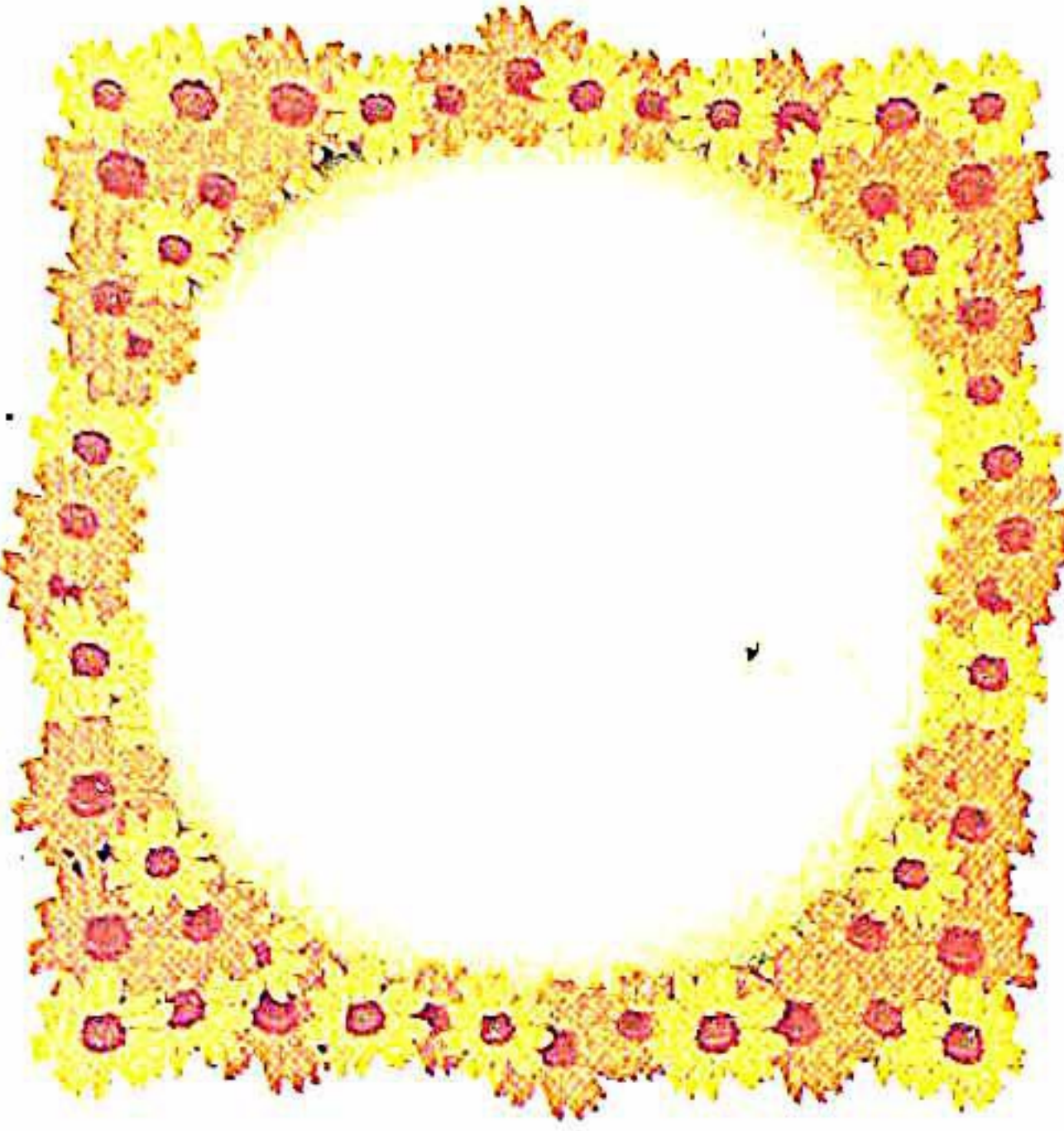
ایک حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ سات آدمی جو اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے ان میں سے ایک وہ شخص ہے جس نے چھوٹی عمر میں قرآن پاک سیکھا اور اپنے بڑھاپے تک اس کی تلاوت کرتا رہا۔

(صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب من جلس فی المسجد..... الخ، الحدیث 660، ص 53)

## حافظ قرآن میدان محشر میں گھبراہٹ کا شکار نہیں ہوگا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جنہیں حساب و کتاب کی کوئی پروا نہیں ہوگی (اور وہ اس سے بالکل بے فکر ہوں گے) اور انہیں نہ تو پہلے صور کی چیخ دہشت زدہ کرے گی اور نہ قیامت کے دن میدان محشر کی بڑی گھبراہٹ غمگین کرے گی کیونکہ وہ اس گھبراہٹ والے دن سایہ عرش میں ہوں گے ان خوش نصیبوں میں ہے:





① حَامِلُ الْقُرْآنِ يُرَدِّدُهُ إِلَى اللَّهِ  
يَقْدَمُ عَلَى رَبِّهِ سَيِّدًا شَرِيفًا حَتَّى  
يُرَافِقَ الْمُرْسَلِينَ

تَرْجَمَةً: ”ایک قرآن کا حافظ جو حق تعالیٰ کے احکام پر پوری پابندی سے عمل کرے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں (اہل جنت کا) سردار اور معزز ہو کر آئے گا۔ یہاں تک کہ رسولوں کا رفیق بن جائے گا۔“

② وَمَنْ أَدَّنَ سَبْعَ سِنِينَ لَا يَأْخُذُ عَلَىٰ آذَانِهِ طَمَعًا

تَرْجَمَةً: ”دوسرا وہ مؤذن جو سات سال تک اذان دے اور اس پر اجرت نہ لے۔“

③ وَعَبْدٌ مَّمْلُوكٌ آذَىٰ حَقَّ اللَّهِ مِنْ نَفْسِهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ

تَرْجَمَةً: ”تیسرا وہ غلام جو اپنی جان سے اللہ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے مالکوں کا حق بھی۔“

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان، اخذاً من النشر الکبیر ج 1 ص 3)

طبرانی کی روایت میں یہ اضافہ لکھا ہے کہ یہ تینوں شخص (مخلوق کے حساب و کتاب کے

خونفاک مرحلہ میں) مشک کے ٹیلوں پر تفریح کر رہے ہوں گے۔ (طبرانی)

فائدہ: ”معجم کبیر میں روایت کرنے والے صحابی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ اگر میں

نے اس حدیث کو حضور اقدس ﷺ سے اگر سات 7 مرتبہ نہ سنا ہوتا تو کبھی نقل نہ کرتا۔



## مریض کی عیادت کر کے نور کے منبروں کا مستحق بنیں

وہ شخص ہے جو مریضوں کی عیادت کا اہتمام کرتا ہو اور جا کر ان کو تسلی دیتا ہو اور ان کی دلجوئی کرتا ہو، وہ بھی روز قیامت ان خوش نصیبوں میں شامل ہوگا، جنہیں عرش الہی کا سایہ نصیب ہوگا۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ:

يَصِيحُ صَائِحٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

تَرْجَمَةً: ”قیامت کے دن ایک پکارنے والا پکارے گا۔“

أَيْنَ الَّذِينَ عَادُوا الْمَرْضَى فِي الدُّنْيَا؟

تَرْجَمَةً: ”کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے دنیا میں مریضوں کی عیادت کی؟“

فَيَجْلِسُونَ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ يُحَدِّثُونَ اللَّهَ وَالنَّاسَ فِي الْحِسَابِ

تَرْجَمَةً: ”چنانچہ ان کو نور کے منبروں پر بٹھایا جائے گا یہ اللہ تعالیٰ سے گفتگو کرتے ہوں

گے جب کہ لوگ حساب کتاب میں پھنسے ہوں گے۔“

محسن انسانیت ﷺ کا فرمان ہے: قیامت کے دن پکارنے والا پکارے گا۔ کہاں

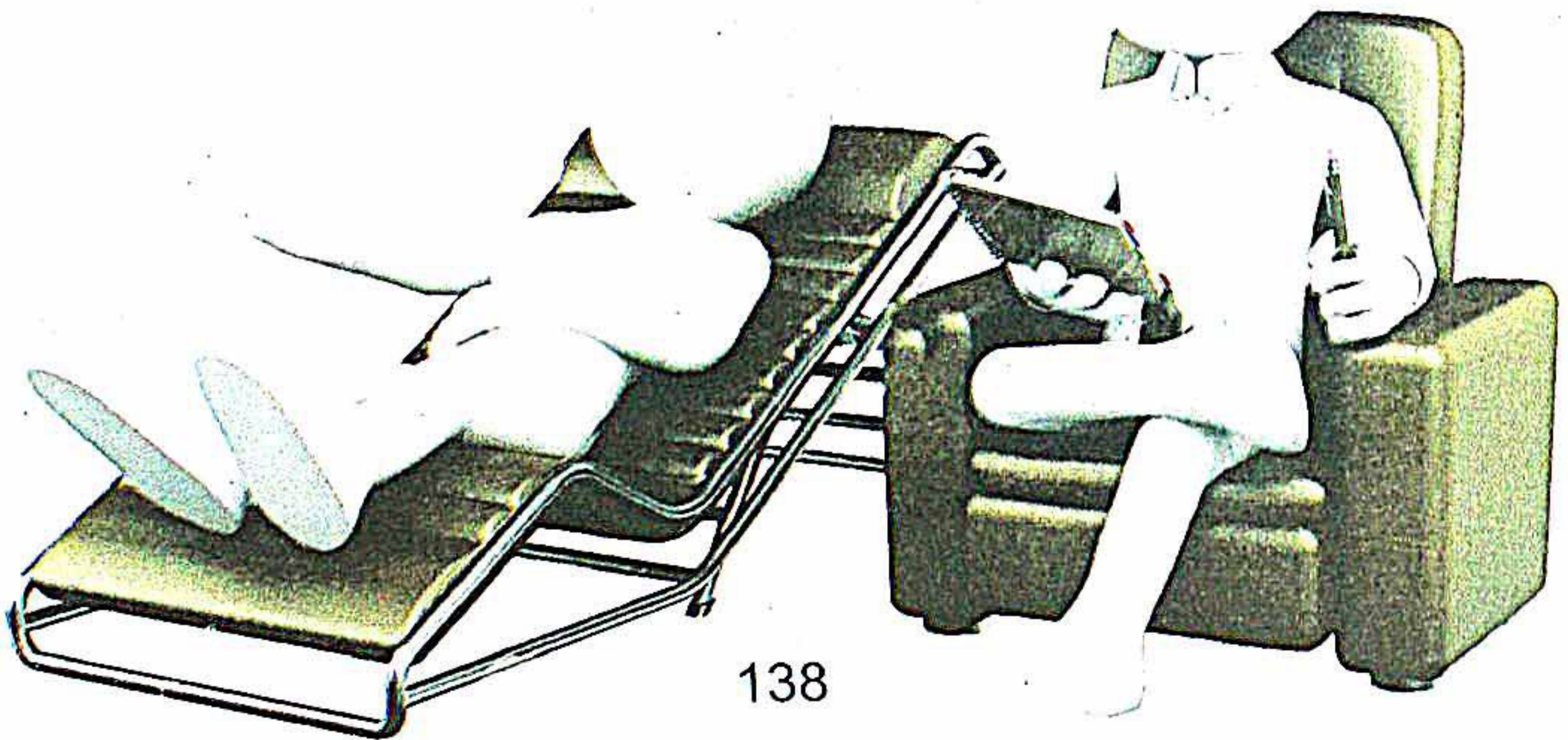
ہیں وہ لوگ جو دنیا میں مریضوں کی عیادت کرتے تھے۔ پس (جب وہ حاضر ہوں گے تو)

انہیں نور کے منبروں پر بٹھایا جائے گا جہاں یہ اللہ عزوجل سے شرف کلام حاصل کریں گے

جب کہ لوگ حساب دے رہے ہوں گے۔

(کنز العمال، کتاب الزکاة، الحدیث 16188، ج 6، ص 166)

حوالہ مسند الفردوس 476/5 وابن ابی حاتمہ (1442)



## بیمار کی عیادت کریں اور عرش کا سایہ حاصل کریں

فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الہی

میں عرض کیا:

”اے میرے رب! تو اس دن کس خوش نصیب کو اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا جب کہ تیرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا؟ تو اللہ تعالیٰ نے جواب دیا: اے موسیٰ! میں ان لوگوں کو سایہ مہیا کروں گا جو بیمار کی عیادت کرتے اور جنازے کے ساتھ چلتے ہیں“۔<sup>1</sup>

## مریض کی عیادت کرنے والا عرش کے سایہ میں ہوگا

حضرت عبدالمجید بن عبدالعزیز اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں: (ہمارے زمانے میں) کہا جاتا تھا کہ تین اشخاص قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہوں گے:

① مریض کی عیادت کرنے والا۔

② جنازہ کے ساتھ چلنے والا۔

③ جس کا بچہ فوت ہو جائے اس سے تعزیت کرنے والا۔<sup>2</sup>

1 (رواہ ابن ابی الدنیا وهو اثر اسرائیلی کما تری ولا حرج فیہ بحوالہ الفوائد 521/1)

2 (الدر المنثور، تفسیر سورة الانعام، ج 3، ص 345)



## مصیبت زدہ کو تسلی دینے پر سایہ عرش

جو مصیبت زدہ کو تسلی دے اس کے غم کو ہلکا کرنے کی کوشش کرے اور اسے تنہائی اور اکیلے پن کا احساس نہ ہونے دے۔ اسے اللہ جل شانہ قیامت کے روز اپنے عرش کا ٹھنڈا اور آرام دہ سایہ نصیب فرمائے گا۔

چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ مریض کی مزاج پرسی کرنے والے کو کیا اجر ملتا ہے؟

ارشاد فرمایا کہ یہ عمل اسے گناہوں سے یوں پاک صاف کر دیتا ہے جیسا کہ وہ پیدائش کے وقت گناہوں سے پاک تھا عرض کیا اے اللہ جنازہ کے ساتھ جانے والے کو کیا اجر ملتا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ میں اس شخص کی موت کے وقت فرشتے بھیجوں گا جو قبر تک جھنڈے لے کر ساتھ چلیں گے اور پھر میدان محشر تک بھی اس کے ساتھ ہوں گے عرض کیا گیا:

ما جزاء من عزی الشکلی

ترجمہ: ”یا اللہ کسی ایسی عورت کو تسلی دینے اور اس سے تعزیت کرنے کی کیا جزا جس کا بچہ فوت ہو گیا ہو؟“

ارشاد فرمایا:

اظلّٰہ فی ظلّی یوم لا ظلّ الا ظلّی

ترجمہ: ”میں اسے اپنے عرش کے سائے میں رکھوں گا جس دن کہ میرے عرش کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔“

(اخرجه الديلمی حوالہ تنبیہ الغافلین 285)



## سچے تاجر کے لئے سایہ عرش

قیامت کے روز اللہ جل شانہ کے عرش کے سایہ میں جگہ پانے والے خوش نصیب لوگوں میں سے وہ تاجر بھی ہیں جو اپنی تجارت میں سچائی، دیانت داری اور امانت داری کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائیں اور اس بات کی پروا نہ کریں کہ سچ بولنے سے انہیں کتنا خسارہ یا مالی نقصان ہوگا بلکہ ان کی نگاہ آخرت پر ہوتی ہے کہ تجارت میں دھوکا دہی، ملاوٹ اور جھوٹ بولنے والے سے میرا رب ناراض ہو جائے گا۔ اس لیے وہ اپنے کاروبار میں دیانت و امانت اور سچائی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

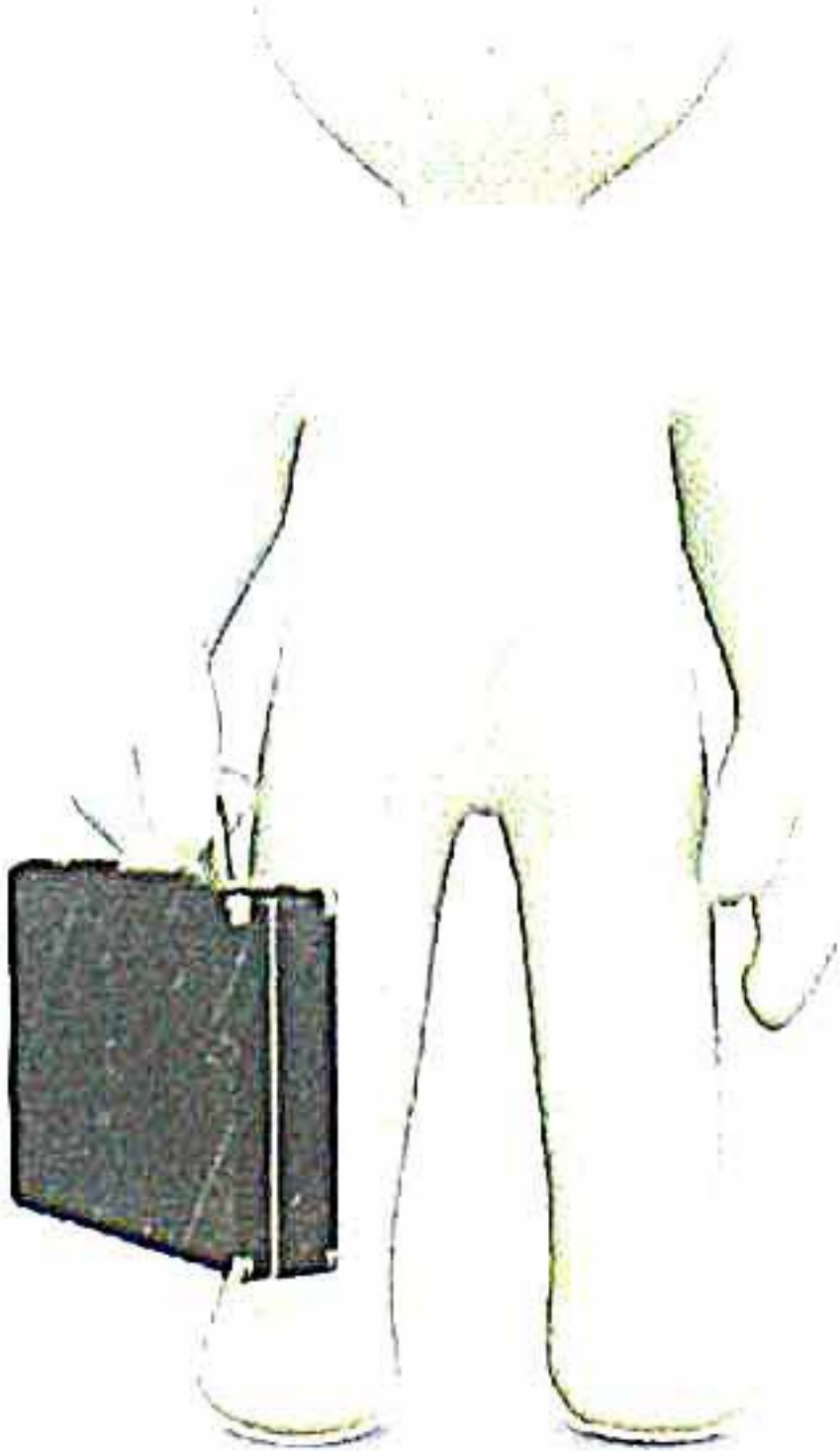
التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ تَحْتَ ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: ”سچا اور امانت دار تاجر روز قیامت عرش الہی کے سایہ تلے ہوگا۔“

(المرجع: صحيح وضعيف الجامع، تحقيق الالباني: (موضوع 6) انظر حديث: 502 في ضعيف الجامع، السلسلة الضعيفة، الجز: 5، رقم الحديث: 2405.

فائدہ: ”قیامت کے دن عرش کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ سورج بالکل سر کے قریب ہونے کی وجہ سے پوری مخلوق پریشان ہوگی۔ اور سایہ کے لئے تڑپے گی۔ چند اللہ کے مقرب بندے عرش کے سایہ میں شدت دھوپ کی تپش سے محفوظ ہوں گے۔ ان میں سچائی اور صفائی کے ساتھ تجارت کرنے والے بھی ہوں گے۔“

موجودہ دور میں لوگوں کے مزاج پر دنیا اور مال کی محبت غالب آنے کی وجہ سے سچائی سے تجارت ذرا مشکل ہے۔ تاجر مال نکالنے کے لئے کچھ نہ کچھ جھوٹ خلاف واقعہ بات بول ہی دیتا ہے۔ مثلاً یہ کہہ دیتا ہے یہ مال کہیں اور نہیں ملے گا ہم تم سے نفع نہیں لے رہے ہیں وغیرہ وغیرہ۔



حالانکہ دوسری جگہ مال مل رہا ہے اور یہ کچھ نہ کچھ نفع لے رہا ہے۔ پس سچا اور دیانت دار تاجر وہ ہے جو خلاف واقعہ بات نہ بولتا ہو۔ نقلی کو اصلی کہہ کر یا نقلی اور اصلی کو ملا کر دام میں دھوکا دے کر یا کسی لین دین میں کسی بھی طریقے سے بالکل دھوکا نہ دیتا ہو۔ فرائض واجبات شرع کا پابند ہو۔ چاہے مال کے بکے یا نہ بکے۔ نفع ہو یا نہ ہو معاملہ بالکل صاف اور سچائی کو ہاتھ سے نہ جانے دیتا ہو ایسی تجارت کرنے والا خدا کے مقرب بندوں کے ساتھ قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ہوگا۔

پس اے تجارت اور دکانداری کرنے والو۔ سچ اور صفائی کو ہاتھ سے مت جانے دو کرو فریب سے مال نہ نکالو۔ کل قیامت کے میدان میں عرش کے سایہ میں جگہ پاؤ گے۔

## سچا تاجر بروز قیامت انبیاء و صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

التَّاجِرُ الْأَمِينُ الصَّدُوقُ، مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: ”امانت دار تاجر جو اپنے معاملات میں سچ بولتا ہو (خرید و فروخت میں جھوٹ سے کام نہ

لیتا ہو) قیامت کے دن انبیاء

کرام اور حضرات صدیقین

و شہداء کے ساتھ ہوگا۔“

(جامع الترمذی، ابواب

البيوع، باب ماجاء في

التجار..... الخ الحديث

1209، ص 1772 والدارمی

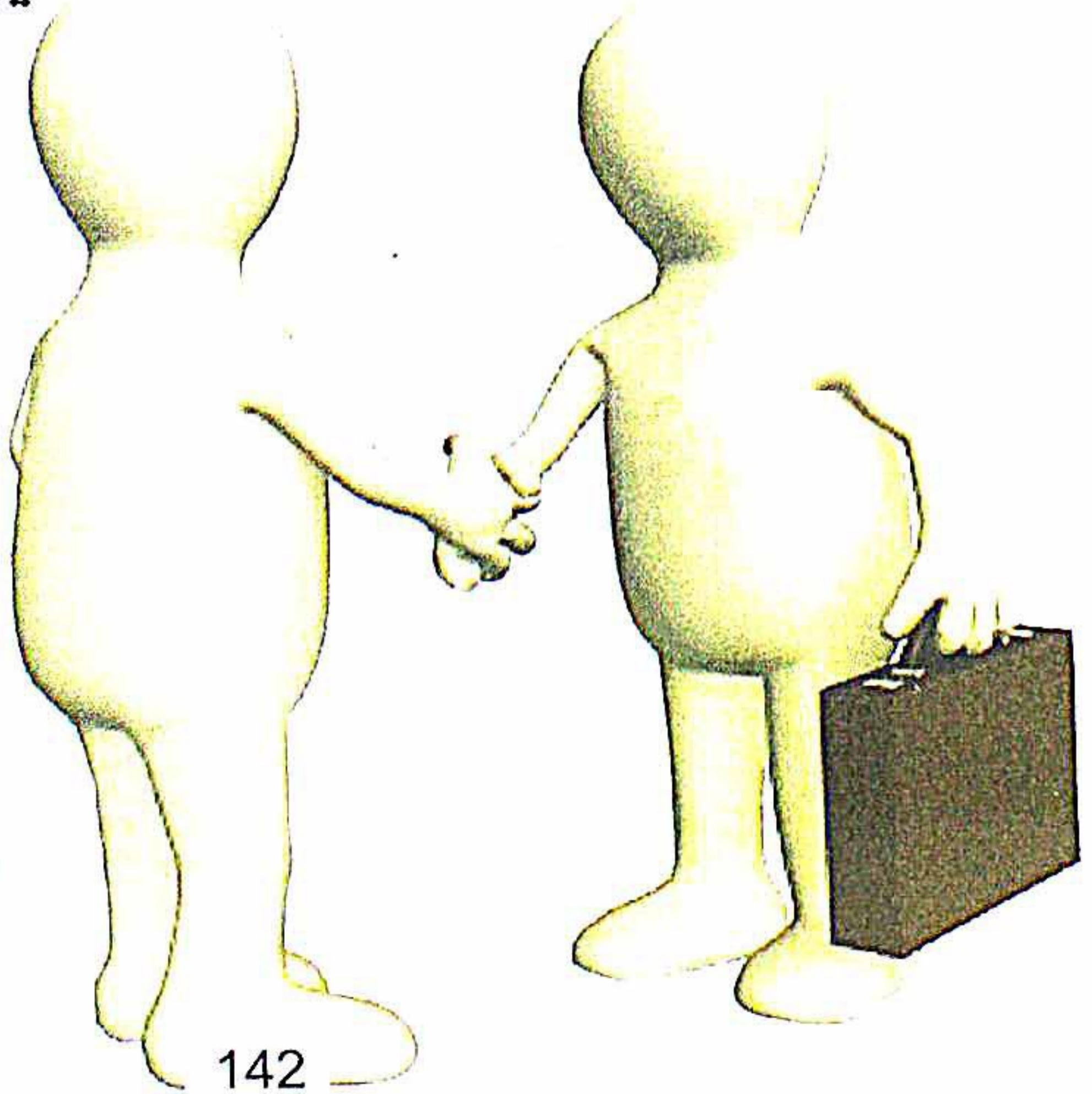
(247/2) والحاکم (6/2)

والدارقطنی (7/3) والبغوی

في شرح السنه (4/8) الحاکم

(6/2) والدارقطنی (7/3)

والبيهقي (266/5)





## تجارت میں سچ بولنے سے سایہ عرش کا مستحق بننے

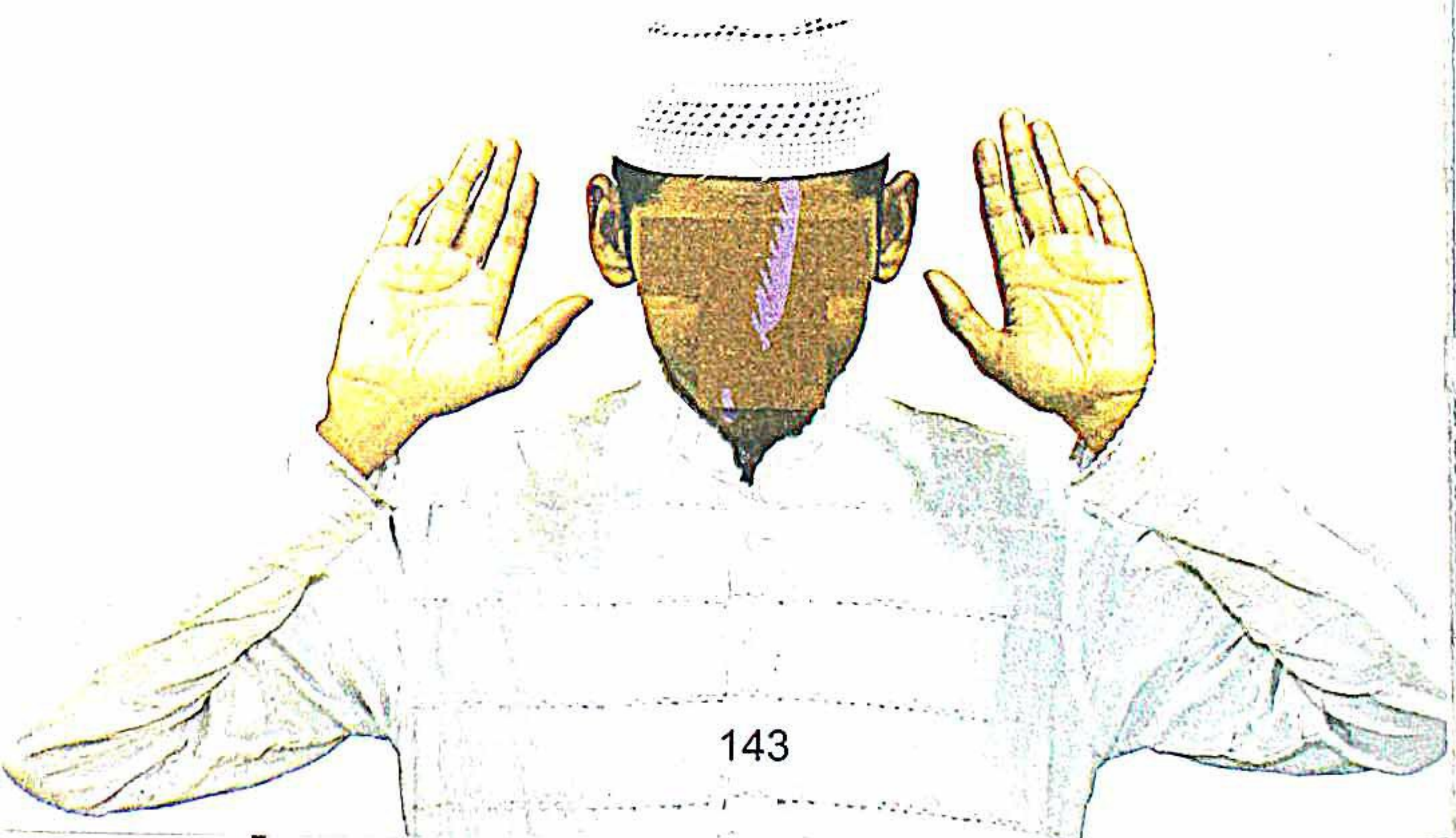
حضرت سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے ایک مرسل حدیث مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ سچ بولنے والا امانت دار تاجر (سایہ عرش پانے والے) سات افراد کے ساتھ قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہوگا۔ (الحدیث 9145، ج 4، ص 34)

**فائدہ:** ”سچا تاجر سے مراد یہ ہے۔ جو سچائی سے دیانت داری سے تجارت کرتا ہو۔ دھوکے جھوٹ وغیرہ سے بالکل پرہیز کرتا ہو۔ مال اور بھروسہ صحیح صحیح بتاتا ہو۔

دیکھئے اس حدیث پاک میں سچے، دیانت دار اور مکمل طور پر شرعی احکامات کے مطابق تجارت اور خرید و فروخت دکانداری کی کتنی فضیلت ہے۔ قیامت کے روز اسے سایہ عرش الہی نصیب ہوگا اور جنت میں اسے انبیاء و صدیقین کی رفاقت ملے گی۔

پس اے تاجرو! سچائی اور دیانت داری کے ساتھ تجارت کرو اور جنت میں بلا کسی رکاوٹ اور مزاحمت کے داخل ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ فرائض نماز وغیرہ کا اہتمام رکھو۔ پھر دیکھو اس کا شاندار انجام۔

سنو! عبادت گزار، عبادت اور ذکر و اذکار اور دین دنیا کی خدمت کر کے جنت میں جائیں گے۔ تم سچائی اور دیانت داری کے ساتھ تجارت کر کے جنت جاؤ، اور پہلے داخل ہو جاؤ۔



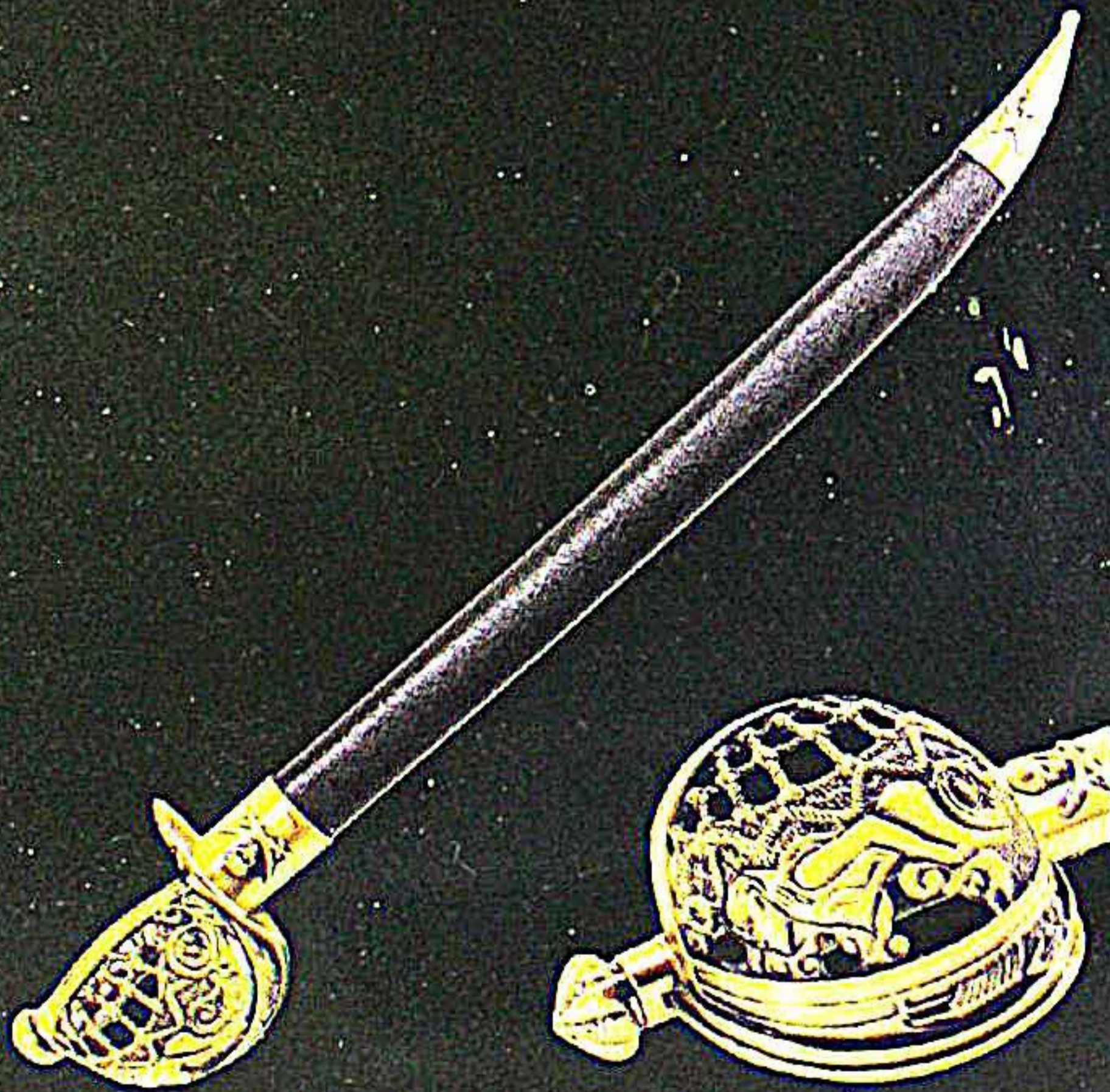
## مجاہد کی مدد کرنے پر سایہ عرش

روز محشر اللہ جل شانہ اپنے عرش کا ٹھنڈا سایہ جن نیک بخت لوگوں کو نصیب فرمائے گا، ان میں سے ایک وہ شخص بھی ہے جو اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والوں کی مدد کرے ان کے ساتھ تعاون کرے اور جہاد فی سبیل اللہ کے سلسلے میں انہیں آلات حرب و ضرب، اسلحہ اور مطلوبہ سامان مہیا کرے چنانچہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے راہ خدا عزوجل کے مجاہد یا تنگ دست مقروض یا مکاتب غلام کی آزادی میں اس کی مدد کی:

أَظَلَّهُ اللَّهُ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ

ترجمہ: ”اللہ عزوجل اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔“

(المسند للإمام احمد بن حنبل، حدیث رجل یسبی طلحة ونعیم بن مسعود، الحدیث 15987، ج 5، ص 413)



## یتیم اور بیوہ کی کفالت پر سایہ عرش

روز محشر اللہ جل شانہ اپنے عرش کا ٹھنڈا سایہ جن نیک بخت لوگوں کو نصیب فرمائے گا، ان میں سے ایک وہ شخص بھی ہے جو یتیم کے سر پر ہاتھ رکھے شفقت اور محبت کے ساتھ اس کی کفالت کرے اسی طرح کسی محتاج بیوہ عورت کی کفالت کرے اور اسے در بدر ہونے سے بچائے چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ تَكْفَلَ يَتِيمًا أَوْ أَرْمَلَةً أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرْجَمَةً: ”جس نے یتیم یا بیوہ کی کفالت کی، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔“

## یتیم اور بیوہ کی کفالت کرنے کا اجر و ثواب

حضرت سیدنا کعب الاحبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الہی میں عرض کی: ”اے میرے رب عزوجل جو کسی یتیم کو پناہ دے حتیٰ کہ وہ یتیم مستغنی ہو جائے یا کسی محتاج بیوہ کی کفالت کرے اس کی جزا کیا ہے؟“

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ”میں اسے اپنی جنت میں ٹھہراؤں گا اور اپنے (عرش کے) سائے میں اس دن جگہ دوں گا جس دن میرے (عرش کے) سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔“

خیال رہے کہ غیر محرم بیوہ کی کفالت اور اسے پناہ دینے میں اس بات کی احتیاط ضروری ہے کہ بے پردگی نہ ہو کیونکہ آج کل لوگ منہ بولے باپ، بھائی اور بیٹے وغیرہ بن جاتے ہیں اور خوب بے پردگی ہوتی ہے اور یوں اپنا نامہ اعمال گناہوں سے سیاہ کرتے رہتے ہیں۔



1 (البدور السافرة 349، مجمع الزوائد، کتاب الجنائز، باب تجهيز المیت..... الخ، الحدیث 4066، ج 3 ص 114، کتاب الزبد للامام احمد بن حنبل، زهد داؤد علیہ السلام، الحدیث 363 ص 105)

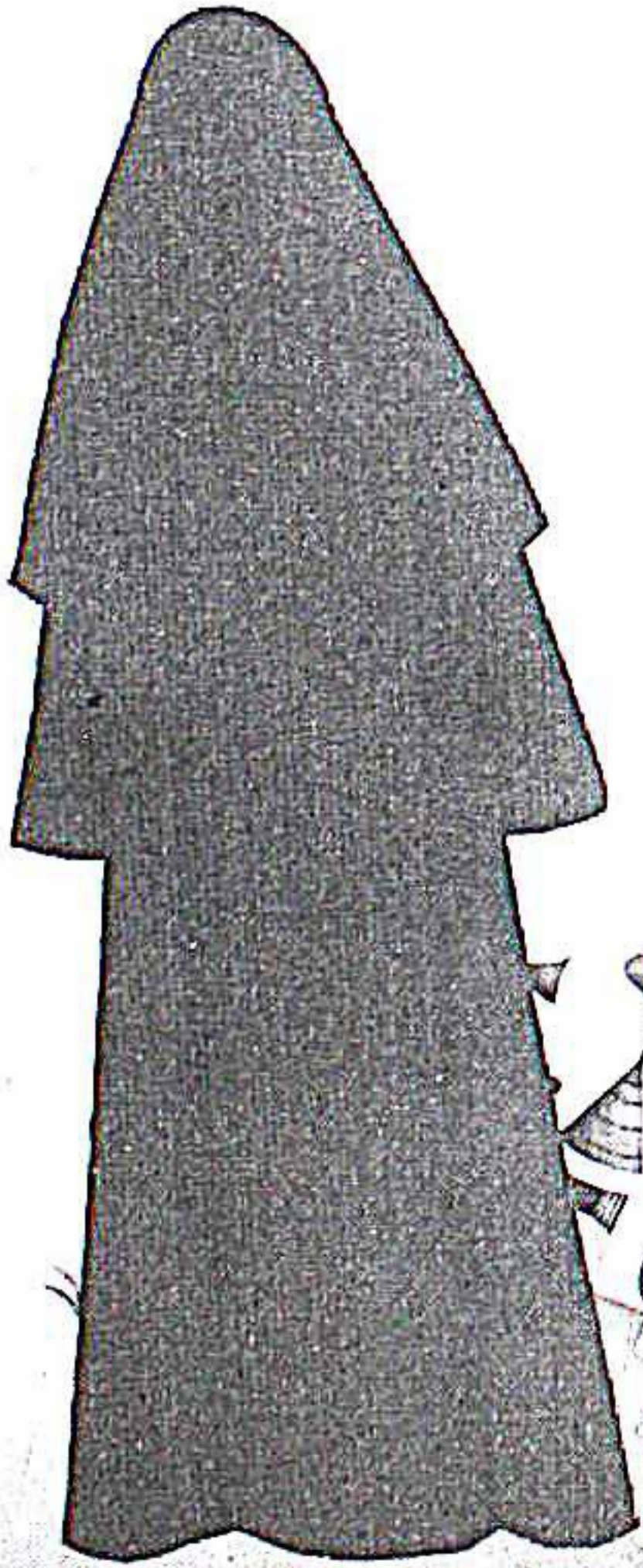
2 (حلیۃ الاولیاء، الحدیث 7717، ج 6، ص 38)

## ایک اہم مسئلے کی طرف توجہ

رشتوں کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مفتیان کرام ارشاد فرماتے ہیں کہ ”ان (یعنی منہ بولے باپ، بھائی اور بیٹے وغیرہ) سے بھی پردہ ہے کہ کسی کو باپ، بھائی، یا منہ بولا بیٹا بنالینے سے وہ حقیقی باپ، بھائی اور بیٹا نہیں بن جاتا۔ ان سے تو نکاح بھی درست ہے۔ ہمارے معاشرے میں منہ بولے رشتوں کا رواج عام ہے کوئی مرد کسی کو ”ماں“ بنائے ہوئے ہے، کوئی لڑکی کسی کو ”بھائی“ بنا بیٹھی ہے تو کسی خاتون نے کسی کو ”بیٹا“ بنا لیا ہے، کوئی کسی جوان لڑکی کا منہ بولا چچا ہے تو کوئی منہ بولا باپ اور پھر بے پردگیوں، بے تکلفیوں اور مخلوط دعوتوں کے گناہ کا وہ سیلاب ہے کہ الامان والحفیظ۔

صنف مخالف کے ساتھ منہ بولے رشتے قائم کرنے والوں اور والیوں کو اللہ عزوجل سے ڈرتے رہنا چاہئے۔ یقیناً شیطان پہلے سے بتا کر پھر وار نہیں کرتا۔ حدیث پاک میں آتا ہے، دنیا اور عورتوں سے بچو کیونکہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتوں کی وجہ سے اٹھا۔

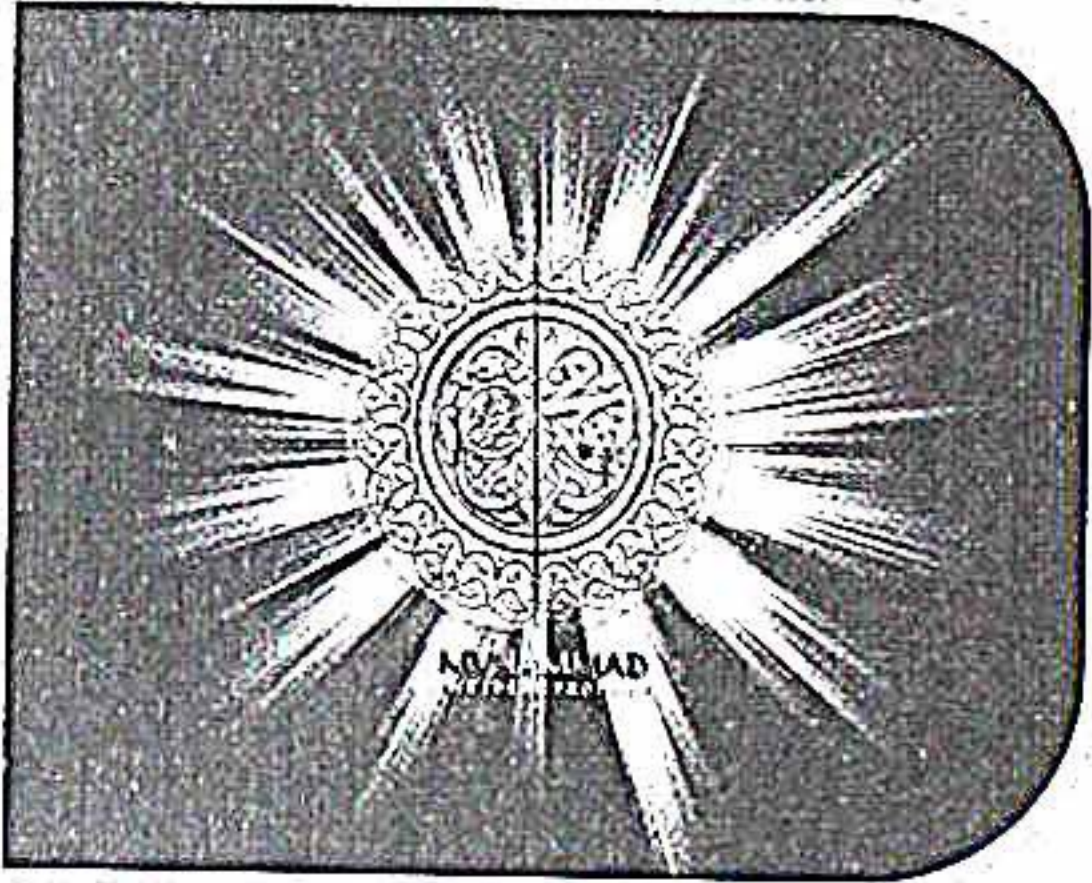
(صحیح مسلم ص 1465 حدیث 2742)



## یتیم کے ساتھ باپ کی سی شفقت پر عرش کا سایہ ملے گا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک موسیٰ بن عمران ایک دن راستہ سے گزر رہے تھے کہ انہیں اللہ تبارک و تعالیٰ نے پکارا ”اے موسیٰ!“ یہ آواز سن کر موسیٰ علیہ السلام نے دائیں بائیں دیکھا تو انہیں کوئی دکھائی نہ دیا پھر اللہ نے انہیں دوسری دفعہ پکارا کہ ”موسیٰ بن عمران!“ تو انہوں نے دائیں بائیں دیکھا مگر کوئی دکھائی نہ دیا تو خوف سے ان کے کندھے کپکپانے لگے۔

چنانچہ تیسری دفعہ انہیں آواز دی گئی اے موسیٰ بن عمران بے شک میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، تو موسیٰ علیہ السلام نے لبیک کہا اور سجدہ میں گر گئے اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! اپنے سر کو اٹھاؤ چنانچہ انہوں نے اپنے سر کو اٹھایا تو ارشاد ہوا، اے موسیٰ! میں چاہتا ہوں تجھے اس دن اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دوں جس دن میرے سایہ کے سوا کہیں سایہ نہیں ہوگا:



فَكُنْ لِلْيَتِيمِ كَأَبٍ الرَّحِيمِ  
تَرْجَمًا: ”پس تو یتیم کے لئے مہربان ب  
اپ کی مانند ہو جا“۔

وَ كُنْ لِلْأَرْمَلَةِ كَالزَّوْجِ الْعَطُوفِ  
تَرْجَمًا: ”اور بیوہ کے لئے رحم دل شوہر کی مانند“۔

اے موسیٰ! تو رحم کرے گا تو تجھ پر رحم کیا جائے گا، جیسا کہ بدلہ کے طور پر کیا جاتا ہے اور اے موسیٰ! بنی اسرائیل کو خبر دے جو بھی مجھے اس حال میں ملا کہ وہ احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا انکار کرنے والا ہوگا میں اسے آگ میں داخل کروں گا، خواہ ابراہیم خلیل اللہ اور موسیٰ کلیم اللہ ہی کیوں نہ ہوں، تو موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: الہی احمد کون ہیں؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے میری عزت و جلال کی قسم! میں نے ان سے بڑھ کر اکرام والا کسی کو پیدا نہیں فرمایا اور ان کا نام آسمان وزمین اور شمس و قمر کی پیدائش سے بھی پہلے اپنے نام کے ساتھ عرش میں لکھ دیا تھا۔

(ظلال الجنة، رقم الحدیث 696)

# یتیم پر رحم کرنے والے کو قیامت میں عذاب نہیں ہوگا

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ فرماتے ہیں: اس ذات پاک کی قسم، جس نے مجھے حق کے ساتھ دنیا میں بھیجا ہے۔

لَا يُعَذِّبُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ رَحِمَ الْيَتِيمَ  
تَرْجَمَةً: ”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو عذاب نہیں دے گا جو یتیم پر رحم کرے۔“  
وَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ

تَرْجَمَةً: ”اور اس سے نرمی سے گفتگو کرے۔“

یہ رسول اللہ ﷺ کی چند حدیثیں یتیم کی خدمت کے بارے میں ہیں۔ ان احادیث سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یتیم کی خدمت کرنے میں کتنا بڑا ثواب ہے قرآن مجید میں متعدد جگہ یتیم کا بیان آیا ہے۔ مثلاً

فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ  
تَرْجَمَةً: ”یتیم کو مت دباؤ یعنی اس کے ساتھ سختی سے پیش نہ آؤ اور اس کے مال کو نہ کھاؤ۔“

جو لوگ یتیم کی عزت اور خدمت نہیں کرتے ان کے اوپر عذاب نازل ہوتا ہے اور ان کی روزی تنگ ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ ۖ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ﴿٦١﴾ كَلَّا  
بَلْ لَا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ۖ ﴿٦٢﴾ وَلَا تَحْضُونَ عَلَىٰ طَعَامِ  
الْمِسْكِينِ ﴿٨١﴾

تَرْجَمَةً: ”جب خدا سے آزماتا ہے اور اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا، ہرگز نہیں۔ بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے اور مسکین کے کھلانے پر کسی کو آمادہ نہیں کرتے ہو۔“  
(سورة الفجر)

اور جو لوگ یتیموں اور مسکینوں کی عزت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی بڑی تعریف کرتا ہے۔

وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ﴿٨﴾

ترجمہ: ”نیت بخت وہ لوگ ہیں جو اللہ کی محبت میں یتیم و مسکین اور قیدی کو کھانا

(سورۃ الانسان)

کھلاتے ہیں۔“

اور جو لوگ ناجائز طریقے سے یتیموں کے مال پر قبضہ کر کے اسے کھا جاتے ہیں ان کے لئے

سخت وعید ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي

بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلُونَ سَعِيرًا

ترجمہ: ”جو لوگ یتیموں کے مال کو ناحق کھا جاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ کے

انگارے بھرتے ہیں اور عنقریب یہ لوگ دوزخ میں داخل ہوں گے۔“

یتیم بچوں کے مال کو خیانت اور اسراف سے نہیں خرچ کرنا چاہئے اور نہ ان کو بے سمجھی

کے زمانے میں سپرد کرنا چاہئے۔ تاکہ وہ نادانی کے زمانہ میں اس کو ضائع نہ کر دیں سرپرستوں

اور متولیوں کو زیادہ خیال رکھنا چاہئے۔ جب یتیم بچے شعور اور بلوغ کی عمر کو پہنچ جائیں اس

وقت ان کا مال ان کے حوالہ کر دیا جائے۔

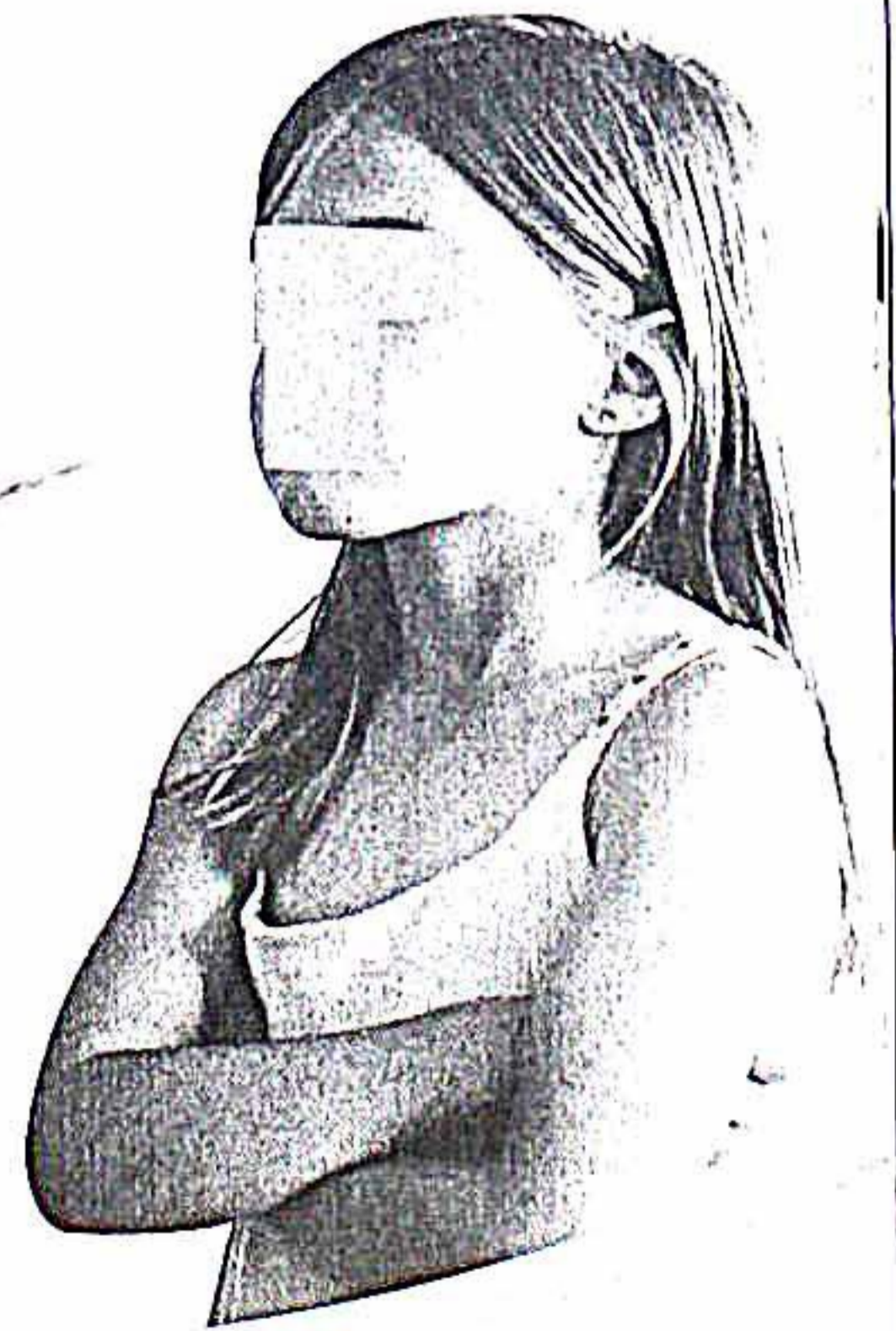


## یتیم کو بلاوجہ سے مارنا برا ہے

حدیث شریف میں ہے کہ ایک آدمی نے آنحضرت ﷺ سے سوال کیا کہ میرے پاس ایک یتیم رہتا ہے کیا میں اسے کسی بات پر مار پیٹ لیا کروں؟  
 ارشاد فرمایا جس قسم کی باتوں پر اپنے بیٹے کو پیٹتا ہے اسے بھی پیٹ لیا کر یعنی تربیت کے لئے مارنے میں کوئی حرج نہیں مگر مار شدید نہ ہو جیسا کہ عموماً اپنی اولاد کی تربیت میں ایسا ہوتا ہے حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض دفعہ تھپڑ مارنا یتیم کو حلوہ کھلانے سے زیادہ مفید ہے۔ فقہاء فرماتے ہیں کہ اگر مارے بغیر تربیت ممکن ہو تو یہی بہتر ہے کہ اسے نہ مارے کیونکہ یتیم کو مارنا بھی بہت بری بات ہے۔

## یتیم کے رونے سے عرش الہی لرز جاتا ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی یتیم کو مارتا ہے تو اس کے رونے سے رحمن کا عرش ہلنے لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے فرشتوں اس بچے کو کس نے رلایا ہے جس کے باپ کو میں نے تہ زمین میں چھپا دیا ہے خود جانتے ہوئے بھی جب یہ سوال ہوتا ہے اور فرشتے عرض کرتے ہیں یا اللہ ہمیں کچھ علم نہیں تو فرماتے ہیں کہ میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میری رضا کے لئے اس یتیم بچے کو جو شخص خوش کرے گا میں اسے قیامت کے دن اپنی طرف سے خوش کروں گا۔





## نبی کریم ﷺ کی یتیموں پر شفقت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ یتیموں کے سروں پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے اور پیار کرتے تھے اور خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی معمول تھا۔

## یتیم کے لئے مہربان باپ بن جاؤ

حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ نے حضرت داؤد علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ یتیم کے لئے مہربان باپ کی طرح بن جاؤ اور یہ بھی جان رکھو کہ جیسا کاشت کرو گے ویسا ہی کاٹو گے اور جان لو کہ نیک عورت کی مثال اپنے خاوند کے حق میں یوں ہے جیسے کسی بادشاہ کے سر پر سونے کا تاج ہو جسے دیکھ کر اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہوں اور بری عورت کی مثال اس کے خاوند کے حق میں یوں ہے جیسے کسی بڑے بوڑھے کو بھاری بوجھ اٹھوا دیا جائے۔

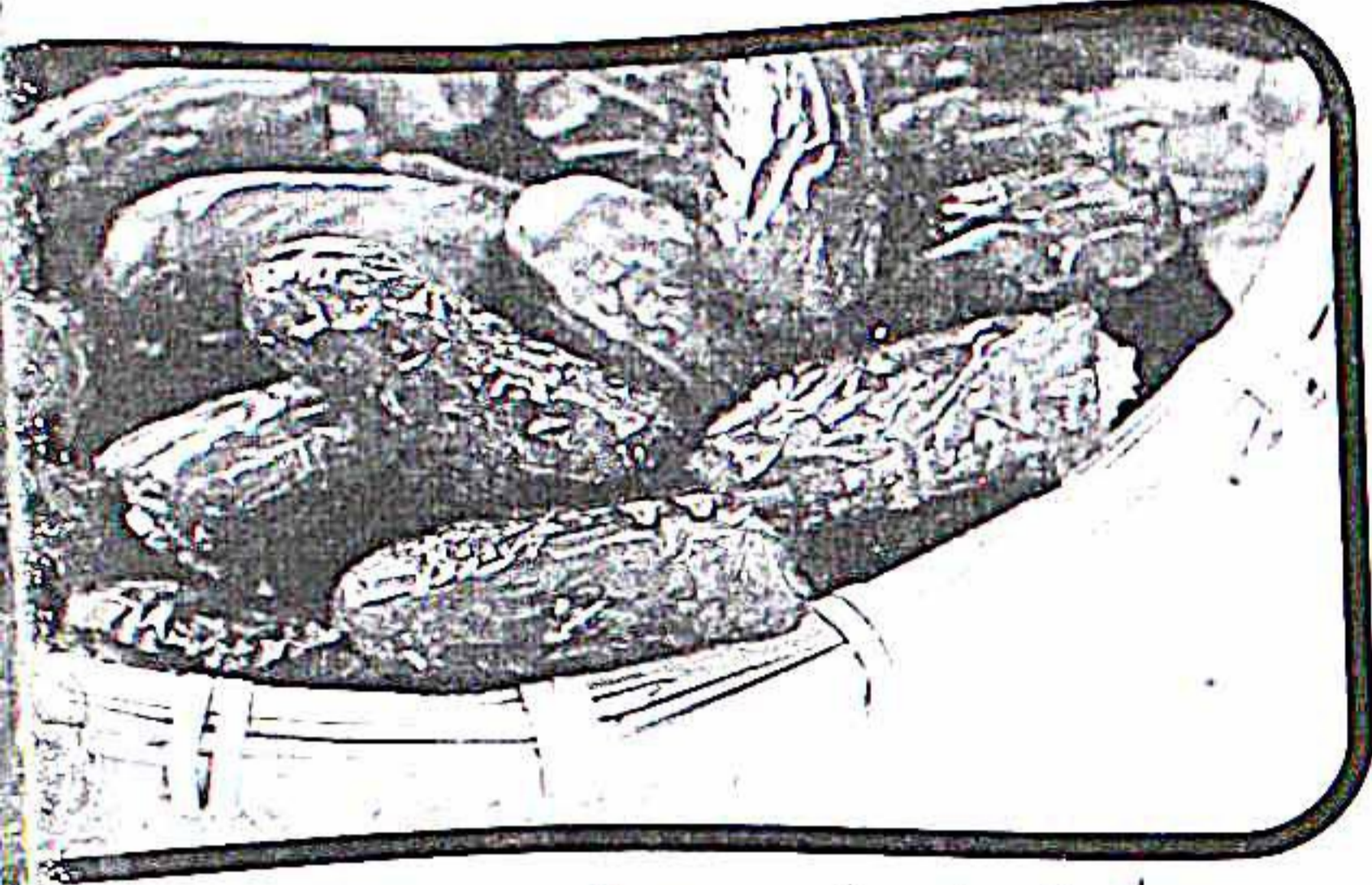
## یتیم کی دیکھ بھال کرنے والا رسول اللہ ﷺ کے قریب تر ہوگا

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اور یتیم بچے کی دیکھ بھال کرنے والا جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح قریب قریب ہوں گے آپ ﷺ نے دو انگلیاں ملاتے ہوئے اشارہ بھی فرمایا ابو عمران جونی رضی اللہ عنہ ابو خلیل رضی اللہ عنہ

سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت داؤد علیہ السلام کے سوالات میں جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کئے یہ بھی پڑھا کہ آپ نے پوچھا یا اللہ اس شخص کی جزا کیا ہے جو کسی یتیم بچے اور بیوہ عورت کا محض تیری رضا کے لئے سہارا بنتا ہے؟ ارشاد فرمایا اس کی جزا یہ ہے کہ میں اسے اپنے سایہ میں اس وقت پناہ دوں گا جب کہ میرے عرش کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

(تنبیہ الغافلین، صفحہ 378)

## روزہ رکھ کر سایہ عرش حاصل کریں



روز قیامت اللہ جل شانہ اپنے عرش کا سایہ جن نیک بخت لوگوں کو نصیب فرمائے گا، ان میں سے وہ مومنین بھی ہوں گے جو روزوں کا اہتمام کرتے ہیں کیونکہ روزہ ایسا عمل ہے جس میں عام طور پر دکھاوا ممکن

نہیں ہوتا اور اس کو چھپانا بھی آسان ہوتا ہے اسی لئے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کا اجر خود عطا فرمائیں گے۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

الصَّائِمُونَ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ

تَرْجَمَةً: ”اور روزے دار بھی عرش کے سایہ تلے ہوں گے“۔ (دیلمی)

حضرت سیدنا مغیث بن سمی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

بروز قیامت سورج لوگوں کے سروں سے چند گز کے فاصلے پر ہوگا اور جہنم کے دروازے کھول دیئے جائیں گے، تو اس کی لو اور سخت گرمی ان کی طرف چلے گی اور جہنم کی تپش ان کی طرف بڑھے گی حتیٰ کہ زمین پر ان کا پسینہ بہنے لگے گا جو سڑی ہوئی لاش سے زیادہ بدبودار ہوگا مگر اس وقت روزہ دار عرش کے سائے میں ہوں گے۔<sup>1</sup>

## روزہ قیامت میں نور کا بادل بن کر آئے گا

حضرت قیس الجہنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رمضان المبارک میں جس دن کوئی بندہ روزہ رکھتا ہے تو وہ روزہ قیامت کے دن نور کے ایک بادل کی شکل میں آئے گا۔ اس بادل میں موتیوں کا ایک محل ہوگا جس کے ستر دروازے ہوں گے اور ہر دروازہ سرخ یا قوت کا ہوگا۔<sup>2</sup>

1 (الدر المنثور، سورة البقرة، تحت الاية، 184، ج 1، ص 442)

2 (اخرجه ابن حميد بن زغويه في فضائل الاعمال)

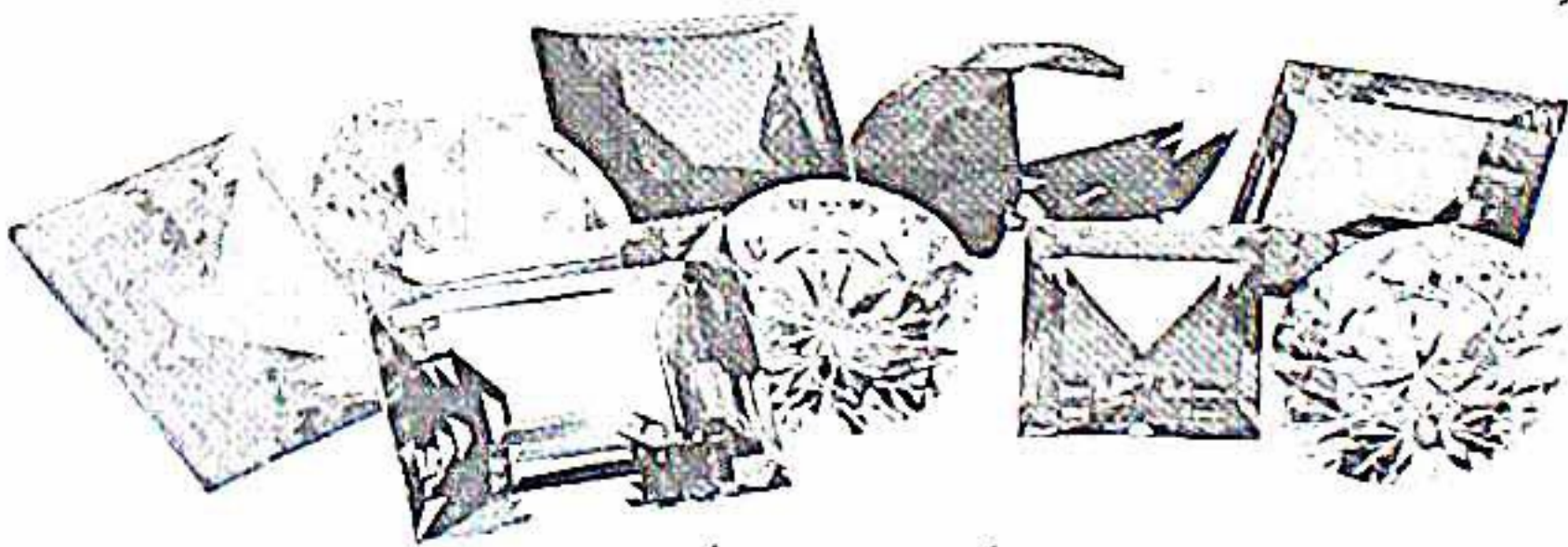
روزے داروں کیلئے عرش کے نیچے سونے کا دسترخوان بچھایا جائے گا  
 حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ روزے داروں کے لئے عرش کے  
 نیچے ہیرے جواہرات سے مرصع سونے کا دسترخوان بچھایا جائے گا، اس پر جنت کے انواع  
 واقسام کے کھانے، مشروبات اور پھل سجے ہوں گے، پس روزے دار کھائیں گے اور پیئیں  
 گے اور لذت حاصل کریں گے جب کہ لوگ حساب کی سختی میں ہوں گے۔<sup>1</sup>

## دوزخ سے 50 سال مسافت کی دوری

جناب رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:  
 جس نے رضائے الہی کے لئے ایک دن کا نفل روزہ رکھا تو اللہ عزوجل اس کے اور  
 دوزخ کے درمیان ایک تیز رفتار سوار کی پچاس سالہ مسافت کا فاصلہ فرمادے گا۔<sup>2</sup>

## محشر میں روزہ داروں کے مزے

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت کے دن روزے دار قبروں سے نکلیں گے تو  
 وہ روزے کی بو سے پہچانے جائیں گے، ان کے سامنے طرح طرح کے کھانے اور پانی کے  
 کوزے جن پر مشک سے مہر ہوگی پیش کئے جائیں گے اور انہیں کہا جائے گا کھاؤ کل تم



بھوکے تھے، پیو کل تم  
 پیاسے تھے، آرام کرو کل تم  
 تھکے ہوئے تھے پس وہ

کھائیں گے، پیئیں گے اور آرام کریں گے حالانکہ لوگ حساب کی مشقت اور پیاس  
 میں مبتلا ہوں گے۔<sup>3</sup>

1 (الفردوس بماثور الخطاب الحدیث 490/5، 8853)

2 (کنز العمال، کتاب الصوم، الحدیث: 24149 ج 8، ص 255)

3 (جامع الاحادیث للسیوطی، الهمزة مع الکاف، الحدیث: 2462 ج 1 ص 358)

## روزہ رکھنا صحت کے لئے مفید ہے

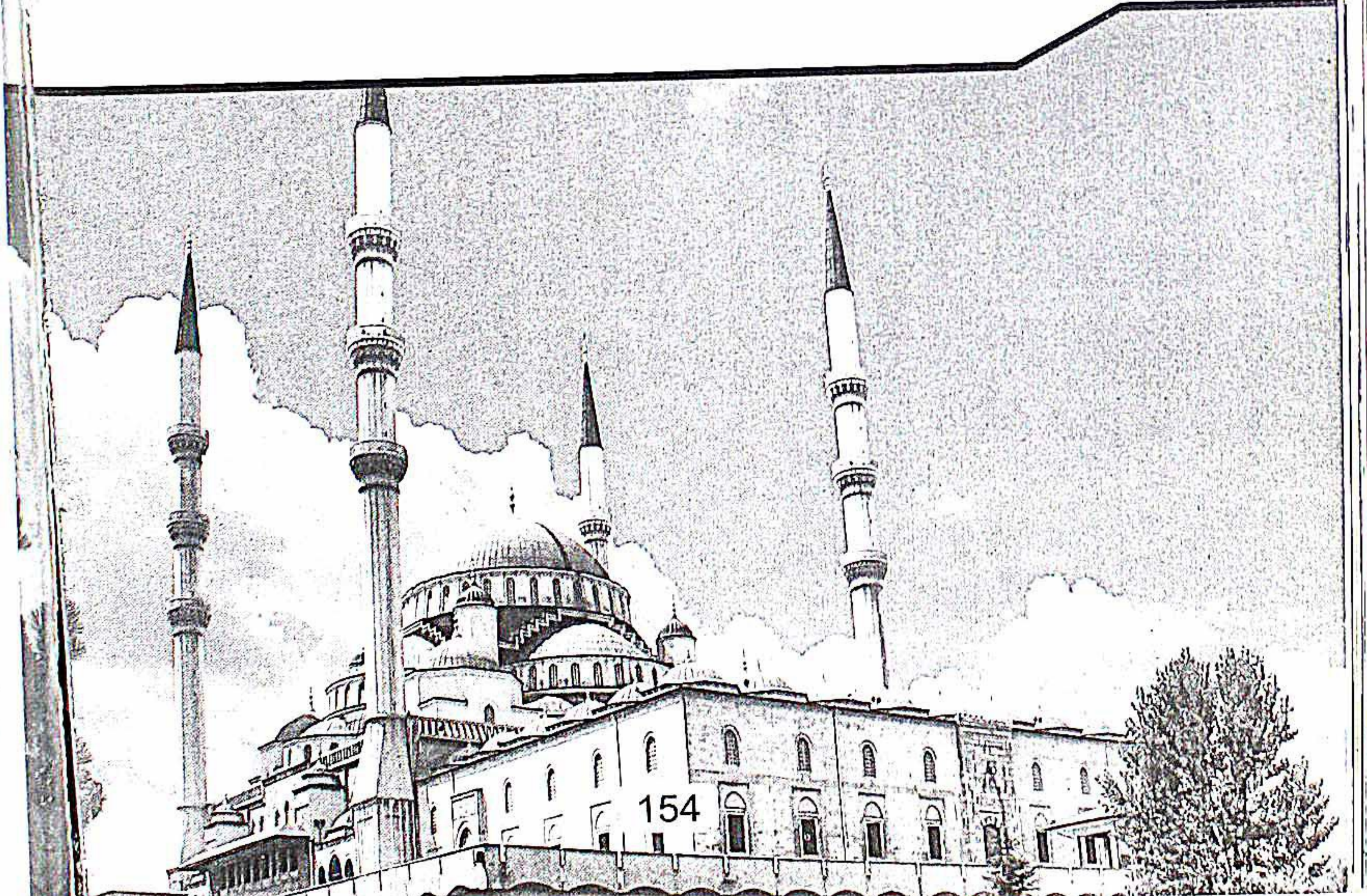
حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاد کیا کرو خود کفیل ہو جاؤ گے، روزے رکھو تندرست ہو جاؤ گے اور سفر کیا کرو غنی (یعنی مالدار) ہو جاؤ گے۔<sup>1</sup>

## شیطان کی پریشانی

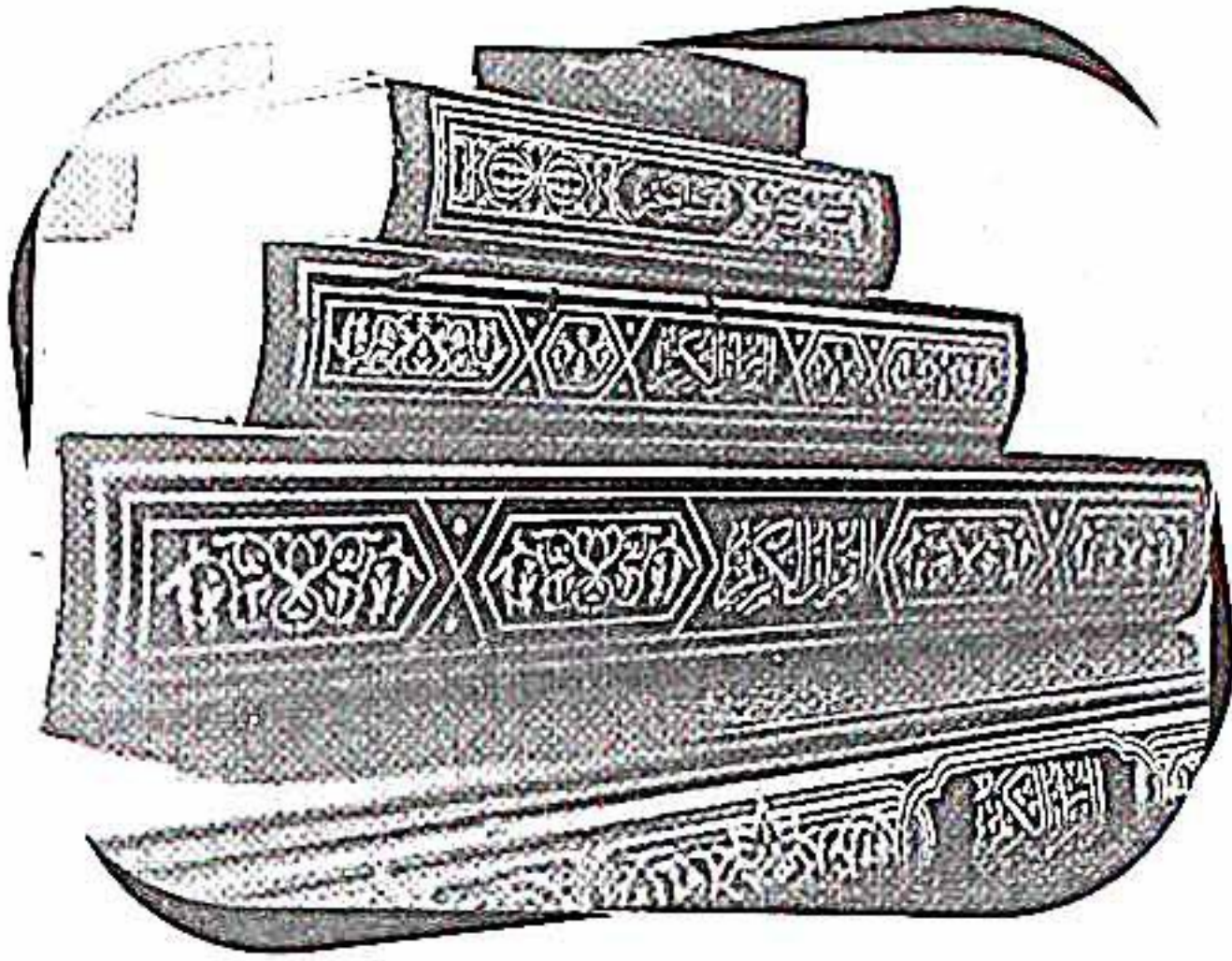
ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد کے دروازے پر شیطان کو حیران و پریشان کھڑے ہوئے دیکھ کر پوچھا: کیا بات ہے؟.... شیطان نے کہا: اندر دیکھئے! انہوں نے اندر دیکھا تو ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اور ایک آدمی مسجد کے دروازے کے پاس سو رہا تھا۔ شیطان نے بتایا کہ وہ جو اندر نماز پڑھ رہا ہے اس کے دل میں وسوسہ ڈالنے کے لئے میں اندر جانا چاہتا ہوں لیکن جو دروازے کے قریب سو رہا ہے، یہ روزہ دار ہے، یہ سویا ہوا روزہ دار جب سانس باہر نکالتا ہے تو اس کی وہ سانس میرے لئے شعلہ بن کر مجھے اندر جانے سے روک دیتی ہے۔<sup>2</sup>

1 (المعجم الاوسط للطبرانی، من اسمہ موسیٰ، الحدیث: 8312، ج6، ص146)

2 (الروض الفائق، المجلس الخامس فی فضل شهر..... الخ، ص39)



## اذان دینے والوں کے لئے سایہ عرش



قیامت کے سخت ترین دن جن خوش نصیب لوگوں کو عرش الہی کا ٹھنڈا سایہ نصیب ہوگا ان میں سے ایک وہ مسلمان بھی ہے جو اذان دینے کے لئے خود کو وقف کر دے اور اس کا یہ عمل خالص اللہ کی رضا کے لئے ہو۔ چنانچہ حدیث

شریف میں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن تین آدم مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے، اولین اور آخرین سب ان پر رشک کریں گے۔

وَرَجُلٌ يُنَادِي بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ

تَرْجَمَةً: ”ان میں سے ایک وہ شخص جو رات دن پانچ نمازوں کے لئے اذان دے“۔<sup>1</sup>

ایک اور روایت میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تین آدمی اللہ کے عرش کے سایہ کے نیچے ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کوئی اور سایہ نہ ہوگا:

① إِمَامٌ عَادِلٌ

تَرْجَمَةً: ”عادل بادشاہ“۔

② مُؤَذِّنٌ حَافِظٌ

تَرْجَمَةً: ”(نماز کے) اوقات کی حفاظت اور پابندی کرنے والا مؤذن“۔

③ وَقَارِيءُ الْقُرْآنِ يَقْرَأُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِائَتِي آيَةٍ

تَرْجَمَةً: ”قرآن کا قاری جو ہر رات کو دو سو آیات تلاوت کرتا ہو“۔<sup>2</sup>

2 (باب الحدیث مصنف علامہ سیوطی)

1 (طبرانی فی الاوسط)

## قیامت کے دن مؤذنین زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا:

الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: ”مؤذن قیامت کے دن سب لوگوں سے زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے۔“

فائدہ: چونکہ مؤذنین نے دنیا میں روزانہ پانچ وقت اللہ کا نام بلند کیا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ ان کے قد قیامت کے دن باقی لوگوں کی بہ نسبت اونچے کر دیں گے۔ گردن لمبی ہونے کا معنی ان کا قد اونچا ہونا ہے تاکہ وہ باقی لوگوں سے اس شکل میں ممتاز نظر آئیں۔

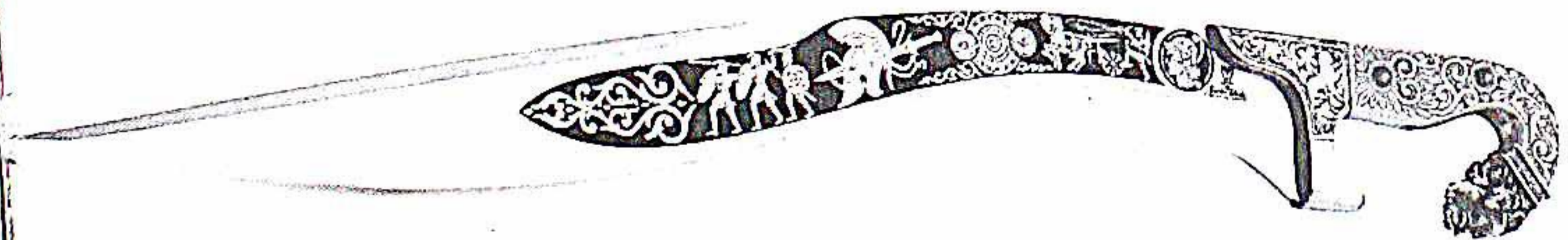
اذان کا ثواب معلوم ہو جائے تو آپس میں لڑنے کی نوبت آئے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگ اذان کے ثواب کو جان لیں تو تلواروں سے لڑائی کریں۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اس قدر ثواب ہے کہ لوگ اس کے ثواب کو حاصل کرنے کے لئے اذان دینے پر باہم تلوار سے لڑنے کی نوبت آجائے تو دریغ نہ کریں اور اس فضیلت کے حصول کے لیے لڑنے جھگڑنے کو گوارا کر لیں۔

(آخر جہ مسلم فی کتاب الصلاة 1/290، الحدیث 14/387، وابن ماجہ فی کتاب الأذن والسنة فیہا 1/340، الحدیث 725، والا امام أحمد فی مسندہ 3/207، الحدیث 12735، والبیہقی فی الکبریٰ 1/635، الحدیث 2036، فی کتاب الصلاة)

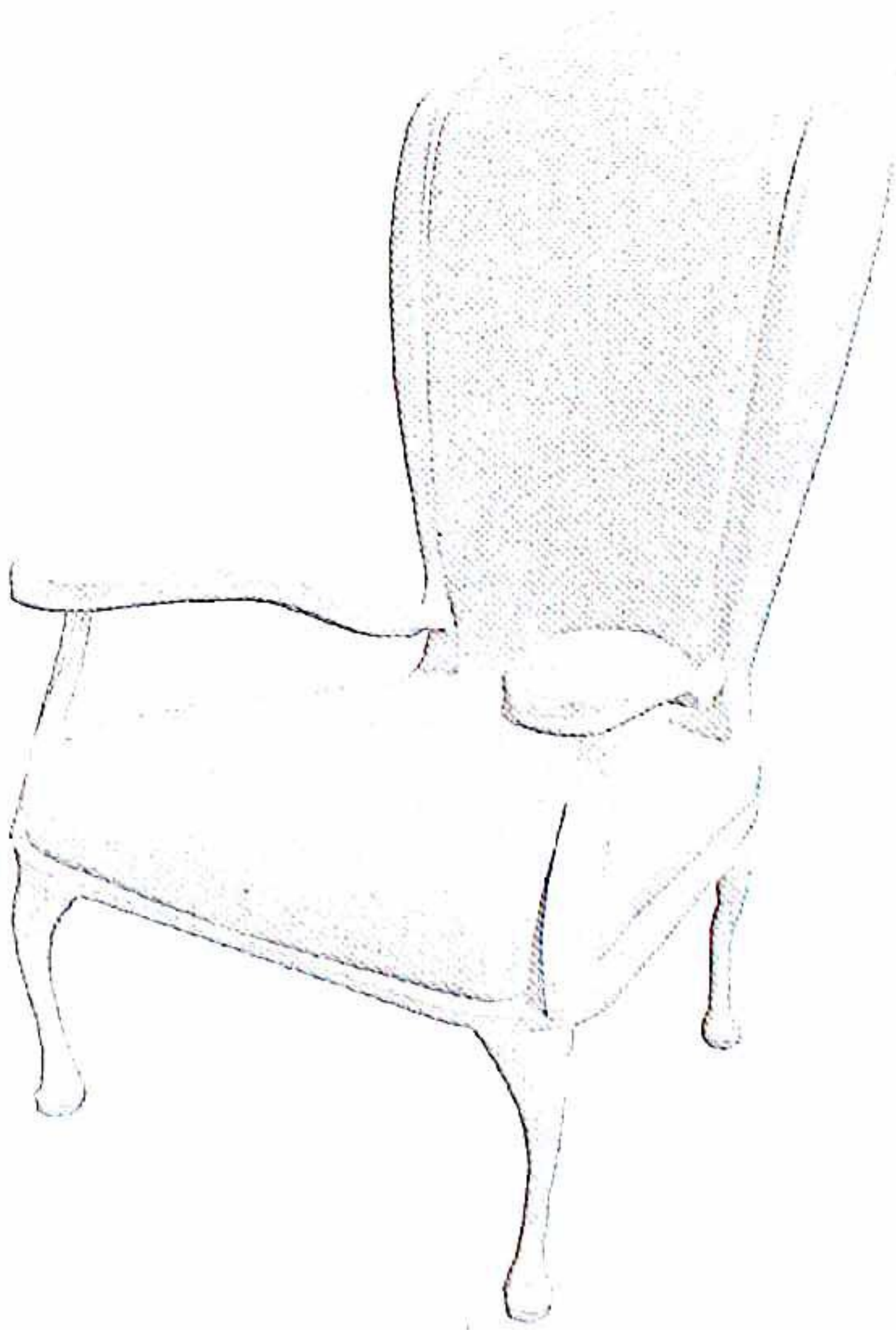
(شمائل کبریٰ، صفحہ 6/316)



## مؤذنین کے لئے سونے کی کرسیاں نور کے گنبد

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو سونے کی کرسیاں لائی جائیں گی جو موتیوں اور یاقوت سے جڑی ہوں گی، اس پر باریک اور سبز ریشمی کپڑے بچھے ہوں گے، پھر ان پر نور کے گنبد بنائے جائیں گے اور یہ ندا دی جائے گی: مؤذنین کہاں ہیں؟ پس وہ کھڑے ہوں گے اور ان کی گردنیں سب سے لمبی ہوں گی ان سے کہا جائے گا: ان گنبدوں کے نیچے ان کرسیوں پر بیٹھ جاؤ یہاں تک کہ اللہ عزوجل لوگوں کا حساب فرمادے، بے شک آج کے دن تم پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ تم غمگین ہو گے۔

(تاریخ بغداد، الرقم: 4480 داؤد بن ابراہیم بن داؤد..... الخ، ج 8، ص 374)



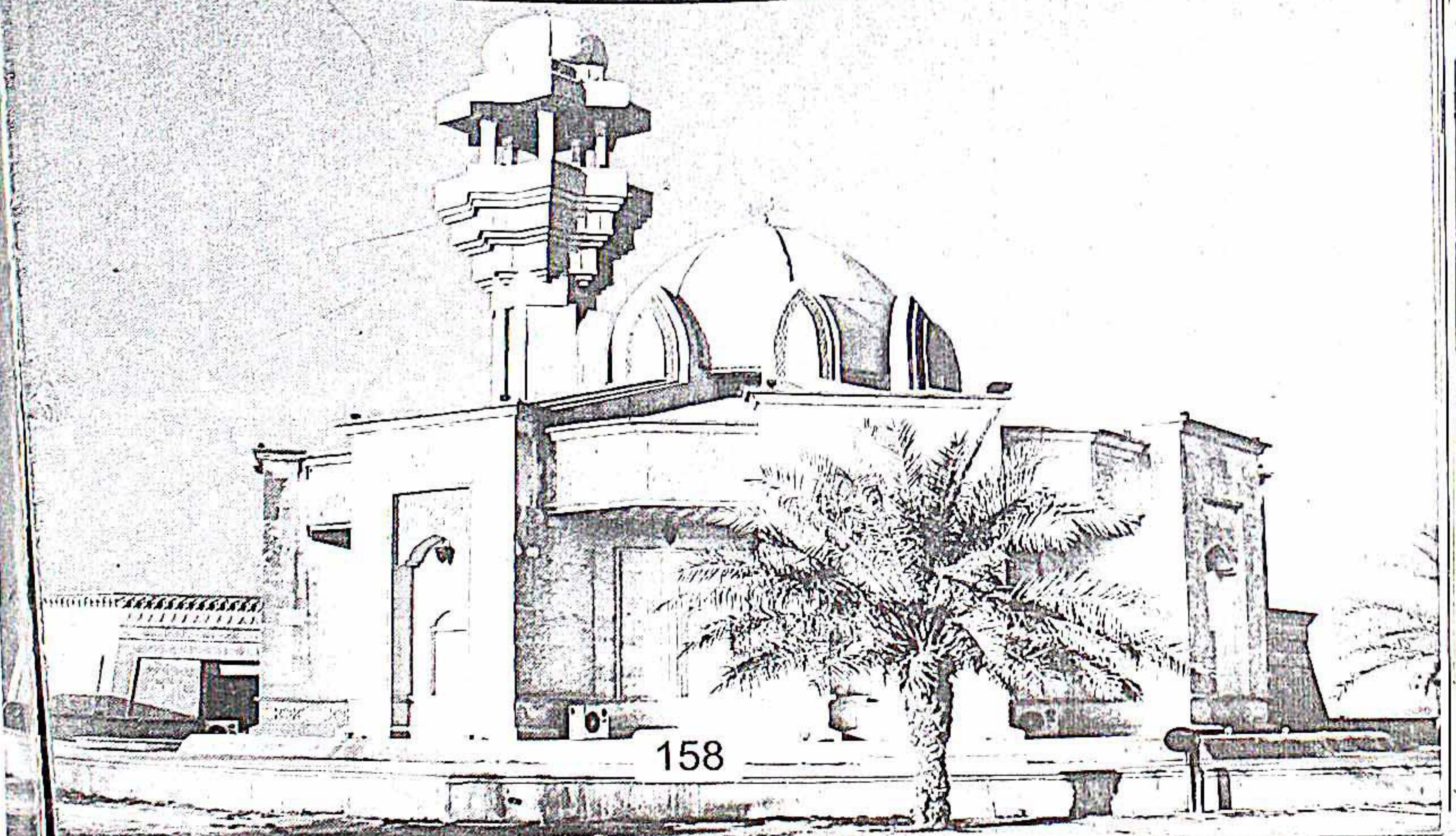
## قیامت کے دن مؤذنین لمبی گردن کی وجہ سے پہچانے جائیں گے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ قیامت میں مؤذن لمبی گردن کی وجہ سے پہچانے جائیں گے۔

(طبرانی اوسط)

فائدہ: بعض علماء کا خیال ہے کہ لمبی گردن سے مراد یہ ہے کہ ان کے عمل تمام لوگوں سے زیادہ ہوں گے۔ جب کہ بعض کا کہنا ہے کہ وہ واقعتاً لمبی گردن والے ہوں گے، کیونکہ لوگ قیامت کے دن شدید تکلیف اور اذدھام میں ہوں گے۔ بعض لوگوں کا پسینہ منہ میں پڑ رہا ہوگا اور بعض کا پسینہ کانوں کی لوتک پہنچ جائے گا اور بعض کے سر سے اوپر گزر جائے گا۔ ایسے حالات میں مؤذنین کی گردنیں لمبی ہوں گی اور ان کے سر بلند ہوں گے۔ وہ جنت میں داخلے کی اجازت کے انتظار میں ہوں گے۔ اس کے علاوہ بھی اس کے مفہوم بیان ہوئے ہیں۔

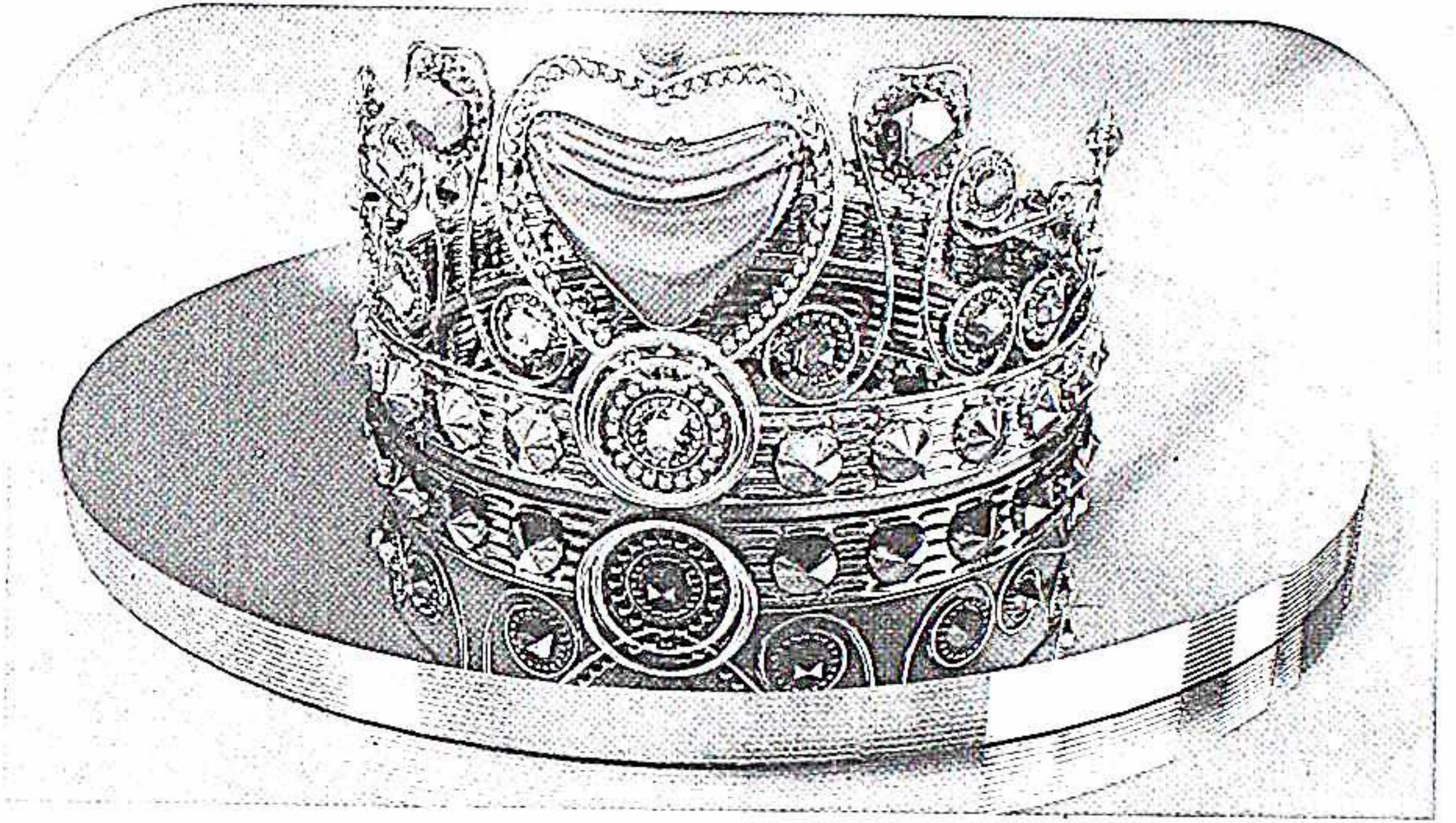
میرا خیال یہ ہے کہ ان کی گردنیں لمبی نہیں ہوں گی، ان کا مقام بلند ہوگا۔ وہ کستوری کے ٹیلے پر ہوں گے، جب کہ باقی لوگ ارض محشر میں ہوں گے، جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں آیا ہے۔ لہذا لوگوں کے قد تو برابر ہوں گے، لیکن مؤذن اپنے اعلیٰ مرتبے کے باعث لوگوں کے اوپر سے جھانک رہے ہوں گے، کیونکہ یہ بلند جگہ پر ہوں گے اور یہ مفہوم بعید نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔





## شہید ہو کر عرش کا سایہ حاصل کریں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مقتول وہ ہیں جو اپنی جان مال سب کچھ اللہ کے دین کی سر بلندی کے لئے نثار کریں چنانچہ مقتول تین قسم کے ہیں:

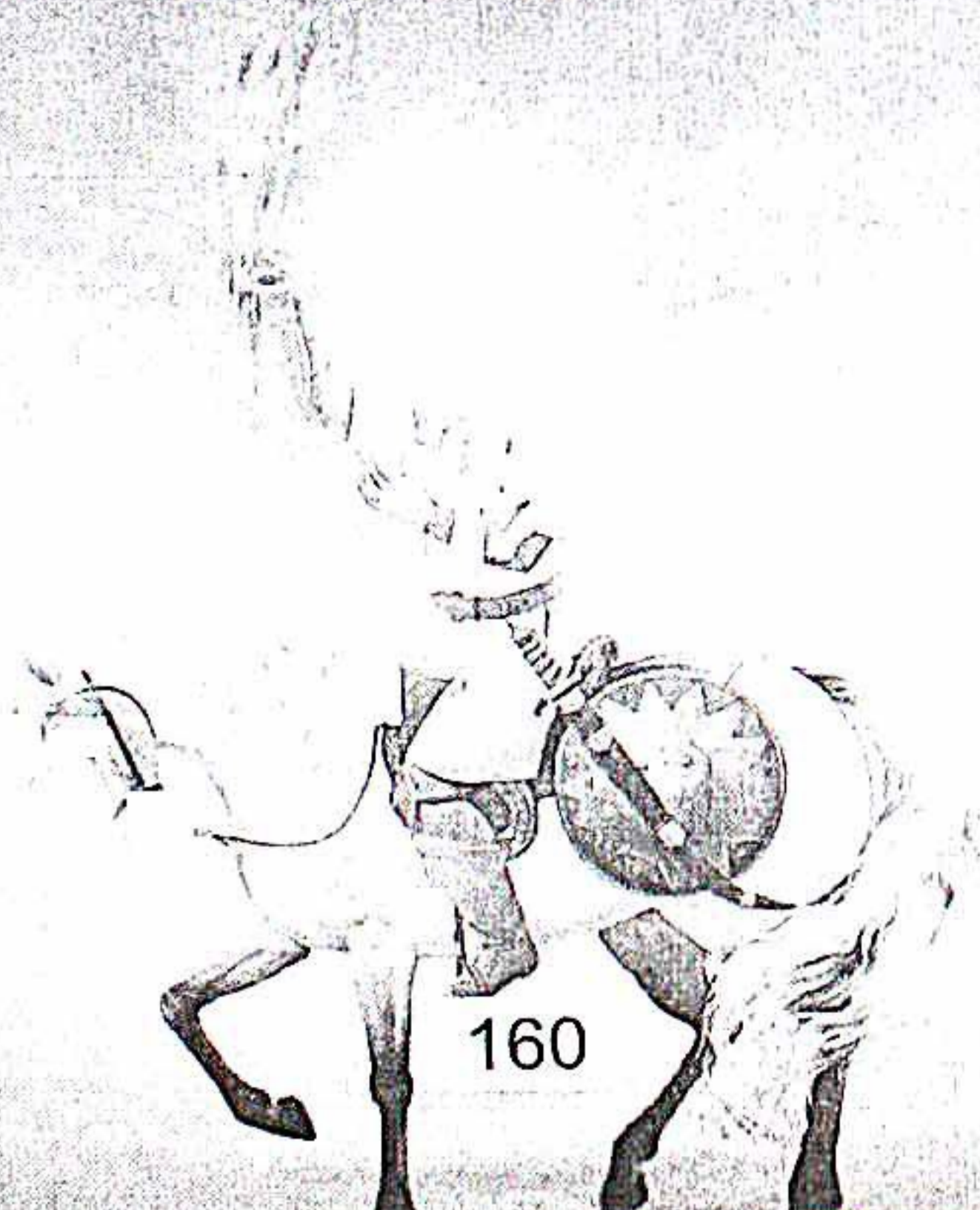


① وہ جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ثواب کی امید سے نکلا، لیکن اس کا ارادہ شہید ہونے کا تھا اور نہ ہی لڑنے کا بلکہ وہ صرف مسلمانوں کی تعداد بڑھانا چاہتا تھا۔ پھر اگر وہ اسی حالت میں مر گیا یا شہید کر دیا گیا تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اسے عذاب قبر سے محفوظ کر دیا جائے گا نیز وہ بڑی گھبراہٹ سے بھی محفوظ رہے گا۔ اس کا نکاح حور عین سے کیا جائے گا، اسے عزت کا لباس پہنایا جائے گا اور اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا اور اسے جنت میں ہمیشہ رہنے کا اعزاز بخشا جائے گا۔

② وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنی جان و مال کے ساتھ ثواب کی نیت سے نکلا اور اس کا ارادہ لڑائی کا تھا، شہید ہونے کا نہیں تھا۔ پھر اگر وہ اس دوران مر گیا یا میدان جہاد میں قتل کر دیا گیا تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جو قادر اور بادشاہ ہیں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے ساتھ اعلیٰ مقام میں ہوگا۔

③ وہ شخص جو اپنی جان و مال کے ساتھ ثواب کی نیت سے قتل کرنے یا قتل ہونے کے ارادہ سے گیا اور مر گیا یا شہید کر دیا گیا، تو وہ قیامت کے دن اپنی ننگی تلوار اپنے کندھے پر رکھے ہوئے آئے گا، حالانکہ لوگ گھٹنوں کے بل گرے پڑے ہوں گے۔ مجاہدین کہیں گے ہٹو! ہمیں جگہ دو! بیشک ہم نے اپنی جانیں اور اموال اللہ تعالیٰ کے لئے خرچ کئے ہیں۔ پھر وہ مجاہدین عرش کے نیچے لگائے گئے نور کے منبروں کے پاس آ کر ان پر بیٹھ جائیں گے اور لوگوں کے درمیان فیصلے ہوتے دیکھیں گے۔ نہ انہیں موت کے وقت غم ہوگا، نہ وہ برزخ میں آزمائش کا شکار ہوں گے، نہ انہیں چیخ سے گھبراہٹ ہوگی اور نہ وہ حساب، میزان اور پل صراط پر غمزدہ ہوں گے۔ وہ بس یہ دیکھتے رہیں گے کہ لوگوں کے درمیان کیسے فیصلہ کیا جاتا ہے؟ یہ مجاہدین جو چیز بھی مانگیں گے، انہیں دی جائے گی اور جس معاملے میں سفارش کریں گے، ان کی سفارش قبول کی جائے گی۔ یہ جنت میں سے جو چیز پسند کریں گے انہیں ملے گی، ان کی سفارش قبول کی جائے گی۔ یہ جنت میں سے جو چیز پسند کریں گے انہیں ملے گی، اور یہ لوگ جنت میں جہاں چاہیں گے رہیں گے۔

(مجمع الزوائد کتاب الجہاد الحدیث 9512، ج 5، ص 531 و مسند احمد 228/4 دارقطنی 282/2. وطبرانی فی الکبیر 125/18 بحوالہ آخرت کی عجیب حالات 176)



## شہداء بروز قیامت گنبدوں اور باغات میں ہوں گے

حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

شہداء قیامت کے دن سایہ عرش کے نیچے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں گنبدوں اور باغات میں ہوں گے۔<sup>1</sup>

## شہداء قیامت کے دن یاقوت و کستوری کے ٹیلوں پر بیٹھے ہوں گے

الشَّهَدَاءُ عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ يَاقُوتٍ فِي ظِلِّ عَرْشِ اللَّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ

عَلَى كَثِيبٍ مِنْ مِسْكِ

شہداء اللہ تعالیٰ کے نزدیک یاقوت کے منبروں اور کستوری کے ٹیلوں پر ہوں گے، اللہ کے عرش کے سایہ میں جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا تو رب تعالیٰ پھر ان سے فرمائیں گے میں نے تمہارے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا نہیں کیا اور اسے سچا نہیں کر دکھایا؟ تو وہ کہیں گے کیوں نہیں ہمارے رب! آپ نے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا۔<sup>2</sup>

## شہید پر اللہ تبارک و تعالیٰ فخر کرتے ہیں

حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَهُمْ حَتَّى يُقْتَلَ فَذَلِكَ الشَّهِيدُ الْمَفْتَخَرُ فِي خِيَمَةِ اللَّهِ تَحْتَ عَرْشِهِ

ترجمہ: ”جس مومن نے اپنے مال و جان کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا، اور جب وہ دشمن اسلام

کے مقابلے میں اترتا تو ان سے لڑنے لگا حتیٰ کہ قتل ہو گیا۔ یہ وہ قابل فخر شہید ہے جو اللہ کے خیمے میں عرش کے نیچے جگہ پائے گا۔“

لَا يَفْضُلُهُ النَّبِيُّونَ إِلَّا بِدَرَجَةِ النَّبُوَّةِ

ترجمہ: ”حضرات انبیاء کرام عليهم السلام کو اس پر درجہ نبوت کی

فضیلت حاصل ہوگی۔<sup>3</sup>



1 (سیر اعلام النبلاء، یزید بن التستری، ج 7، ص 222)

3 (اخرجه احمد و الطبرانی بسند حسن)

2 (الجامع الصغير، الحديث 4957، ص 305)

## تلوار کا سایہ شہید کو عذاب قبر سے بچالے گا

ایک شخص نے سرکارِ دو عالم ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا بات ہے کہ سب لوگ تو اپنی اپنی قبروں میں پریشان ہوتے ہیں مگر شہداء کو کوئی پریشانی نہیں ہوتی؟  
آپ ﷺ فرمایا: ان کے لئے تلوار کا سایہ تمام فتنوں کے لئے آڑ بن جاتا ہے۔  
(نسائی)

## عرش کا سایہ پانے والے گیارہ خوش نصیب افراد

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے عرش پاک کے سایہ میں میری امت کے گیارہ قسم کے آدمیوں کو جگہ دے گا:



- ① جو شخص جاڑے کے موسم میں وضو کرے اور اعضاء کو اچھی طرح دھوئے۔
  - ② جو شخص بارش اور آندھی میں پیادہ پا (پیدل) نماز پڑھنے کے لئے مسجد جائے۔
  - ③ جو تہجد کی بارہ رکعت ہمیشہ پڑھتا رہے، یہ وہ وقت ہے کہ اس میں دعا قبول ہوتی ہے۔
  - ④ جو شخص یتیموں پر احسان کرے۔
  - ⑤ جو شخص بیوہ عورتوں کی مدد کرے۔
  - ⑥ جو شخص حقوق الہی پورے طور سے بجالائے۔
  - ⑦ جو شخص ان چیزوں سے اپنے دامن کو بچا کر رکھے جن کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے۔
  - ⑧ جو شخص میری امت کے رنج و غم کو دور کرے۔
  - ⑨ جو شخص میری امت کو خوش کرے۔
  - ⑩ جو شخص دن رات اکثر کلمہ شہادت کا ورد کرے اور کہا کرے:
- أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
- ⑪ جو شخص ہر وقت کثرت سے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے۔

## قیامت کے دن شہید کے زخم سے مشک کی خوشبو آئے گی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جس کو زخم لگ گیا اور اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ اس کی راہ میں کس کس کو زخم آیا ہے (یعنی نیت کا حال اللہ ہی خوب جانتا ہے) تو وہ قیامت



کے روز وہ شخص اس زخم کو لے کر اس حال میں آئے گا کہ اس کا خون خوب بہ رہا ہوگا جس کا رنگ خون کی طرح ہوگا اور خوشبو مشک کی طرح ہوگی۔

2 (ترمذی شریف)

1 (تذکرۃ الواعظین)

## جہاد کر کے عرش کا سایہ حاصل کریں

قیامت کے روز اللہ جل شانہ اپنے عرش پاک کا ٹھنڈا اوپر سکون سایہ جن خوش نصیب لوگوں کو عطا فرمائے گا ان میں سے ایک وہ مجاہد اور جانباز بھی ہے جو اللہ کے راستے میں اس کے دین کی سر بلندی کے لئے جہاد کرنے والا ہو اور اس کے لئے اپنی ساری زندگی لگا دے۔ چنانچہ حدیث رسول ﷺ میں ارشاد ہے کہ جس نے دنیا میں کسی غازی فی سبیل اللہ کے لئے سامان کا انتظام کر دیا یعنی خیمہ، تنبو وغیرہ کا سامان کر دیا جس کی وجہ سے وہ میدان جہاد میں اس کے سایہ کے نیچے بیٹھ کر آرام کرتا ہے تو اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ اس کو اپنے عرش کے سایہ تلے رکھے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ أَظَلَّ رَأْسَ غَازٍ أَظَلَّهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

ترجمہ: ”جو کسی غازی کے سر پر سایہ کرے گا اللہ عزوجل قیامت کے دن اسے اپنے عرش کے سائے میں رکھے گا۔“

(المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث 126، ج 1، ص 53)



## جہاد نہ کرنے پر شدید وعید

وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمْ يَغْزُ،  
أَوْ يُجَهِّزْ غَازِيًا، أَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ، أَصَابَهُ اللَّهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ  
تَرْجَمَهُ: ”حضرت ابو امامہ رضي الله تعالى عنه سے روایت ہے، نبی کریم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا، جس شخص نے خود بھی  
جہاد نہیں کیا، یا کسی غازی کو جہاد کا سامان دے کر تیار بھی نہیں کیا، یا کسی غازی کے پیچھے اس کے  
گھروالوں کی بہتر دیکھ بھال بھی نہیں کی، تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت سے پہلے کسی بڑی مصیبت یا  
حادثے سے دوچار کرے گا۔ 1

**فائدہ:** اس کا مطلب یہ ہوا کہ جہاد نہ کرنا، نہ کسی مجاہد کو سامان حرب و ضرب مہیا کر کے اسے جہاد  
کے لیے تیار نہ کرنا اور مجاہدین کے گھروالوں کی حفاظت و نگرانی نہ کرنا، یہ سارے جرم ایسے ہیں کہ  
ان پر اللہ تعالیٰ دنیا میں ہی سزا دے دیتا ہے۔ آخرت کا دردناک عذاب تو اپنی جگہ ہو کر رہے گا۔

## قابل فخر شہید

حضرت عتبہ بن عبد اللہ رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا کہ مقتول تین طرح  
کے ہیں۔ ان میں سے ایک وہ مرد جس نے نفس و مال خرچ کر کے اللہ کی راہ میں جہاد کیا یہاں تک  
کہ وہ دشمنوں سے لڑا اور لڑائی میں شہید

ہو گیا یہ وہ شہید ہے کہ عرش کے سایہ  
تلی اللہ کے خیمہ میں فخر کرے گا اس  
پر انبیاء عليهم السلام صرف درجہ نبوت کے  
باعث فضیلت والے ہوں گے۔ 2



1 (ابو داؤد، اس کی سند صحیح ہے)

2 (احمد و طبرانی بسند صحیح)

## امام مسجد کے لئے سایہ عرش میں رہنے کا نسخہ

قیامت کے دن اللہ جل شانہ کے عرش عظیم کے سایہ تلے جن خوش نصیب لوگوں کو جگہ ملے گی ان میں وہ ائمہ مسجد بھی ہیں جو لوگوں کو پانچ وقت اللہ کے لئے نماز پڑھاتے ہوں اور اپنی زندگی اس نیک میں لگا دیں۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

ثَلَاثَةٌ عَلَى كُتْبَانِ الْمِسْكِ ... أَرَاهُ قَالَ: يَوْمَ الْقِيَامَةِ

تَرْجَمَةٌ: ”قیامت کے دن تین قسم کے لوگ کستوری کے ٹیلوں پر ہوں گے۔ انہیں الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ (یعنی بڑی گھبراہٹ) خوف زدہ نہیں کرے گی اور نہ ہی ان کا حساب ہوگا۔“

① عَبْدٌ أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ

تَرْجَمَةٌ: ”ایک وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا اور اپنے مالکوں کا حق ادا کرتا ہے۔“

② وَرَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ

تَرْجَمَةٌ: ”دوسرا وہ آدمی جو لوگوں کی امامت کرتا ہے اور وہ اس سے راضی ہیں۔“

③ وَرَجُلٌ يُنَادِي بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ

تَرْجَمَةٌ: ”اور تیسرا وہ آدمی جو روزانہ پانچوں نمازوں کے لئے اذان دیتا ہے۔“

(رواہ الترمذی، کتاب البر، حدیث 1986، وشعب الایمان حدیث 2002، جلد 2/348)





## لوگوں کی رضامندی کے بغیر نماز پڑھانا درست نہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ کس مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان کے گھر میں بلا اجازت دیکھے اگر دیکھ لیا تو گویا وہ اس میں بلا اجازت داخل ہو گیا اور جو شخص بلا اجازت داخل ہو اس نے اپنا عہد توڑ لیا اور کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ اپنی طبعی حاجت کو روکتے ہوئے نماز پڑھے جب تک کہ فارغ نہ ہو لے اور کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ کسی قوم کی امامت ان کی اجازت کے بغیر کرائے اگر ایسا کیا تو ان لوگوں کی نماز تو قبول ہو جائے گی مگر اس کی نماز مردود ہوگی اور امام دعاء کے لئے اپنی ذات کو خاص نہ کرے ایسا کیا تو لوگوں سے خیانت کرے گا۔

(تنبیہ الغافلین)



## رضا الہی کے لیے امامت کرانے والا کستوری کے ٹیلے پر

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے: تین آدمیوں کو کوئی بڑی پریشانی یعنی (قیامت) بھی گھبراہٹ میں نہیں ڈالے گی اور نہ وہ حساب کی زد میں آئیں گے بلکہ وہ مخلوقات کے حساب کی تکمیل تک کستوری کے ٹیلے پر رہیں گے۔

رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ ابْتِغَاءً وَجْهَ اللَّهِ

تَرْجَمَةً: ”ان میں ایک وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر قرآن پڑھتا رہا۔“

وَأَمَّ بِهِ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ وَذَكَرَ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ

تَرْجَمَةً: ”مقتدیوں کی خوشی پر ان کی امامت کراتا رہا۔ انہوں نے باقی حدیث ذکر کی۔“

## نور کے منبروں پر موتیوں کے قبوں تلے بیٹھنے والے حضرات

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جب قیامت کا دن ہوگا تو نور کے منبر بچھائے جائیں گے جن پر موتیوں کے قبے ہوں

گے۔ پھر ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا۔ کہاں ہیں فقہاء؟

أَيْنَ الْأئِمَّةُ...؟.. وَأَيْنَ الْمُؤَذِّنُونَ؟

تَرْجَمَةً: ”کہاں ہیں امام؟ کہاں ہیں مؤذن؟ ان سے کہا

جائے گا کہ ان منبروں پر بیٹھو! تم پر

کوئی خوف اور ڈر نہیں ہے۔ یہاں

تک کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے

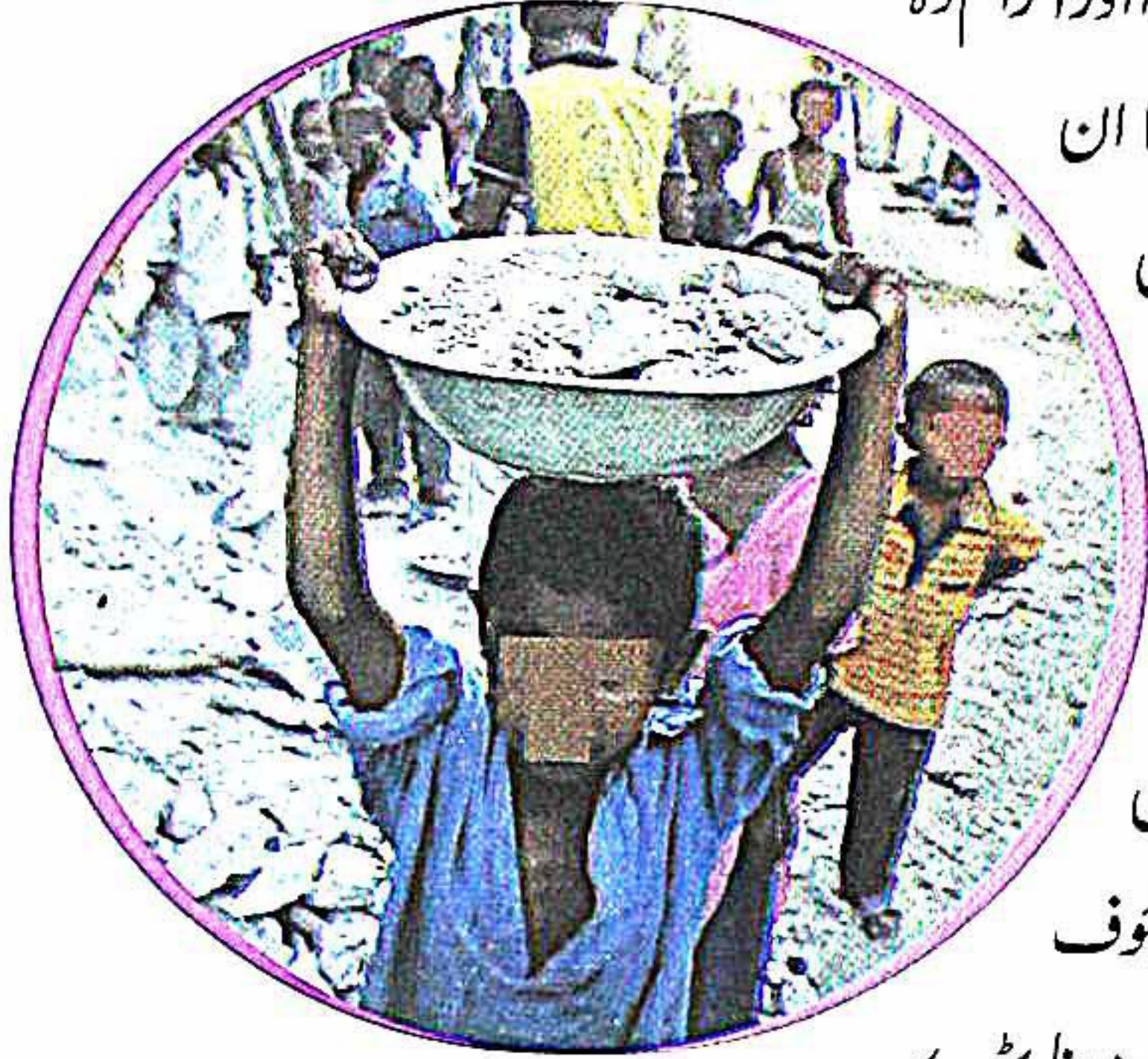
بندوں کے حساب سے فارغ ہو

جائیں گے۔“

1 (مفتیان کرام) 2 (اخرجہ المیانشی)

## ملازموں سے اچھا سلوک کرنے والے کیلئے سایہ عرش

روز محشر اللہ جل شانہ کے عرش کا ٹھنڈا اور آرام دہ



سایہ جن نیک بخت بندوں کو نصیب ہوگا ان میں وہ مومن بندہ بھی ہے جو اپنے ملازموں سے اچھا سلوک کرنے والا ہو، انہیں بے جا مشقت میں نہ ڈالے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تین آدمی ایسے ہیں جن کو قیامت کا خوف دامن گیر نہ ہوگا، نہ ان کو حساب کتاب دینا پڑے

گا! جب تک مخلوق اپنے حساب کتاب سے فارغ ہو وہ مشک کے ٹیلوں پر تفریح کریں گے۔

رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ وَآمَّ بِهٖ قَوْمًا وَهُمْ بِهٖ رَاضُونَ

ترجمہ: ”ایک وہ شخص جس نے اللہ کے واسطے قرآن شریف پڑھا اور امامت کی اس طرح کہ مقتدی اس سے راضی رہے۔“

وَدَاعٍ يَدْعُو إِلَى الصَّلَاةِ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ

ترجمہ: ”دوسرا وہ شخص جو لوگوں کو نماز کیلئے بلاتا ہو (اذان دیتا ہو) صرف اللہ کے واسطے۔“

وَرَجُلٌ أَحْسَنَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ وَفِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَوَالِيهِ

ترجمہ: ”تیسرا وہ شخص جو اپنے رب سے بھی اچھا معاملہ رکھے اور اپنے مالک اور ماتحتوں سے بھی۔“

(جامع الترمذی، ابواب البر والصلة باب ما جاء في فضل المملوك الصالح، الحديث 1986، ص 1851، بدون لا يهولم الفرع الاكبر)



**فائدہ:** قیامت کی سختی، اس کی دہشت، اس کا خوف، اس کی مصیبتیں اور تکالیف ایسی نہیں کہ کسی مسلمان کا دل اس سے خالی ہو یا بے خبر ہو۔ اس دن میں کسی بات کی وجہ سے بے فکری نصیب ہو جائے یہ بھی لاکھوں نعمتوں سے بڑھ کر اور کروڑوں راحتوں سے افضل ہے پھر اس کے ساتھ اگر تفریح و تنعم بھی نصیب ہو جائے تو خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو یہ میسر ہو اور بربادی و خسران ہے ان بے حسوں کے لئے جو اس کو لغو بیکار اور ارضاعت وقت سمجھتے ہیں۔ مجرم کبیر میں اس حدیث شریف کے شروع میں روایت کرنے والے صحابی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اگر میں نے اس حدیث کو حضور اقدس ﷺ سے اگر سات مرتبہ نہ سنا ہوتا تو کبھی نقل نہ کرتا۔

(فضائل اعمال)

## دنیا سے بے رغبتی رکھنے والوں کے لئے سایہ عرش

قیامت کے دن اللہ جل شانہ کے عرش عظیم کا مبارک سایہ پانے والے خوش نصیبوں میں سے وہ مومن بھی ہیں جو دنیا میں رہتے ہوئے بھی دنیا سے دل نہ لگانے والے ہوں جن کی زندگی کا محور صرف اور صرف اللہ کی رضا اور آخرت کی کامیابی ہو چنانچہ حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے پیارے حبیب ﷺ کا فرمان ہے:

جُلَسَاءُ اللَّهِ غَدًا أَهْلُ الْوَرَعِ وَالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا

ترجمہ: ”دنیا میں زہد و تقویٰ اختیار کرنے والے لوگ، کل (بروز قیامت) اللہ عزوجل

کے قرب میں ہوں گے۔“<sup>1</sup>

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ

نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگ قیامت کے دن سیاہ کستوری

کے ٹیلوں پر ہوں گے، یہ لوگ بڑی گھبراہٹ سے محفوظ ہوں

گے، اور ان حضرات کا حساب نہیں ہوگا:

① رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ

ترجمہ: ”وہ شخص جس نے اللہ کی رضا کے لئے قرآن پاک پڑھا۔“

② وَرَجُلٌ نَادَى فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَمْسَ صَلَوَاتٍ يَطْلُبُ وَجْهَ اللَّهِ

وَمَا عِنْدَهُ

ترجمہ: ”وہ شخص جس نے محض اللہ کی خوشنودی اور اس کی نعمتیں حاصل کرنے کے لئے

روزانہ پنج وقتی نمازوں کی اذان دی۔“

وَ رَجُلٌ ابْتَلَى بِالرِّقِّ فِي الدُّنْيَا فَلَمْ يُشْغَلْهُ ذَلِكَ عَنْ طَلْبِ الْآخِرَةِ

ترجمہ: ”وہ شخص جو دنیا میں غلامی میں مبتلا کیا گیا مگر اس کو اس غلامی نے طلبِ آخرت

سے غافل نہ کیا۔“<sup>2</sup>

1 (الجامع الصغير، الحديث 3597، ص 219)

2 (أخرجه الطبرانی في الصغير (124/2) 187. الزوائد (332/1، 333)، والترغيب والترهيب (110/1)

حضرت سیدنا سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے ان لوگوں کی بارے میں خبر دیجئے جو قیامت کے دن اللہ عزوجل کے قرب میں ہوں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل سے ڈرنے والے، عاجزی کرنے والے اور اللہ عزوجل کا کثرت سے ذکر کرنے والے قرب الہی عزوجل میں ہوں گے۔

اس نے پھر عرض کی: یا رسول اللہ! کیا یہ لوگ جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: نہیں۔

اس نے عرض کی: تو پھر جنت میں سب سے پہلے کون داخل ہوں گے؟

ارشاد فرمایا: ”فقراء“ (یعنی غریب لوگ) جنت کی طرف دوسرے لوگوں سے پہلے بڑھ جائیں گے، جنت کے فرشتے ان کی طرف نکل آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ ”حساب کی طرف لوٹ جاؤ (پھر جنت میں آنا)“ وہ کہیں گے: ”ہم کس چیز کا حساب دیں؟ اللہ عزوجل کی قسم! ہمارے پاس مال نہ تھا کہ اسے جمع کر کے رکھتے یا اس میں سے خرچ کرتے اور نہ ہم حاکم تھے کہ انصاف کرتے یا ظلم کرتے بلکہ ہمارے پاس اللہ عزوجل کا حکم آیا تو ہم نے اس کی عبادت کی یہاں تک کہ ہمیں موت نے آلیا۔“

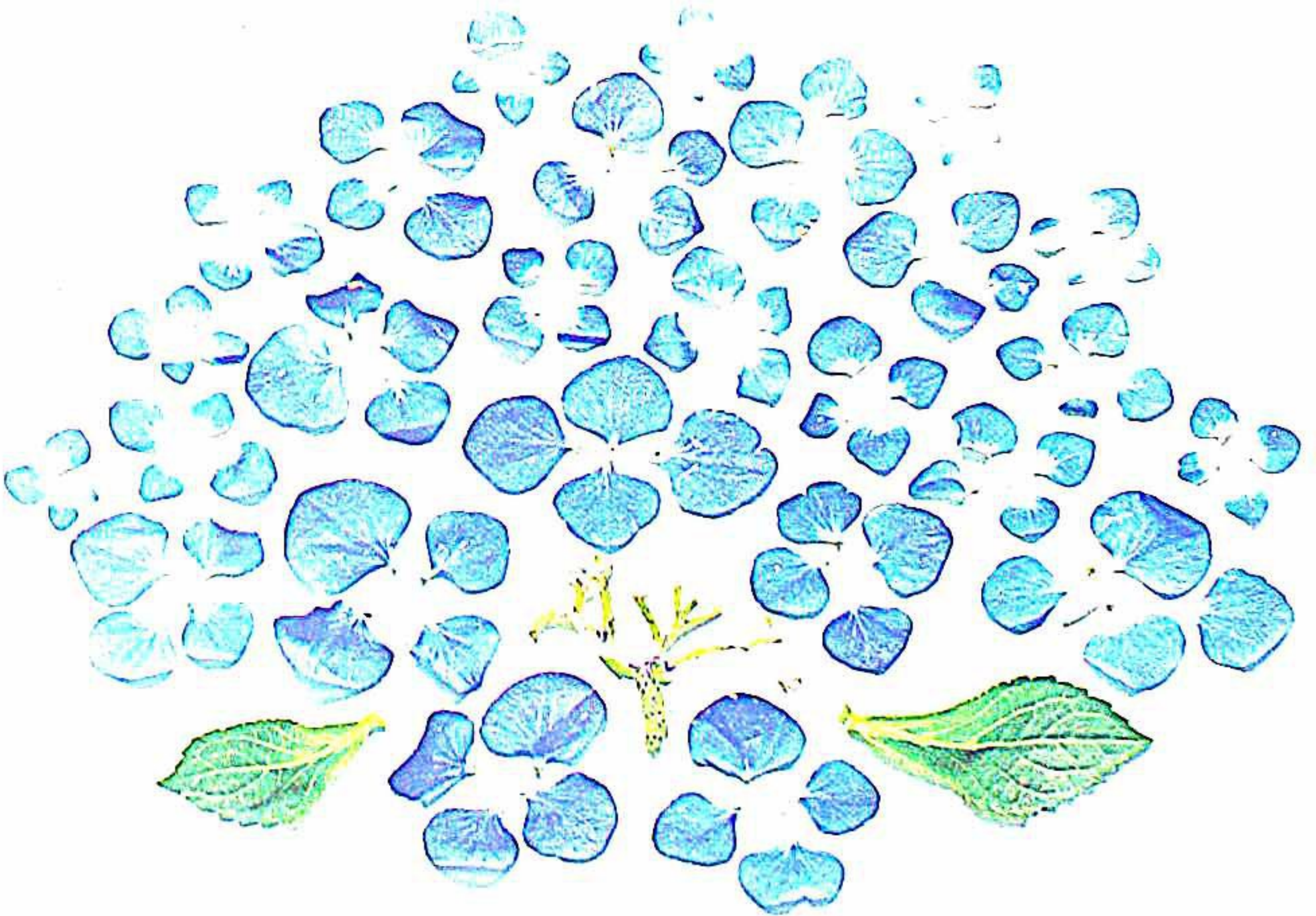
(حلیۃ الاولیاء، الحدیث 11684، ج 8، ص 152)



## اللہ کی نافرمانیاں دیکھ کر غم زدہ ہونے والا سایہ عرش میں

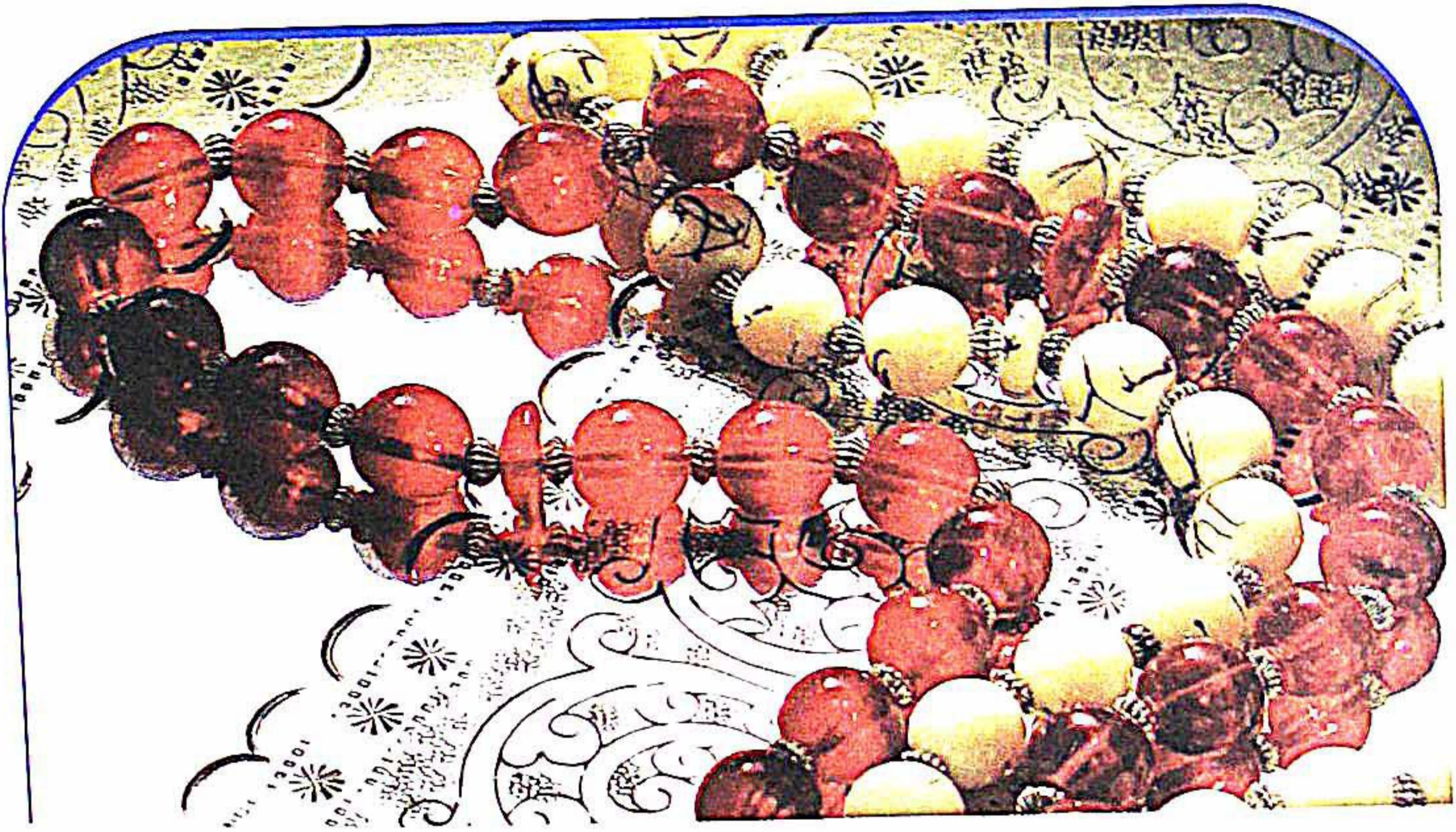
روز محشر جن خوش نصیب لوگوں کو عرش الہی کا پرسکون سایہ نصیب ہوگا ان میں سے ایک وہ مومن ہے جو اللہ کی نافرمانی ہوتے دیکھ کر غم و پریشانی میں مبتلا ہو جائے اور اس کا دل یہ حالات دیکھ کر کڑھتا رہے اور وہ ایسے لوگوں کی اصلاح میں لگ جائے۔ چنانچہ شعب الایمان میں یہ روایت لکھی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سایہ عرش میں رہنے والے خوش نصیبوں کے بارے میں بتلایا کہ ان میں سے ایک وہ شخص ہے کہ جب اللہ کی حرمتوں کو پامال کیا جائے تو اسے ایسا غصہ آئے جیسا چیتے کو آتا ہے۔

(شعب الایمان، ابن عساکر بحوالہ الفوائد 1/524)



## اللہ کا ذکر کرنے والے قیامت کے دن سایہ عرش میں

قیامت کے دن اللہ پاک جن نیک بختوں کو اپنے عرش عظیم کا سایہ نصیب کریں گے ان میں سے وہ مومنین بھی ہیں جن کا دل و زبان 24 گھنٹے اللہ کی یاد سے منور رہتے ہوں اور کبھی اس سے غافل نہ ہوتے ہوں چنانچہ شعب الایمان میں یہ حدیث لکھی ہے کہ حضرت ابن مسعود



رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو سایہ عرش میں رہنے والے خوش نصیبوں کے بارے میں بتلایا ان میں سے ایک وہ شخص ہے جو اللہ کے ذکر کی طرف اسی طرح پلٹتا ہو جسے گدھا اپنے گھونسلوں کی طرف پلٹتے ہیں۔

(شعب الایمان، تاریخ ابن عساکر والفوائد 524/1)

دوستو! اللہ کی یاد میں مست رہنے والے مسلمان کو قیامت میں تو عرش کا سایہ ملے گا ہی مگر دنیا میں اس کے سینے میں اللہ تعالیٰ ٹھنڈک و سکون پیدا کر دیں گے، ایئر کنڈیشن سے صرف کھال ٹھنڈی ہوتی ہے دل ٹھنڈا نہیں ہوتا۔ دل ٹھنڈا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ پر فدا ہونے سے۔ دوستو! اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے دل میں آگ پیدا ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اسے یاد کرنے سے رحمت برستی ہے۔ جس سے دل مطمئن اور پرسکون ہوتا ہے۔



## ذاکرین پر انبیاء علیہم السلام اور شہداء بھی رشک کریں گے

حضرت عمر بن عتبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا:  
اللہ کی دائیں طرف، اور اللہ کی دونوں اطراف دائیں ہیں، کچھ حضرات ہوں گے جو نہ تو  
انبیاء علیہم السلام ہوں گے، نہ شہداء، ان کے چہروں کی چمک دیکھنے والوں کی نظر کو چندھیادے گی،  
انبیاء علیہم السلام ان کی نشست اور اللہ سے قرب کی وجہ سے ان پر رشک کر رہے ہوں گے۔ عرض کیا  
کیا یا رسول اللہ یہ حضرات کون ہوں گے؟.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

هُمُ جَمَاعٌ مِّنْ نِّزَاعِ الْقَبَائِلِ يَجْتَمِعُونَ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ  
تَرْجَمًا: ”یہ لوگ مختلف قبائل کے ہوں گے، جو اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہوتے ہوں  
گے۔“

فَيَنْتَقُونَ أَطْيَبَ الْكَلَامِ كَمَا يَنْتَقِي أَكْلُ التَّمْرِ أَطْيَبَهُ  
تَرْجَمًا: ”اور عمدہ کلام کو ایسے چن لیتے ہوں گے جس طرح سے کھجور کھانے والا شخص  
عمدہ کھجور چنتا ہے۔“  
(اخرجه الطبرانی بسند جيد)



## ذکر الہی رکنے پر جنت کے محل کی تعمیر روکی جاتی ہے

امام طبری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب آداب النفوس میں لکھتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ بے شک جنت کے محلات کی تعمیر ذکر الہی سے کی جاتی ہے جب بندے ذکر سے رک جاتے ہیں تو فرشتہ تعمیر (جنت) روک دیتے ہیں جب فرشتوں سے کہا جاتا ہے کہ یہ کام رک کیوں گیا؟ تو وہ جواب دیتے ہیں کہ یہ کام رک رہے گا، یہاں تک کہ ہمارے پاس اس کا خرچہ آجائے۔  
یعنی تعمیر جنت کے لیے میٹرل ذکر الہی ہے، جیسے کہ حدیث پاک میں ہے کہ:

الْجَنَّةُ قِيعَانٌ وَغَرَسُهَا سُبْحَانَ اللَّهِ

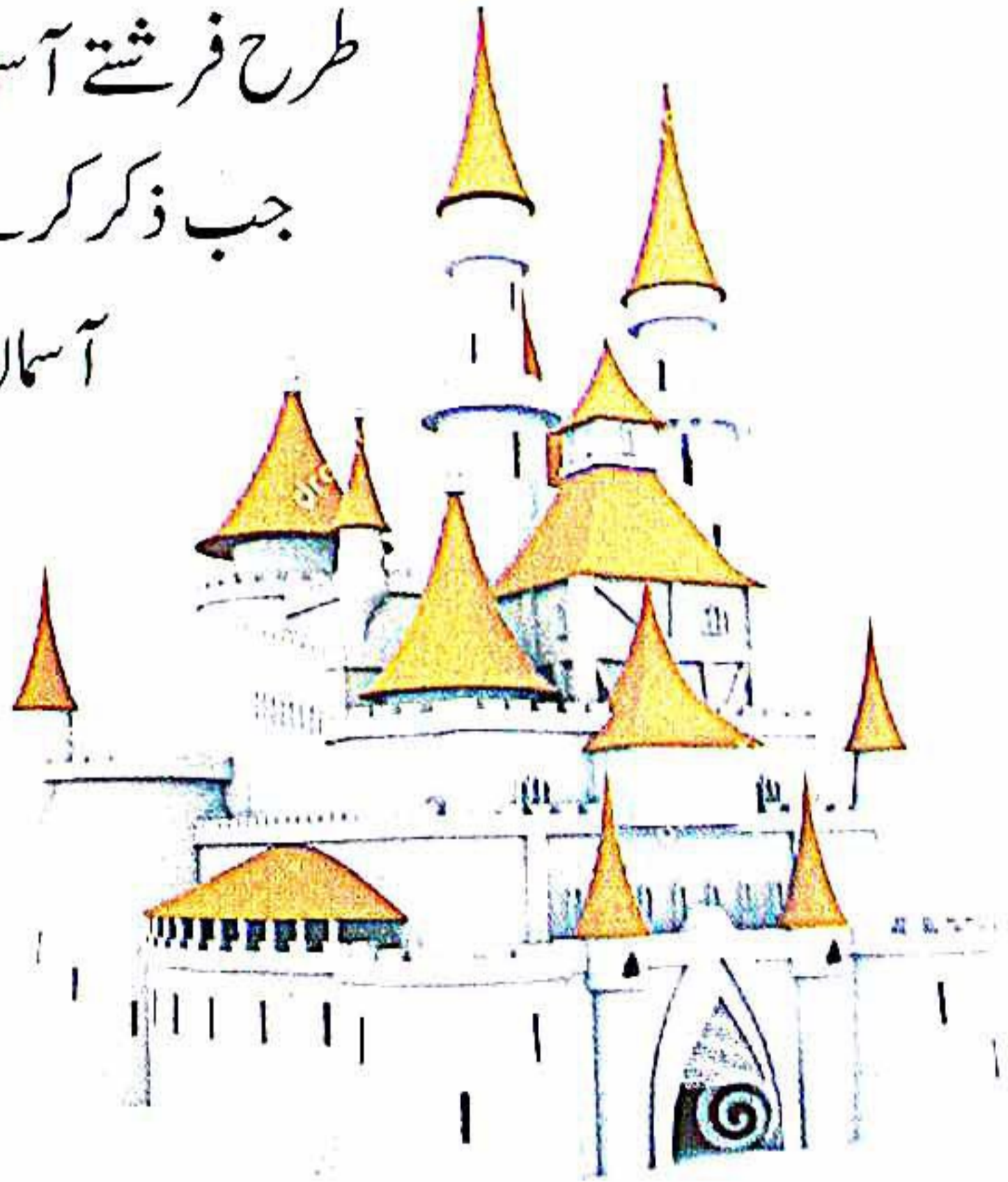
ترجمہ: ”یعنی جنت تو چٹیل میدان ہے اور اس کی شجرکاری سبحان اللہ وغیرہ ذکر سے ہوتی ہے۔“

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی  
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری

## فرشتے ذاکرین کو اپنے پروں میں چھپا لیتے ہیں

اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے مجالس ذکر کی تلاش میں گھومتے رہتے ہیں اور جب کوئی ایسی مجلس ملتی ہے وہیں بیٹھ جاتے ہیں اور ان (ذاکرین) کو اپنے پروں میں چھپا لیتے ہیں اس طرح فرشتے آسمان اور زمین کے درمیان فضا میں بھر جاتے ہیں جب ذکر کرنے والے ذکر سے فارغ ہوتے ہیں تو فرشتے آسمان پر واپس چلے جاتے ہیں۔

فائدہ: یہ دنیا میں نظارہ ہوتا ہے تاکہ  
آخرت کے نظارہ کی یاد تازہ ہو۔



1 (تذکرۃ القرطبی 2/324)

2 (صحیح مسلم مشکوٰۃ المصابیح)

## مسلمان کے دکھ درد کو دور کر کے سایہ عرش حاصل کیجئے

قیامت کے خوفناک دن وہ شخص بھی اللہ جل شانہ کے عرش کے سایہ میں ہوگا جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کی پریشانی کو دور کیا یا اس کے چہرہ پر خوشی لانے کا سبب بنایا اس کو کھانا کھلایا یا اس کو کپڑے پہننے کے لئے دیے یا اس کی بیٹی یا اس کی اپنی شادی میں مدد کی یا پھر اس کو مسائل سے نکلنے کا راستہ بتلایا ایسا شخص حضور اکرم ﷺ کے فرمان کی روشنی میں روز قیامت عرش کے سایہ میں ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ نَفَسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: ”جس شخص نے کسی مسلمان سے دنیا کا کوئی دکھ دور کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا دکھ دور کریں گے یعنی اسے قیامت کی سختیوں اور دکھوں سے نجات عطا فرمادیں گے۔“

وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسِّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

ترجمہ: ”اور جس نے کسی تنگدست کے لئے آسانی پیدا کی اللہ تعالیٰ اس کے لئے دنیا اور آخرت میں آسانی پیدا فرمائیں گے۔“

وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

ترجمہ: ”اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔“



## قیامت کے دن رنج و غم سے نجات پانے کا نسخہ

ایک اور حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مومن کو رنج و غم اور پریشانی سے نجات دے۔ اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن رنج و غم سے نجات دے گا۔ جو شخص کسی کی مشکلات کو حل کرے گا۔ اللہ عز و جل اس کی دنیا اور آخرت کے مشکلات کو حل کر دے گا اور جو شخص اپنے بھائی کی اعانت اور مدد میں رہے گا اللہ تعالیٰ اس کی مدد میں رہے گا۔ جو شخص علم کے راستہ میں چلے گا خدائے پاک اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دے گا۔

## محتاجوں کی ضرورت پوری کرنے والے لوگوں کی شان

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا اسْتَخَصَّهُمْ بِنَفْسِهِ بِقَضَاءِ

حَوَائِجِ النَّاسِ

تَرْجَمَةً: ”اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بذات خود لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے مخصوص کیا ہے۔“

وَالِي عَلَى نَفْسِهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ فِي النَّارِ

تَرْجَمَةً: ”اپنے نفس پر قسم کھائی ہے کہ ان کو دوزخ میں عذاب نہیں دے گا۔“

فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَلَسُوا عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ يُحَادِثُونَ اللَّهَ، وَالنَّاسُ فِي الْحِسَابِ

تَرْجَمَةً: ”جب قیامت کا دن ہوگا یہ لوگ نور کے منبروں پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ سے باہمی گفتگو کرتے ہوں گے جب کہ باقی لوگ حساب میں مصروف ہوں گے۔“

1 (مسلم صفحہ 345، ترمذی صفحہ 94، کتاب البر ابن جوزی صفحہ 237، شمائل کبریٰ جلد چہارم، ص 295)

2 (رواہ ابونعیم فی الحلیة 225/3)

## بھوکے کو کھانا کھلانے پر عرش کا سایہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص میں تین اوصاف پائے جائیں اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے اور اسے جنت میں داخل کر دیتا ہے۔

رَفِقٌ بِالضَّعِيفِ تَرْجَمَةٌ: ”کمزور سے نرمی“۔

وَالشَّفَقَةُ عَلَى الْوَالِدَيْنِ تَرْجَمَةٌ: ”والدین پر شفقت“۔

وَالْإِحْسَانُ إِلَى الْمَمْلُوكِ تَرْجَمَةٌ: ”غلام سے حسن سلوک“۔

اور تین کام ایسے ہیں جن کے کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اس دن جس دن کوئی سایہ نہیں ہوگا اپنے عرش کا نصیب فرمائے گا۔

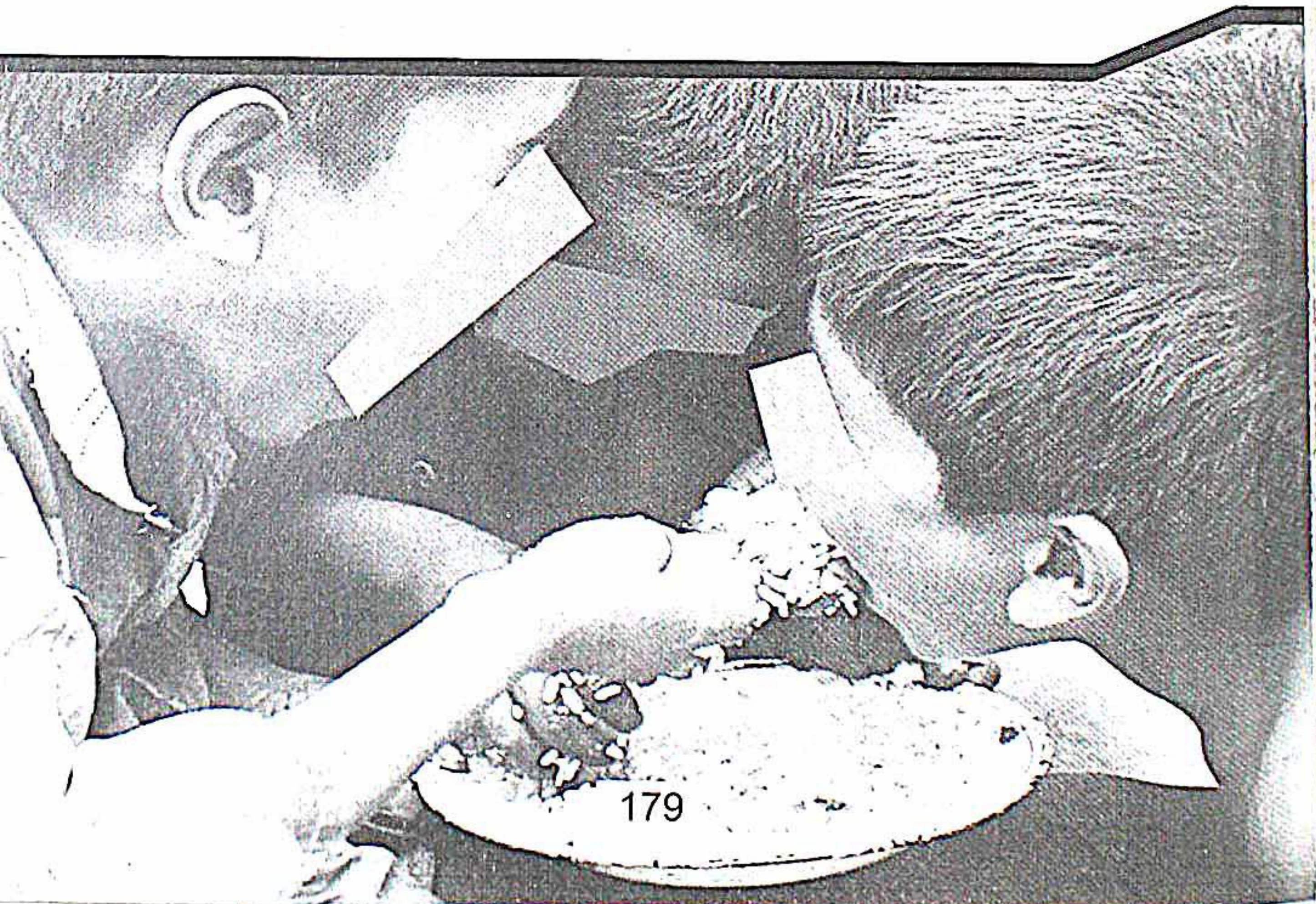
الْوُضُوءُ فِي الْمَكَارِهِ تَرْجَمَةٌ: ”مشکل اوقات میں وضو کرنا“۔

وَالْمَشْيُ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظَّلَامِ تَرْجَمَةٌ: ”اندھیروں میں مساجد کی طرف

جانا“۔

وَإِطْعَامُ الْجَائِعِ تَرْجَمَةٌ: ”اور بھوکے کو کھانا کھلانا“۔

(ترغیب 448/1 حدیث 141/7)



## نرم دل شخص عرش کے سایہ میں ہوگا

روز محشر جن خوش نصیبوں کو عرشِ رحمن کا مبارک سایہ نصیب ہوگا ان میں سے وہ مومن بھی ہوگا جو نرم دل اور رقیق القلب ہو پھر لوگوں پر شفیق اور مہربان ہو چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

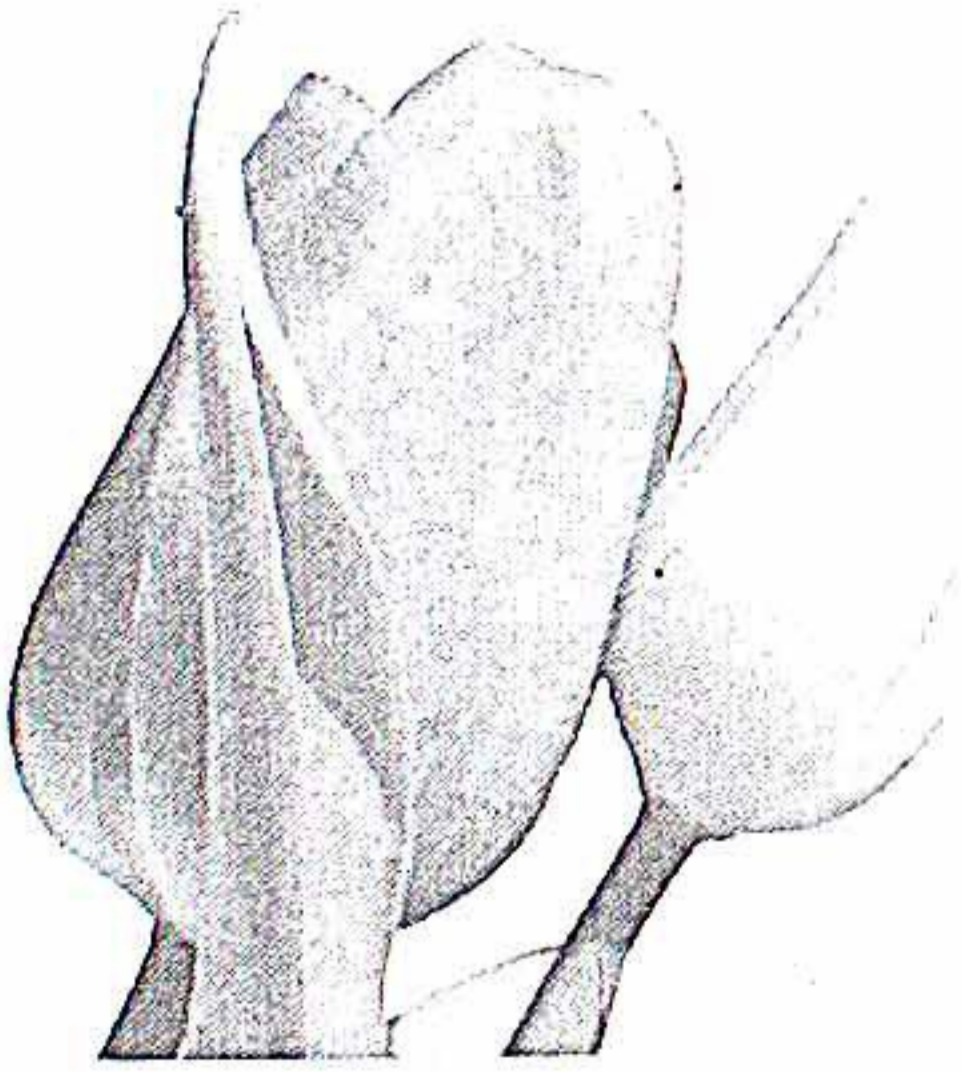
مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَقِيَهُ اللَّهُ مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُظِلَّهُ بِظِلِّهِ تَزَجَّمَ: ”جس شخص کو یہ بات اچھی لگے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جہنم کی گرمی اور تپش سے بچائے اور اپنے سایہ میں جگہ دے۔“

فَلَا يَكُنْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ غَلِيظًا وَلِيَكُنْ بِهِمْ رَحِيمًا تَزَجَّمَ: ”تو وہ مومنین کے حق میں سخت نہ ہو بلکہ اسے چاہئے کہ وہ رحم دل بنے۔“

## کمزور پر نرمی سے عرش کا سایہ ملے گا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ نَشَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ تَزَجَّمَ: ”تین خوبیاں جس شخص میں پائی جائیں اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کو اپنی رحمت کے سائے میں جگہ عطا فرمائیں گے اور اسے جنت میں داخل کر دیں گے۔“



① رِفْقٌ بِالضَّعِيفِ

تَزَجَّمَ: ”کمزوروں سے نرم برتاؤ کرنا۔“

② وَالشَّفَقَةَ عَلَى الْوَالِدَيْنِ

تَزَجَّمَ: ”والدین سے مہربانی کا معاملہ کرنا۔“

③ وَالْإِحْسَانَ إِلَى الْمَمْلُوكِ

تَزَجَّمَ: ”اور غلام و ماتحت سے اچھا سلوک کرنا۔“

1 (کنز العمال، کتاب الاخلاق، الحدیث 5982، ج 3، ص 69، سایہ عرش کس کس کو ملے گا، ص 45)

2 (رواہ الترمذی وقال: هذا حدیث حسن غریب، باب فیہ اربعة احادیث، رقم 2494)

## بردباری کے ساتھ خاموشی اختیار کرنے والا سایہ عرش

جو شخص سنجیدگی اور خاموشی اختیار کرنے کی عادت والا ہوگا وہ بھی قیامت کے روز عرش کے سایہ میں ہوگا، اس کے برخلاف جو شخص زیادہ بولنے والا ہوگا وہ زیادہ دل دکھانے والا کثرت سے جھوٹ بولنے والا اور قیمتی اوقات کو ضائع کرنے والا ہوگا ایسا شخص حضور کریم ﷺ کے فرمان کی روشنی میں جہنم میں جائے گا۔

چنانچہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سایہ عرش میں رہنے والے سات خوشی قسمت لوگوں کی حدیث بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نماز کے اوقات کی حفاظت کے لئے سورج کا لحاظ رکھنا رکھنے والا اور علم کے ساتھ کلام اور بردباری کے ساتھ خاموشی اختیار کرنے والا بھی اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوگا۔

(کتاب الزاہبی، ص 189 مصنف امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ والفوائد 517/1)

# اللہ

34

خوش نصیب نمبر

## خوف خدا کی برکت سے سایہ عرش

جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں، اس کے خوف کی وجہ سے حرام کاموں سے بچتے ہیں ایسے لوگوں کو روز قیامت عرش کا سایہ نصیب ہوگا۔

چنانچہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھے میری عزت و جلال کی قسم! میں اپنے بندے پر دو خوف یا دو امن جمع نہیں کروں گا۔

إِذَا أَمِنِي فِي الدُّنْيَا أَخَفْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: ”جو دنیا میں مجھ سے بے خوف ہو میں قیامت میں اسے خوفزدہ کروں گا۔“

وَإِذَا خَافَنِي فِي الدُّنْيَا أَمِنْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: ”جو شخص دنیا میں مجھ سے ڈراتا تو میں اسے قیامت کے دن عرش کے سایہ میں

جگہ دے کر امن دوں گا۔“

(اخرجه ابن المبارك)



## اللہ سے ڈرنے والے کے لیے دو جنت ہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلِمَن خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتٍ ۖ ﴿٦٤﴾

ترجمہ: ”اس شخص کے لئے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا، دو جنتیں ہیں۔“

وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ۗ ﴿٥٤﴾ فَإِنَّ الْجَنَّةَ

هِيَ الْمَأْوَىٰ ۗ ﴿١٤﴾

ترجمہ: ”جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا اور اپنے نفس کو

خواہشات سے روکتا رہا ہوگا اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔“ 1

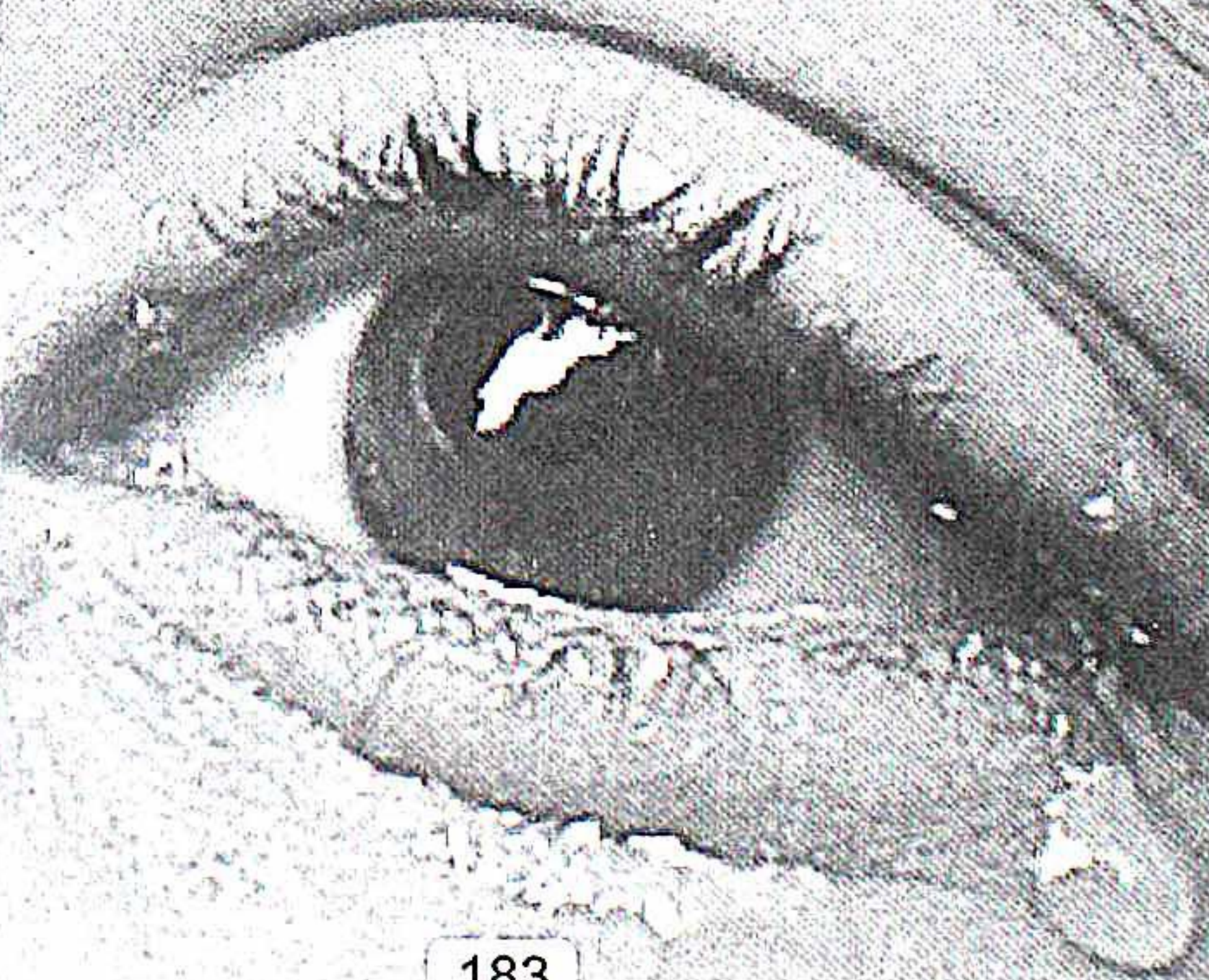
## اللہ کے خوف سے آنسو بہانے والے کو عذاب نہیں ہوگا

فرمان نبوی ہے: مَنْ ذَكَرَ اللَّهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّىٰ أُصِيبَ الْأَرْضُ مِنْ دُمُوعِهِ

ترجمہ: ”جو اللہ کو یاد کر کے اللہ کے خوف سے اتنا روئے کہ اس کے آنسو زمین پر گریں۔“

لَمْ يُعَذَّبْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرْجَمَةً: ”توقیامت کے دن اسے عذاب نہیں دیا جائے گا۔“ 2

1 (سورة الرحمن، 46) 2 (حاكم، التوبة والاناابة، باب لا يلج النار احد بكي من خشية الله 260/4)



# تنہائی میں اللہ کو یاد کر کے رونے پر عرش کا سایہ نصیب ہوگا

روز قیامت اللہ تعالیٰ جن سات اشخاص کو اپنے عرش کا سایہ نصیب کرے گا ان میں ایک آدمی یہ ہے:

وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ

ترجمہ: ”وہ شخص جس نے اکیلے اور تنہائی میں اللہ کو یاد کیا تو اس کی آنکھیں بہہ پڑیں۔“<sup>1</sup>

## خوف خدا میں اپنی راکھ بہانے والے کی بخشش

صحیح بخاری میں

روایت موجود ہے کہ ایک آدمی ساری عمر ظلم و زیادتی اور گناہ کرتا رہا جب مرنے لگا تو اللہ کا ڈر اور خوف دل میں پیدا ہو گیا

اپنے بیٹوں کو پاس بلا کر کہنے لگا میری لاش کو جلا کر راکھ بنا کر آدھی ہواؤں کے سپرد کر دینا اور آدھی راکھ سمندر میں بہا دینا انہوں نے ایسا ہی کیا۔

اللہ نے سمندر اور ہواؤں کو حکم دیا راکھ کو اکٹھا کر لیا گیا اس میں روح پھونک دی گئی اللہ تعالیٰ نے اس سے دریافت کیا تجھے کس چیز نے ایسا کرنے پر آمادہ کیا تھا؟ تو اس نے کہا اللہ تیرے ڈر اور خوف نے تو اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کر دیا اور بخش دیا۔<sup>2</sup>

1 (بخاری، الاذان، باب من جلس فی المسجد ینظر الصلاة وفضل المساجد: 660)

2 (بخاری، احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل: 3452)

## فرض نماز پڑھنے والوں کے لئے سایہ عرش

اللہ کے عرش کے سایہ میں رہنے والے خوش نصیب

لوگوں میں ایک وہ شخص ہے جو پانچوں نمازوں کو

پابندی کے ساتھ باجماعت ادا کرتا ہے، اسی

پابندی جماعت کی وجہ سے ہمارے اسلاف

میں سے بعض کا یہ حال تھا کہ 40 سال کی

نمازوں میں سے ایک نماز بھی انہوں نے بغیر

جماعت کے نہ پڑھی اسی طرح ایک اللہ والے جماعت کی نماز کے لئے مسجد کی طرف چلے تو

دروازہ سے نمازیوں پر نگاہ پڑی تو دیکھا کہ نماز ہو چکی ہے تو اسے اتنا شدید غم ہوا کہ اس غم کی

وجہ سے دل سے آہ نکلی تو اس آہ میں لوگوں نے خون کی بو کو محسوس کیا گویا کہ جماعت کے نکلنے کا

ایسا غم کیا کہ دل خون کے آنسو رونے لگا۔ بعض منافقین کا حال تو یہ ہے کہ جماعت کی نماز تو

درکنار فرض نماز کا وقت بھی نکل جاتا ہے تو غم نہیں ہوتا۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ روز قیامت کی گرمی اور سختی میں سکون میں رہیں تو پانچوں نمازوں

کا اہتمام کریں۔

چنانچہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

اللہ عزوجل اللہ تعالیٰ تین اشخاص کو اپنے سایہ رحمت میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس

کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

① امانت دار تاجر۔

② عادل حکمران۔

③ دن میں سورج کی رعایت کرنے والا۔ (یعنی وقت میں نماز پڑھنے والا)۔

(کنز العمال، الحدیث 43252، ج 15، ص 346)

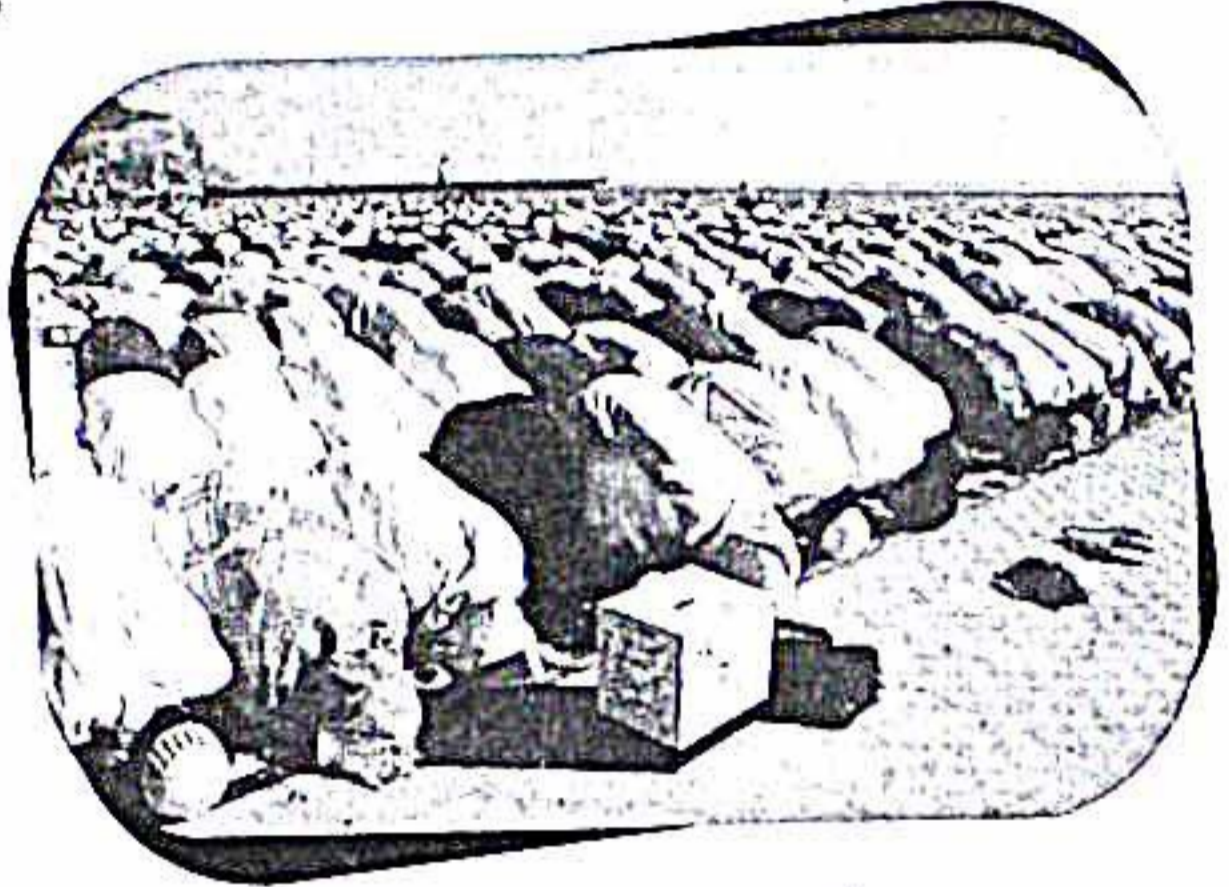
# اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین لوگ

حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک اللہ کے نزدیک محبوب ترین بندے، سورج اور چاند کی رعایت کرنے والے ہیں۔

## تم نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ نہیں پڑھی

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبید اللہ القواریری کو کہتے

ہوئے سنا ہے کہ میری عشاء کی نماز کی جماعت کبھی فوت نہیں ہوئی تھی لیکن ایک دن ایسا ہوا کہ میرے پاس مہمان آ گیا میں اس کی خاطر مدارت کی وجہ سے مصروف ہو گیا سو میں گھر سے نکلا کہ بصرہ کے قبائل



میں نماز ادا کروں تو میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ تو نماز پڑھ چکے تھے پس میں نے اپنے دل میں کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت تنہا نماز پڑھنے سے پچیس درجہ بڑھ کر ہے اور یہ بھی مروی ہے کہ جماعت کی نماز اکیلے پڑھنے سے ستائیس گنا زیادہ ثواب رکھتی ہے۔

پس میں گھر لوٹ آیا پھر میں نے اس دن عشاء کی نماز ستائیس دفعہ پڑھی پھر میں سو گیا۔ خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں ایک گھڑ سوار قوم کے ساتھ ہوں اور ہم آپس میں ایک دوسرے سے گھڑ دوڑ میں مقابلہ کر رہے ہیں لیکن ان کے گھوڑے میرے گھوڑے سے آگے جا رہے ہیں۔ میں نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگانا شروع کی تاکہ ان سے جا ملوں تو ان میں جو سب سے پیچھے تھا اس نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا: تم اپنے گھوڑے کو مت تھکاؤ تم ہمارا ساتھ نہیں پکڑ سکتے۔ میں نے اس آدمی سے کہا کہ میں تمہارا ساتھ کیوں نہیں پکڑ سکتا؟ تو اس شخص نے پلٹ کر جواب دیا اس لئے کہ ہم نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی ہے اور تم نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا نہیں کی۔

1 (کتاب الزهد للامام احمد بن حنبل، الحدیث 770، ص 166)

2 (السیر جلد 11 ص 444، صحیح بخاری کتاب الاذان باب فضل صلاة الجماعة ج 645)

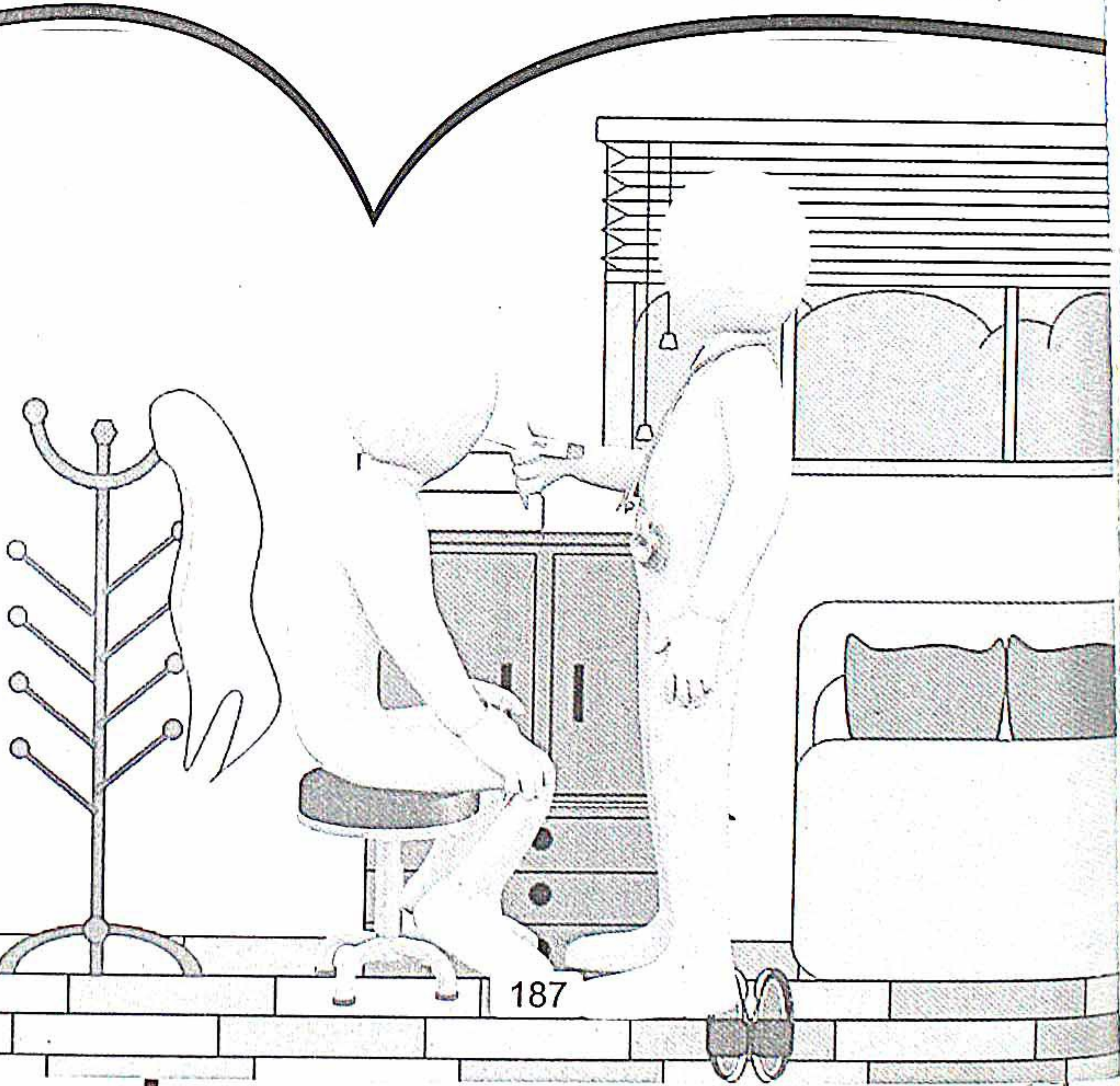
## میں مؤذن کی آواز پہ لبیک کیوں نہ کہوں

حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عامر بن عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے مؤذن کی آواز سنی اور ان کی حالت یہ تھی کہ ان کی روح نکلنے والی تھی یعنی قریب المرگ تھے تو انہوں نے کہا کہ میرا ہاتھ پکڑوان سے کہا گیا کہ تم تو بیمار ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ میں اللہ کے داعی (مؤذن) کی آواز سنتا ہوں پھر میں اس پر لبیک نہ کہوں لوگوں نے ان کا ہاتھ پکڑا اور ان کو مسجد تک پہنچا دیا۔ پس وہ امام کے ساتھ مغرب کی نماز میں شریک ہو گئے۔ سو انہوں نے مغرب کی ایک رکعت ادا کی پھر انتقال فرما گئے۔

محمد بن مبارک الصوری فرماتے ہیں کہ جب سعید بن عبدالعزیز سے نماز کی جماعت فوت ہو جاتی تو رونے لگتے۔

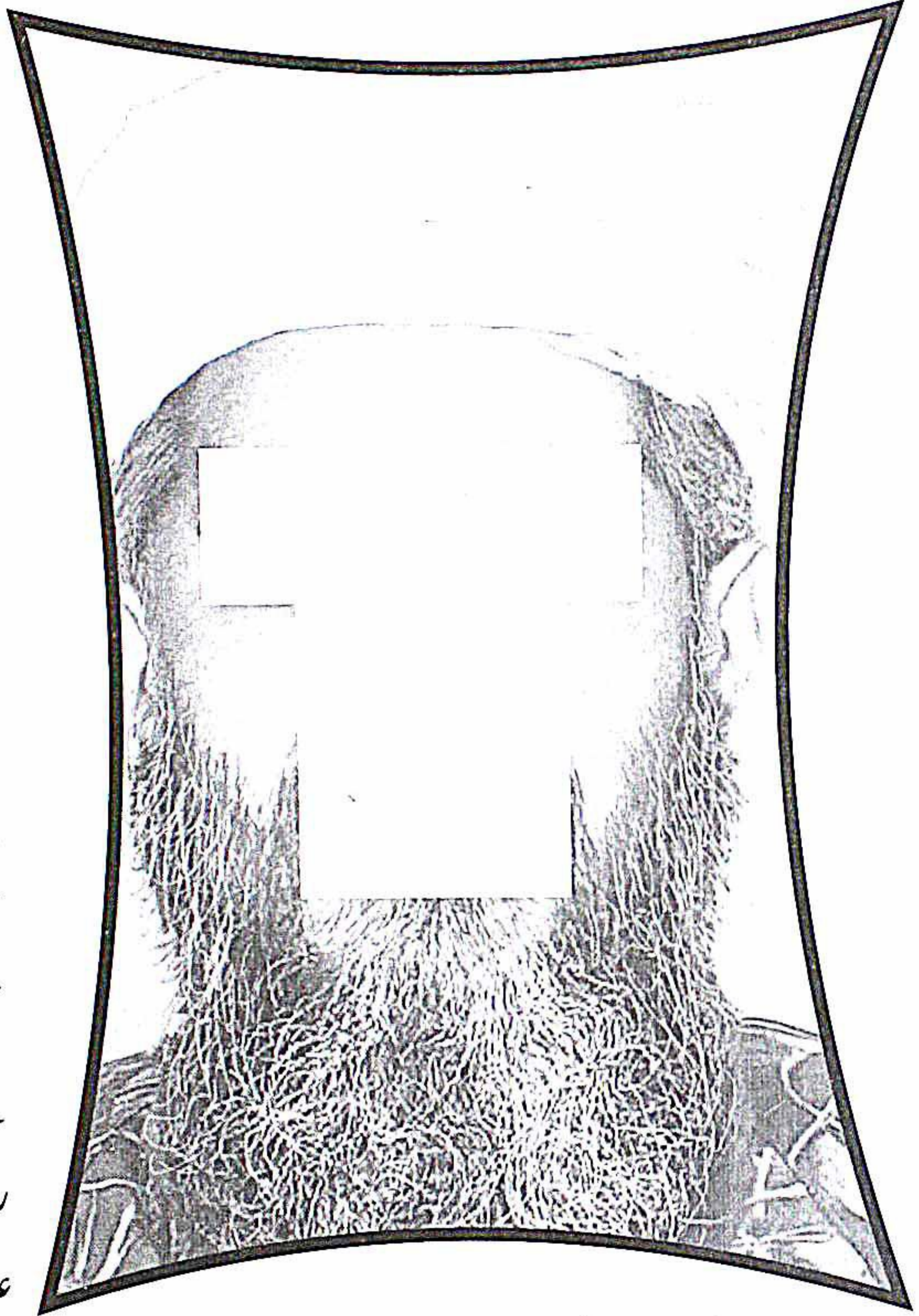
2 (السیر، ج 8 ص 34)

1 (السیر، جلد 5 صفحہ 230)



## داڑھی رکھنے پر سایہ عرش کی بشارت

اللہ کے عرش کے سایہ میں  
رہنے والا خوش نصیب  
لوگوں کی ایک خاص قسم کا  
قرآن وحدیث دونوں  
میں ذکر ہے چنانچہ قرآن  
مجید میں ارشاد  
ہے:..... وَلَا يَخَافُونَ  
لَوْمَةَ لَائِمٍ....



اللہ کا عاشق داڑھی رکھنے  
پر ساری دنیا کے انسانوں  
کی ملامت کی پروا نہیں  
کرتا بلکہ رب کو راضی کرتا  
ہے ساری دنیا داڑھی  
رکھنے پر تنقید کرے مگر یہ  
عاشق کہتا ہے میں جان تو

دے دوں گا مگر نبی ﷺ کی واجب سنت کا جنازہ نہیں نکالوں گا۔ اسی لئے یاد رکھیے اگر آپ  
بھی عرش کا سایہ حاصل کرنا چاہتے ہو تو آج ہی سے داڑھی رکھنے کا عزم کر لیں۔

یاد رکھیے: ”ببر شیر“ (Lion) کی داڑھی ہوتی ہے اور ”شیرنی“ (Lioness) کی داڑھی نہیں  
ہوتی.... یہ تو مذکر (Male) اور مؤنث (Female) کا امتیازی فرق کا سرٹیفکیٹ

(Certificate) ہے۔

## قیامت کے دن تین قسم کے لوگ عرش کے سائے میں ہوں گے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا فرمانِ ذیشان ہے:

ثَلَاثَةٌ يَتَحَدَّثُونَ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ اِمْنِيْنَ وَالنَّاسُ فِي الْحِسَابِ  
تَرْجَمَةً: ”تین اشخاص عرش کے سائے میں امن کے ساتھ گفتگو کرتے ہوں گے جب

کہ لوگوں کا حساب ہو رہا ہوگا۔“

① رَجُلٌ لَمْ تَأْخُذْهُ فِي اللَّهِ لَوْمَةٌ لَّا يَمِمْ

تَرْجَمَةً: ”وہ شخص جسے اللہ عزوجل کے معاملے میں

کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی کوئی پروا نہ ہو۔“

② وَرَجُلٌ لَمْ يَمُدَّ يَدَيْهِ اِلَى مَا لَا يَحِلُّ لَهٗ

تَرْجَمَةً: ”وہ شخص جو اپنے ہاتھ کو حرام کی طرف نہ بڑھائے۔“

③ وَرَجُلٌ لَمْ يَنْظُرْ اِلَى مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ

تَرْجَمَةً: ”وہ شخص جو ان چیزوں کی طرف نظر نہ کرے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اُس پر حرام کر رکھا ہے۔“

(کنز العمال، کتاب المواعظ والرقاق، الحدیث 43246، ج 15، ص 345)

فائدہ: مذکورہ حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ اللہ کا سچا باوفا بندہ نبی علیہ السلام کی سنت کو ہر صبح

ذبح کر کے نالی میں نہیں بہاتا بلکہ اس سنت کو اپنے

چہرہ پر سجائے رکھتا ہے جو لوگ اس ڈاڑھی کی سنت کا

جنازہ نکالتے ہیں وہ سوچیں کہ روز قیامت حوض کوثر پر

کس منہ سے پانی پینے جائیں گے۔

آپ ﷺ نے ڈاڑھی اگر منڈھا دیکھ کر فرمایا

میرے امتی تو نے میرے چہرہ جیسا چہرہ کیوں نہ بنایا تو اس سوال کا ہم کیا جواب دیں گے

سوچے اور غور کیجئے۔

اگر ڈاڑھی کے رکھنے سے چہرہ برالگتا

تو یہ میرے سرکار کی سنت نہ ہوتی

## زنا، رشوت اور سود سے بچنے پر سایہ عرش

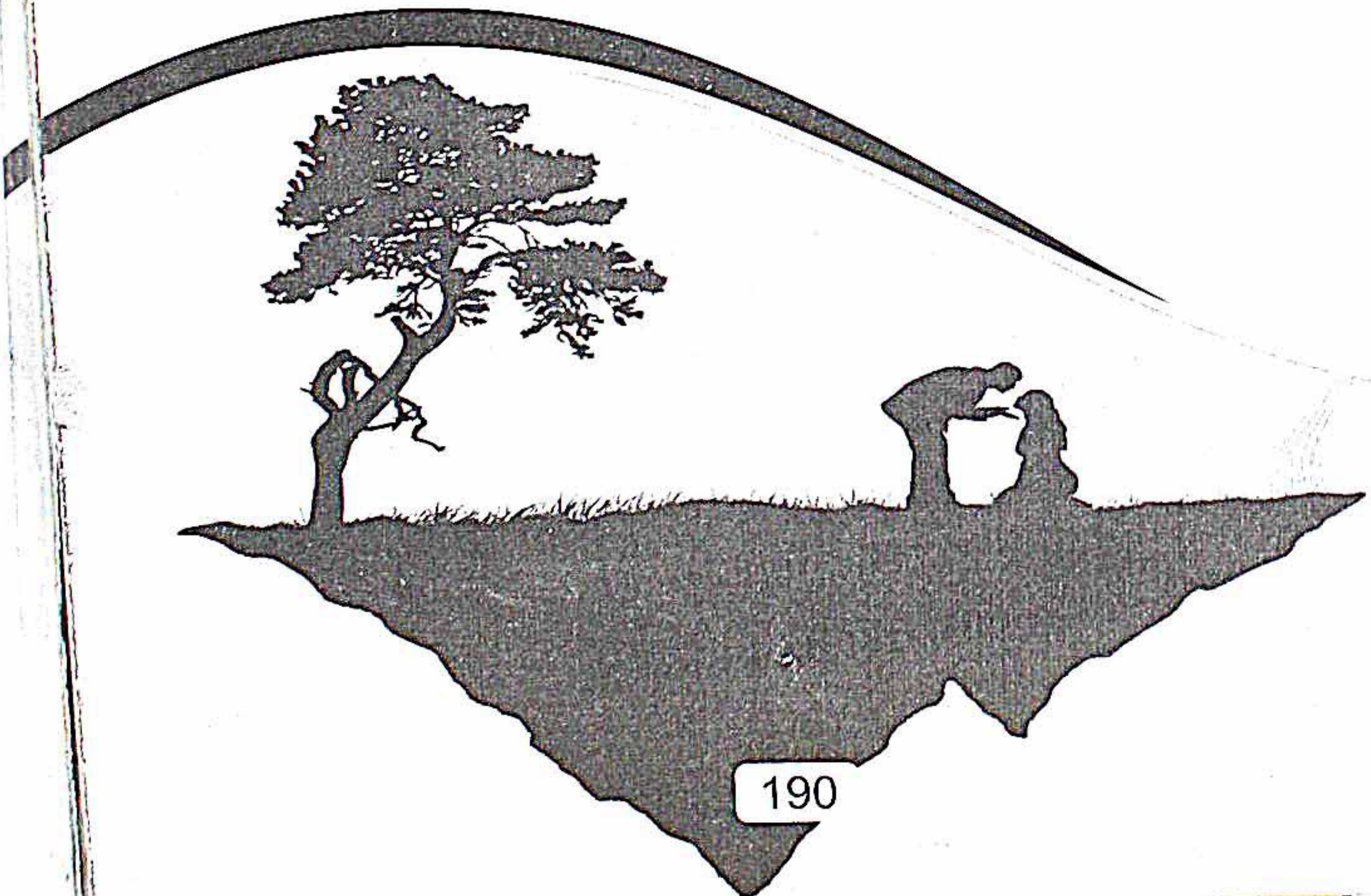
روز محشر جن خوش نصیبوں کو عرش الہی کا سایہ نصیب ہوگا ان میں سے وہ شخص بھی ہوگا جو زنا، رشوت اور سود خوری جیسے کبائر سے بچنے والا ہو کہ اللہ اور اس کے رسول نے ان افعال شنیعہ کے مرتکبین پر لعنت فرمائی ہے اور سود خور سے تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اعلان جنگ فرمایا ہے ظاہر ہے جب ان کی سزا اتنی سخت ہے تو ان سے بچنے پر اجر و ثواب بھی اتنا ہی عظیم الشان ہوگا۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابو برداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے عرض کی: ”اے میرے رب عزوجل! حظیرة القدس (یعنی جنت) میں کون تیرے قرب میں رہے گا اور اس دن کون تیرے عرش کے سائے میں ہوگا جس دن تیرے (عرش کے) سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا؟“

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

”یہ وہ لوگ ہیں جن کی آنکھیں کبھی زنا کی طرف نہیں اٹھتیں، وہ اپنے مال میں سود کے طلب گار نہیں ہوتے اور وہ اپنے فیصلوں پر رشوت نہیں لیتے، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے خوشخبری اور اچھا ٹھکانا ہے۔“

(شعب الایمان، باب فی قبض الید..... الخ، الحدیث 5513، 1 ج 4، ص 392)





## زنا کا خیال دل میں نہ لانے والے کا اعزاز

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم ﷺ نے فرمایا:  
”تین قسم کے لوگ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن گفتگو کریں گے۔“

① رَجُلٌ لَمْ يَمْشِ بَيْنَ الْإِثْنَيْنِ بَمَرَأَةٍ قَطُّ

ترجمہ: ”وہ شخص جو دو آدمیوں کے درمیان کبھی تکبر سے نہ چلا ہو۔“

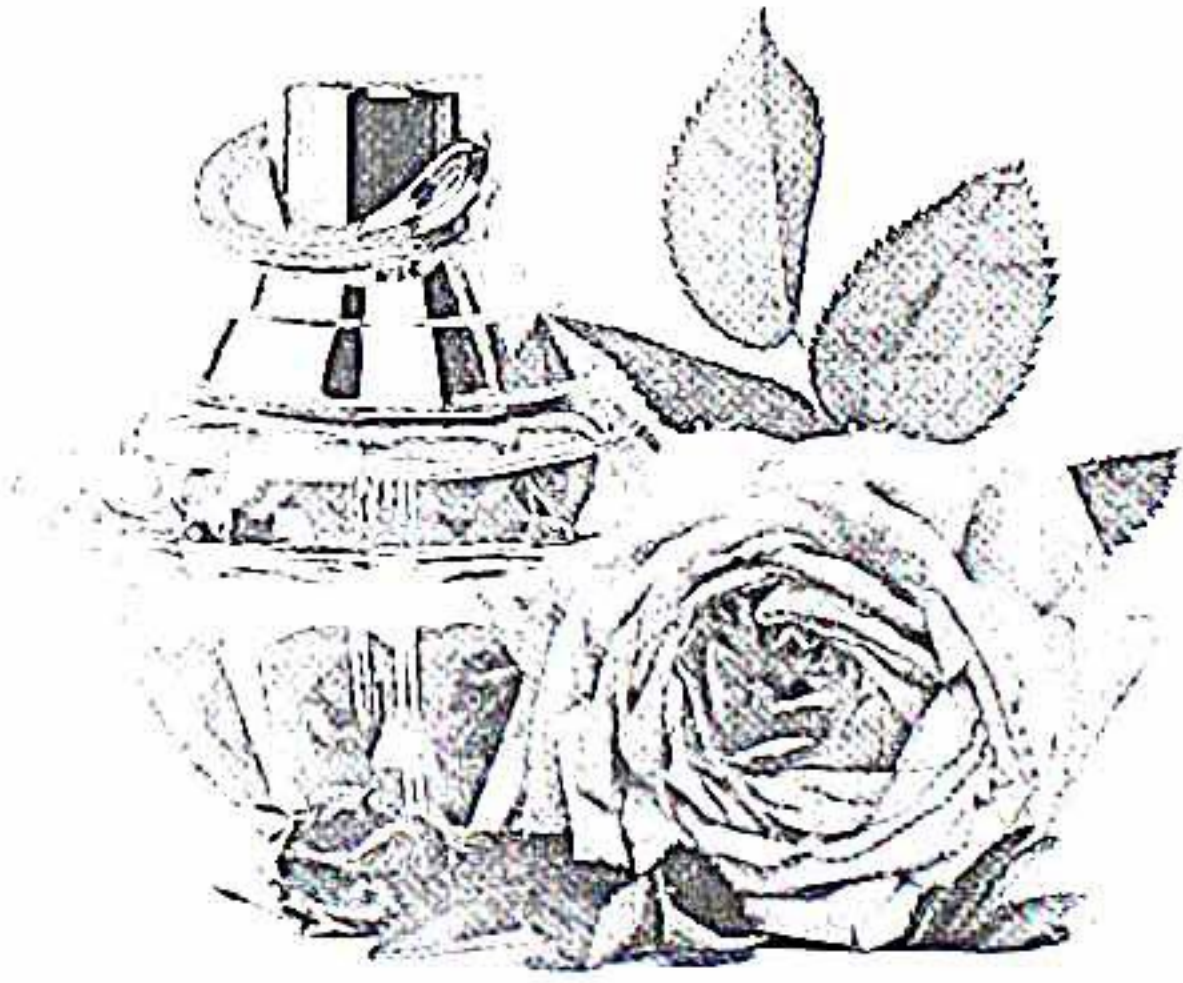
② وَرَجُلٌ لَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِزَنَانٍ قَطُّ

ترجمہ: ”وہ شخص جس نے اپنے دل میں کبھی زنا کرنے کا ارادہ نہ کیا۔“

③ وَرَجُلٌ لَمْ يُخَلِّطْ كَسْبَهُ بَرِبًا

ترجمہ: ”وہ شخص جس نے اپنی کمائی میں سود کی ملاوٹ نہ کی ہو۔“

## مشک و عنبر کے ٹیلوں پر بیٹھنے والے لوگ



حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے

ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل قیامت کے دن

ارشاد فرمائے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جو

اپنے کانوں اور آنکھوں کو شیطانی مزامیر

سے دور رکھتے تھے؟ ان کو دوسروں سے

الگ کر دو۔ پس انہیں مشک و عنبر کے ٹیلوں پر الگ کر دیا جائے گا۔

پھر اللہ عزوجل فرشتوں کو حکم فرمائے گا کہ ان کو میری تسبیح، تمجید اور تہلیل سناؤ۔ تو وہ ایسی

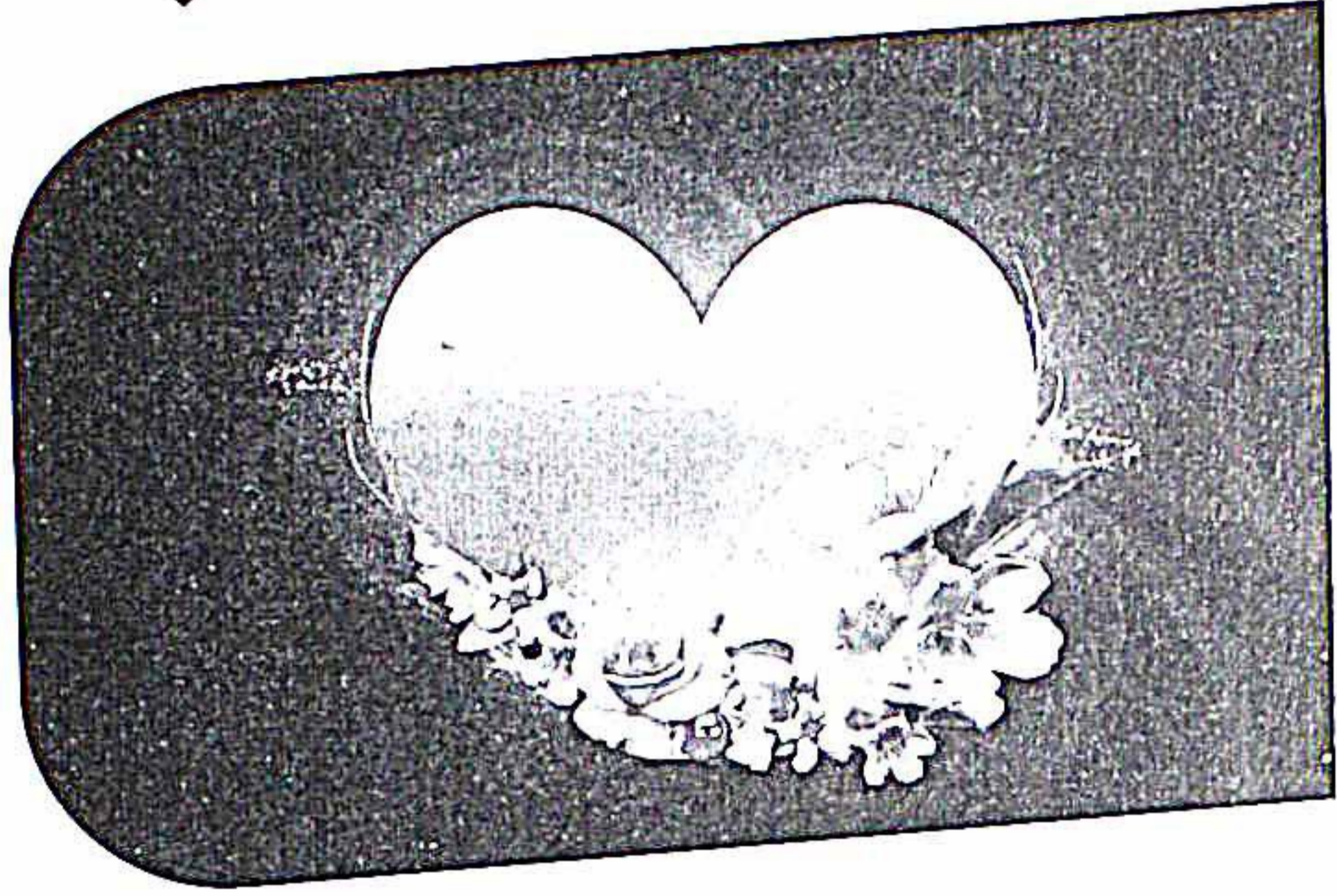
آواز میں تسبیح بیان کریں گے کہ سننے والوں نے اس جیسی سریلی آواز کبھی نہ سنی ہوگی۔

1 (البدور السافرة، 172)

2 (الزبد لابن المبارك، الجزء الرابع باب استماع اللہ، الحدیث 43، ص 12 مختصراً)

## کینہ، بغض چغلی سے پاک دل والے کیلئے سایہ عرش

قیامت کے ہولناک ترین دن جن خوش نصیبوں کو عرش الہی کا مبارک سایہ نصیب ہوگا ان میں وہ مومنین بھی ہوں گے جو کینہ، بغض اور چغلی جیسی بری عادتوں سے پاک ہوں گے کیونکہ یہ بری عادتیں معاشرہ میں بڑی خرابیوں اور فتنہ و فساد کا



موجب ہوتی ہیں جب کہ ان سے بچنا چین و سکون اور عافیت کا سبب بنتا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب اللہ تبارک و تعالیٰ سے کلام کرنے لگے تو ایک شخص کو عرش الہی کے سایہ میں دیکھا تو آپ علیہ السلام کے دل میں اس شخص کے مرتبہ کو دیکھ کر رشک پیدا ہوا کہ ایسا مرتبہ مجھے ملتا تو اچھا تھا۔ آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا اے پروردگار اس شخص کا کیا نام ہے جو تیرے عرش کے سایہ میں نہایت آرام سے ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے نام سے کیا کام اور کیا غرض ہے۔ میں اس کے کام کو بتائے دیتا ہوں جس کی وجہ سے وہ عرش تلے ہے۔ یہ شخص تین کام کیا کرتا تھا:

① كَانَ لَا يَحْسُدُ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ  
ترجمہ: ”ایک یہ کہ لوگوں پر انعام خداوندی کو دیکھ کر حسد نہیں کیا کرتا تھا۔“

② وَكَانَ لَا يَعْقُ وَالِدِيهِ

ترجمہ: ”دوسرے یہ کہ اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہیں کرتا تھا۔“

③ وَلَا يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ

ترجمہ: ”تیسرے یہ کہ لوگوں کی چغلی ایک دوسرے سے نہیں کرتا تھا۔“

تو ان تینوں برائیوں سے بچنے اور اچھے اوصاف کی وجہ سے یہ شخص عرش الہی کے سایہ کا مستحق ہوا۔

(احیاء العلوم وحلیۃ الاولیاء حدیث 5121 جلد 4/163 و شعب الایمان)

جو لوگ بلا وجہ اپنے مسلمان بھائی کی طرف سے اپنے دل میں بغض و عناد اور کینہ کپٹ  
جمالیتے ہیں تو ایسے لوگوں کی بخشش نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ اس کینہ حرکت کو چھوڑ دیں۔  
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہر پیر اور جمعرات کو انسانوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں اللہ  
تعالیٰ اسی دن میں سوائے مشرکین کے ہر ایک کی مغفرت فرمادیتا ہے۔

إِلَّا أَمْرًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ

تَرْجَمَةٌ: ”لیکن جن دو آدمیوں کے درمیان کینہ کپٹ ہوتا ہے ان کی مغفرت نہیں فرماتا“

(فرشتوں کو حکم) فرماتا ہے:

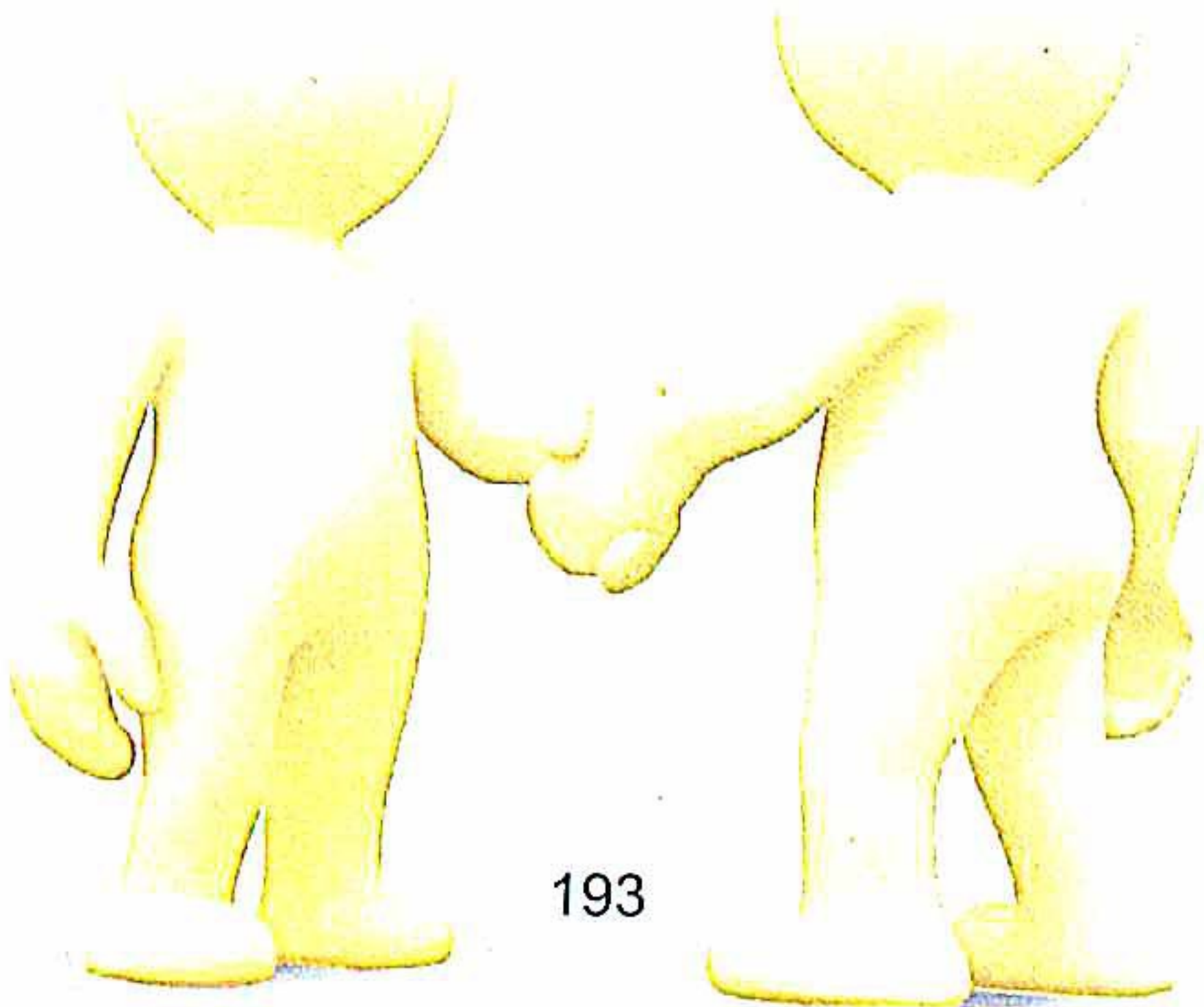
انظروا هذین حتی یصطلحا

تَرْجَمَةٌ: ”ان دونوں کو ابھی مغفرت سے چھوڑے رکھو یہاں تک کہ دونوں میل ملاپ

اور آپس میں صلح کر لیں“۔

(مالک، مسلم)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شرک اور کینہ گناہ کے اعتبار سے دونوں برابر ہیں جن طرح  
مشرک کی بخشش نہیں ہے اسی طرح کینہ ور آدمی کی بھی مغفرت نہیں ہے اسی لئے پاک و صاف  
دل والا کینے سے پاک رہنے کی دعا مانگتا ہے جیسا کہ ابھی اوپر بیان کیا گیا ہے۔



## جنت میں کینہ و بغض نہیں ہوگا

جنت کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ ہے کہ اس میں جو لوگ ہوں گے آپس میں بھائی بھائی ہوں گے۔ وہاں بغض و کینہ کا گزرتک نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ

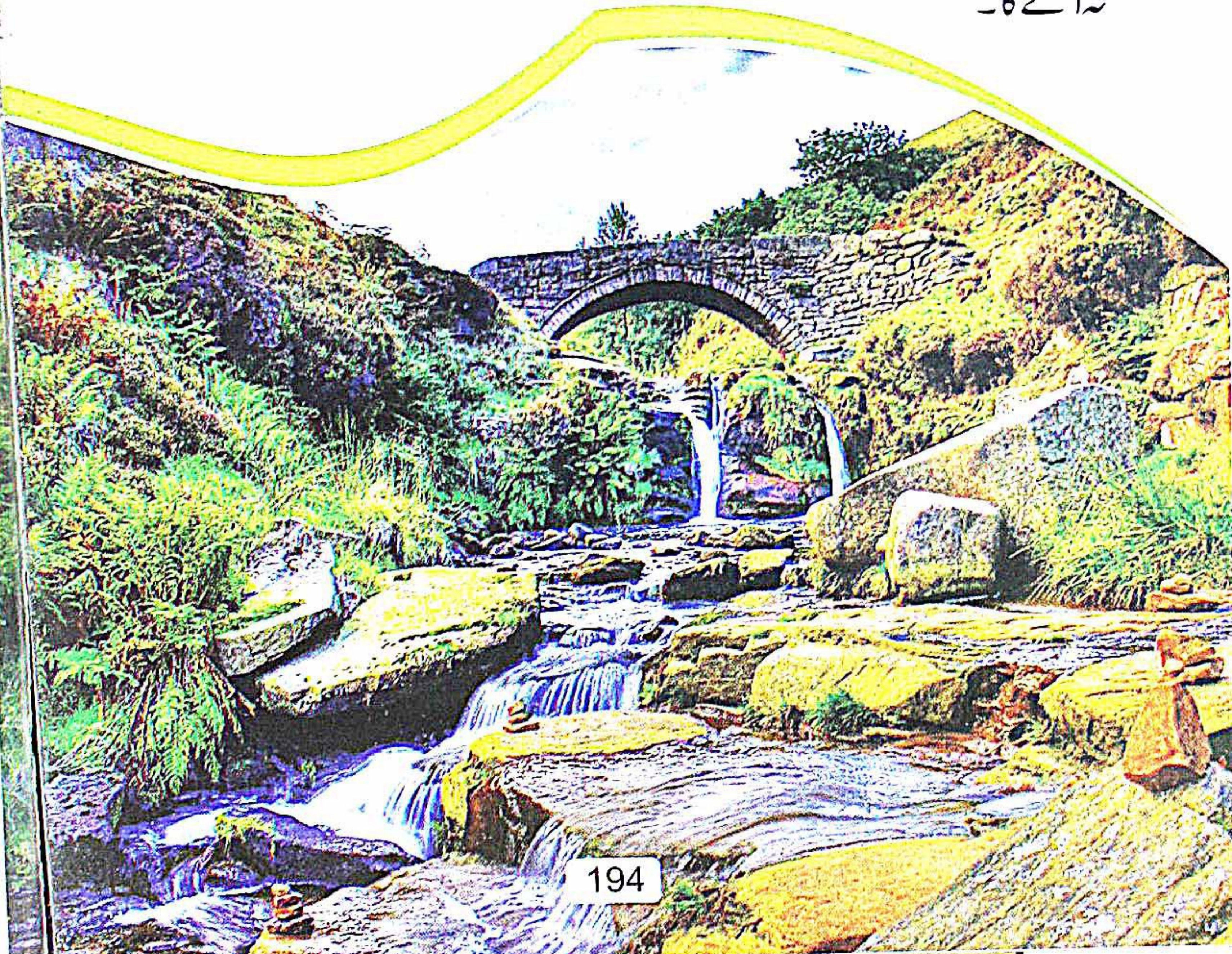
ترجمہ: ”اور ہم نے ان کے سینوں سے جو کینہ تھا نکال لیا اب وہ بھائی بھائی ہو کر آنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔“

دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ

ترجمہ: ”اور ہم نے ان کے سینوں سے جو کینہ تھا نکال لیا۔ نہریں ان کے نیچے بہتی ہوں گی۔“

ان آیتوں کے اشارے سے معلوم ہوا کہ جب تک بھائیوں میں کینہ رہے گا جنت کا ٹکٹ ہاتھ نہ آئے گا۔



## بغض و کینہ سے متعلق تعلیم نبوی ﷺ کیا ہے؟

آنحضرت ﷺ نے جو ہم کو تعلیم دی ہے اس کا منشا یہ ہے کہ ہم کو دنیا ہی میں جنت کی زندگی بسر کرنی چاہئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَقَاطِعُوا وَلَا تَدَابِرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا

ترجمہ: ”آپس میں مقاطعہ نہ کرو اور نہ ملاقات کے وقت ایک دوسرے سے منہ موڑو

اور نہ کینہ بغض رکھو اور نہ حسد رکھو۔“

وَ كُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا

ترجمہ: ”اللہ کے بندے بن کر آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔“

## تین دن سے زیادہ قطع کلامی جائز نہیں ہے

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ

ترجمہ: ”اور کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ

چھوڑے رکھے۔“

(مشکوٰۃ)

مطلب یہ ہے کہ اگر کسی وجہ سے دو مسلمان بھائیوں میں کینہ کپٹ پیدا ہو گیا ہے۔ اور کسی وجہ سے وہ بات چیت چھوڑ دیں تو تین دن کے اندر اندر انہیں ملاپ کر لینا چاہئے تین دن سے زیادہ چھوڑے نہیں رکھنا چاہئے ورنہ ان کی کوئی نیکی قبول نہ ہوگی۔



اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو حسد، بغض عناد اور کینہ کپٹ جیسی مہلک برائیوں سے بچائے اور

میل و محبت کے ساتھ ہمیشہ صراط مستقیم پر قائم رکھے۔ (... آمین...)

## کینہ سے پاک دل والا عرش کے سایہ میں ہوگا

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے یہ درخواست کی کہ اے میرے رب تو مجھے ان لوگوں کے بارے میں بتا دے جن کو تو اپنے عرش کے سایہ میں پناہ دے گا جس دن تیرے سایہ کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے:

هُمْ الطَّاهِرَةُ قُلُوبُهُمُ الْبَرِيَّةُ أَيْدِيهِمُ الَّذِينَ يَتَحَابُّونَ لِحَبْلِي

تَرْجَمَةً: ”جن کے دل پاک صاف اور ہاتھ پاؤں اور بدن صاف ستھرے ہوں جو

میری ہی وجہ سے آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔“

الَّذِينَ إِذَا ذُكِرُوا لِي وَإِذَا ذُكِرُوا بِهُمْ

تَرْجَمَةً: ”جب میں یاد کیا جاتا ہوں تو وہ بھی یاد کئے جاتے ہیں اور جہاں ان کا چرچا

ہوتا ہے تو میرا بھی ذکر اور چرچا ہوتا ہے۔“

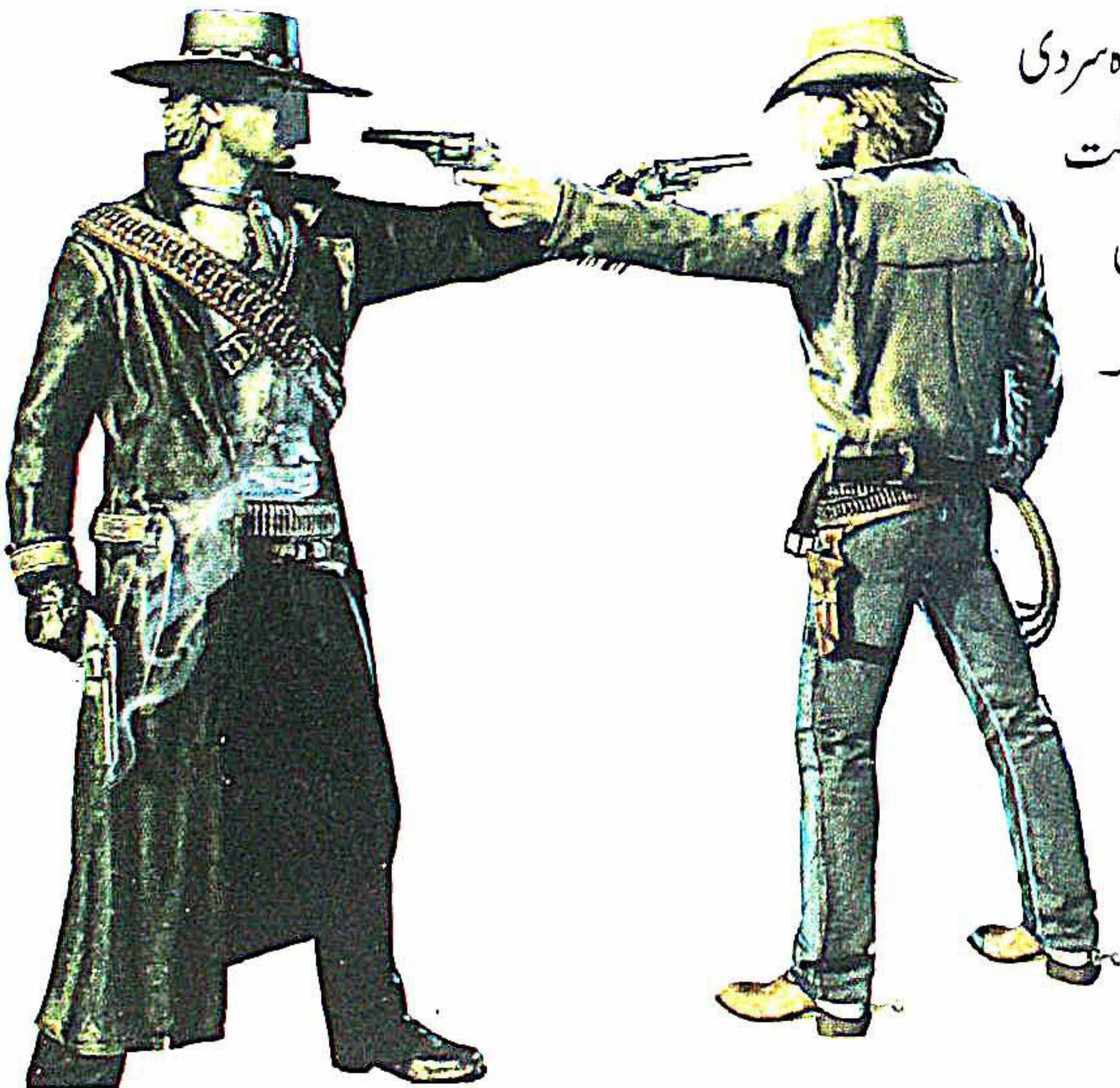
الَّذِينَ يُسْبِغُونَ الْوَضُوءَ فِي الْمَكَارِهِ

تَرْجَمَةً: ”وہ سردی

اور تکلیف کی حالت

میں پورا پورا کامل

وضو کرتے ہیں۔“



وَيُنَبِّئُونَ إِلَىٰ ذِكْرِي كَمَا يُنِيبُ النُّورُ إِلَىٰ وَكْرِهِا

تَرْجَمَةً: ”اور میرے ذکر کی طرف اس طرح مائل ہوتے ہیں جس طرح ہرن اپنے گھر کی طرف مائل ہوتا ہے۔“

وَيَغْضَبُونَ لِمَحَارِمِي إِذَا اسْتُحِلَّتْ كَمَا يَغْضِبُ النَّمِرُ إِذَا حَرَبَ

تَرْجَمَةً: ”اور میرے محارم کی توہین کی وجہ سے اس طرح غضبناک ہوتے ہوں جس طرح چیتا چھیڑ چھاڑ کے وقت غضبناک ہوتا ہے۔“

وَيَكْلِفُونَ بِحُبِّي كَمَا يَكْلِفُ الصَّبِيُّ بِحُبِّ النَّاسِ

تَرْجَمَةً: ”اور میری محبت میں اس طرح فریفتہ ہوتے ہیں جس طرح بچہ لوگوں کی محبت کی وجہ سے فریفتہ ہوتا ہے۔“

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَسَاكِرِ الَّذِينَ يَعْمَرُونَ مَسَاجِدِي فَيَسْتَغْفِرُونَ لِي

بِالْأَسْحَارِ

تَرْجَمَةً: ”اور ابن عساکر کی روایت میں یہ بھی ہے کہ میری مسجدوں کو آباد کرنے والے اور صبح کے وقت استغفار میں مشغول ہونے والے ہوں۔“

(مسند احمد والبدور السافرة)



## اللہ تعالیٰ کے محبوب لوگ

حضرت سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام نے بارگاہ رب العزت میں عرض کی: اے میرے رب عزوجل! مجھے اپنی مخلوق میں سے اپنے محبوب بندوں کے بارے میں خبر دے تاکہ میں ان سے تیری خاطر محبت کروں... اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

① وہ بادشاہ جو لوگوں پر رحم کرتا ہے اور لوگوں کے حق میں اس طرح فیصلہ کرے جیسا اپنے حق میں فیصلہ کرتا ہے۔

② وہ شخص جسے اللہ عزوجل نے مال دیا تو وہ اس کو اللہ عزوجل کی رضا کے حصول اور اللہ عزوجل کی اطاعت میں خرچ کرے۔

③ وہ شخص جس نے اپنی جوانی اور طاقت کو اللہ عزوجل کی عبادت میں فنا کر دیا۔

④ وہ شخص جس کا دل مساجد کی محبت کی وجہ سے انہی میں لگا رہتا ہے۔

⑤ وہ شخص جو کسی خوبصورت عورت سے ملے تو وہ عورت اسے اپنے آپ پر قدرت دے تو وہ اللہ عزوجل کے خوف کے سبب اس

کو چھوڑ دے۔

⑥ وہ شخص جو جہاں بھی ہو یہ یقین رکھے کہ اللہ عزوجل میرے ساتھ ہے۔

⑦ وہ لوگ جن کے دل صاف اور کمائی پاک ہے وہ میری رضا کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں، میں ان کا ذکر کرتا ہوں اور وہ میرا ذکر کرتے ہیں۔

⑧ وہ شخص جس کی آنکھیں اللہ عزوجل کے خوف سے آنسو بہائیں۔

(الزبد لابن المبارک، باب توبۃ داؤد... الخ، الحدیث 471، ج 1، ص 161)



## مسلمان کو کپڑے پہنانے پر سایہ عرش

سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت میں ہوگا، اللہ جل شانہ اس کی ضرورت میں ہوگا۔ جو شخص کسی مسلمان کے غم اور پریشانی کو دور کرے گا، اللہ جل شانہ قیامت کے دن اس کے غم و پریشانی کو دور کرے گا۔ ①

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جو بھوکے پیٹ کو کھانا کھلائے گا یا ننگے کو کپڑے پہنائے گا یا مسافر کو پناہ دے گا تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت کی ہولناکیوں سے پناہ دے گا۔ ②

② (طوسی فی عیون الاخبار)

① (بخاری جلد 1 صفحہ 330، مسلم)



## بھوکے پیاسے کو کھانے اور پلانے کا ثواب

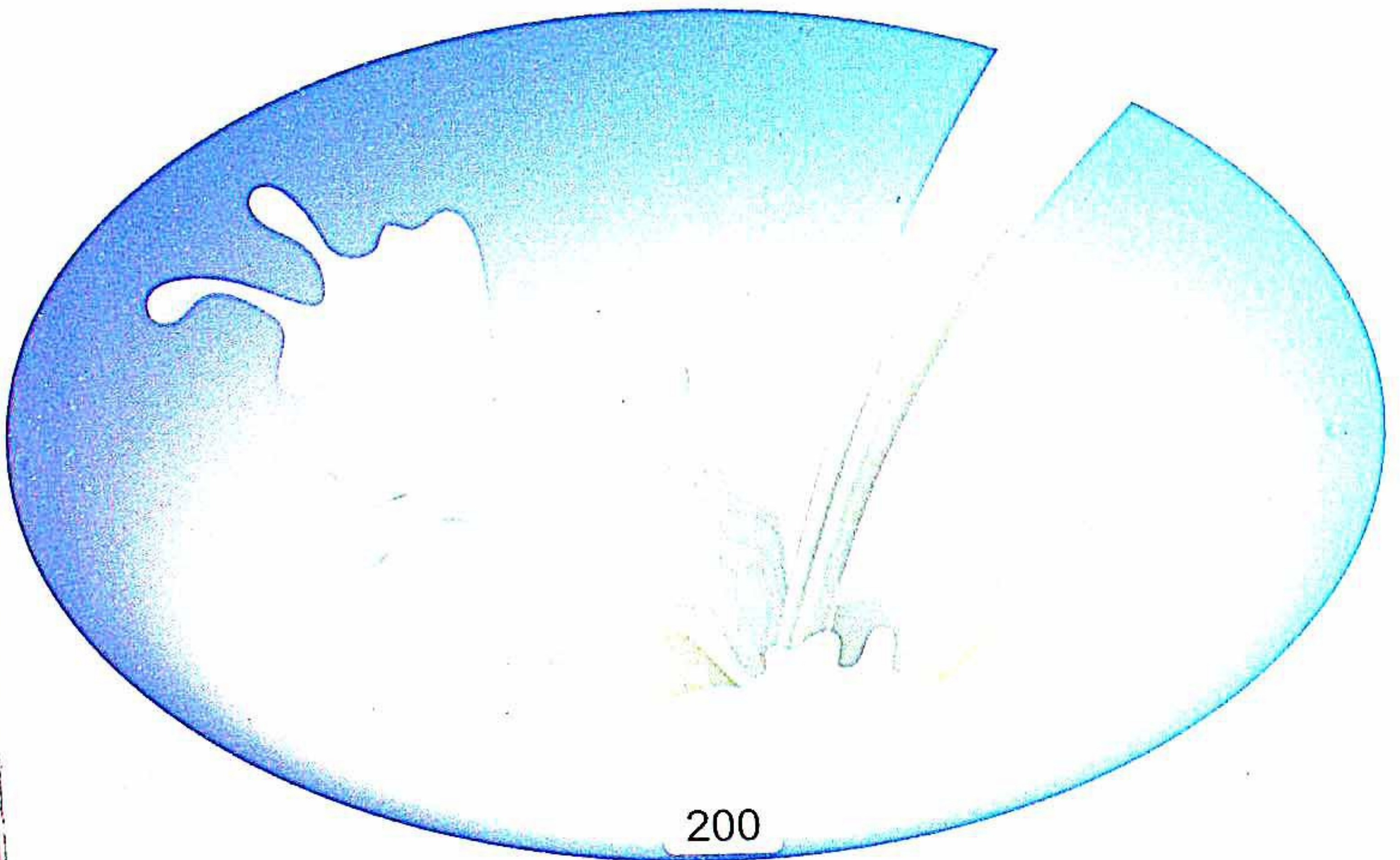
دوسری روایت میں ہے کہ جس مسلمان نے کسی برہنہ مسلمان کو کپڑا پہنایا، اللہ تعالیٰ اسے جنت کا لباس پہنائے گا، جس مسلمان نے کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جس مسلمان نے کسی پیاسے مسلمان کو سیراب کیا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں مہر شدہ شراب طہور پلائے گا۔ اجنبی مسکین کو صدقہ و خیرات دینے کی بہ نسبت رشتہ دار پر صدقہ کرنے میں دوہرا ثواب ہے، صدقہ اور صلہ رحمی کا الگ الگ ثواب۔

پوچھا گیا کونسا صدقہ افضل ہے؟ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہر اس رشتہ دار کو دینا جو تیرے لئے اپنے دل میں بغض و عداوت رکھتا ہے۔

آپ نے فرمایا جس نے کسی شخص کو دودھ استعمال کرنے کے لئے بکری وغیرہ دی تاکہ وہ اس کا دودھ استعمال کر کے اسے واپس کر دے، یا قرض دیا یا سفر کا ساتھی دیا، اسے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے، مزید فرمایا کہ ہر قرض صدقہ ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ میں نے معراج کی رات جنت کے دروازے پر لکھا دیکھا کہ صدقہ کا دس گنا اور قرض کا اٹھارہ گنا ثواب ہے۔

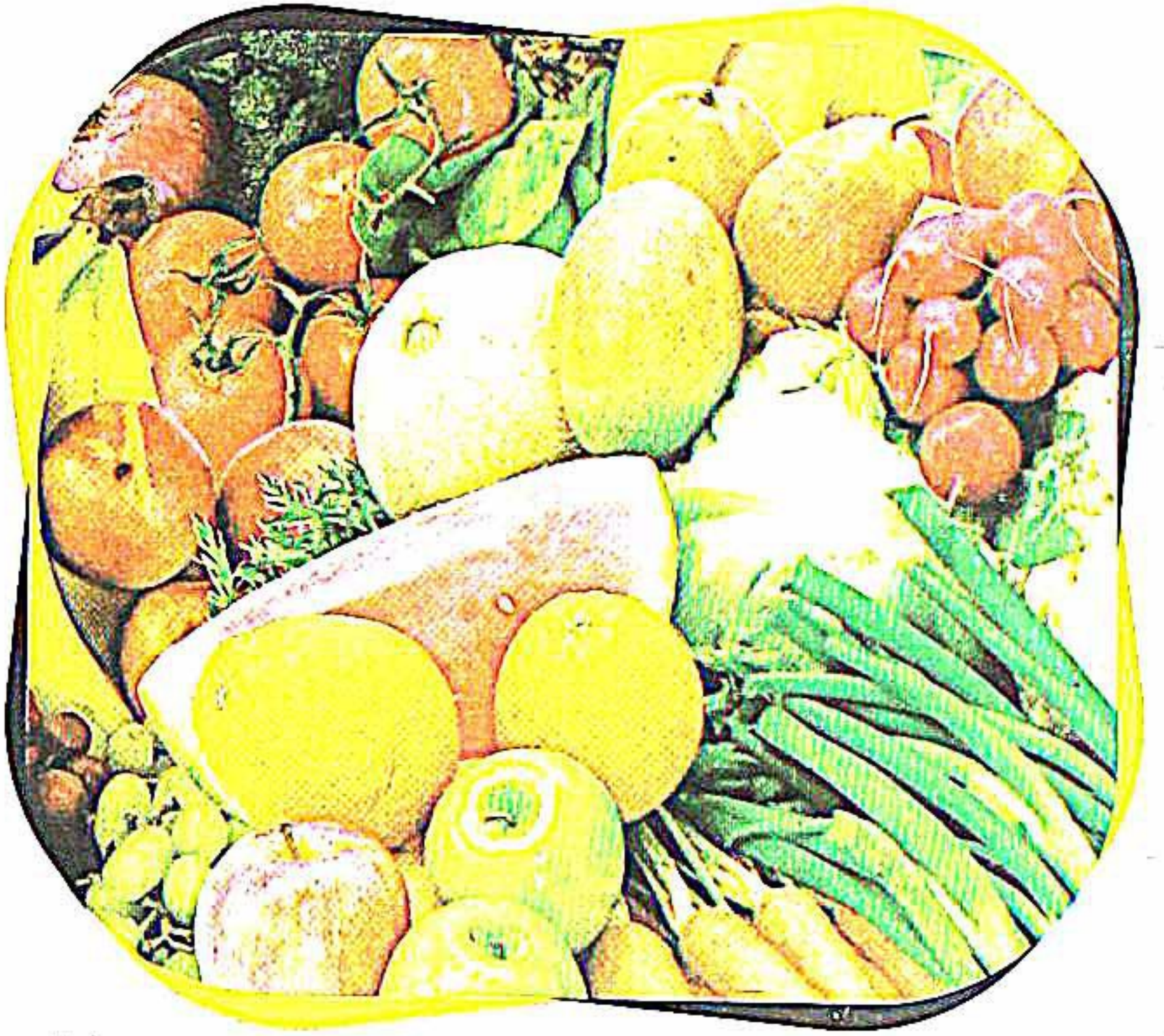
فرمایا جو کسی تنگ دست کی مشکل آسان کر دیتا ہے، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس پر آسانی کر دیتا ہے۔

(مکاشفۃ القلوب 452)



## مسلمان کو کھانا کھلانے پر سایہ عرش

جن نیک اعمال کی برکت سے قیامت کے سخت ترین دن اللہ جل شانہ کے عرش عظیم کا سایہ نصیب ہوگا، ان مبارک اعمال میں سے ایک کسی بھوکے مسلمان کو خالص اللہ کے لئے کھانا کھلانا بھی ہے۔ چنانچہ حضرت



انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے کسی بھائی کو ایک میٹھا لقمہ کھلائے۔ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن حشر کی سختی سے محفوظ رکھے گا۔<sup>1</sup>

## ضرورت مند کو ایک لقمہ کھلانے کا فائدہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ لَقِمَ أَخَاهُ لُقْمَةً حُلْوَةً صَرَفَ عَنْهُ مَرَارَةَ الْمَوْقِفِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرْجَمَةً: ”جو شخص اپنے (ضرورت مند مسلمان) بھائی کو ایک میٹھا (یعنی غذا کا) لقمہ کھلائے گا اس سے قیامت کے دن (میدان محشر میں) کھڑے ہونے کی کڑواہٹ دور کر دی جائے گی“۔<sup>2</sup>

<sup>1</sup> (مکارم طبرانی صفحہ 373، شمائل کبریٰ جلد چہارم ص 527)

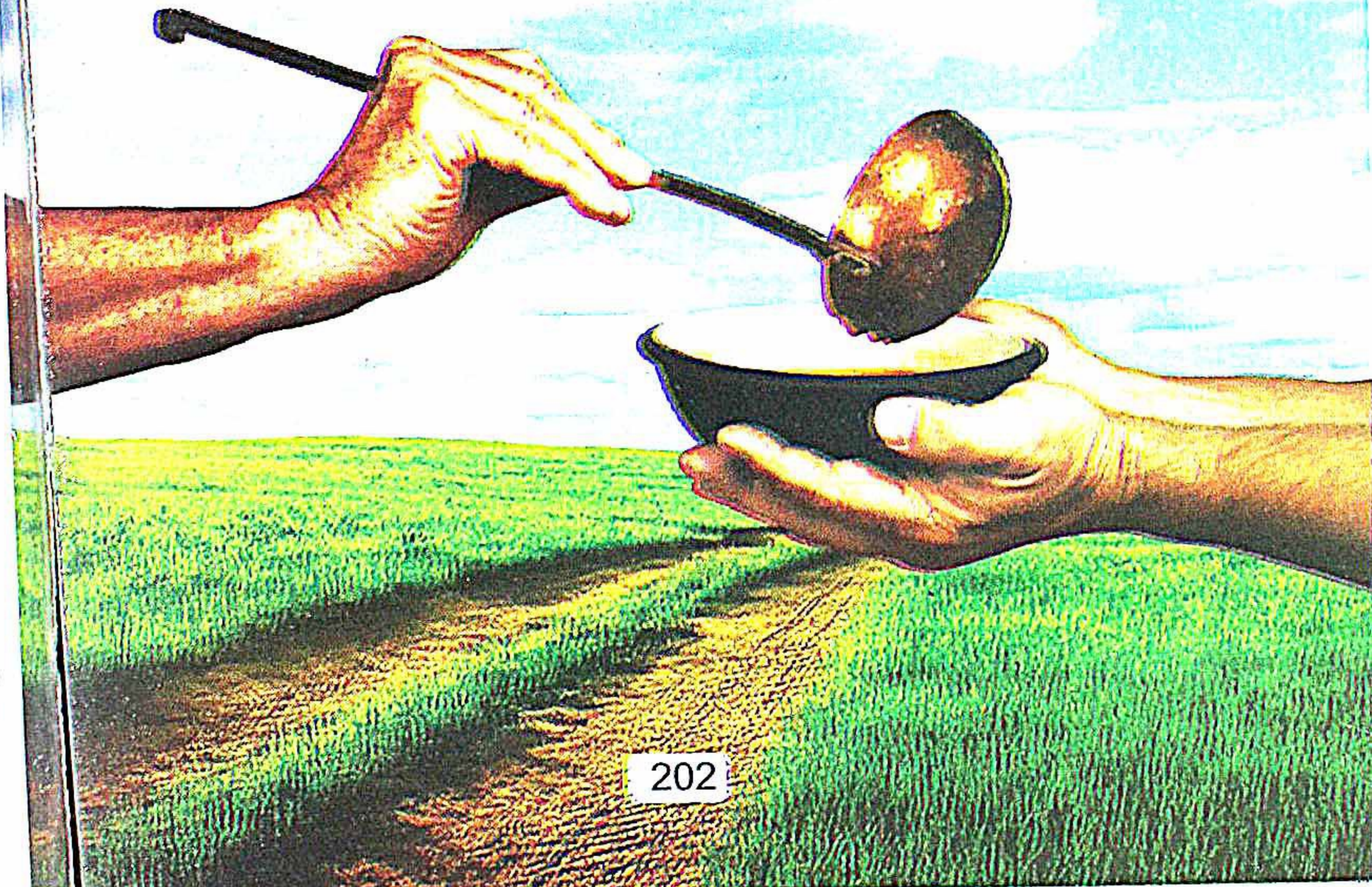
<sup>2</sup> (أخرجه أبو نعیم فی الحلیة 3/54، والخطیب البغدادی فی تاریخ بغداد 4/85، 86، وأورده ابن أبی حاتم فی العلیل 2432، والشوکانی فی الفوائد المجموعہ 182. وابن الجوزی فی الموضوعات 29/3)

## مسلمان کو کھانا کھلانے والا جنتی ہے

صحابہ کرم رضی اللہ عنہم نے حضور اکرم ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! کون سا اسلام بہتر ہے؟  
 .... آپ ﷺ نے فرمایا کھانا کھلانا اور ہر واقف اور اجنبی پر تمہارا سلام کہنا! .... سائل نے عرض  
 کیا کہ مجھے ہر چیز کی حقیقت بتلائیے! .... آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پانی سے پیدا  
 کیا ہے .... پھر میں نے کہا کہ مجھے ایسے عمل کے متعلق بتائیے جس کے سبب میں جنت میں  
 جاؤں؟ .... آپ ﷺ نے فرمایا: کھانا کھلا، سلام کیا کر، صلہ رحمی کر اور رات کو جب لوگ  
 سو رہے ہوں، نماز پڑھ، تو جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہوگا۔

فرمان نبوی ﷺ ہے کہ اللہ کی عبادت کرو، مسکینوں کو کھلاؤ اور سلام کو عام کرو، بسلامت  
 جنت میں جاؤ گے۔ فرمان نبوی ہے کہ رحمت کے نزول کے اسباب میں سے مسلمان کا مسکین کو  
 کھانا کھلانا ہے جس نے اپنے مسلمان بھائی کو کھانے اور پینے سے سیراب کیا، اللہ تعالیٰ اس  
 کے اور دوزخ کے درمیان ستر خندقوں کا فاصلہ کر دیتا ہے جن میں سے ہر ایک خندق پانچ سو  
 سال کے سفر کی مسافت پر ہے۔

(مکاشفة القلوب 452)



## پانی پلانے والے جہنمی کے لئے شفاعت

حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ”قیامت کے روز جنتیوں میں سے ایک آدمی دوزخ والوں کی طرف جھانکے گا۔ دوزخ میں سے ایک آدمی اسے بلا کر کہے گا: **يَا فُلَانُ هَلْ تَعْرِفُنِي تَزَجَمَةُ**: ”اے فلاں آدمی! کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟“۔  
**لَا وَاللّٰهِ مَا اعْرِفُكَ مِنْ اَنْتَ؟**

**تَزَجَمَةُ**: ”وہ کہے گا نہیں، اللہ کی قسم میں تجھے نہیں پہچانتا، تو کون ہے؟“۔

**اَنَا الَّذِي مَرَرْتُ بِى فِي الدُّنْيَا فَاسْتَسْقَيْتَنِي شُرْبَةً مِنْ مَّاءٍ فَسَقَيْتُكَ**

**تَزَجَمَةُ**: ”وہ کہے گا: میں وہی شخص ہوں جس کے پاس سے تو دنیا میں گزرا تھا اور تو نے مجھ سے پینے کے لئے پانی کا ایک گھونٹ مانگا تھا، میں نے تجھے پانی پلایا تھا“۔

**عَرَفْتُ**.... وہ کہے گا: میں نے پہچان لیا۔ **فَاشْفَعْ لِيْ بِهَا عِنْدَ رَبِّكَ**

**تَزَجَمَةُ**: ”وہ دوزخی کہے گا: اس پانی کے بدلے اپنے رب کی ہاں میری سفارش کر“۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا۔ کہے گا میں نے دوزخ کی

طرف جھانکا تو دوزخیوں میں سے ایک آدمی نے مجھے بلایا اور کہا کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ میں نے کہا نہیں اللہ کی قسم میں تجھے نہیں پہچانتا، تو کون ہے؟

اس نے کہا میں وہی شخص ہوں جس کے پاس سے تو

دنیا میں گزرا تھا۔ تو نے مجھ سے پانی کا ایک گھونٹ مانگا تھا

اور میں نے تجھے پانی پلایا تھا۔ لہذا اپنے رب کے ہاں میری

سفارش کر۔ میری سفارش اس کے حق میں قبول فرمائے۔

**فَيَأْمُرُ بِهِ فَيُخْرِجُ مِنَ النَّارِ**

**تَزَجَمَةُ**: ”پھر (اللہ تعالیٰ) اس کے متعلق حکم جاری کرے گا اور اسے دوزخ سے نکال دیا جائے گا“۔

نوٹ: ابن ماجہ نے بھی تقریباً اسی طرح اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور اس میں دو اور

آدمیوں کی سفارش کا اضافہ بھی کیا ہے۔  
(سنن ابن ماجہ 1215/2)

## کھانا کھلانے والا جنتی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَائِمًا تَزَجَّمًا: ”آج تم میں سے روزہ کس نے رکھا ہے؟“۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مِسْكِينًا

تَزَجَّمًا: ”آج تم میں سے مسکین کو کھانا کس نے کھلایا ہے؟“۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَبِعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً تَزَجَّمًا: ”آج تم میں سے جنازے کے ساتھ کون گیا؟“۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا تَزَجَّمًا: ”آج تم میں سے مریض کی عیادت کس نے کی؟“۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا اجْتَمَعَتْ هَذِهِ الْخِصَالُ قَطُّ فِي رَجُلٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ

تَزَجَّمًا: ”جس آدمی میں بھی یہ خوبیاں اکٹھی ہو جائیں، وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا“۔

(صحیح ابن خزیمہ 304/3. صحیح ابن حبان (الاحسان) 177/5)



## قرآن میں کھانا کھلانے کی اہمیت و تاکید

رب تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ﴿٨﴾

ترجمہ: ”وہ اہل ایمان خدا سے محبت کی بنیاد پر یتیموں، مسکینوں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔“

مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرٍ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمَصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نَطْعِمُ الْمِسْكِينَ

ترجمہ: ”کس چیز نے تم کو جہنم میں پہنچایا؟ وہ کہیں گے: ہم نماز پڑھنے والے نہیں تھے اور نہ مسکین کو کھانا کھلاتے تھے۔“

لوگوں کو کھانا کھلانا اللہ جل شانہ کے نزدیک بڑا ہی پسندیدہ و محبوب عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ

نے اہل جنت کے اوصاف کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ وہ مسکینوں، یتیموں اور (کافر) قیدیوں کو اس (اللہ) کی محبت کی بنیاد پر کھانا کھلاتے ہیں۔



غیر مسلم قیدیوں کو بھی کھلانا بڑے ثواب کی بات ہے۔ سورہ دھر میں قیدیوں کے کھلانے سے مراد

بدر کے کافر قیدی ہیں جن کو حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے کھلایا تھا۔ جب کافر کے کھلانے پر یہ ثواب ہے تو مومن کے کھلانے پر کس قدر ثواب ہوگا؟

علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اس آیت کریمہ کے تحت حضرت قتادہ رحمہ اللہ کا قول ذکر کیا ہے کہ اللہ نے قیدیوں کے کھلانا کھلانے کا حکم بیان کیا ہے جو مشرک تھے۔ تو پھر مسلمان بھائیوں کے کھانا کھلانے کا کیا حال (ثواب) ہوگا کہ وہ قابل احترام اور اس کے زیادہ مستحق ہیں۔

## مسافر کو گھر میں ٹھہرانے پر سایہ عرش

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے عرش کا ٹھنڈا اور پرسکون سایہ جن خوش نصیب لوگوں کو عطا فرمائے گا ان میں سے ایک وہ شخص ہے جو غریب الدیار مسافر کو اپنے گھر میں ٹھہرائے اور اس کا اکرام کرے۔ ایسے شخص کو روز محشر اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ نصیب ہوگا۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ أَشْبَعَ جَانِعًا أَوْ كَسَى عَارِيًا أَوْ أَوْى مُسَافِرًا

تَرْجَمَةً: ”جس نے بھوکے کو کھلایا یا ننگے کو پہنایا یا مسافر کو جگہ دی۔

عَاذَهُ اللَّهُ مِنْ أَهْوَالِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

تَرْجَمَةً: ”اللہ تعالیٰ اس کو روز قیامت کی ہولناکیوں سے پناہ عطا کریں گے۔“

(التذكرة للقرطبي، 472/1)





## جنت والدین کے قدموں کے نیچے ہے

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اپنے عرش کا سایہ ان خوش نصیب لوگوں کو بھی عطا فرمائے گا، جو اپنے والدین کی خدمت کرتے ہوں گے۔ حضور ﷺ کا ارشاد پاک ہے:

الْجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدَامِ الْآبَوَيْنِ

ترجمہ: ”جنت ماں باپ کے قدموں کے نیچے ہے۔“

## گھر بیٹھے حج مقبول کا ثواب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو ماں باپ کا فرمانبردار ہے اور وہ اپنے والدین کی طرف رحمت و الفت کی نظر



سے دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ ہر بار نظر کرنے کے عوض اس کے لئے ایک حج مقبول کا ثواب ضرور لکھ دیتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا خواہ ہر روز ہر بار دیکھنے پر؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اللہ تعالیٰ اس سے بھی بڑا اور پاک ہے۔

## ماں باپ کی نافرمانی پر نقد سزا

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام گناہوں میں سے اللہ جو گناہ چاہے گا معاف فرمادے گا سوائے ماں باپ کی نافرمانی کے کیونکہ زندگی میں مرنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ ماں باپ کی نافرمانی کی سزا دیتا ہے۔ حاکم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام گناہوں میں سے جس گناہ کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے معاف فرمادیتا ہے۔ سوائے ماں باپ کی نافرمانی کے کہ ماں باپ کی نافرمانی کی سزا تو مرنے سے پہلے زندگی ہی میں دے دیتا ہے۔ (مظہری)

## عرش کے نیچے بیٹھا ہوا شخص کون ہے؟

قیامت کے

روز اللہ تعالیٰ اپنے

عرش کا ٹھنڈا اور

پرسکون سایہ جن

خوش نصیب لوگوں

کو عطا فرمائے گا،

ان میں سے ایک یہ

شخص بھی ہے۔

حضرت سیدنا

ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک

صحابی رضی اللہ عنہ سے

روایت کرتے ہیں،

وہ ارشاد فرماتے

ہیں کہ ”حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب عزوجل کی طرف جلدی کی تو ایک شخص کو عرش

کے نیچے بیٹھے ہوئے دیکھا جس پر آپ علیہ السلام کو تعجب ہوا، آپ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے

رب عزوجل! یہ کون ہے؟

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: میں یہ نہیں بتاتا کہ وہ کون ہے، بلکہ اس کی تین صفات کی خبر دیتا ہوں۔

① اللہ عزوجل نے اپنے فضل سے بندوں کو جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں یہ شخص ان پر حسد نہیں کرتا تھا۔

② اپنے والدین کی نافرمانی نہیں کرتا تھا۔

③ چغلی نہیں کھاتا تھا۔

(شعب الایمان، باب فی الاصلاح بین الناس..... الخ، الحدیث 11118، ج 7، ص 497، بحوالہ: سایہ عرش کس کس پر ہوگا؟ ص 67)

# والدین سے حسن سلوک جہاد سے افضل عمل

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سا عمل

اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟

فرمایا: فرض نماز اپنے وقت پر۔

میں نے عرض کیا: اس کے بعد؟

فرمایا: والدین کے ساتھ بہتر سلوک۔

میں نے عرض کیا: اس کے بعد؟

فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ۔<sup>1</sup>

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کے

لئے روانگی کی اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟

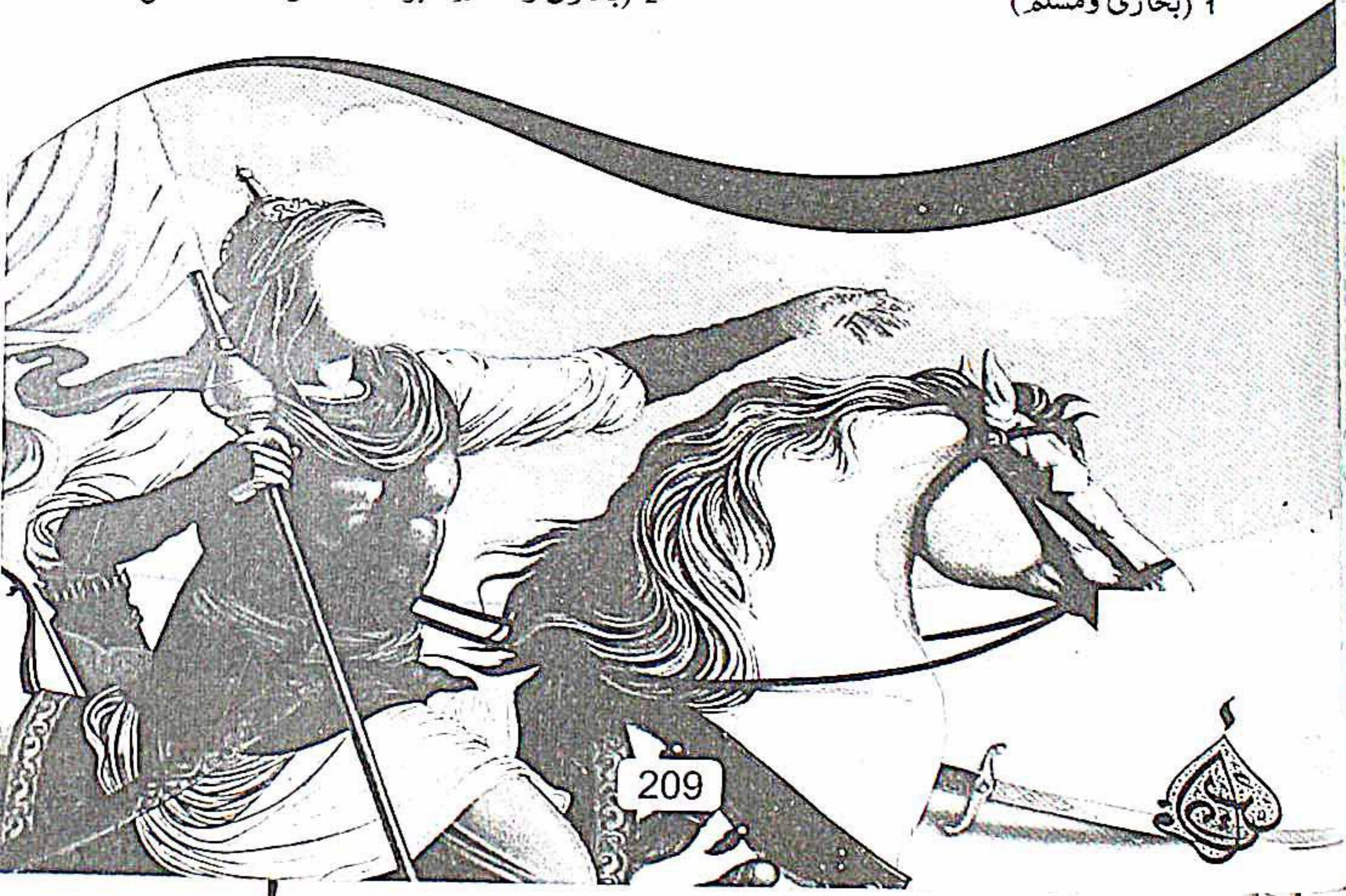
اس نے عرض کیا: ہاں!

تو فرمایا ان کی خدمت میں کوشش کر، یعنی ان کی عزت و تکریم اور خدمت بجا آوری میں

مشغول رہ۔<sup>2</sup>

2 (بخاری و مسلم، ابوداؤد و، ترمذی و نسائی)

1 (بخاری و مسلم)



## والدین کی خدمت ہجرت و جہاد (فرض کفایہ) سے بہتر ہے

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کے دست مبارک پر ہجرت اور جہاد پر بیعت کرتا ہوں اللہ سے اجر پانے کے لئے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تیرے ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہے؟  
اس نے عرض کیا: ہاں دونوں ہی زندہ ہیں۔

فرمایا: اللہ سے اجر چاہتا ہے؟

اس نے عرض کیا: ہاں۔

فرمایا: اپنے والدین کے پاس چلا جا، ان کو خوش رکھ، ان کی خدمت کر (یعنی ہجرت اور جہاد سے ان کی خدمت بہتر ہے)۔

(مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک صحابی رضی اللہ عنہ آئے اور عرض کیا مجھے جہاد کا شوق ہے لیکن قدرت نہیں ہے یعنی سامان جہاد نہیں ہے۔  
آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تیرے ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہے؟  
عرض کیا: ہاں، ماں زندہ ہے۔

ارشاد فرمایا: اللہ کی رضا کے لئے ماں کے ساتھ اچھا سلوک کرو جب تم یہ کام کر لو گے تو پھر حاجی ہو، عمرہ کرنے والے بھی ہو اور مجاہد بھی ہو یعنی جب والدہ کا دامن اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کے باعث خوشی و مسرت سے بھر دو گے تو تمہیں اتنا ثواب مل جائے گا جیسا کہ تم نے حج بھی کیا عمرہ بھی کیا اور جہاد بھی کیا۔

طلحہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ ہے۔ فرمایا: تیری ماں زندہ ہے۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا اس کے پاؤں کو مضبوطی سے پکڑ لے جنت ان کے نیچے ہے۔ (طبرانی)

یعنی اس کی اطاعت و خدمت میں ہمہ تن منہمک ہو جا کہ یہی کام دخول جنت کا سبب ہے مطلب یہ ہے کہ جہاد تو تم جنت کے حصول کے لئے کرتے ہو وہ تو تمہاری ماں کے قدموں کے نیچے ہے تو دور کیوں جاتے ہو؟ ان کی خدمت کرو، ان کو راضی رکھو، انہیں خوش کرو جنت مل جائے گی۔ (تربیب و ترغیب)

دنیا میں آپ جس کو دیکھیں کہ وہ دنیا و آخرت کی بھلائیوں سے مالا مال ہے تو یقین کر لیں کہ والدین کی اس کو دعائیں ہیں اے اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرما آمین۔ (دینی دسترخوان)

نوٹ: والدین کی خدمت یا کسی اور نیک عمل کا جہاد سے افضل ہونا اس وقت ہے جب جہاد فرض کفایہ ہو، جب جہاد فرض عین ہو جائے تو اس وقت یہ تمام اعمال سے افضل ہو جاتا ہے۔ اس وقت والدین کی اجازت نہ بھی دیں تب بھی میدان جہاد کی طرف نکلنا فرض عین ہے۔



## عرش کے نور میں ڈوبا ہوا شخص

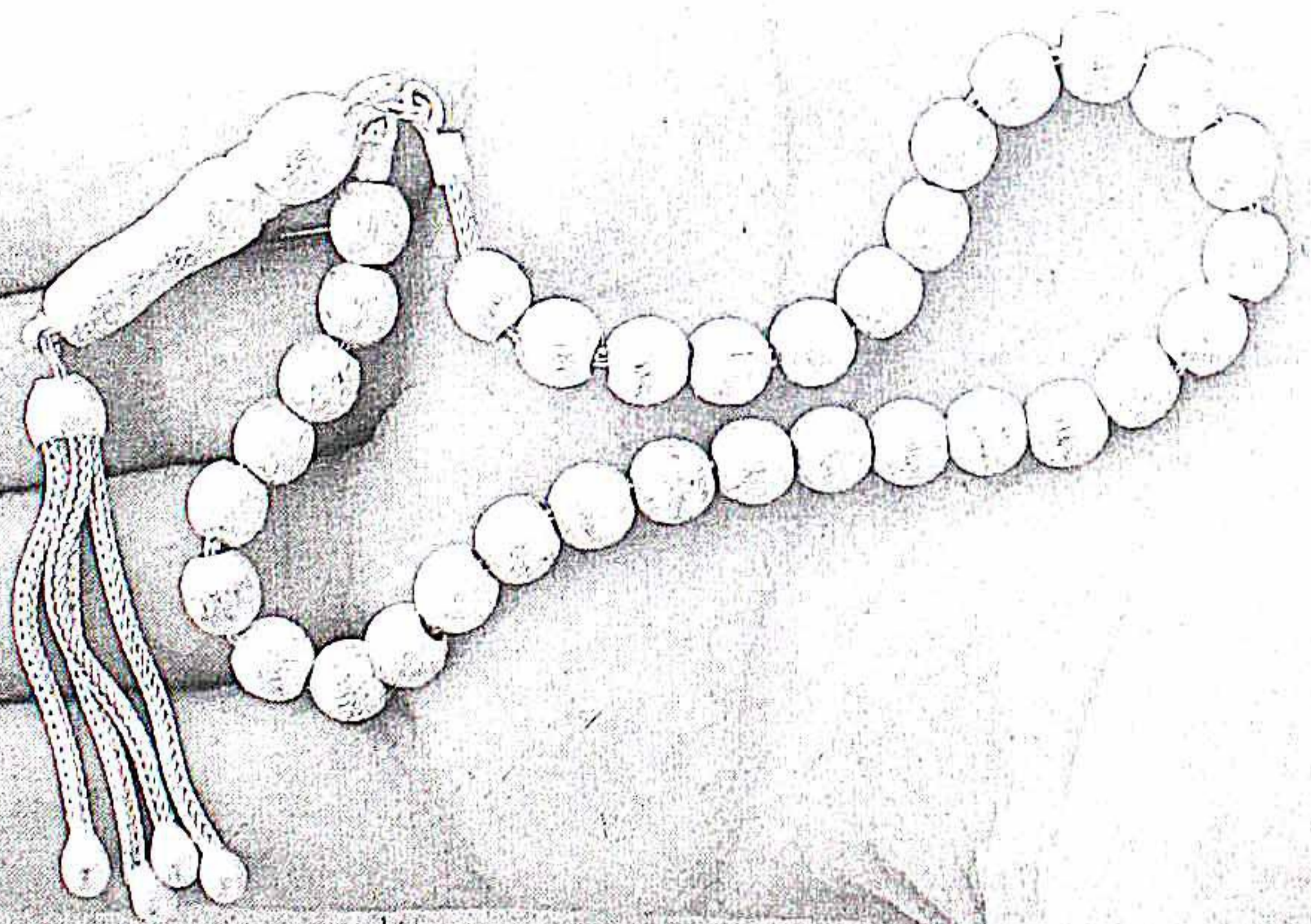
حضرت ابو مخارق رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات عرش کے نور میں نہائے ہوئے ایک شخص کے پاس سے میرا گزر ہوا، میں نے کہا: یہ کون ہے؟ کیا کوئی فرشتہ ہے؟ عرض کی گئی: نہیں۔

میں نے دوبارہ کہا: کیا یہ نبی ہیں؟ عرض کی گئی: نہیں۔

تو میں نے کہا: تو پھر یہ شخص کون ہے؟

عرض کی گئی: یہ وہ شخص ہے دنیا میں جس کی زبان ذکر الہی عزوجل سے تر رہتی تھی، اس کا دل مسجدوں میں لگا رہتا تھا اور اس نے کبھی بھی اپنے والدین کو برا نہیں کہا۔

(الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی الاکثار من ذکر..... الخ، الحدیث 2300، ج 2، ص 242 بحوالہ سایہ عرش کس کس کو ملے گا)



## تنہائی میں اللہ کو یاد کر کے رونے والے کیلئے سایہ عرش

وہ خوش نصیب لوگ جنہیں روز قیامت اللہ کے عرش کا ٹھنڈا دار سایہ نصیب ہوگا ان خوش نصیب لوگوں میں ایک وہ شخص ہے جو تنہائی اور خلوت میں اللہ کے خوف سے روئے۔ اس کا دل نرم و پرسوز ہو۔ چنانچہ ایک موقع پر جناب نبی کریم ﷺ نے سایہ عرش میں رہنے والے سات خوش نصیب لوگوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ

ترجمہ: ”وہ شخص بھی اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے تلے ہی ہوگا جو تنہائی میں اسے یاد کر کے

رو پڑے“ - 1

فائدہ: تنہائی میں انسان کے اچھا اور برا ہونے کا پتہ چلتا ہے کہ وہ کتنا اللہ والا ہے۔

## اللہ کو یاد کرنے والا جہنم میں نہیں جائے گا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

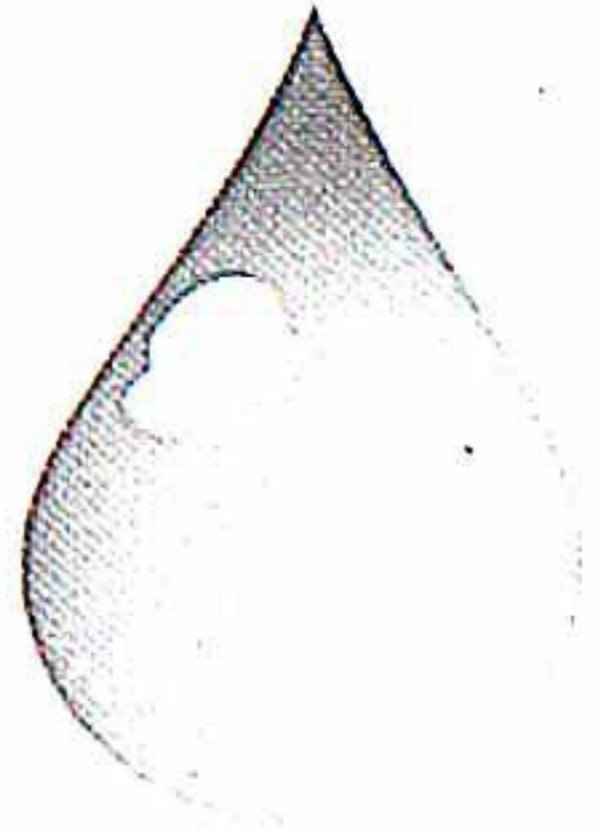
لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّى يَعُودَ

اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کی خشیت سے رونے والا شخص جہنم میں نہیں

جاسکتا تا آنکہ تھنوں سے نکلنے والا دودھ دوبارہ تھنوں میں

داخل ہو جائے۔ یعنی اس کا جہنم میں جانا ایسا ہی محال ہے۔“



وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانٌ جَهَنَّمَ فِي مَنْخَرِي مُسْلِمٍ أَبَدًا

ترجمہ: ”اور کسی مسلمان کی ناک میں اللہ کی راہ میں پہنچنے والا گرد و غبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہو سکتا“ - 2

1 (أخرجه البخاری فی الصحيح برقم 6806 ومسلم فی الصحيح برقم: 2380)

2 (رواه أحمد والترمذی وأبوداؤد والحاكم وسنده صحيح، راجع جامع الترمذی، كتاب الجاد، رقم

الحديث: 1632)

# اللہ کے خوف سے رونے والے پر جہنم کی آگ حرام ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ  
عَيْنَيْهِ دُمُوعٌ، وَإِنْ كَانَ مِثْلُ  
رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ

تَرْجَمَهُ: ”جس مؤمن بندے کی

آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے خوف

سے آنسو ٹپکیں۔ خواہ وہ مکھی کے سر

کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔“

ثُمَّ تُصِيبُ شَيْئًا مِنْ حُرِّ وَجْهِهِ

إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ

تَرْجَمَهُ: ”پھر ان آنسوؤں میں سے

کچھ اس کے چہرے کو لگ جائے تو

اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام فرمادے گا۔“

خشیت الہی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ مبارکہ ہے، بلکہ کائنات میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ

کی خشیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے۔

صحیح بخاری میں ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک طویل حدیث میں رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان مذکور ہے:

قَالَ اللَّهُ إِنِّي لَا أَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً

تَرْجَمَهُ: ”یعنی اللہ کی قسم! ان (لوگوں) میں سب سے زیادہ اللہ کو جاننے والا اور سب

سے زیادہ اس کا خوف رکھنے والا ہوں۔“

1 (سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، رقم الحدیث: 4197)

2 (صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم الحدیث: 6101)



## اللہ کے خوف سے رونے والی آنکھ کو آگ نہیں چھو سکتی

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی۔

عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ تَزْجَمُ: ”ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر کی وجہ سے رو پڑی۔“

وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

تَزْجَمُ: ”اور دوسری وہ آنکھ جس نے اللہ کی راہ (جہاد) میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری۔“

## رسول اللہ ﷺ کا نماز میں رونا

جناب رسول کریم ﷺ کے متعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تو:

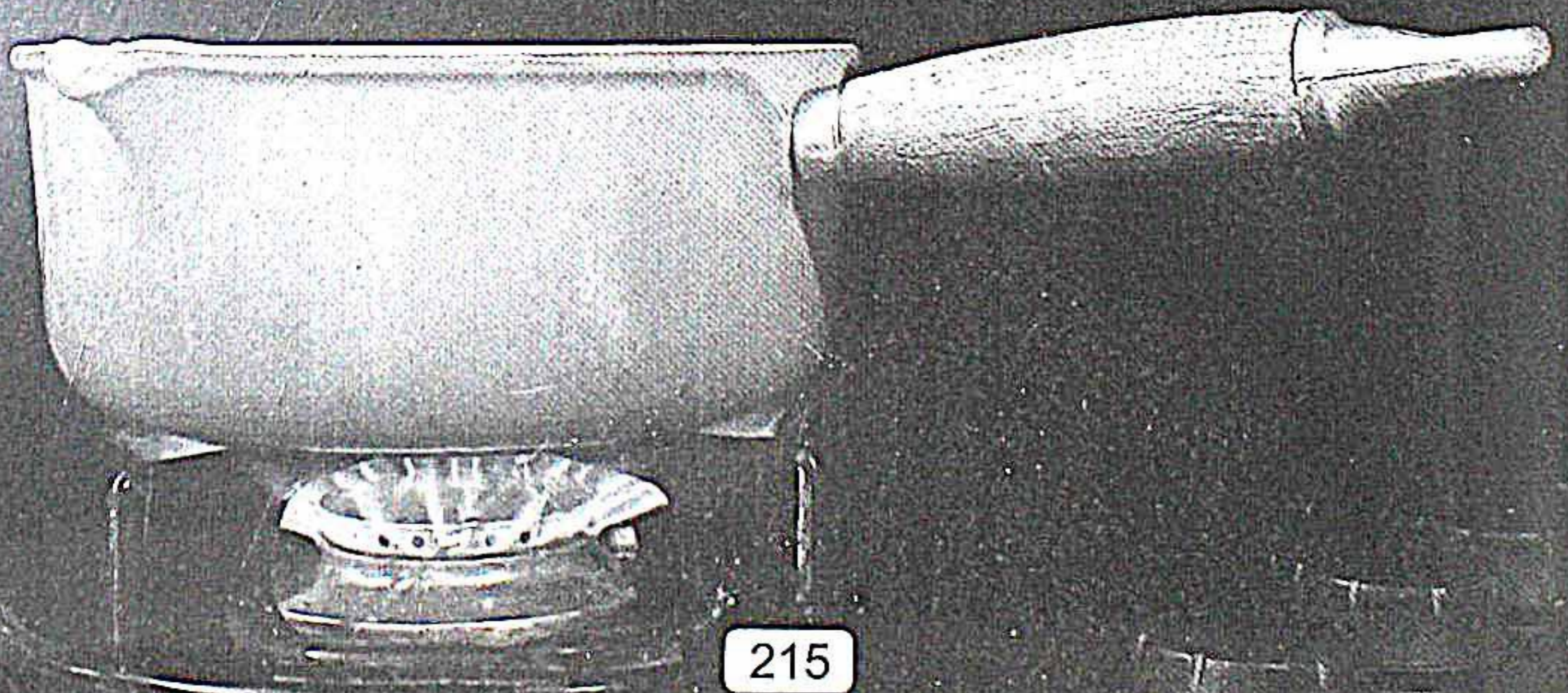
وَفِي صَدْرِهِ أَزِيرٌ كَأَزِيرِ الْمَرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ

تَزْجَمُ: ”آپ کے سینے سے رونے کی وجہ سے اس طرح آواز نکلتی تھی، جیسے چولہے پر رکھی ہوئی

ہنڈیا سے نکلتی ہے۔“

1 (رواہ الترمذی، فضائل الجہاد، باب ماجاء فی فضل الحرس فی سبیل اللہ 1639، صحیح الجامع الصغیر: 4113)

2 (سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، رقم: 904، سنن ترمذی، ابواب الشمائل المحمدیہ، رقم الحدیث:



## حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا خوف الہی کی انتہاء

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان مبارک ہے:

يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ... وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا  
تَرْجَمَةً: ”اے امت محمد (ﷺ) جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جان لو تو تم بہت زیادہ رو  
نے لگو اور بہت کم ہنسو۔“

ایک حدیث میں ہے کہ:

وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ

تَرْجَمَةً: ”تم بستروں پر عورتوں سے لذت حاصل کرنا بھول جاؤ۔“

وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعَدَاتِ تَخَارُونَ إِلَى اللَّهِ

تَرْجَمَةً: ”اور گھر والوں کو چھوڑ کر تم جنگلوں میں جانکو اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں  
مسل آہ و بکا کرتے رہو۔“

1 (صحیح بخاری، کتاب الایمان والندور، رقم: 6631)

2 (سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، رقم الحدیث: 4190)

## حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ کا خوف خدا سے بے ہوش ہو جانا۔

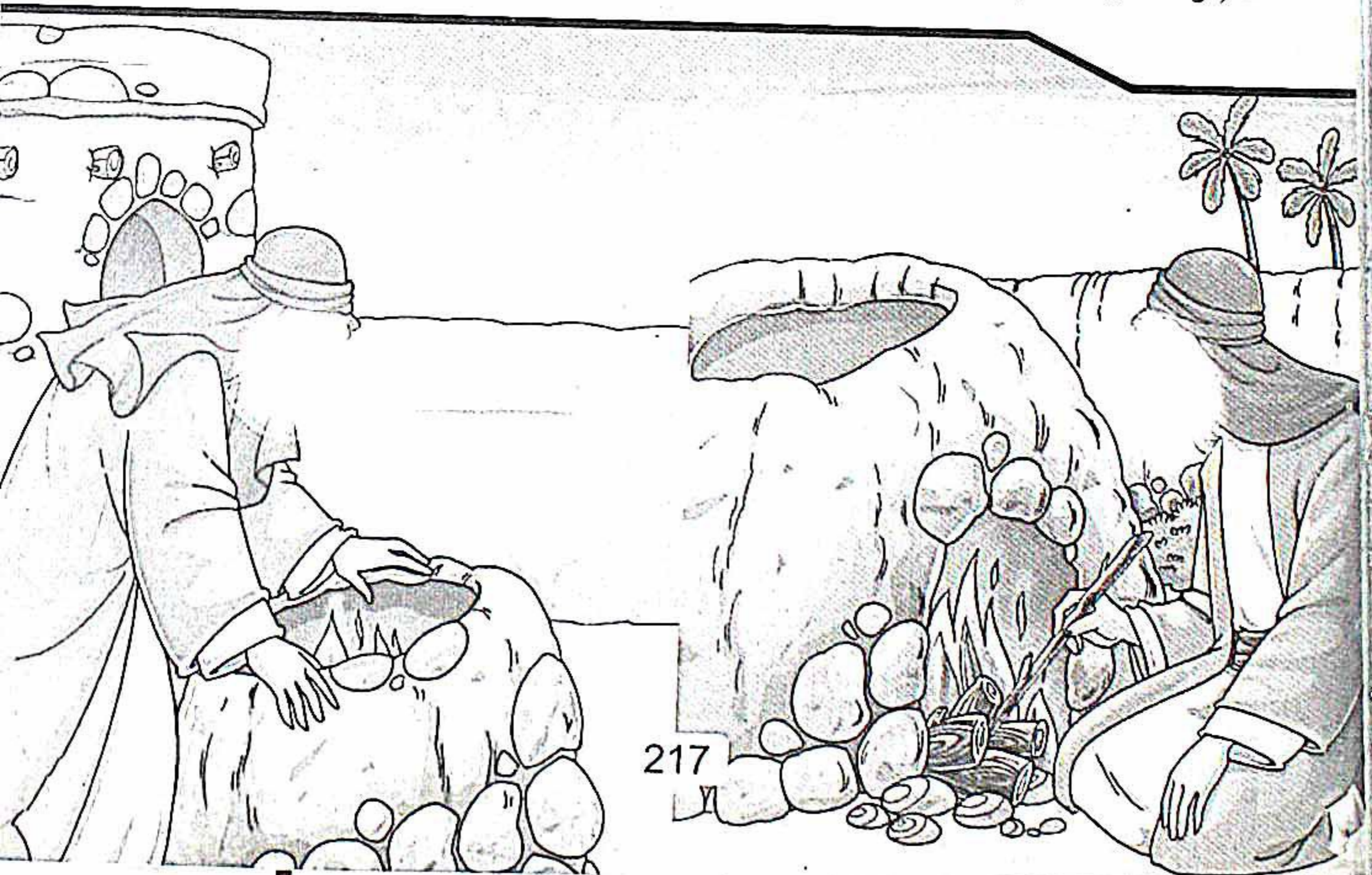
حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے ساتھ باہر نکلے ہمارے ساتھ ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ بھی تھے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دریائے فرات کے کنارے ایک تنور کے پاس سے گزرے، جب اس کے اندر بھڑکتی ہوئی آگ دیکھی تو یہ آیت تلاوت کی:

إِذَا رَأَتْهُمْ مِّن مَّكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا تَغِيظًا وَزَفِيرًا ﴿٢١﴾  
 تَرْجَمًا: ”جب جہنم کافروں کو دور سے دیکھے گی تو کافر جہنم کا چیخنا چنگھاڑنا سن لے گے۔“ 1

فَصَعِقَ يَعْني الرَّبِيعُ وَحَمَلُوهُ إِلَى أَهْلِ بَيْتِهِ فَرَابَطَهُ عَبْدُ اللَّهِ إِلَى الظُّهْرِ فَلَمْ يُفِقْ  
 تَرْجَمًا: ”یہ سن کر ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو کر گر پڑے، لوگ انہیں چار پائی پر ڈال کر گھر لے گئے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما ان کے پاس (صبح سے لے کر) ظہر تک بیٹھ کر انہیں ہوش میں لانے کی کوشش کرتے رہے لیکن حضرت ربیع رضی اللہ عنہ کو ہوش نہ آیا۔“ 2

2 (تفسیر ابن کثیر 415/3)

1 (فرقان، آیت: 12)



## سخت سردی میں وضو کرنے والے پر سایہ عرش

روز محشر عرش الہی کے ٹھنڈے سائے سے جو خوش نصیب لطف اندوز ہوں گے ان میں سے ایک وہ شخص بھی ہے جو سخت سردی میں اہتمام کے ساتھ مکمل وضو کرتا ہو چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سخت سردی میں (اللہ کی محبت میں نماز کے لئے) وضو کرنے والا اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوگا۔<sup>1</sup>

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (ایک مرتبہ) پانی منگوا کر وضو فرمایا پھر ہنسنے اور اپنے ساتھیوں سے کہا مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے کس چیز نے آپ کو ہنسایا، ساتھیوں نے کہا اے امیر المؤمنین بتلا دیجئے آپ کیوں ہنسنے؟ فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ میں نے جیسا وضو کیا ایسا ہی آپ ﷺ نے وضو فرمایا پھر آپ ﷺ ہنسنے اور ارشاد فرمایا مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے ہو آپ کو کس نے ہنسایا؟

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا آپ کیوں ہنسنے؟ ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا دَعَا بِوُضُوءٍ فَغَسَلَ وَجْهَهُ حَطَّ اللَّهُ عَنْهُ كُلَّ خَطِيئَةٍ أَصَابَهَا بِوَجْهِهِ

ترجمہ: ”جب بندہ پانی منگوا کر وضو شروع کرتا ہے جب چہرہ کو دھوتا ہے تو چہرے کے سارے گناہ اللہ تعالیٰ جھاڑ دیتا ہے۔“

فَإِذَا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ كَانَ كَذَلِكَ

ترجمہ: ”جب دونوں ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ایسا ہی ہوتا ہے یعنی ہاتھوں کے گناہ صاف کر دیتا ہے۔“

وَإِذَا طَهَّرَ قَدَمَيْهِ كَانَ كَذَلِكَ

ترجمہ: ”جب پیروں کو دھوتا ہے تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ بزار کی روایت میں سر کے مسح کا بھی ذکر ہے کہ اس پر بھی سر کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔“<sup>2</sup>



2 (رواہ احمد باسناد جید، وأبو یعلیٰ، ورواہ البزار باسناد صحیح)

1 (جامع الصغیر 2548)

## بچہ کی موت پر صبر کرنے پر سایہ عرش

روز قیامت اللہ عزوجل کے عظیم عرش کا سایہ جن لوگوں کو نصیب ہوگا، ان میں سے وہ مومن

بھی ہے، جو اپنے بچہ کی موت پر صبر کرتے ہوئے اللہ کے فیصلے پر راضی رہے اور کوئی شکوہ شکایت نہ کرے۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت سیدنا موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے بارگاہ الہی عزوجل میں عرض کی:

اے میرے رب عزوجل! جو عورت اپنے بچے کے فوت ہونے پر صبر کرے، اس کے لئے کیا جزا ہے؟... اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

أَظْلَهُ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي

”میں اسے اپنے سایہ رحمت میں اس دن جگہ دوں گا جس دن میرے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔“

(الترغيب في فضائل الاعمال و ثواب ذلك لابن شابين، باب فضل من تبع الجنائز مختصراً،  
الحديث 408، ج 1، ص 462)

یہ روایت خلیفہ اول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے رب عزوجل! جو عورت اپنے بچے کے فوت ہونے پر صبر کرے اس کی جزا کیا ہے؟ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: میں اسے اپنے عرش کی سائے میں رکھوں گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

(عمل اليوم والليلة لابن السني، باب تعزية اولياء البيت، الحديث 586، ص 179)

یہی روایت حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے

اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں عرض کی:

اے میرے رب عزوجل! جو عورت اپنے بچے کے فوت ہونے پر صبر کرے اس کے لئے

کیا جزا ہے؟ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: میں اسے اپنے سایہ رحمت میں اس دن جگہ دوں گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

## غم زدہ دل کے لئے سایہ عرش

قیامت کے دن جن لوگوں کو عرش الہی کا سایہ نصیب ہوگا۔ ان خوش نصیبوں میں سے ایک وہ شخص ہے، جو آخرت کے غم اور فکر میں گھل رہا ہو اسے ہر وقت یہ فکر دامن گیر ہو کہ میرا کیا انجام ہوگا؟ نیکو کاروں میں یا بدکاروں میں؟ چنانچہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صَلِّ عَلَى الْجَنَائِزِ لَعَلَّ اللَّهَ يَحْزُنَكَ  
تَرْجَمًا: ”جنازوں کی نماز پڑھا کر، شاید کہ اللہ تعالیٰ  
تجھے غم (آخرت) دے دے۔“

فَإِنَّ الْجَزِينَ فِي ظِلِّ اللَّهِ

تَرْجَمًا: ”کیونکہ غمگین اللہ تعالیٰ کے (عرش کے) سایہ میں ہوگا۔“

ایک اور روایت میں ہے کہ نماز جنازہ پڑھا کر ویہ تمہیں غمگین کرے گی اور غم زدہ  
(بروز قیامت) عرش کے سائے میں ہوگا۔<sup>1</sup>

## ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی وصیت

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے وصیت کرتے ہوئے فرمایا:

اے میرے بھائی میں تجھے ایک وصیت کرتا ہوں جسے یاد رکھ لے، ہو سکتا ہے اللہ تجھے  
اس سے نفع دے قبروں کی زیارت کیا کر اس سے آخرت کی یاد تازہ ہوتی ہے، لیکن یہ دن میں  
کبھی بھی ہو کثرت سے نہ ہو اور مردوں کو غسل دیا کر اس لئے کہ ایسے جسم کے دیکھنے میں ایک  
بلغ نصیحت ہے اور نماز جنازہ کی ادائیگی کیا کرو ہو سکتا ہے اس سے تیرا دل غم زدہ ہو بے شک غم  
زدہ دل والے اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے۔<sup>2</sup>

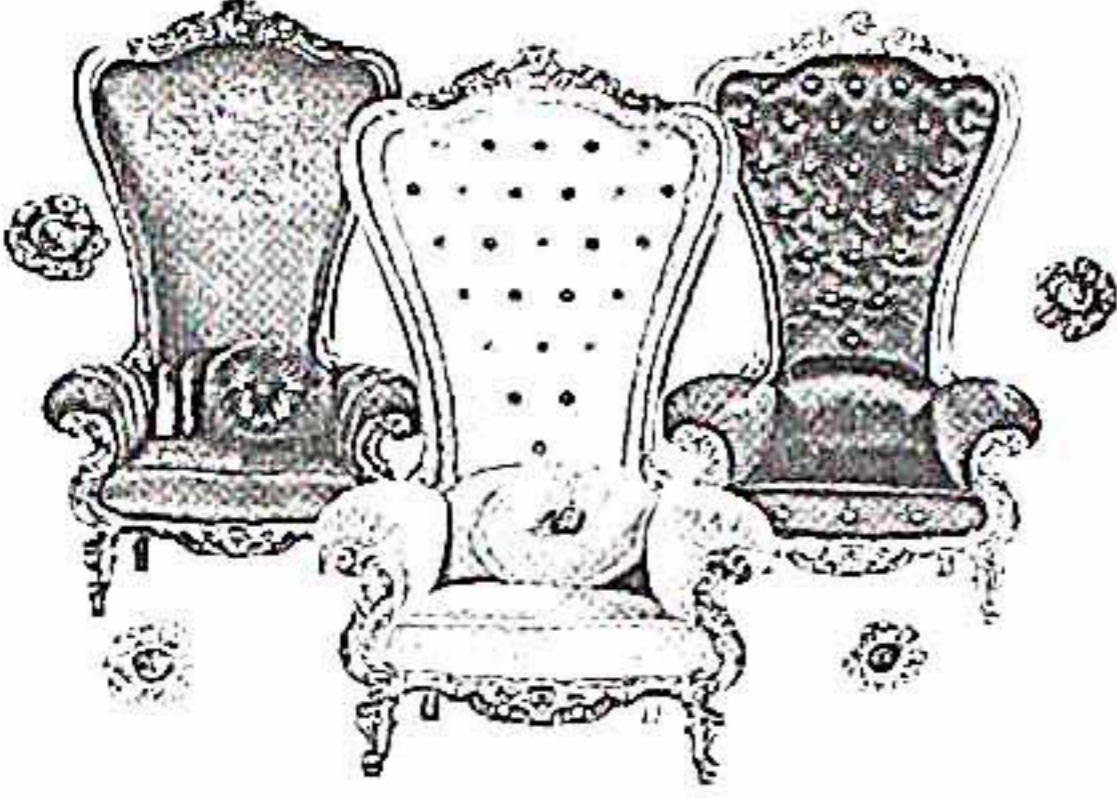
1 (المستدرک، کتاب الرقاق باب ذر القبور..... الخ، الحدیث 8011، ج 5، ص 470)

2 (المرجع: صحیح وضعیف الجامع، تحقیق الالبانی: (ضعیف) انظر حدیث: 2182 فی ضعیف

الجامع، السلسلة الضعیفة، رقم الحدیث: 3663)

## روز قیامت بادل کے سائے میں موتیوں کی کرسیوں پر

قیامت کے روز عرش الہی کا سایہ جن خوش نصیبوں کو ملے گا ان میں سے ایک وہ شخص بھی ہے



جو کامل مومن ہو جس کا ظاہر اور اس کا باطن ایک ہو چنانچہ حضرت خیشمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

قیامت کے دن انسان اپنے پسینے میں تیر رہا ہوگا

یہاں تک کہ وہ پسینہ اس کی ناک تک پہنچ جائے گا... تو حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: مومنین کے لئے موتیوں کی کرسیاں ہوں گی جن پر وہ بیٹھیں گے، ان پر بادلوں سے سایہ کیا جائے گا اور قیامت کا دن ان کے لئے دن کی ایک ساعت کے برابر ایک بار آنکھ جھپکنے کے برابر ہوگا۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کی سختیاں بہت زیادہ ہوں گی یہاں تک کہ کفار کو ان کا پسینہ لگام دے رہا ہوگا۔ ان سے عرض کیا گیا: تو مومنین کہاں ہوں گے؟

ارشاد فرمایا: سونے کی کرسیوں پر ہوں گے اور ان پر بادل سے سایہ کیا جائے گا۔<sup>1</sup>

## قیامت کے دن مومن بچے کہاں ہوں گے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن مومنین کے بچوں کو پیش کیا جائے گا، ان کا سینہ نکلا ہوا ہوگا، ان پر میدان حشر کی سختی پڑ رہی ہوگی اور وہ چیخ رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

يَا جِبْرِيلُ أَظْلَهُمْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِي فَيُظِلُّهُمْ

تترجمہ: ”اے جبرائیل! ان کو میرے عرش کے سایہ میں جگہ دے دو! چنانچہ انہیں عرش

کے سایہ میں جگہ دے دی جائے گی“۔<sup>2</sup>

2 (اخرجه الديلمی)

1 (فتح الباری شرح البخاری، کتاب الرقاق، ج 11، ص 337)

## فقر وفاقہ کو چھپانے پر سایہ عرش

روز محشر جن خوش نصیبوں کو عرش رحمن کا پرسکون سایہ نصیب ہوگا۔ ان میں سے وہ نادار مومن بھی ہے، جو اپنی فاقہ کشی کو اللہ کے لئے چھپائے نہ کسی کے آگے ہاتھ پھیلائے نہ کس پر اپنی حالت ظاہر کرے حتیٰ کہ لوگ اس کی ظاہری حالت کو دیکھ کر اس کو مالدار اور غنی سمجھیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاقہ کش نادار اور بھوکے لوگ جو اسی فاقہ کشی کے زمانہ میں مر گئے:

الَّذِينَ إِذَا غَابُوا لَمْ يُفْقَدُوا

تَرْجَمَةً: ”جو مجلس سے غائب رہیں تو انہیں غیر حاضر نہ سمجھا جائے۔ یعنی انہیں کوئی اہمیت ہی نہ دی جائے اور کوئی ان کے بارے میں پوچھنے کی زحمت گوارا نہ کرے۔“

وَإِذَا شَهِدُوا لَمْ يُعْرَفُوا

تَرْجَمَةً: ”اور جب حاضر رہیں تو پہچانے بھی نہ جائیں۔“

أَخْفِيَاءُ فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفُونَ فِي السَّمَاءِ

تَرْجَمَةً: ”دنیا میں روپوش اور پوشیدہ ہی رہیں لیکن آسمانوں میں (ان کی عبادت اور پرہیزگاری کے چرچے رہے) اور اسی وجہ سے وہ مشہور ہوں۔“

إِذَا رَأَوْهُمْ الْجَاهِلُ ظَنَّ بِهِمْ سَقْمًا

تَرْجَمَةً: ”ان سے اور ان کے حالات سے ناواقف شخص انہیں دیکھے تو بیماری سمجھے۔“

وَمَا بِهِمْ سَقْمٌ إِلَّا الْخَوْفُ مِنَ اللَّهِ

تَرْجَمَةً: ”حالانکہ انہیں خوف الہی کے علاوہ کوئی بیماری نہیں ہوتی۔“

يَسْتَظِلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ

تَرْجَمَةً: ”ایسے لوگ قیامت کے روز عرش الہی کے سایہ میں ہوں گے جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔“



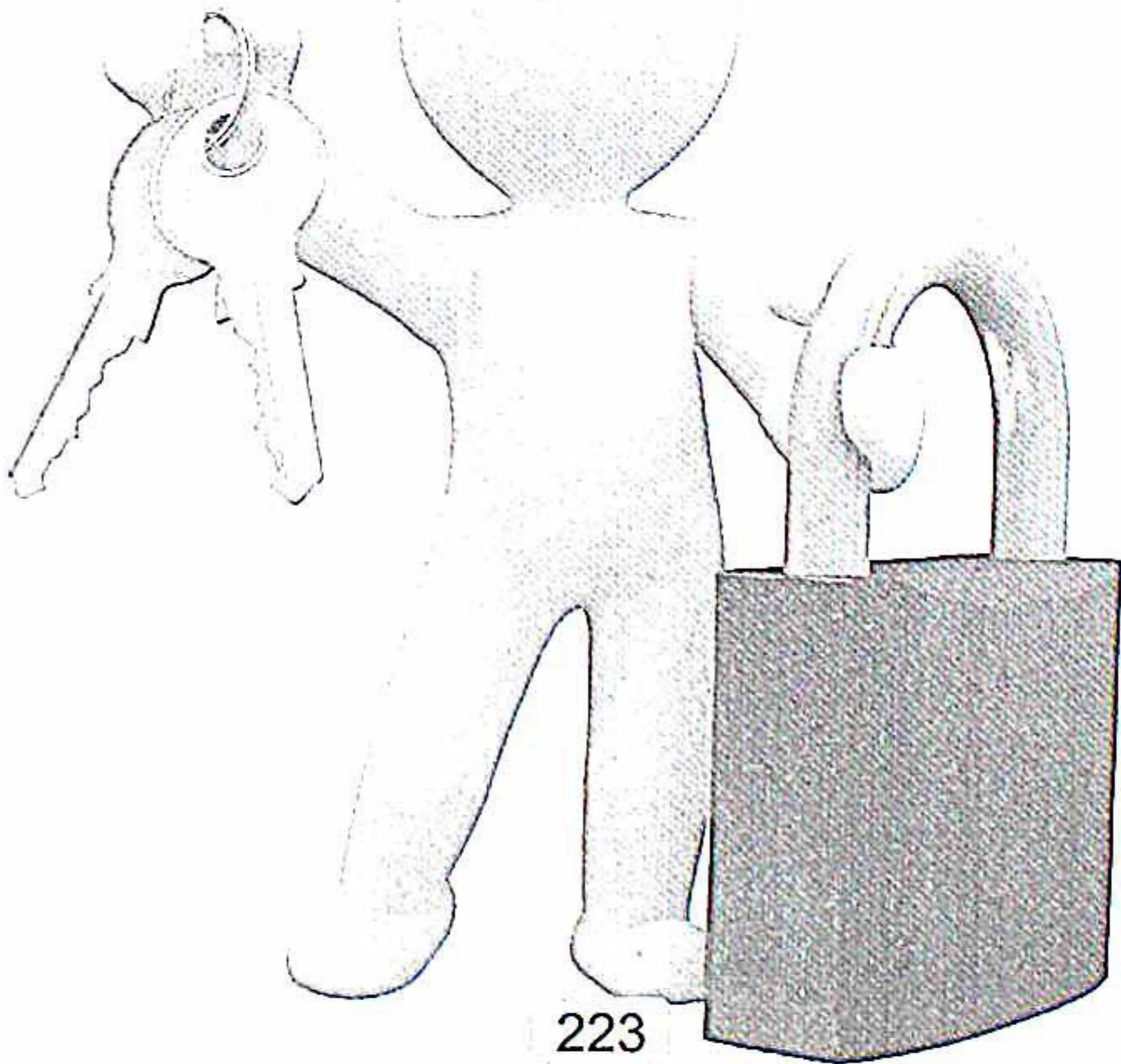


## اللہ عزوجل کے محبوب ترین بندے

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: بے شک اللہ عزوجل کے محبوب ترین بندے وہ ہیں جو پرہیزگار اور لوگوں سے ایسے پوشیدہ ہیں کہ اگر غائب ہو جائیں تو انہیں تلاش نہ کیا جائے اور اگر حاضر ہوں تو پہچانے نہ جائیں اور وہ ہدایت کے امام (یعنی نمونے اور مثالیں) اور علم کی کنجیاں (یعنی دروازے) ہوتے ہیں۔  
(حلیۃ الاولیاء، مقدمۃ الكتاب، باب بسم اللہ..... الخ، ج 1، ص 12، حوالہ البدور السافرة 175 و کنز العمال 63/7)

## بھوکے رہنے کا اجر و ثواب

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے نفس کو بھوکا اور پیاسا رکھ کر مجاہدہ کیا کرو کیونکہ اس کا اجر راہ خدا میں جہاد کرنے والے کا سا ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو آپ کو میں نے بیٹھ کر نماز پڑھتے پایا۔ میں نے اس کا سبب پوچھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھوک کے باعث۔ میں رو پڑا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رو نہیں۔ کیونکہ بھوکے رہنے والے کو قیامت کی سختی نہ پہنچے گی، بشرط یہ کہ ثواب کی نیت ہو۔



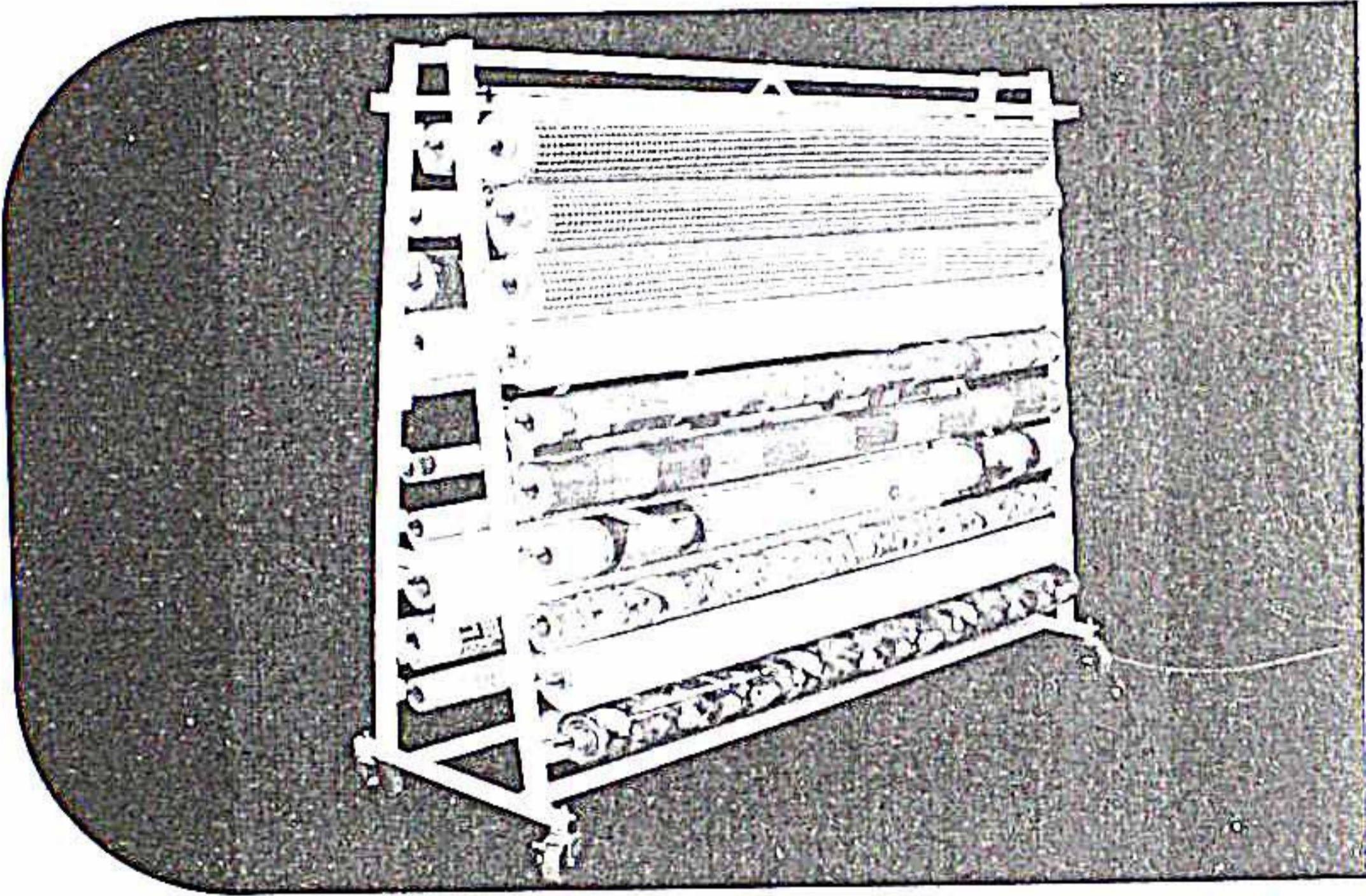
## اللہ کے نزدیک مبعوض شخص

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ مبعوض وہ شخص ہے جو خوب کھاتا پیتا اور سویا رہتا ہے اور حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دن میں دو بار کھانا اسراف ہے اور اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں سے محبت نہیں رکھتا۔ اس کو بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## امت کے برے لوگ

حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو

رنگ برنگ کے کھانے کھائیں گے  
اور طرح طرح کی چیزیں پیا کریں  
گے اور قسم قسم کے کپڑے پہنیں گے  
اور خوب باتیں بنائیں گے وہ میری  
امت کے نہایت برے لوگ ہوں  
گے۔ اس کو طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے  
روایت کیا ہے۔



حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا دنیا میں بھوکے رہنے والے ہی آخرت میں سیر ہوں گے  
اور حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دنیا میں سب سے زیادہ شکم سیر ہونے والے آخرت میں  
سب سے زیادہ دیر تک بھوکے رہیں گے اس کو ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(نزہة المجالس 474/1 تا 475)

## شکم سیر ہو کر کھانے کا نقصان

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے ”احیاء العلوم“ میں لکھا ہے کہ شکم سیر ہو جانے کے بعد بھی کھائے  
جانا برص کی بیماری کا باعث بنتا ہے۔

## کھانا ہضم ہونے کا نسخہ

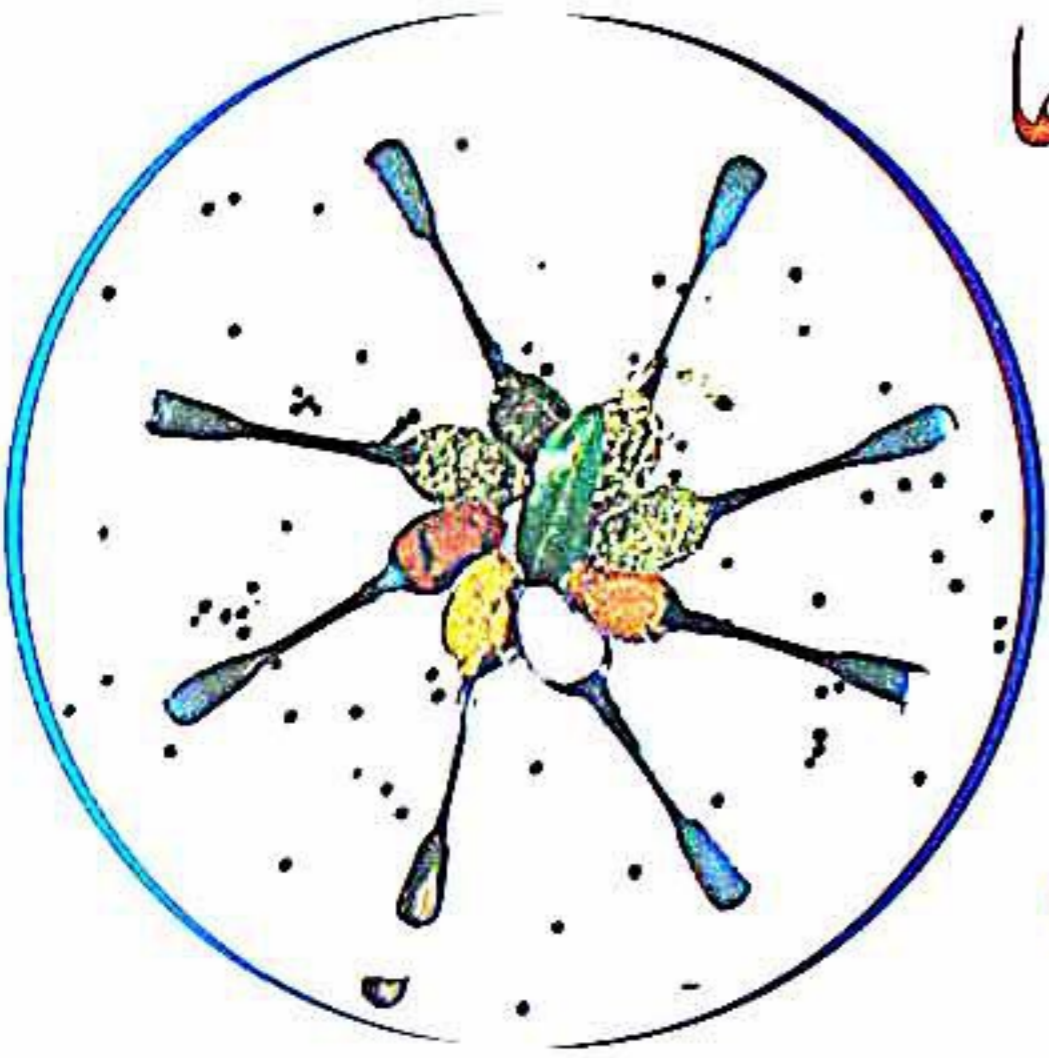
حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جو کھانے کے ضرر سے خوف کرتا ہو اسے ”شہد اللہ اَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ“ (الایۃ) پڑھنا چاہئے۔

بعض حکماء نے بیان کیا ہے کہ جسے کھانے کے ضرر کرنے کا ڈر ہو یا چاہتا ہو کہ جلد ہضم ہو جائے تو تھوڑا علك البطم اور مصطکی ملا کر آگ پر چڑھا دے اس کے اوپر مرچ سیاہ اور دارچینی پیس کر ڈال دے اور سفوف بنا کر پھانک لے۔

## شکم سیری ترک عبادت کا باعث ہے

حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام نے شیطان سے کہا کہ تجھے میری طرف سے کچھ حصہ ملا ہے۔ اس نے کہا ہاں۔ میں نے ایک شب کھانے کو آپ کے لئے عمدہ بنا دیا تو آپ خوب سیر ہو کر کھا گئے اور اپنے معمول اور اوراد و وظائف سے پہلے ہی سو گئے۔ آپ نے کہا کہ خدا کی قسم اب سے کبھی میں شکم سیر ہو کر نہ کھاؤں گا۔ شیطان نے کہا: خدا کی قسم میں بھی کبھی کسی کی خیر خواہی نہ کروں گا۔<sup>1</sup>

## زہریلا کھانے کے اثر سے بچنے کی دعا



امام قزوینی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مفید العلوم ومبید الہموم میں (مصنف کتاب) نے دیکھا ہے کہ فرعون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کھانے میں زہر ملا دیا کرتا تھا اس لئے آپ یہ پڑھ لیا کرتے تھے:

أَعُوذُ بِاللَّهِ يُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ مِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّهِ

”میں اللہ کی جو اپنی اجازت کے بغیر آسمان کو زمین پر گرنے سے روکتا ہے ہر اس چیز کے شر سے جس کو اس نے بنایا اور پیدا کیا ہے اور شیطان کے شر سے اور اس کے پھندے سے پناہ مانگتا ہوں“۔<sup>2</sup>

<sup>2</sup> (مفید العلوم ومبید الہموم)

<sup>1</sup> (احیاء العلوم 2/476)

## مقام ولایت بھوکا رہنے سے حاصل ہوتا ہے

حضرت ابوسلیمان دارانی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ رات کے کھانے سے ایک لقمہ چھوڑ دینا مجھے قیام اللیل سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں بھوک بھی ہے جو سوائے اس کے جس سے محبت ہوتی ہے کسی کو نہیں عطا کرتا ہے۔ پھر فرمایا کہ دنیا کی کنجی شکم سیری ہے اور آخرت کی کنجی بھوک ہے۔ حضرت سہیل رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ میں طالب آخرت کے لئے شکم سیری سے زیادہ کسی چیز کو مضر نہیں سمجھتا ہوں۔ حضرت عبدالواحد بن زید نے کہا ہے کہ خدا کی قسم بھوک ہی کی بدولت لوگ بطور کرامت پانی پر چلے ہیں اور بھوک ہی کی بدولت ان کے لیے زمین کے فاصلوں کو لپیٹا اور محدود کیا گیا ہے... حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کو یہ مرتبہ کیسے حاصل ہوا؟ انہوں نے جواب دیا کہ بھوک سے اور میں نے فتاویٰ تاتارخانیہ میں دیکھا ہے کہ جب شکم سیر آدمی کوئی نصیحت کی بات کہتا ہے تو اس کی بات نہیں مانی جاتی اور جب شکم سیر آدمی نصیحت سنتا ہے تو اس کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔<sup>1</sup>

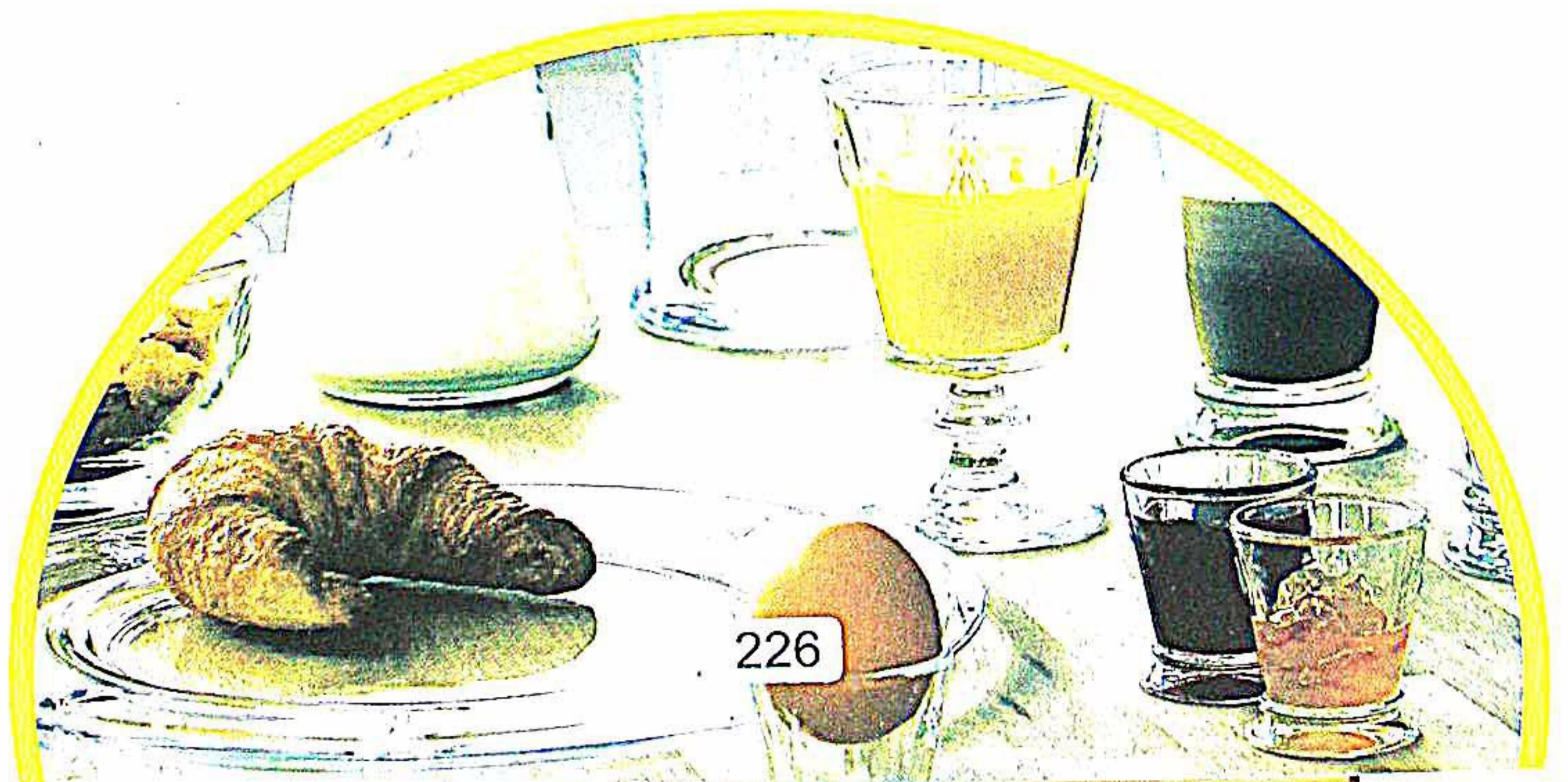
## کھانا کھانے کے بعد کی دعا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کھانا کھا کر یہ پڑھتا ہے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ تَزَجَمًا: ”اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھ کو میری قوت و طاقت کے نہ ہوتے ہوئے بھی رزق دیا تو اللہ اس کے سب اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے“۔<sup>2</sup>

1 (نزہة المجالس 476/1)

2 (اس کو ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے... نزہة المجالس 477/1)



## علماء دین کے لئے سایہ عرش

روز محشر جن خوش نصیبوں کو عرش الہی کا ٹھنڈا سایہ نصیب ہوگا۔ ان میں سے وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے علم دین کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا ہوا ہے جو اپنی ساری زندگی... **قال اللہ قال الرسول ﷺ**... کہتے ہوئے گزار دیتے ہیں۔ دین سیکھ کر امت تک پہنچاتے ہیں اور انہیں نیک راہ پر لگاتے ہیں اور بری راہ سے بچاتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے لوگ قیامت کے دن عرش الہی کے سایہ میں ہوں گے:

① رَجُلٌ حَيْثُ تَوَجَّهَ عِلْمٌ أَنَّ اللَّهَ مَعَهُ

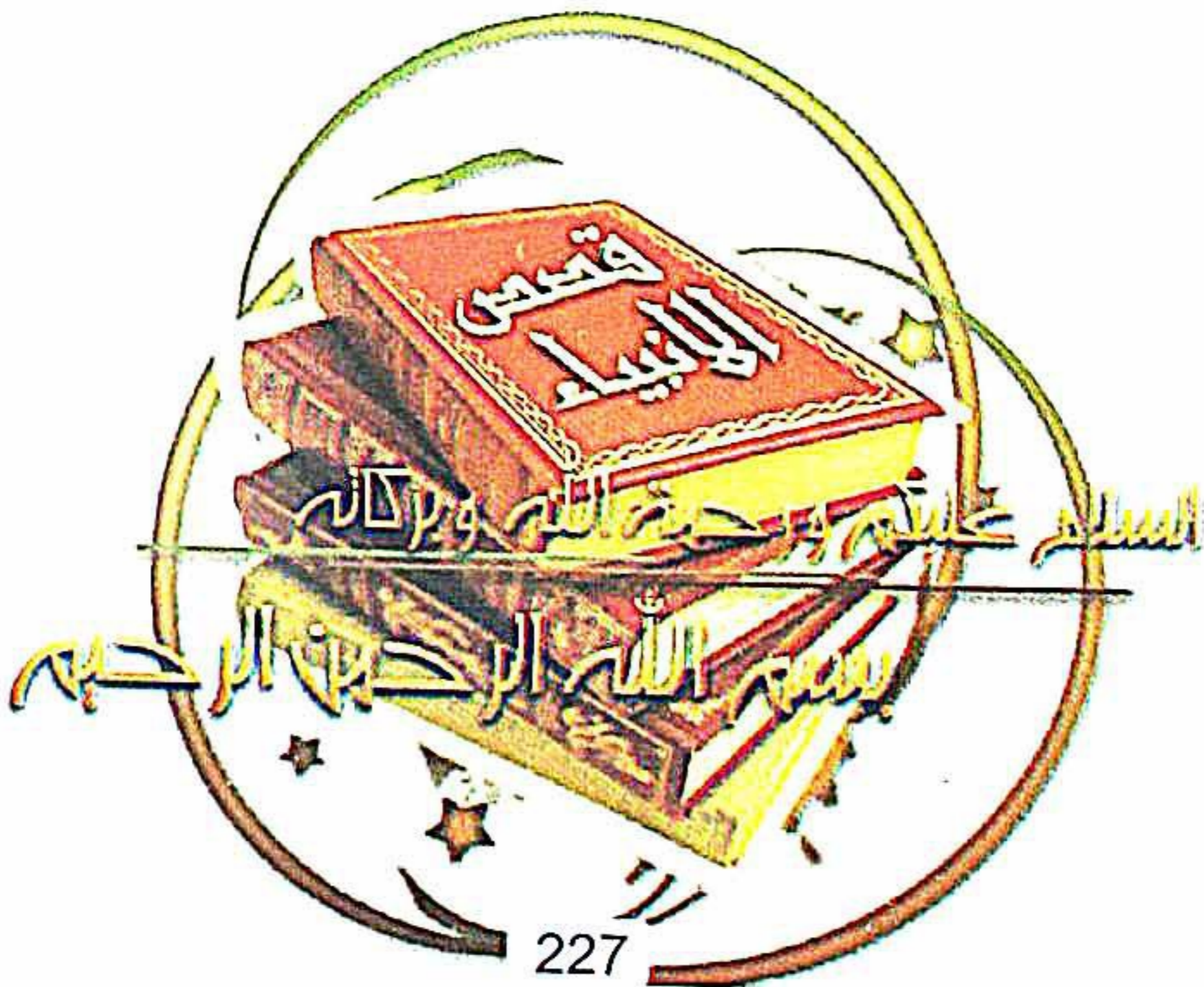
تَرْجَمَةً: ”ایک وہ شخص جو جہاں کہیں بھی ہو وہ اس بات کا ہمیشہ دھیان رکھے کہ اللہ اس کے ساتھ ساتھ ہے۔“

② رَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ إِلَى نَفْسِهَا فَتَرَكَهَا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ

تَرْجَمَةً: ”اور دوسرے وہ جسے کوئی عورت اپنے نفس کی طرف بلائے (یعنی بدکاری کی دعوت دے) تو اللہ کے خوف سے وہ اس کے خیال کو چھوڑ دے۔“

③ وَرَجُلٌ يُحِبُّ النَّاسَ لِجَلَالِ اللَّهِ تَعَالَى

تَرْجَمَةً: ”اور تیسرے وہ جو اللہ تعالیٰ کے احترام کی خاطر لوگوں سے محبت کرتا ہے۔“



## قیامت کے دن علماء و مدرسین کا اکرام ہوگا

تین قسم کے لوگ جو عرش کے سائے میں ہوں گے۔ ان کے بارے میں یہ احادیث ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو:

وَضِعَتْ مَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ عَلَيْهَا قِبَابٌ مِنْ فِضَّةٍ مَفْضُةٍ بِالذَّرَرِ وَالْيَاقُوتِ وَالزَّمْرَدِ تَرْجَمَةً: ”تو سونے کے تخت یا منبر بچھائے جائیں گے، ان پر چاندی کے قبة ہوں گے جن میں یا قوت، زمرد اور موتی جڑے ہوئے ہوں گے۔“

وَفُرُشٌ عَلَيْهَا السُّنْدُسُ وَالْإِسْتَبْرَقُ

تَرْجَمَةً: ”ان پر سندس و استبرق (عمدہ ریشم) کی چادریں بچھی ہوں گی۔“

ثُمَّ يُجَاءُ بِالْعُلَمَاءِ فَيُجْلِسُونَ عَلَيْهَا

تَرْجَمَةً: ”پھر علماء کو لا کر ان پر بٹھا دیا جائے گا، پھر ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا۔“

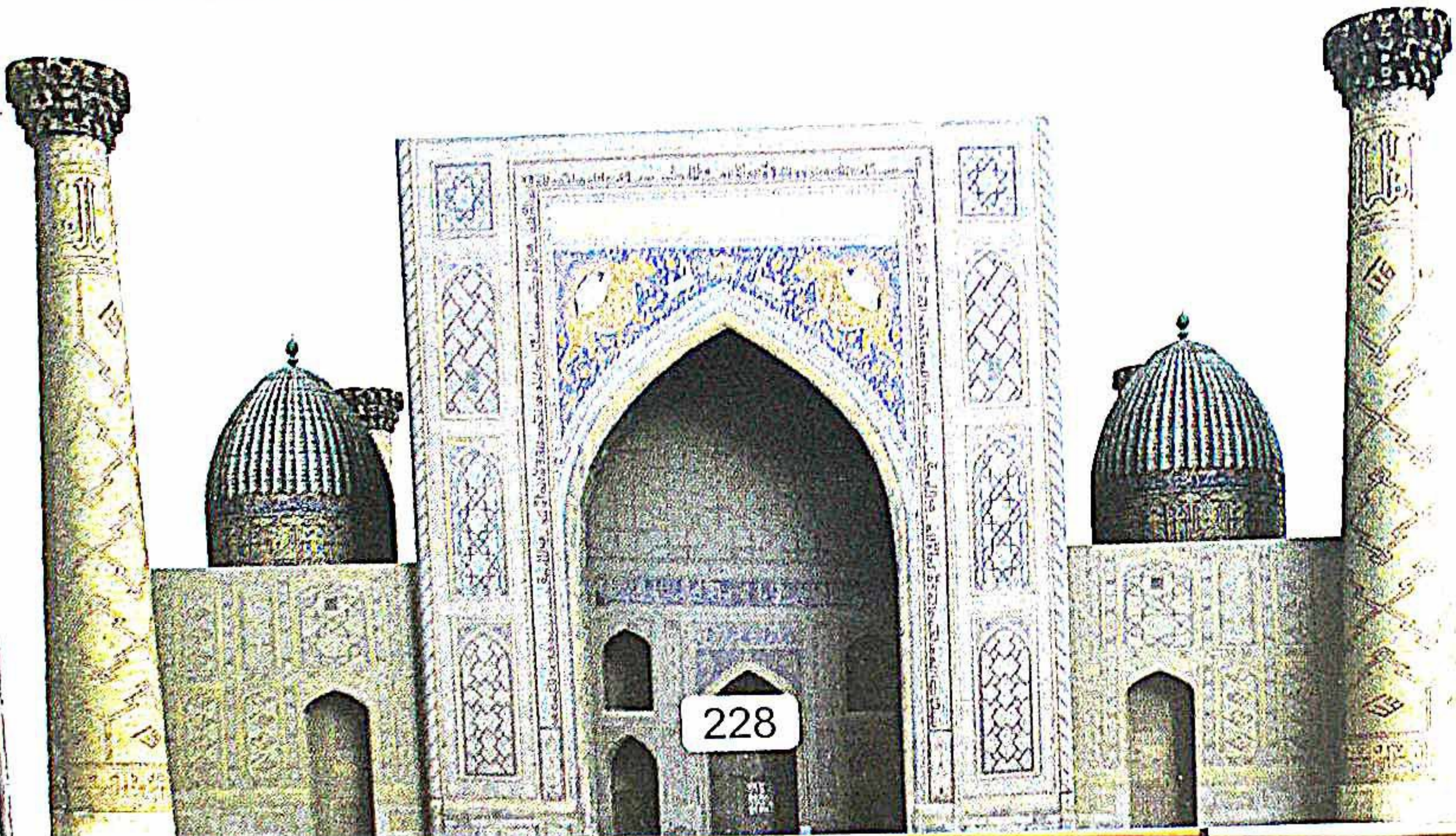
أَيْنَ مَنْ حَمَلَ إِلَى أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عِلْمًا يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ

تَرْجَمَةً: ”کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے امت محمدیہ ﷺ تک علم پہنچایا تھا؟“

اجْلِسُوا عَلَى هَذِهِ الْمَنَابِرِ فَلَا خَوْفَ عَلَيْكُمْ حَتَّى تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ

تَرْجَمَةً: ”ان منبروں پر بیٹھو! تم پر کوئی خوف نہیں ہے یہاں تک کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔“

(اخرجه ابونعیم ودارقطنی فی الافراد)



## دینی طالب علم دین کا شرف قبولیت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ جَاءَ أَجَلَهُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ

تَرْجَمَهُ: ”جو شخص علم (دین) کی طلب میں تھا کہ موت آگئی۔“

لَقِيَ اللَّهَ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّينَ إِلَّا دَرَجَةُ النَّبُوَّةِ

تَرْجَمَهُ: ”وہ اللہ تعالیٰ کو اس شان میں ملے گا کہ اس کے اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام

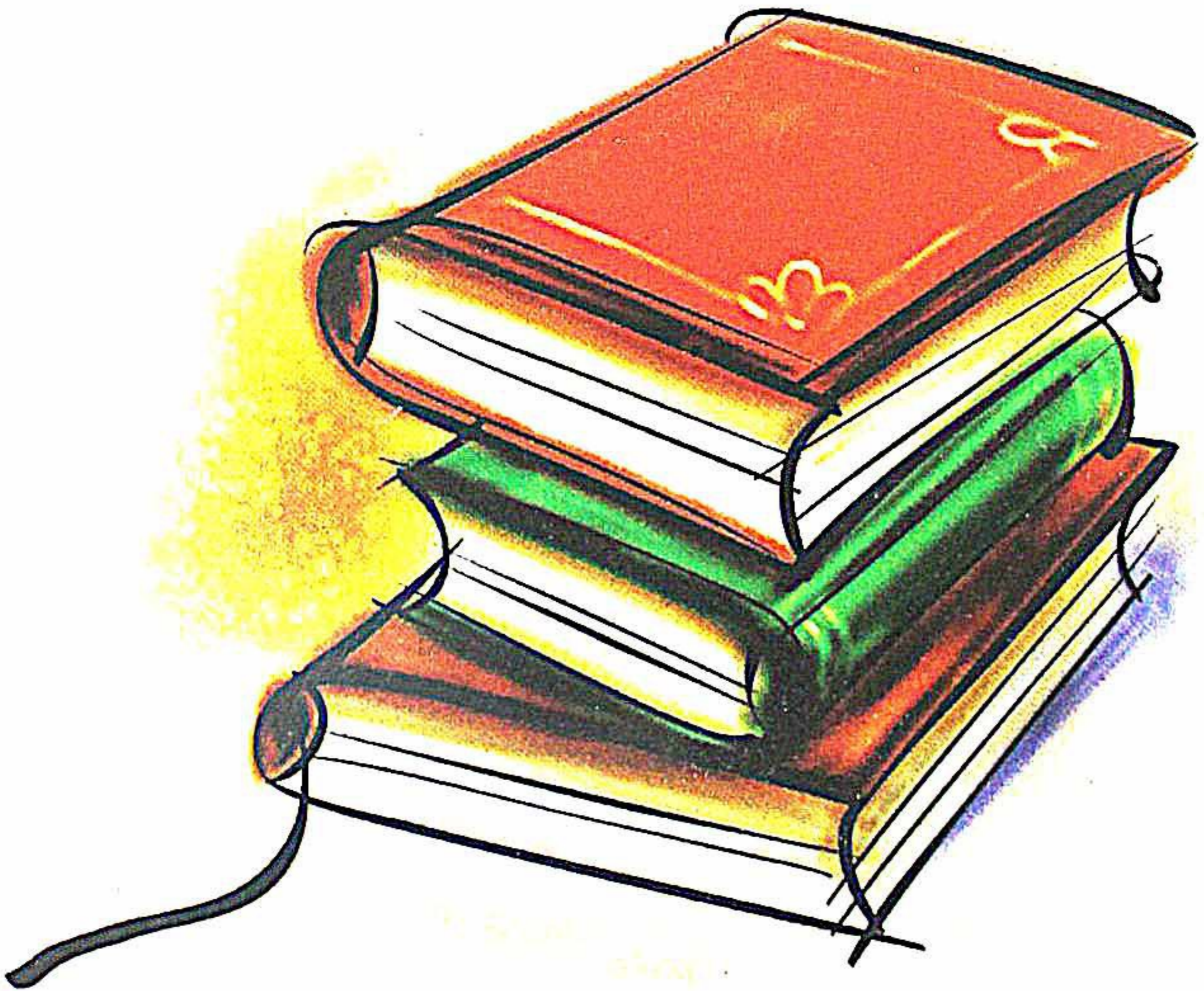
کے درمیان صرف درجہ نبوت کا فاصلہ ہوگا۔“

اور یہ درجہ نبوت کا فاصلہ اتنا اعلیٰ ہے کہ چاہے علم دین کے طالب کا مرتبہ کتنا ہی بلند ہو جائے نبوت

کے کسی ادنیٰ درجہ تک کبھی نہ پہنچ سکے گا کیونکہ ان دونوں کے درمیان لا انتہاء قسم کا فاصلہ ہے۔

(اورده الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد 78/3 ورواه الطبراني في الاوسط وفيه محمد بن الجعد

وهو متروك كما في مجمع الزوائد 128/1)



## بچوں کی پرورش کرنے والی بیوہ عورت کیلئے سایہ عرش

قیامت کے دن عرش الہی کا سایہ پانے والے خوش نصیبوں میں سے ایک ایسی بیوہ عورت بھی ہے جو اپنے بچوں کی پرورش میں اپنی عمر کا تمام حصہ گزارے اور دوسری شادی نہ کرے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ تین قسم کے لوگ قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔

① **وَاصِلُ الرَّحِمِ يَزِيدُ اللَّهُ فِي رِزْقِهِ وَيَمُدُّ فِي أَجَلِهِ**

ترجمہ: ”صلہ رحمی کرنے والا، اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں بھی اضافہ کرتا ہے اور عمر میں بھی۔“

② **وَأَمْرًا مَاتَ زَوْجُهَا وَتَرَكَ**

**عَلَيْهَا أَيْتَامًا صِغَارًا فَقَالَتْ لَا**

**أَتَزَوَّجُ أَقِيمُ عَلَى أَيْتَامِي**

**حَتَّى يَمُوتُوا أَوْ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ**

**مِنْ فَضْلِهِ**

ترجمہ: ”وہ عورت جس کا خاوند

فوت ہو گیا اور اس کے پاس چھوٹے

یتیم بچے چھوڑ گیا، اس عورت نے کہا میں (اب

دوسرا) نکاح نہیں کروں گی میں اپنے یتیموں کی پرورش کروں گی حتیٰ کہ (وہ قدرت

خداوندی سے) فوت ہو جائیں یا ان کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے غنی کر دے۔“

③ **وَعَبْدٌ صَنَعَ طَعَامًا فَأَضَافَ ضَيْفَهُ وَأَحْسَنَ نَفَقَتَهُ فَدَعَا عَلَيْهِ الْيَتِيمَ**

**وَالْمَسْكِينِ فَأَطَعَهُمُ بَوَجْهِ اللَّهِ**

ترجمہ: ”وہ مسلمان جس نے کھانا تیار کیا پھر اپنے مہمان کی مہمانی کی اور اس کی مہمان داری کو

عمدہ سلیقے سے ادا کیا پھر اس (کے بچے ہوئے) کھانے پر یتیم اور مسکین کو بلایا اور اللہ کی رضا

کے لئے ان کو کھلا دیا۔“ (اخر جہ الدیلمی فی مسند الفردوس (99/2) 356 و ابو الشیخ)



## بچپن میں فوت شدہ بچے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا تھا، جب وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو اپنے بچے کو بھی ساتھ لے آتے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا تمہیں اس سے محبت ہے؟

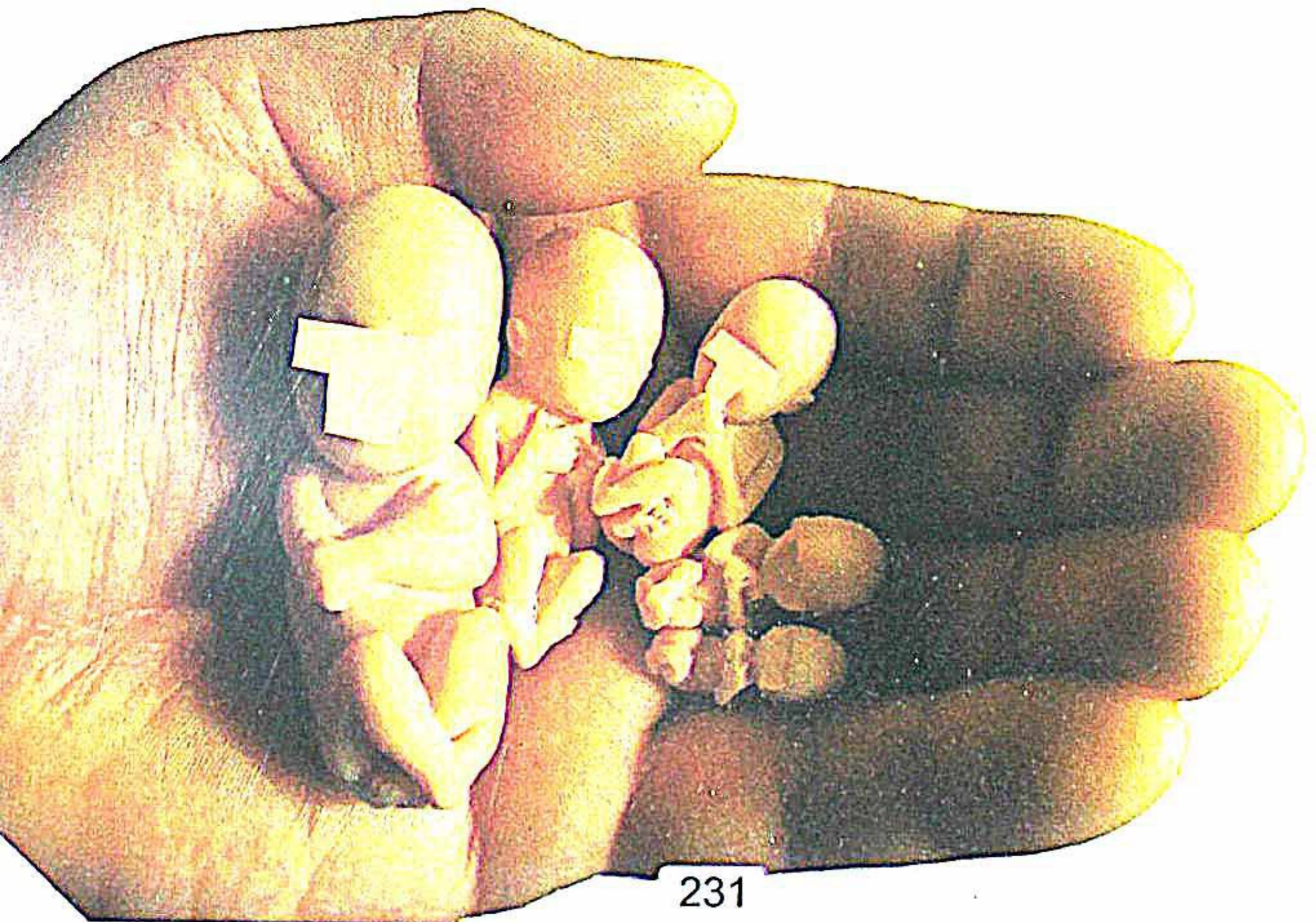
انہوں نے عرض کیا: جی ہاں یا نبی اللہ! نیز انہوں نے یہ بھی عرض کیا کہ میں جیسے اس سے محبت کرتا ہوں، آپ سے بھی اللہ کے لئے ایسی ہی محبت کرتا ہوں۔ اس بات کو زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ وہ بچہ فوت ہو گیا... آنحضرت ﷺ نے اس صحابی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

أَمَا تَرْضَى أَنْ يَكُونَ ابْنُكَ مَعَ ابْنِي إِبْرَاهِيمَ يَلَاعِبُهُ تَحْتَ ظِلِّ الْعَرْشِ؟

ترجمہ: ”کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ تمہارا بیٹا میرے بیٹے ابراہیم کے ساتھ عرش کے سایہ میں کھیلے؟“۔

انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں؟

(اخرجه الطبرانی بسند رجاله ثقات)



یتیموں کی پرورش کرنے والی بیوہ جنت میں رسول ﷺ کے قریب ہوگی

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کسی مسلمان کی تین بیٹیاں ہوں جن کی وہ دیکھ بھال کرتا رہا۔ حتیٰ کہ ان کا نکاح کر دیا یا فوت ہو گئیں تو یہ بیٹیاں اس کے لئے دوزخ سے حجاب یعنی آڑ بن جائیں گی۔ ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا دو بیٹیاں بھی؟

ارشاد فرمایا ہاں دو بھی نیز ارشاد فرمایا: میں اور وہ عورت جس کے چہرہ کا رنگ محنت اور کمائی میں بدل گیا ہو جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے اور اپنی مبارک انگلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا یعنی ایسی عورت جس کا خاوند مر گیا اور اس نے اپنی یتیم بچیوں کی دیکھ بھال کی خاطر کہیں نکاح نہیں کیا اور خود محنت کر کے انہیں پروان چڑھایا اور نکاح کر دیا یا وہ فوت ہو گئیں۔<sup>1</sup>

## کسی بچے کو پیار کرنے کا صلہ

حضرت حارث بن یزید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: یہ بات مشہور تھی کہ جو مسلمان کسی مومنہ عورت کو اس کے بچے کی وجہ سے خوش کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن خوش کر دیں گے۔<sup>2</sup>

## ماں اور بچے میں جدائی ڈالنے کا عذاب اور وبال

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَفَرَّقَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّائِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: ”جو شخص ماں میں اور اس کے بچے میں جدائی ڈالے گا، اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے دوستوں کے درمیان قیامت کے دن جدائی کر دیں گے۔“<sup>3</sup>



1 (تنبیہ الغافلین 378) 2 (اخرجه ابن المبارک)

3 (اخرجه الترمذی وحسنه والحاکم وصححه

والدارقطنی)

## اہتمام سنت پر سایہ عرش

قیامت کے دن میں جن خوش نصیبوں کو عرش الہی کا ٹھنڈا سایہ نصیب ہوگا ان میں سے ایک وہ شخص بھی ہے جو سنت کا اہتمام کرنے والا ہو اور جس کی کوشش ہو کہ اس کی ۴۲ گھنٹے کی زندگی سنت نبوی کے مطابق گزرے۔ چنانچہ رحمت عالم ﷺ کا فرمان ہے: بروز قیامت عرش الہی کے سایہ کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا۔ تین قسم کے آدمی اس روز عرش الہی کے سائے تلے ہوں گے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا:

- ① وہ شخص جو میرے کسی امتی کی پریشانی کو دور کرے۔
- ② جو میری سنت کو زندہ کرے۔ ③ جو مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھے۔ 1

## سنت سے محبت کرنے والا میرے ساتھ ہوگا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ:



وَمَنْ أَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي  
تَرْجَمَةً: ”جس نے میری سنت کو محبوب رکھا اس  
نے مجھ کو محبوب رکھا۔“  
وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ  
تَرْجَمَةً: ”اور جس نے مجھ کو محبوب رکھا وہ جنت  
میں میرے ساتھ ہوگا۔“

فائدہ: اس ارشاد میں سنت اور آپ ﷺ کے طریقہ کو پسند کرنے اور اس پر اپنی عملی زندگی گزارنے والے اور آپ ﷺ کی سنتوں سے محبت رکھنے والے کو آنحضرت ﷺ سے محبت رکھنے کا سبب اور جنت میں حضور اکرم ﷺ کی رفاقت جیسی نعمت عظیم کے حصول کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔ 2

2 (افضل الصلوة علی سید السادات)

1 (مشکوٰۃ ج 1 ص 30)

## مرض پر صبر کرنے والے کے لیے سایہ عرش

قیامت کے دن عرشِ رحمن کا سایہ پانے والے خوش نصیبوں میں سے ایک وہ مومن بھی ہے جو بیماری پر اللہ کے لئے صبر کرے اس پر ثواب کی امید رکھے شکوہ نہ کرے بلکہ اللہ کے فیصلے پر راضی رہے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے حضور اکرم ﷺ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا: بے شک (صبر کرنے والا) مریض عرش کے سائے میں ہوگا۔<sup>1</sup>

## ناہینا ہو جانے پر جنت کی بشارت

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ عزوجل نے فرمایا: جب میں اپنے بندے کو اس کی دو پسندیدہ چیزوں یعنی آنکھوں کی آزمائش میں مبتلا کر دوں تو میں ان کے بدلے اسے جنت عنایت کرتا ہوں۔“<sup>2</sup>

1 (روہ ابو یعلیٰ رقم 3416) 2 (صحیح بخاری (5653) کتاب المرض، باب فضل من ذهب بصره)



## بیماری گناہوں کو ختم کر دیتی ہے

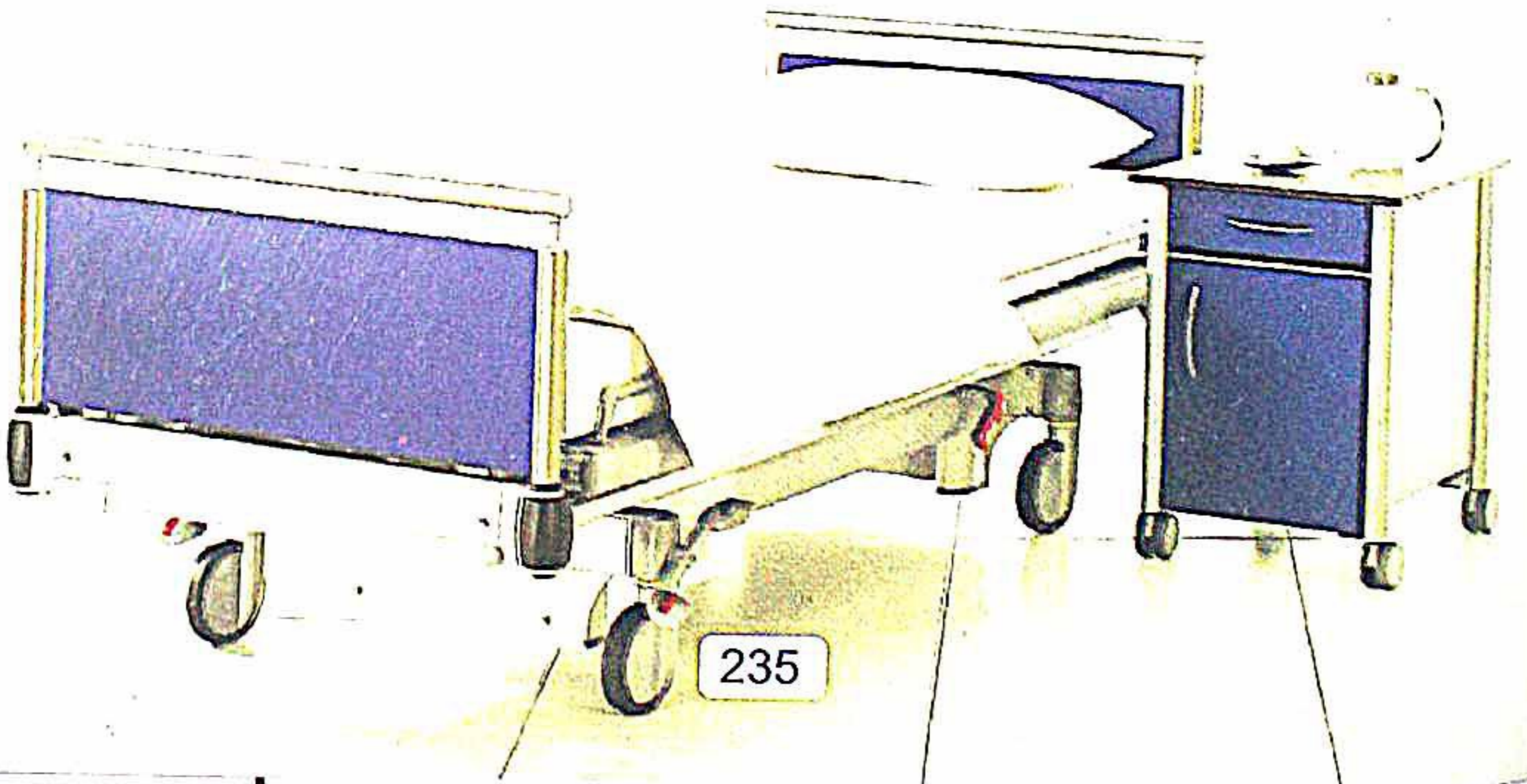
سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام سائب یا ام مسیب نامی صحابیہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: کیا ہو گیا، کانپ کیوں رہی ہو؟ انہوں نے کہا بخار ہو گیا ہے اللہ اس کا کچھ نہ چھوڑے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بخار کو گالی نہ دو، یہ تو انسان کے گناہوں کو ایسے ختم کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو ختم کرتی ہے۔<sup>1</sup>

سیدنا (عبداللہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس گیا، میں نے آپ کے جسم کو ہاتھ لگایا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو تو سخت بخار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں مجھے تم میں سے دو آدمیوں کے برابر بخار ہوتا ہے۔

میں نے عرض کیا یہ اس لئے (ہوگا) کہ آپ کو دو ہر اٹھاب ملتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں، جب کسی مسلمان کو کوئی مرض یا کوئی اور تکلیف لاحق ہو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے گناہ ایسے ختم کر دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتے ہیں۔<sup>2</sup>

1 (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب ثواب المؤمن فیما یصیبہ من مرض)

2 (صحیح بخاری (5667) کتاب المرض، باب سدة المرض، صحیح مسلم: سابقہ حوالہ)



## لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ... کہنے والوں کے لئے سایہ عرش

قیامت کے گرم ترین دن جب سورج شعلے برسا رہا ہوگا، اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے ٹھنڈے سائے میں جن خوش نصیبوں کو جگہ عطا فرمائے گا ان میں سے وہ مومنین بھی ہیں، جو... لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ... کہنے والے ہوں گے اور پھر اس کے تمام تقاضوں پر عمل کرنے والے بھی ہوں گے چنانچہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ”اللہ عزوجل قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ... کہنے والوں کو میرے عرش کے سائے میں کر دو بے شک میں ان سے محبت کرتا ہوں۔“

## کلمہ طیبہ جنت کی کنجی ہے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ کلمہ طیبہ ہی جنت کی کنجی ہے، جس کے پاس یہ کنجی ہوگی، جنت کا دروازہ کھول کر جنت میں داخل ہو جائے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

تَرْجَمَةٌ: ”جنت کی کنجیاں لا الہ الا اللہ کی شہادت دینا ہے۔“

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ

تَرْجَمَةٌ: جو اخلاص سے... لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ... کہہ لے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

کہا گیا، کہ اخلاص کیا ہے؟ فرمایا یہ ہے:

أَنْ تُحْبِزَهُ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ

تَرْجَمَةٌ: ”جن چیزوں کو اللہ نے حرام کر دیا ہے، ان سے باز رہے۔“



1 (فردوس الاخبار، حرف الیاء الحدیث 8115، ج 2، ص 460) 2 (احمد، بزار، ترغیب)

3 (طبرانی، ترغیب)

## کلمہ طیبہ پر اسلام کی بنیاد قائم ہے

اسلام کی بنیاد جن پانچ چیزوں پر قائم ہے، ان میں سے سب سے پہلی چیز ہی کلمہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد ان پانچ ستونوں پر قائم ہے:

① شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

ترجمہ: ”اس بات کی گواہی دینا، کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ

② وَإِقَامِ الصَّلَاةِ

ترجمہ: ”نماز قائم کرنا۔“

③ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ

ترجمہ: ”زکوٰۃ ادا کرنا۔“

④ وَحَجِّ الْبَيْتِ

ترجمہ: ”بیت اللہ شریف کا حج کرنا۔“

⑤ وَصَوْمِ رَمَضَانَ

ترجمہ: ”رمضان شریف کے روزے رکھنا۔“

وَالْجِهَادِ وَالصَّدَقَةِ مِنَ الْعَمَلِ الصَّالِحِ

ترجمہ: ”اور جہاد اور صدقہ نیک اعمال میں سے ہیں۔“

اس حدیث میں کلمہ طیبہ... لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ... کو، اسلام کا پہلا رکن اعظم قرار دیا گیا ہے، اور اسے اسلام کے باقی ارکان پر اسی لئے مقدم کیا گیا ہے، کہ اس کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔

2 (اسلامی خطبات 41/1)

1 (طبرانی، کنز العمال)

## روزہ رسول ﷺ کی زیارت کرنے والا سایہ عرش میں

قیامت کے ہولناک دن عرش کا سایہ دلانے والے اعمال میں سے ایک عمل نبی کریم ﷺ کے روزہ کی زیارت بھی ہے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

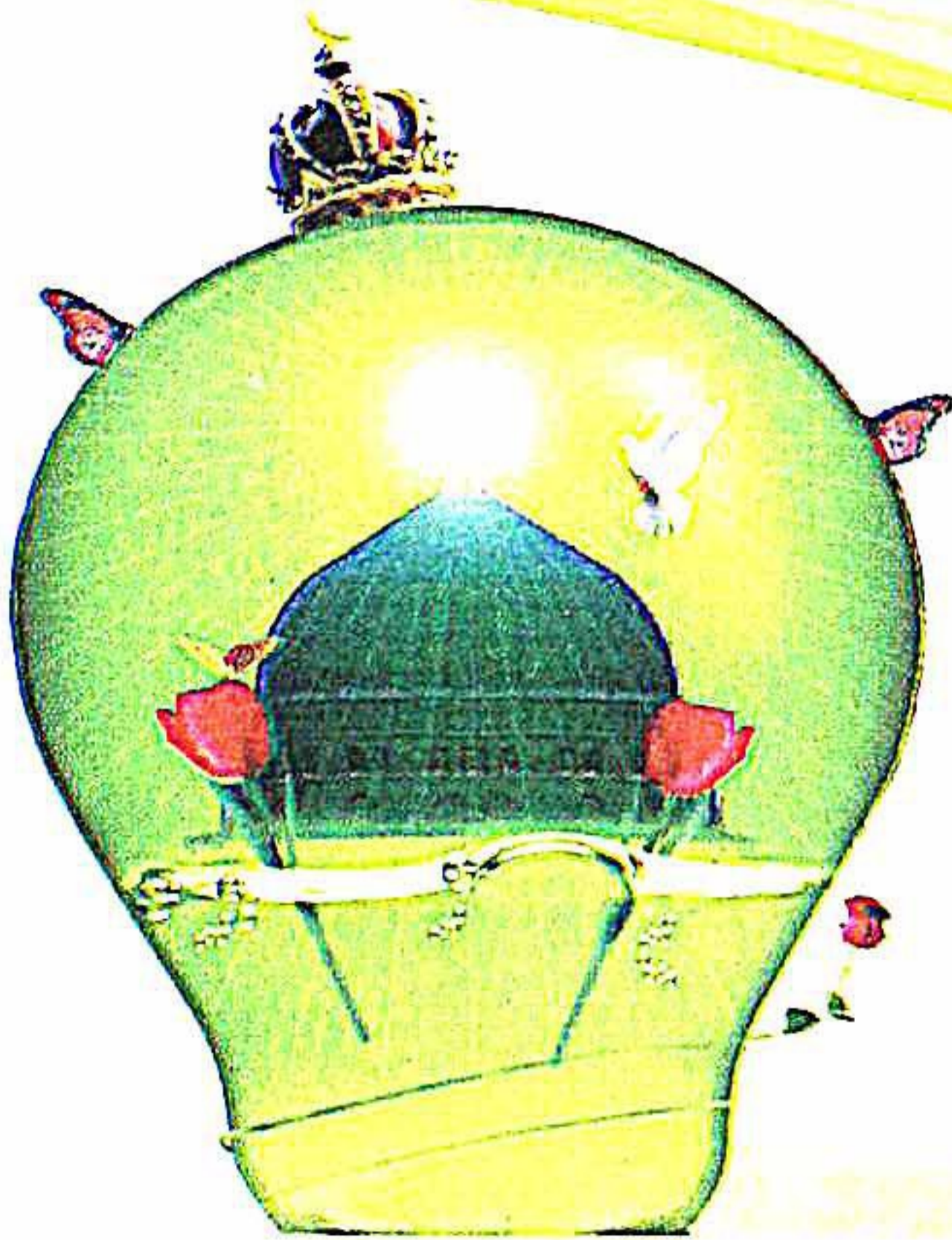
مَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ مِنَ الْأَمِينِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: ”جو شخص حرمین شریفین (حرم مکہ اور حرم مدینہ) میں سے کسی ایک حرم میں بھی فوت ہو اس کو قیامت کے دن (عذاب سے) محفوظ لوگوں میں سے اٹھایا جائے گا۔“

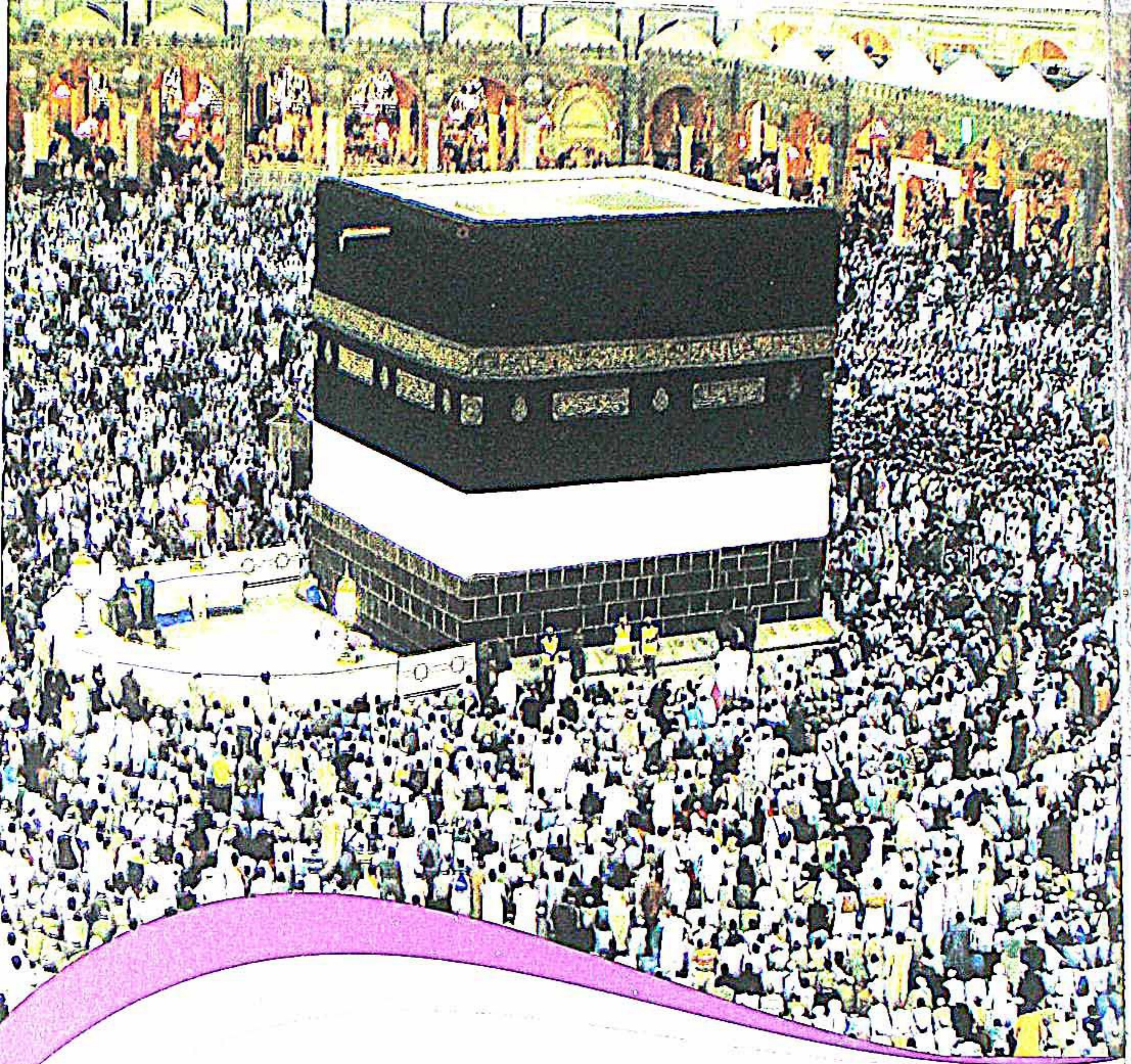
وَمَنْ زَارَنِي مُحْتَسِبًا كَانَ فِي جِوَارِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: ”اور جس نے محض ثواب کی نیت سے میری زیارت کی (یعنی میری قبر شریف پر حاضر ہوا) وہ قیامت کے دن میرے ساتھ عرش کے سایہ میں میرے پاس ہوگا۔“

(اخرجه البيهقي في الشعب (488/3) الحديث (4151)، واورده الحافظ في الدر المنثور (237/1) وفي (55/2))







## حرمین شریفین میں وفات پانے والے کے لئے شہید کا درجہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 مَنْ مَاتَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ حَشْرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْأَمِينِ وَكُتِبَ لَهُ  
 شَهِيدًا وَشَفِيعًا

ترجمہ: ”جو شخص حرمین (میں سے کسی حرم) میں فوت ہوا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت میں  
 امن والوں میں اٹھائیں گے، اور اس کو شہید کے درجہ میں اور لوگوں کے لئے  
 شفاعت کرنے والا لکھ دیا جائے گا۔“

(اخرجه الديلمی فی مسند الفردوس (504/3) وأورده ابن الجوزی فی تذکرة الموضوعات (72)  
 والسيوطی فی اللآلی المصنوعة (72/2) والبدور معزیا للاصبهانی)

## تواضع اختیار کرنے پر سایہ عرش

روزِ محشر عرشِ الہی کا سایہ پانے والے نیک بخت لوگوں میں سے وہ شخص بھی ہوگا جو اللہ کے لئے تواضع، عاجزی اور انکساری کو اختیار کرتا ہے۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَرَكَ اللَّبَاسَ تَوَاضَعًا لِلَّهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ

تَرْجَمَهُ: ”جو شخص اللہ کے لئے تواضع اختیار کرتے ہوئے عمدہ لباس نہیں پہنتا، حالانکہ وہ اس کے پہننے کی استطاعت رکھتا ہے۔“

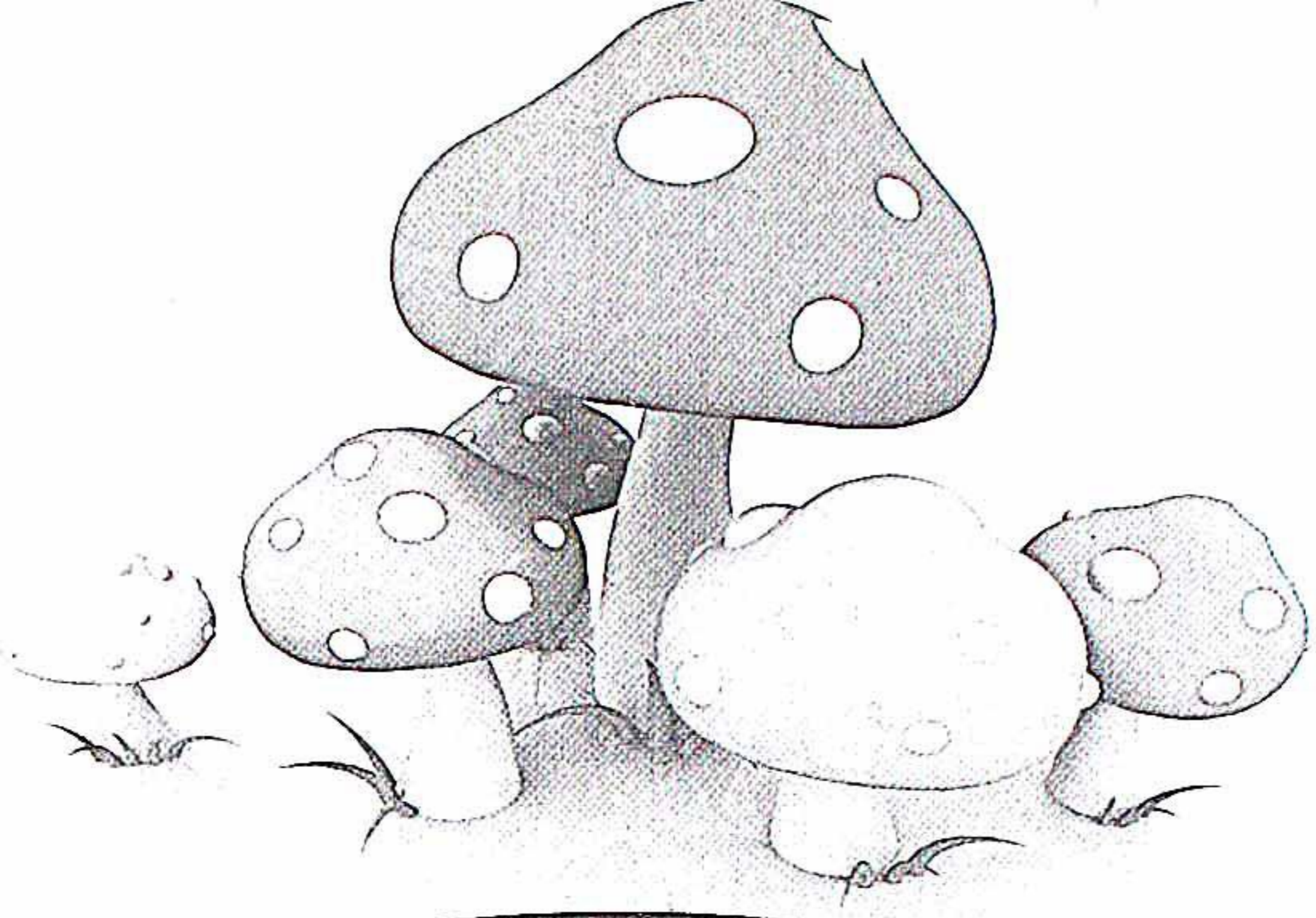
دَعَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُزُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ مِنْ أَيِّ حُلَلِ الْإِيمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا

تَرْجَمَهُ: ”تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن سب مخلوقات کے سامنے بلائیں گے، اور اسے اختیار دے دیں گے کہ وہ ایمان کی پوشاکوں میں سے جسے چاہے پہن لے۔“

(اخرجه الترمذی وحسنه والحاكم حواله البدور السافرة 251)

**فائدہ:** مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے آپ کو چھوٹا سمجھنے والے کو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت میں سب کے سامنے بلا کر عزت عطا فرمائیں گے اس سے معلوم ہوا کہ جس شخص کو ایسی عزت دی جائے گی، یقینی طور پر ایسا شخص اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوگا۔ ایسا ہونہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ تواضع کرنے والے کو ایسی عزت دیں اور سایہ عرش نہ دیں یہ اللہ کی شان کے مناسب نہیں ہے۔





## صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بے مثال تواضع

اپنے آپ کو مٹانے کی بہترین مثال تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ملتی ہے، محبوب دو عالم ﷺ ان کو صدیقیت کی بشارت دیتے ہیں، عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم میں ان کے تذکرے فرماتے ہیں، احد سے کہتے ہیں کہ احد! کیوں ہلتا ہے، تیرے اوپر صدیق ہے، اپنی حیات مبارکہ میں ان کو مصلیٰ پر کھڑا فرماتے ہیں، ہجرت کے وقت رفیق سفر بناتے ہیں وہ بالا جماع انبیاء علیہم السلام کے بعد سب سے افضل ہستی ہیں مگر اس سب کچھ کے باوجود صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی یہ حالت تھی کہ جب اپنے آپ پر نظر ڈالتے تو کانپ اٹھتے، رو پڑتے اور رورو کر کہتے، کاش! میری ماں نے مجھے جنا ہی نہ ہوتا، کاش! میں کسی مومن کے بدن کا بال ہوتا، کاش! میں کوئی پرندہ ہوتا، کاش! میں گھاس کا کوئی تنکا ہوتا جسے کوئی جانور ہی کھا لیتا۔

ان کی بے نفسی کا یہ عالم تھا کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا:

مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَيِّتٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ

ترجمہ: ”جو شخص چاہے کہ زمین کے اوپر چلتی ہوئی کسی لاش کو دیکھے تو اس کو چاہئے کہ

وہ ابو قحافہ کے بیٹے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھے۔“

# لوگوں کے درمیان صلح کرانے والے کے لئے سایہ عرش

روز محشر عرش الہی کا سایہ پانے والے نیک بخت لوگوں میں سے وہ شخص بھی ہوگا جو لوگوں کے درمیان صلح کراتے ہوں۔

حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتی ہیں کہ وہ شخص جھوٹا شمار نہیں ہوتا جو دو افراد کے درمیان صلح کرانے کے لیے از خود کوئی اچھی بات کہہ دیتا ہے یا کسی کی طرف منسوب کر دیتا ہے نیز لوگوں میں مصالحت کرانا نبوت کے شعبوں میں سے ایک شعبہ ہے اور ان میں لڑائی کرانا جادو کا ایک حصہ ہے۔

حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ثواب میں افضل وہ شخص ہے جو دنیا میں لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے اور قیامت میں اللہ تعالیٰ کا قرب ان لوگوں کو نصیب ہوگا جو لوگوں میں مصالحت کرواتے تھے۔

(تنبیہ الغافلین 547)

فائدہ: حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ

جو شخص لوگوں کے درمیان لڑائی

جھگڑے ختم کرواتا ہے اسے روز

قیامت اللہ کی نظر خاص، نظر رحمت،

اور قرب خاص عطا کیا جائے گا اور ایسا

ہو نہیں سکتا کہ جو شخص اللہ کا منظور نظر ہو

جس پر اللہ کی نگاہ رحمت ہو اس کو سایہ

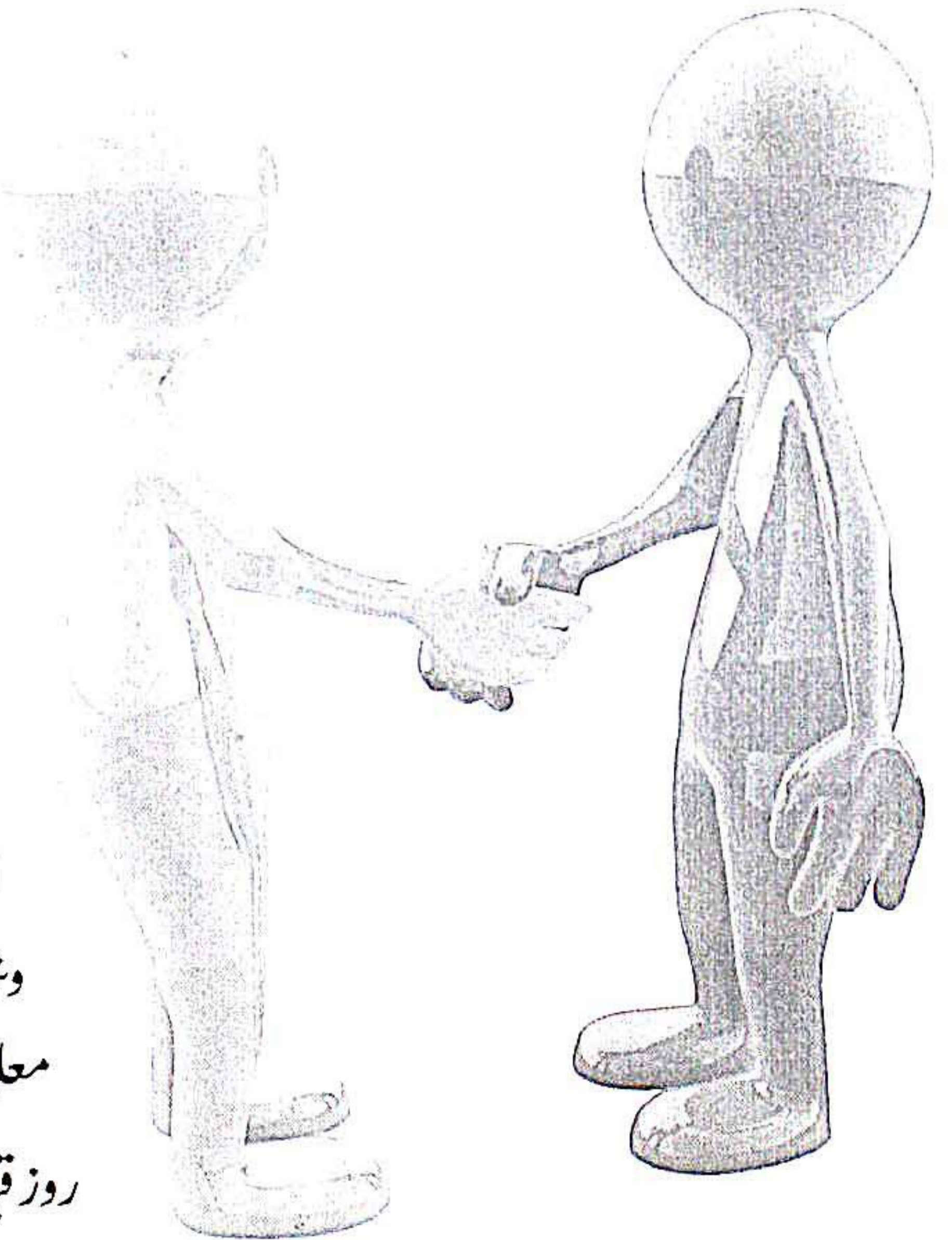
عرش میں نہ رکھا جائے۔

ایسا سوچنا بھی اللہ کی شان عظمت

و شان رحمت کے خلاف ہے۔ اس سے

معلوم ہوا کہ جھگڑوں کو ختم کرنے والا بھی

روز قیامت عرش کے سایہ میں ہوگا۔





## لوگوں میں صلح کرانے کا اجر و ثواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے میری رضا کے لئے باہم محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں آج انہیں اپنے سایہ میں جگہ دوں گا جب کہ اور کوئی سایہ نہیں ہے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک میل چل کر بھی کسی مریض کی بیمار پرسی کرو اور کسی مسلمان بھائی کی ملاقات کے لئے دو میل تک بھی سفر کرو اور دو آدمیوں میں صلح کرانے کے لئے تین میل تک کا بھی سفر اختیار کرو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص دو آدمیوں میں صلح کراتا ہے اللہ تعالیٰ اسے

ایک ایک کلمہ پر جو وہ بولتا ہے ایک غلام آزاد کرنے کا اجر دیں گے۔ (تنبیہ الغافلین 548)

# اللَّهُ

مَا أَقْبَلَ عِبْدَ بَقَالِهِ إِلَى  
إِلَّا أَقْبَلَ اللَّهُ بِقُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَيْهِ  
حَتَّى يَرْزُقَهُ وَوَدَّعَهُمْ

أَهْرَمَ بْنِ حَبَانَ / سِيرِ الْكُفَيْبِيِّ

خُوش نصیب نمبر 54

## ہر وقت اللہ تعالیٰ کا دھیان رکھنے پر سایہ عرش

قیامت کے روز سایہ عرش میں رہنے والوں میں سے ایک شخص وہ بھی ہوگا جو اس بات کا دھیان رکھے کہ اللہ اسے دیکھ رہا ہے وہ کھلے آسمان تلے ہو یا سات پردوں میں چھپا بیٹھا ہو اس کا کوئی عمل، کوئی حرکت، کوئی سوچ، کوئی خیال اور وسوسہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات علیم وخبیر سے پوشیدہ نہیں ہے اور وہ ہر چیز سے باخبر ہے تو جس شخص کو یہ دھیان نصیب ہو جائے تو اسے قیامت کے دن عرش الہی کا سایہ بھی نصیب ہوگا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے لوگ قیامت کے دن عرش الہی کے سایہ میں ہوں گے۔

① رَجُلٌ حَيْثُ تَوَجَّهَ عَلِيمٌ أَنَّ اللَّهَ مَعَهُ

ترجمہ: ”ایک وہ شخص جو جہاں کہیں بھی ہو اسے اس بات کا دھیان ہو کہ اللہ اس کے ساتھ ساتھ ہے۔“

② دوسرے وہ شخص جسے کوئی عورت اپنے نفس کی طرف بلائے اور اللہ کے خوف سے وہ اس کے خیال کو چھوڑ دے۔

③ اور تیسرے وہ شخص جو اللہ کے جلال و عظمت کے پیش نظر لوگوں سے محبت کرتا ہے یعنی اللہ والوں سے محبت کرتا ہے، وہ بھی کسی دنیوی غرض کی وجہ سے نہیں، خالص اللہ کیلئے ہے۔

(طبرانی، دیلمی)

## اللہ تو دیکھ رہا ہے

حضرت سیدنا اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

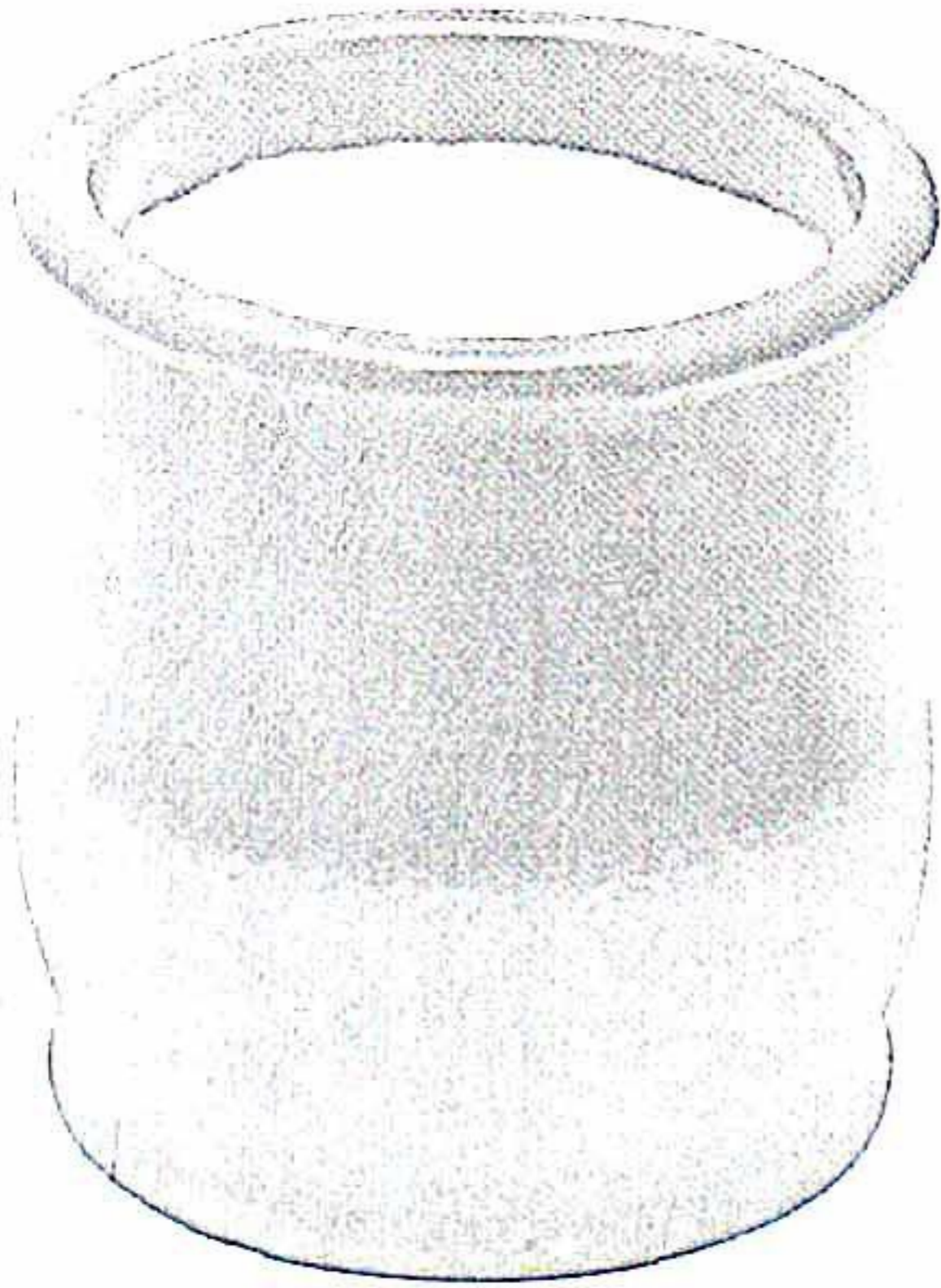
امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اکثر رات کے وقت مدینہ منورہ میں گشت فرماتے تھے تاکہ اگر کسی کو کوئی حاجت ہو تو اسے پورا کریں، ایک رات میں بھی ان کے ساتھ تھا، آپ رضی اللہ عنہ چلتے چلتے اچانک ایک گھر کے پاس رک گئے، اندر سے ایک عورت کی آواز آرہی تھی: ”بیٹی دودھ میں تھوڑا سا پانی ملا دو۔“

لڑکی یہ سن کر بولی: ”امی جان! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کیا حکم جاری فرمایا ہے؟“

اس کی ماں بولی: ”بیٹی! ہمارے خلیفہ نے کیا حکم جاری فرمایا ہے؟“

لڑکی نے کہا: ”امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ اعلان کروایا ہے کہ کوئی بھی دودھ میں پانی نہ ملائے۔“

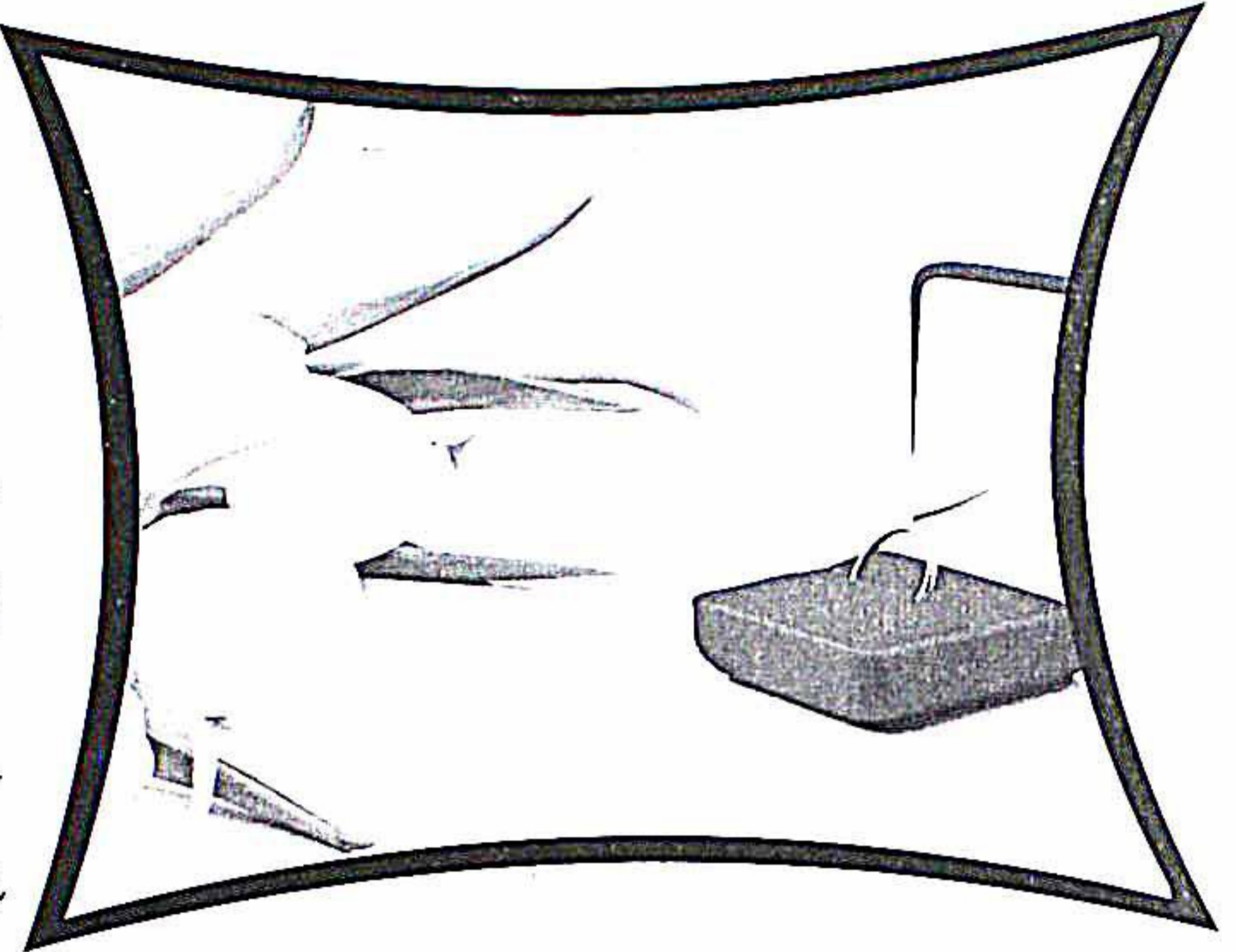
ماں نے یہ سن کر کہا: ”بیٹی! اب تو تمہیں حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نہیں دیکھ رہے، انہیں کیا معلوم کہ تم نے دودھ میں پانی ملایا ہے، جاؤ اور دودھ میں پانی ملا دو۔“



لڑکی نے یہ سن کر کہا: ”خدا عزوجل کی قسم! میں ہرگز ایسا نہیں کر سکتی کہ ان کے سامنے تو ان کی فرمانبرداری کروں اور ان کی غیر موجودگی میں ان کی نافرمانی کروں، اس وقت اگرچہ مجھے امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نہیں دیکھ رہے، لیکن میرا رب عزوجل تو مجھے دیکھ رہا ہے، میں ہرگز دودھ میں پانی نہیں ملاؤں گی۔“

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ماں بیٹی کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو سن لی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: ”اے اسلم! اس گھر کو اچھی طرح پہچان لو۔ اے اسلم! اس گھر کی طرف جاؤ اور معلوم کرو کہ یہاں کون کون رہتا ہے؟ اور یہ بھی معلوم کرو کہ وہ لڑکی شادی شدہ ہے یا کنواری؟“

حضرت سیدنا اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس گھر کی طرف گیا اور ان کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ اس گھر میں ایک بیوہ عورت اور اس کی بیٹی رہتی ہے، اور اس کی بیٹی کی ابھی تک شادی نہیں ہوئی۔



معلومات حاصل کرنے کے بعد میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں ساری تفصیل بتائی۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”میرے تمام صاحبزادوں کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔“ جب سب آپ رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی شادی کرنا چاہتا ہے؟“ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت سیدنا عبدالرحمن رضی اللہ عنہما نے عرض کی: ”ہم تو شادی شدہ ہیں۔“

پھر حضرت سیدنا عاصم بن عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: ”ابا جان! میں غیر شادی شدہ ہوں، میری شادی کر دیجئے۔“

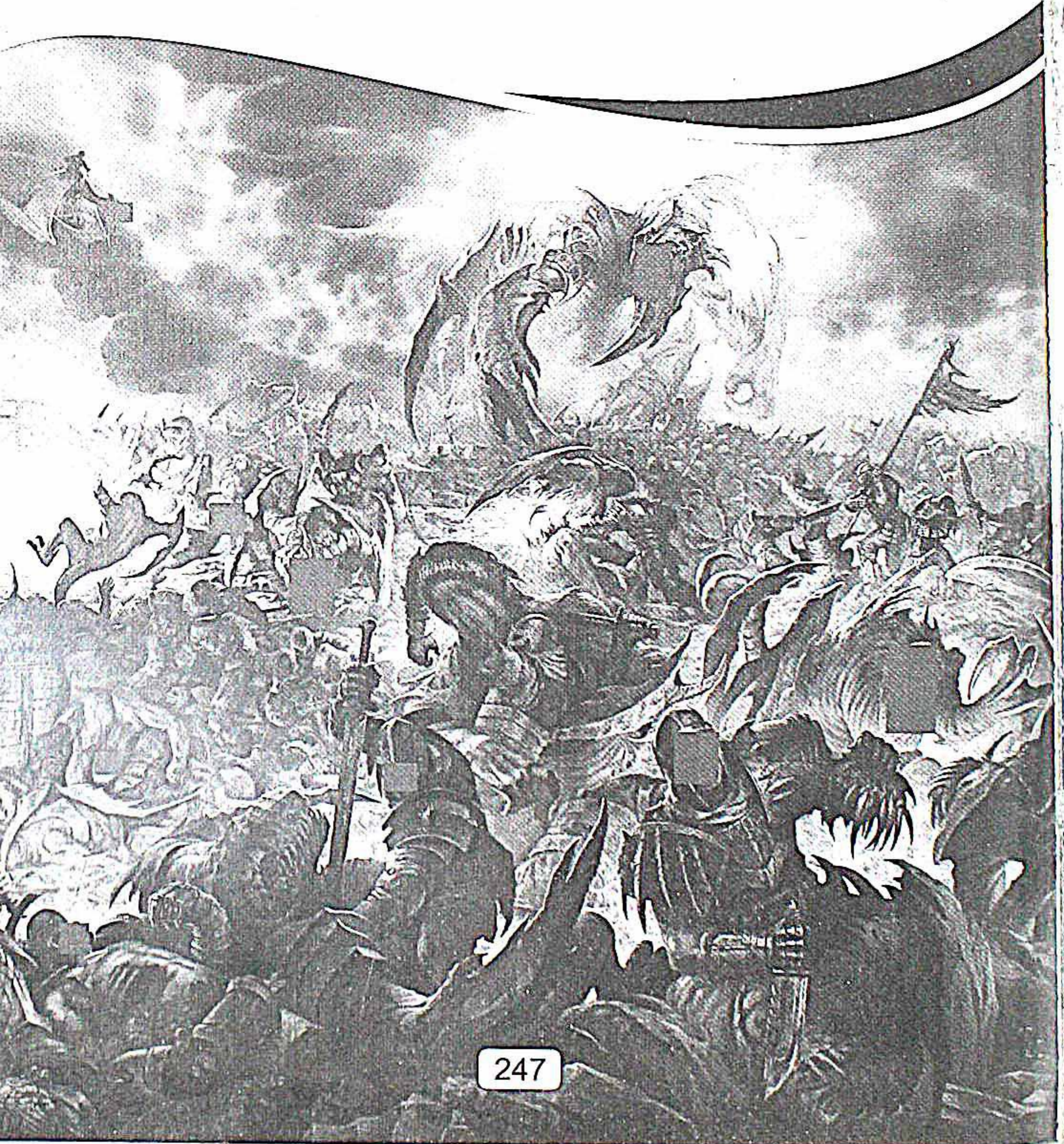
چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس لڑکی کو اپنے بیٹے سے شادی کے لئے پیغام بھیجا جو اس نے بخوشی قبول کر لیا۔ اس طرح حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی شادی اس لڑکی سے ہو گئی اور پھر ان کے ہاں ایک بیٹی پیدا ہوئی جس سے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی۔“

(عیون الحکایات)



## سایہ عرش سے محروم ہونے والے 13 بد نصیب

جس طرح حضور اکرم ﷺ نے روز قیامت عرش الہی کا سایہ دلانے والے اعمال اپنی امت کو بتلائے ہیں۔ اسی طرح آپ ﷺ نے اپنی امت کو اس عظیم نعمت سے محروم کرنے والے اعمال سے بھی متنبہ فرمایا ہے۔ مختلف احادیث میں ان بد نصیب لوگوں کا تذکرہ کیا گیا ہے، جن میں سے چند کا ہم یہاں ذکر کرتے ہیں تاکہ مسلمان ان اعمال بد سے بچنے کی کوشش کریں۔



عادل حکمران سے دھوکہ کرنے والا سایہ عرش سے محروم رہے گا

سایہ عرش سے محروم رہنے والوں میں سے ایک محروم، نیک اور عادل حکمران سے دھوکا کرنے والا شخص بھی ہے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

الْوَالِي الْعَادِلُ الْمُتَوَاضِعُ ظِلُّ اللَّهِ رُمُحُهُ فِي الْأَرْضِ

تَرْجَمًا: ”عدل اور تواضع کرنے والا حاکم زمین میں اللہ کا سایہ اور نشان ہے۔“

فَمَنْ نَصَحَهُ فِي نَفْسِهِ وَفِي عِبَادِ اللَّهِ أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ

تَرْجَمًا: ”تو جس شخص نے اس عادل حاکم کے نفس اور اللہ کے بندوں کے حوالے سے اس کی

خیر خواہی کی تو اللہ تعالیٰ اس کو اس دن اپنا سایہ عطا کریں گے جس دن اس کے سایہ کے سوا اور

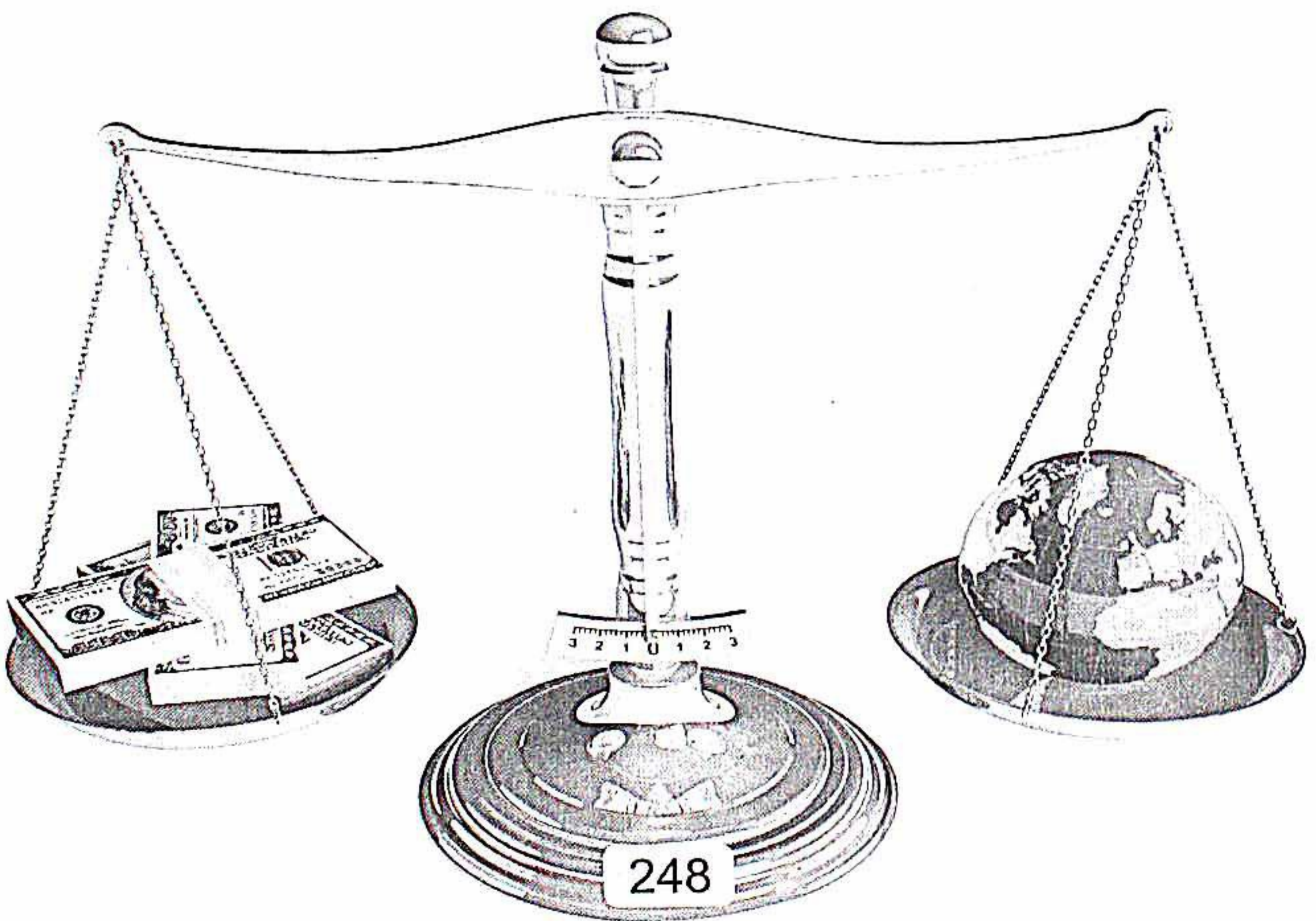
کوئی سایہ نہ ہوگا۔“

وَمَنْ غَشَّاهُ فِي نَفْسِهِ وَفِي عِبَادِ اللَّهِ خَذَلَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

تَرْجَمًا: ”اور جس نے اس حاکم کی ذات اور اللہ کے بندوں کے حوالے سے اس سے دھوکا کیا تو

اللہ قیامت کے دن اسے ذلیل و رسوا فرمائے گا۔“

(ابن ابی حاتم فی العلیل (2788) و ابو نعیم فی الحلیہ (130/5) الدر المنثور (369/1))



## مسلمانوں کو ڈرانے والا سایہ عرش سے محروم

قیامت کے دن سایہ عرش سے محروم رہنے والوں میں سے ایک شخص وہ ہوگا جو مسلمانوں کو ڈرانے دھمکانے والا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ أَخَافَ مُؤْمِنًا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُؤْمِنَهُ مِنْ إِفْزَاعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: ”جو شخص کسی مومن کو خوف زدہ کرے گا تو اللہ کے ذمے ہو جائے گا کہ وہ اسے قیامت کی گھبراہٹوں سے محفوظ نہ رکھیں“۔<sup>1</sup>

## والدین اور اولاد میں جدائی ڈالنے پر سایہ عرش سے محرومی

ماں باپ اور اولاد میں جدائی ڈالنا بدترین شقاوت اور بدبختی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسی قبیح حرکت کرنے والے لوگ قیامت کے دن عرش کے سایہ سے محروم ہوں گے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا

کہ جس نے ماں اور اس کے بیٹے یا بیٹی کو

جدا کیا قیامت کے روز اسے اللہ

تعالیٰ اپنے دوستوں سے جدا

کرے گا۔<sup>2</sup>

1 (اخرجه الطبرانی)

2 (ترمذی)

## سود خور عرش کے سایہ سے محروم ہوگا

ان بد نصیبوں میں سے جو بروز قیامت عرش کے سایہ سے محروم رہیں گے ایک سود خور بھی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا

تَرْجَمَةٌ: ”اور لائیں گے ہم اس کو قیامت کے دن اندھا، وہ کہے گا اے میرے رب! کیوں اٹھالایا تو مجھ کو اندھا اور میں تھا دیکھنے والا۔“

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ

تَرْجَمَةٌ: ”جو لوگ کھاتے ہیں سود، نہیں اٹھیں گے قیامت کو، مگر جس طرح اٹھتا ہے وہ شخص کہ جس کے حواس کھو دیئے ہوں جن نے لپٹ کر۔“

(طہ: 124-125)

(سورة البقرة، صفحہ 275)



## قیامت کے دن سود خور کھڑا نہیں ہو سکے گا

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن نیک اور بد سبھی لوگ کھڑے ہو سکیں گے لیکن سود خور کھڑے نہیں ہو سکیں گے مگر اس شخص کی طرح جس کو شیطان نے چھو کر خبطی بنا دیا ہو۔

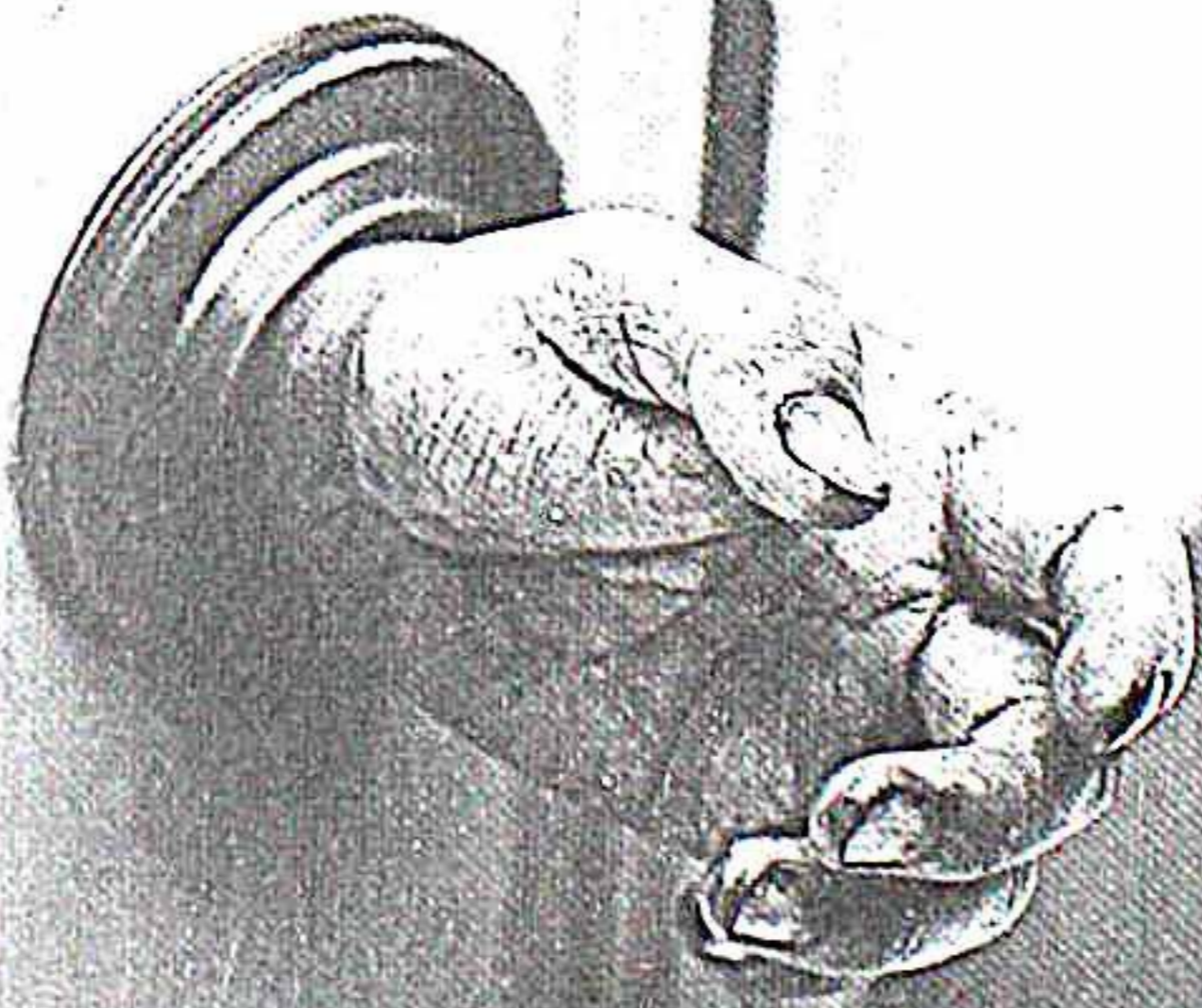
حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان گناہوں سے بچو جن کی مغفرت نہیں ہوگی۔ جس شخص نے کسی چیز کا دھوکہ کیا تو وہ اسے قیامت کے دن لائے گا اور سود خور کو قیامت کے دن مجنوں اور خبطی بنا کر اٹھایا جائے گا..... پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ

ترجمہ: ”جو لوگ کھاتے ہیں سود، نہیں اٹھیں گے قیامت کو، مگر جس طرح اٹھتا ہے وہ شخص کہ جس کے حواس کھو دیئے ہوں جن نے لپٹ کر۔“

2 (سورة البقرة، صفحہ 275)

1 (اخرجه عبدالرزاق في تفسيره)



## یتیم کا مال کھانے والا

سایہ عرش سے محروم رہنے والے بد نصیبوں میں سے ایک بد نصیب وہ ہوگا جو یتیم کا مال کھانے والا ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يَبْعَثُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَوْمًا مِنْ قُبُورِهِمْ تَاجِحُ أَفْوَاهُهُمْ نَارًا تَزْجَمُ: "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک قوم کو ان کی قبروں سے نکالیں گے تو ان کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہوں گے۔"

عرض کیا گیا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہوں گے؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

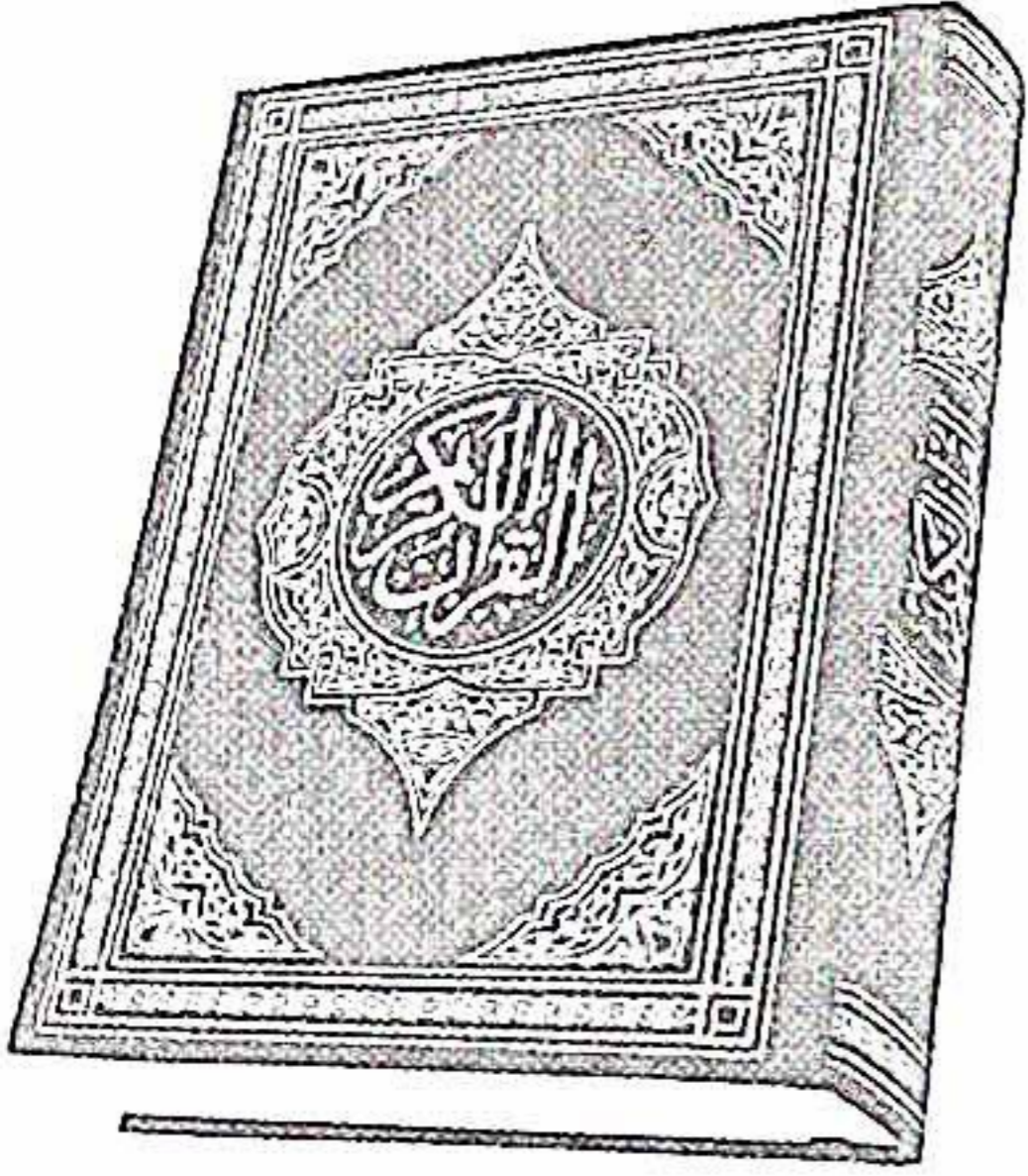
إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا (نساء: 10)  
تَزْجَمُ: "جو لوگ کھاتے ہیں مال یتیموں کا ناحق، وہ لوگ اپنے پیٹوں میں آگ ہی بھر رہے ہیں۔"

(اخرجه ابن ابی شیبہ فی مسندہ وابن ابی حاتم و ابویعلیٰ وابن حبان)

## قرآن بھولنے والا

ان بد نصیبوں میں سے ایک بد نصیب جو قیامت کے ہولناک دن عرش کے سایہ سے محروم رہے گا ایک قرآن کو بھولنے والا بھی ہے چنانچہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَامِنُ رَجُلٍ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَنَسِيَهُ  
تَرْجَمَهُ: ”جس شخص نے بھی قرآن سیکھا پھر اس کو بھول گیا۔“  
لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ يَلْقَى وَهُوَ آجِزٌ  
تَرْجَمَهُ: ”تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حال میں پیش ہوگا کہ  
اسے کوڑھ کی بیماری لاحق ہوگی۔“



## بلا وجہ بیعت توڑنے والا

ان بد نصیبوں میں سے ایک بد نصیب جو قیامت کے دن عرش کے سایہ سے محروم رہے گا ایک بلا وجہ بیعت کو توڑنے والا بھی ہے چنانچہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَمَنْ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ نَاكٍ بَيْعَةٍ  
تَرْجَمَهُ: ”جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملا کہ وہ بیعت کر کے اُسے توڑنے والا تھا۔“  
لَقِيَهُ وَهُوَ آجِزٌ  
تَرْجَمَهُ: ”تو وہ اللہ تعالیٰ کو اس حالت میں ملے گا کہ اسے کوڑھ کی بیماری لاحق ہوگی۔“

2 (اخرجه ابن ابی حاتم في السنة)

1 (اخرجه احمد و ابو داود)



8

بد نصیب نمبر

## تکبر کرنے والا بھی سایہ عرش سے محروم ہوگا

ان بد نصیبوں میں سے ایک اور بد نصیب شخص جو عرش کے سایہ سے محروم ہوگا، ایک متکبر بھی ہے۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يَبْعَثُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاسًا فِي صُورَةِ الذَّرِّ  
تَرْجَمَهُ: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کچھ لوگوں کو چیونٹیوں کی صورت میں اٹھائیں گے۔“

يَطَّأَهُمُ النَّاسُ بِأَقْدَامِهِمْ

تَرْجَمَهُ: ”جنہیں لوگ اپنے پیروں تلے روندتے ہوں گے۔“

پوچھا جائے گا کہ ان چیونٹیوں کی جسامت والوں نے کیا جرم کیا ہے؟ تو بتایا جائے گا:

الْمُتَكَبِّرُونَ فِي الدُّنْيَا

تَرْجَمَهُ: ”یہ دنیا میں تکبر کرتے تھے۔“

(اخرجه البزار)



## متکبر لوگوں کی سزا

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالَ الذَّرِّ فِي صُورِ الرِّجَالِ  
تَرْجَمَةً: ”قیامت کے دن متکبروں کو چیونٹی کی جسامت کے برابر انسانی شکل میں اٹھایا جائے گا۔“

يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ

تَرْجَمَةً: ”ہر طرف سے ان پر ذلت چھائی ہوگی۔“

يُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُسَمَّى بُولَسَ

تَرْجَمَةً: ”انہیں بولس نامی جہنم کے قید خانہ کی طرف لے جایا جائے گا۔“

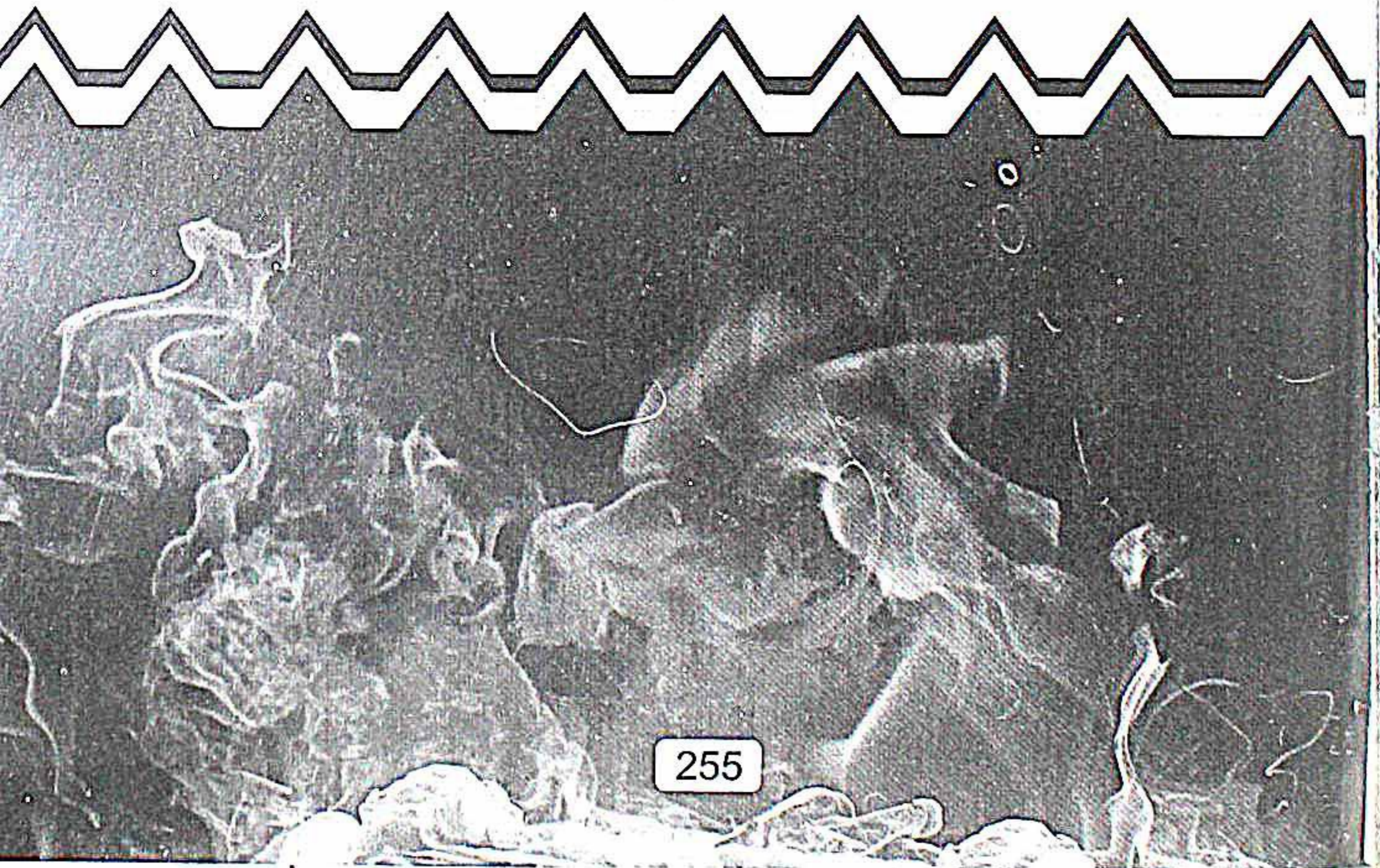
تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْبِيَاءِ

تَرْجَمَةً: ”وہاں وہ آگ دکھ رہی ہوگی جو سب آگوں کا مرکز ہوگی۔“

يُسْقَوْنَ مِنْ غُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةَ الْخَبَالِ

تَرْجَمَةً: ”انہیں جہنمیوں کا پسینہ ”طینۃ الخبال“ پلایا جائے گا۔“

(اخرجه الترمذی والنسائی)



متکبرین کو انسان، جنات اور چوپائے اپنے پیروں تلے روندیں گے

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ الْمُتَكَبِّرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي صُورَةِ الذُّرِّ

تَرْجَمَةً: ”اللہ تبارک و تعالیٰ متکبرین کو چیونٹیوں کی صورت میں قیامت کے دن اٹھائیں گے۔“

لَهُوَ انِهِمْ عَلَى اللَّهِ

تَرْجَمَةً: ”کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کی کچھ وقعت نہیں۔“

يَطَّاهُمُ الْإِنْسُ الْجِنُّ وَالذَّوَابُّ بِأَرْجُلِهَا

تَرْجَمَةً: ”انہیں انسان، جنات اور چوپائے اپنے پیروں تلے روندیں گے۔“

حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ

تَرْجَمَةً: ”یہاں تک کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرمادیں گے۔“

(اخرجه ابن عدی)

## بلا ضرورت مانگنے والا سایہ عرش سے محروم ہوگا

ان بد نصیبوں میں سے ایک بد نصیب جو عرش کے سایہ سے محروم ہوگا ایک بلا ضرورت سوال کرنے والا بھی ہے۔ چنانچہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَأَلَ وَلَهُ مَا يَغْنِيهِ

”جو شخص اس حالت میں سوال کرے کہ اس کے پاس اتنا موجود ہو کہ اس کی ضرورت ہو سکتی ہو۔“

جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي وَجْهِهِ كَلْبُوحٌ وَخَمْوشٌ

”تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا چہرہ عیب دار اور عراش دار ہوگا۔“



قیامت کے دن بھکاری کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہیں ہوگا

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْغَةٌ لَحْمٍ

تَرْجَمَةً: ”بھکاری قیامت کے دن اس حال میں پیش ہوگا کہ اس کے چہرے پر گوشت

کا ایک ٹکڑا بھی نہیں ہوگا“ - 1

بھیک مانگنے والا قیامت کے دن بد صورت اور بیچ چہرے کے ساتھ آئے گا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَأَلَ مِنْ غَيْرِ فَاقَةٍ نَزَلَتْ أَوْ عِيَالٍ لَا يُطِيقُهُمْ

تَرْجَمَةً: ”جس نے فاقہ میں مبتلا ہوئے بغیر اور اہل خانہ کی کفالت کی عدم طاقت کے

بغیر دست سوال دراز کیا“ -

جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِوَجْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ

تَرْجَمَةً: ”وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرہ پر گوشت نہ ہوگا“ - 2

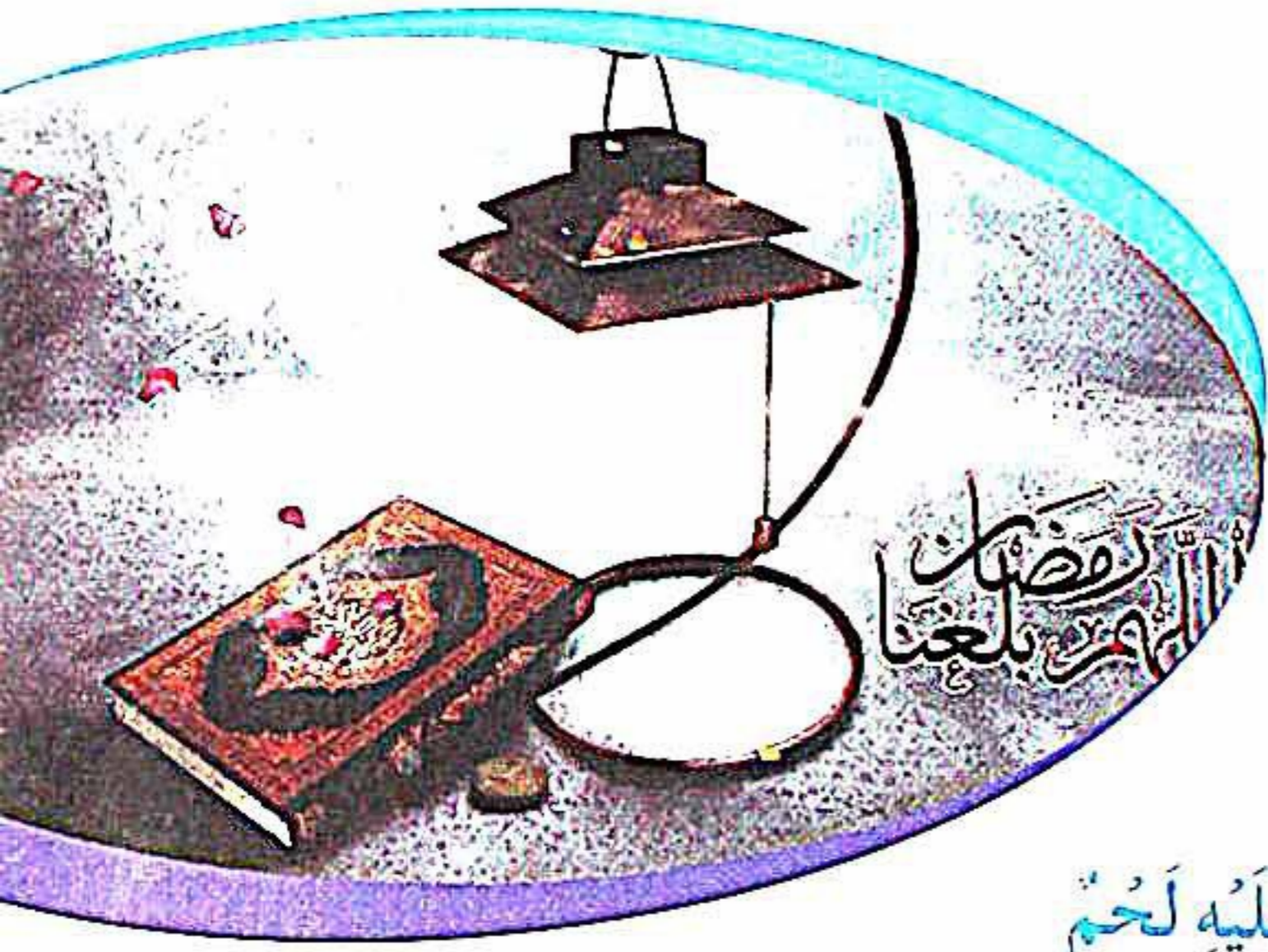
2 (اخرجه البيهقي)

(اخرجه الشيخان)



## قرآن کو کمائی کا ذریعہ بنانے والا

ان بد نصیبوں میں سے ایک بد نصیب جو عرش کے سایہ سے محروم ہوگا۔ قرآن کو کمائی کا



ذریعہ بنانے والا بھی ہے۔ چنانچہ حضرت

زاہان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يَسْتَأْكِلُ بِهِ النَّاسَ

تَرْجَمَهُ: ”جس نے قرآن پاک سیکھا اور

اسے کمائی کا ذریعہ بنایا۔“

جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ عَظِيمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ

تَرْجَمَهُ: ”تو قیامت کے دن اس کے چہرے پر ہڈیاں ہی ہوں گی، گوشت نہیں ہوگا۔“<sup>1</sup>

## قبلہ رخ تھوکنے والا

وہ بد نصیب اور بد قسمت لوگ جو عرش کے سایہ سے محروم ہوں گے ان میں سے ایک قبلہ رخ تھوکنے والا

بھی ہے۔ چنانچہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ تَفَلَ تَجَاهَ الْقِبْلَةِ

تَرْجَمَهُ: ”جس نے قبلہ رخ تھوک پھینکا۔“

جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتَفْلُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ

تَرْجَمَهُ: ”وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ وہ تھوک اس کی دونوں

آنکھوں کے درمیان لگا ہوا ہوگا۔“<sup>2</sup>

<sup>2</sup> (اخرجه ابو داؤد وابن خزيمة وابن حبان)

<sup>1</sup> (اخرجه ابونعيم)

## زمین غصب کرنے والا

وہ بد نصیب اور بد قسمت جو عرش کے سایہ سے محروم ہوں گے ان میں سے ایک ناجائز طریقے سے دوسروں کی زمین پر قبضہ کرنے والا بھی ہے چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ ظَلَمَ قَيْدَ شِبْرٍ مِنْ أَرْضٍ

تَزَجَمَتْ: ”جس شخص نے ایک بالشت برابر بھی کسی کی زمین غصب کی۔“

طَوَّقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ

تَزَجَمَتْ: ”تو قیامت کے دن اسے ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا“<sup>1</sup>

## راستہ کو اپنے مکان میں شامل کرنے والا



وہ بد نصیب اور بد قسمت لوگ جو عرش کے

سایہ سے محروم ہوں گے ان میں سے

ایک راستے کو اپنے مکان میں شامل

کرنے والا بھی ہے۔ چنانچہ حضرت

حکم بن حارث اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے

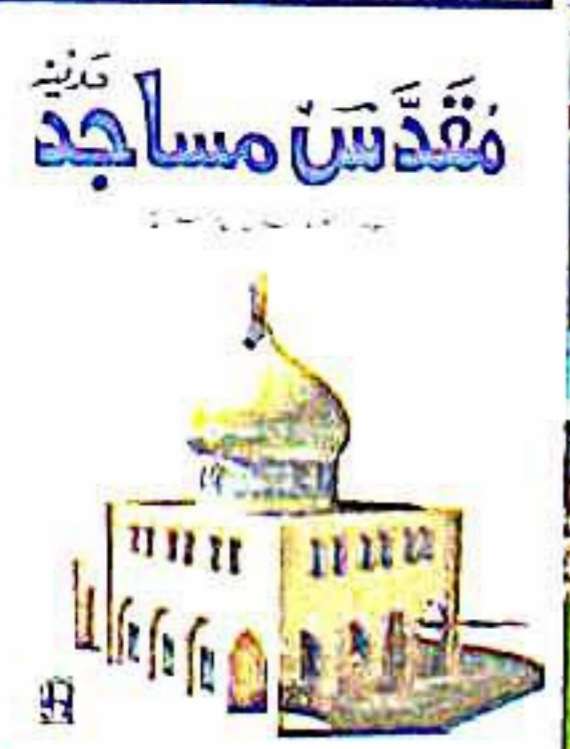
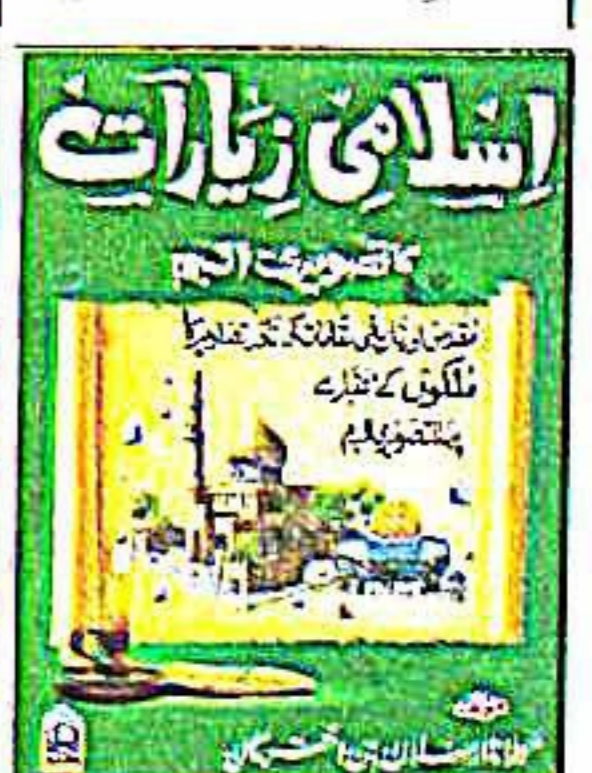
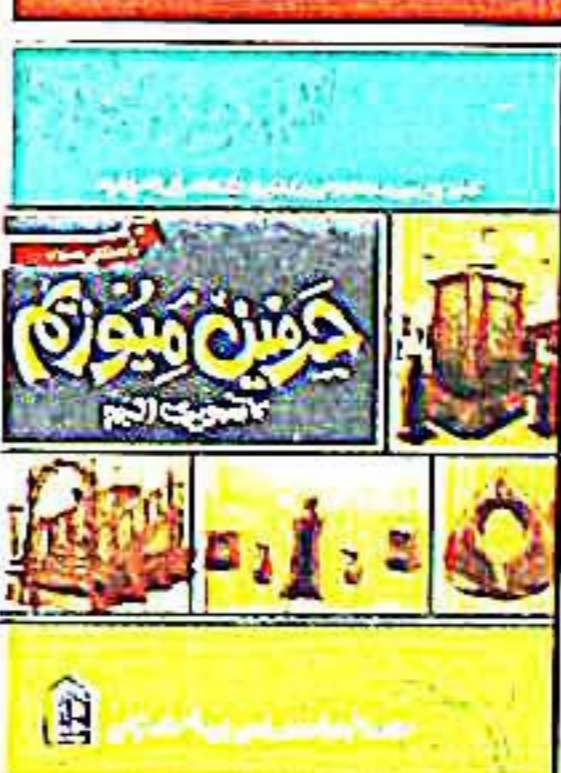
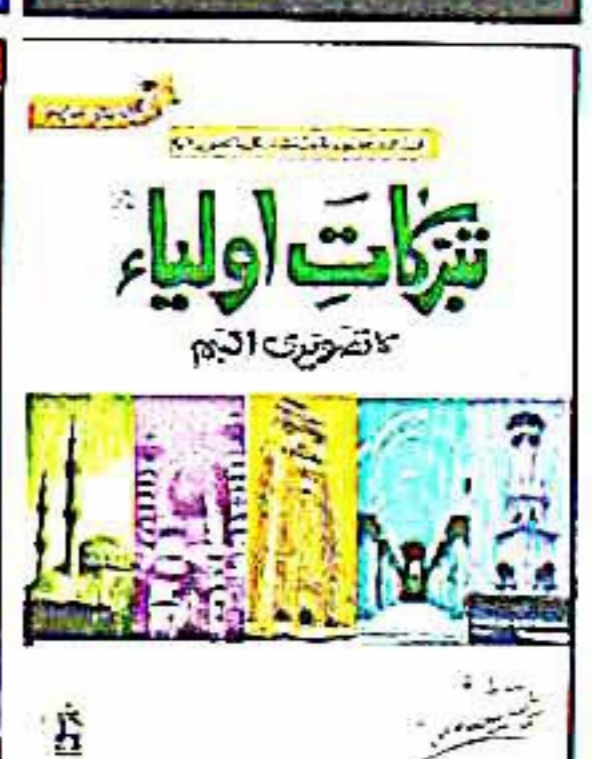
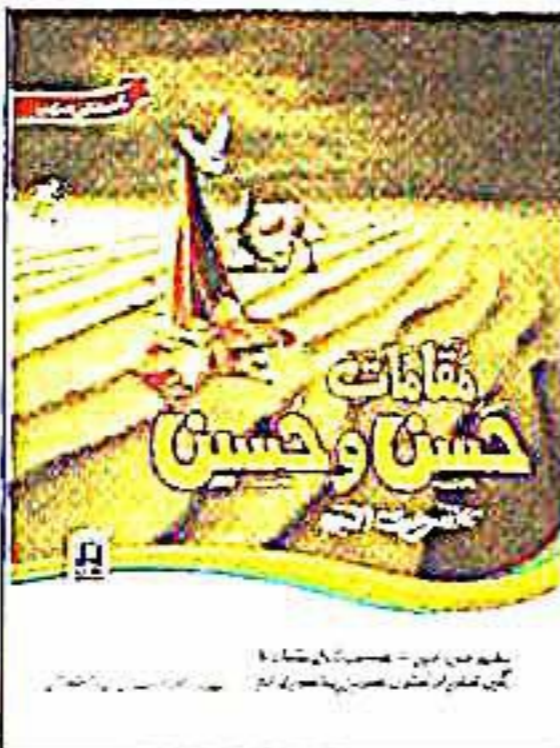
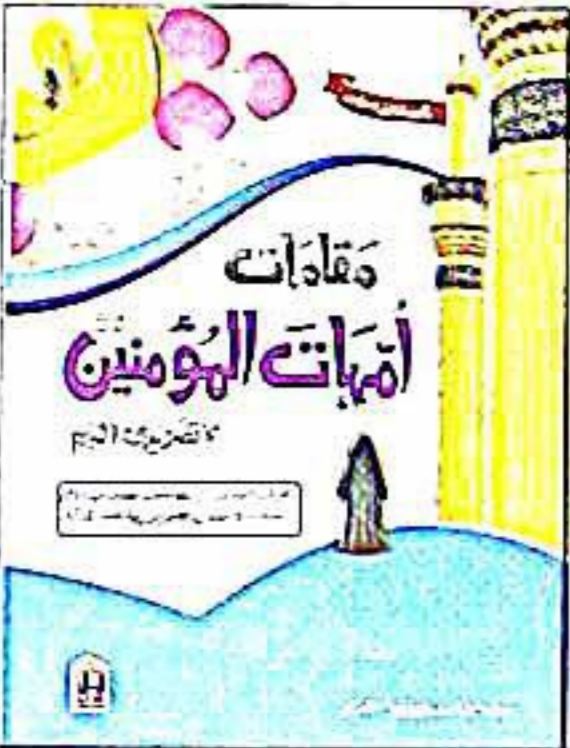
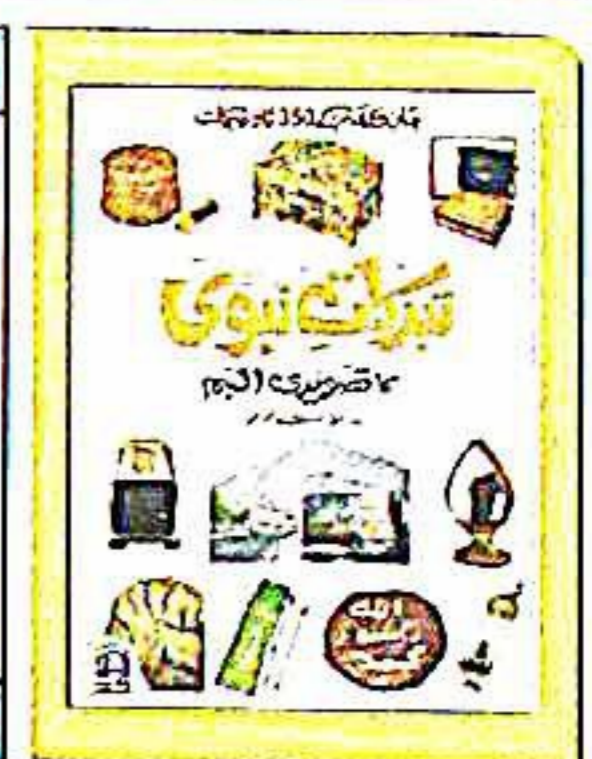
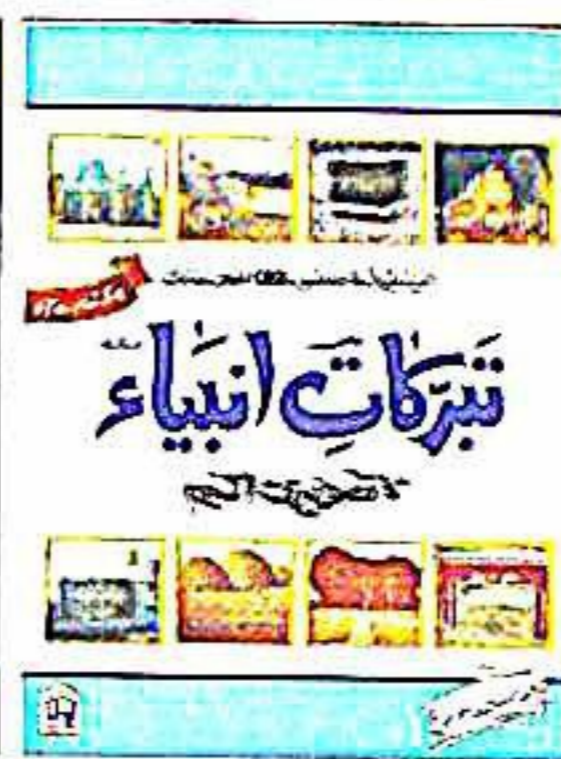
ہیں: ”جس نے مسلمانوں کے راستے

میں سے ایک بالشت پر بھی قبضہ کیا تو وہ

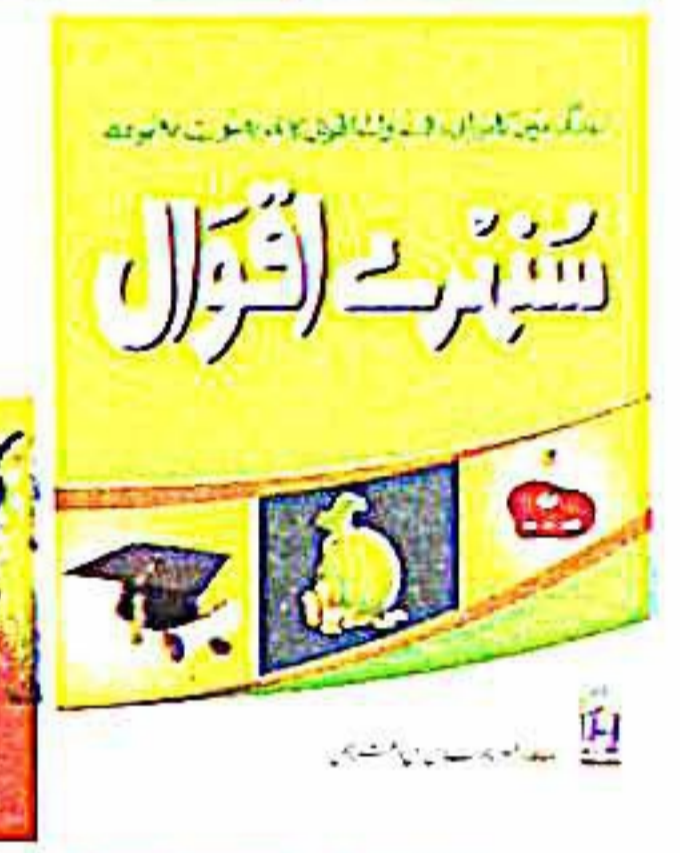
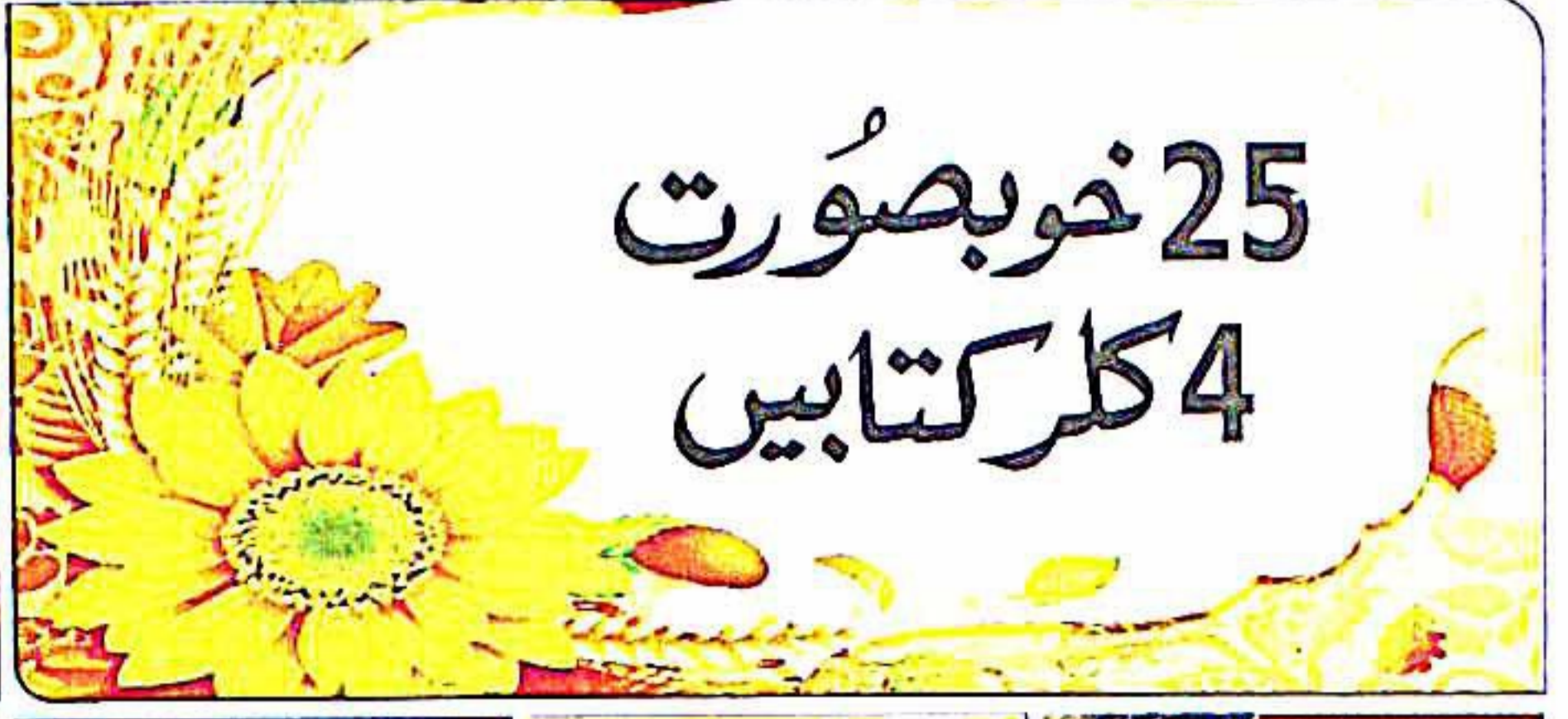
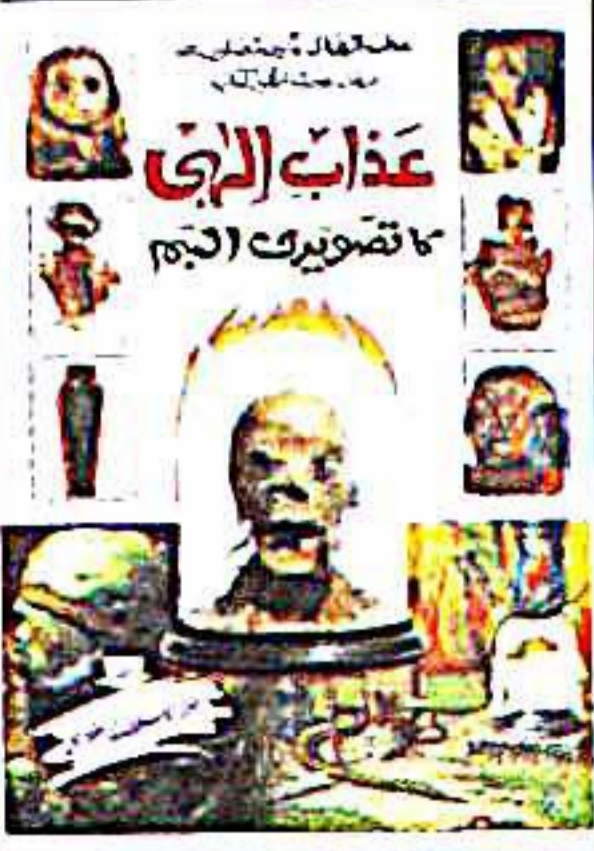
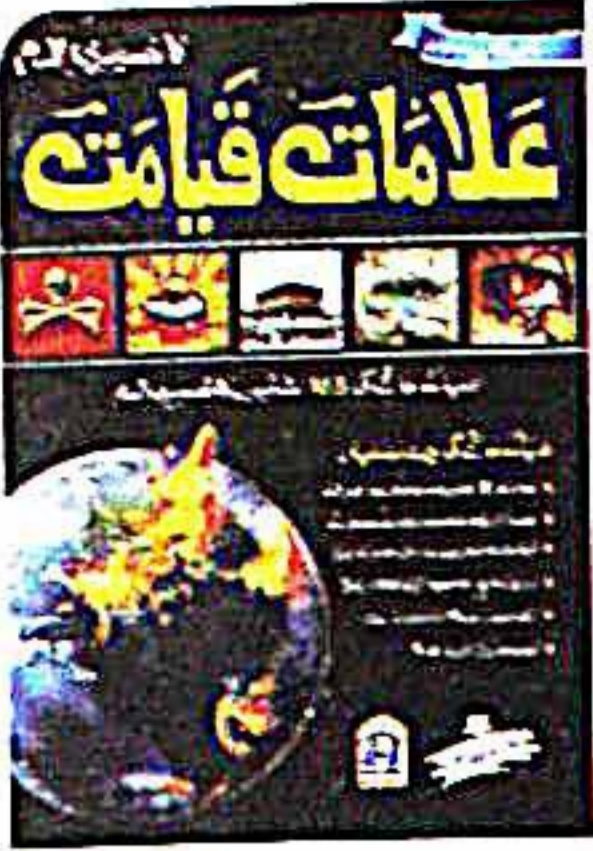
قیامت کے دن اسے لائے گا اور اسے سات زمینوں کا وزن اٹھانا پڑے گا“<sup>2</sup>

1 (اخرجه الشيخان)

2 (اخرجه الطبرانی، بحوالہ آخرت کے عجیب حالات)



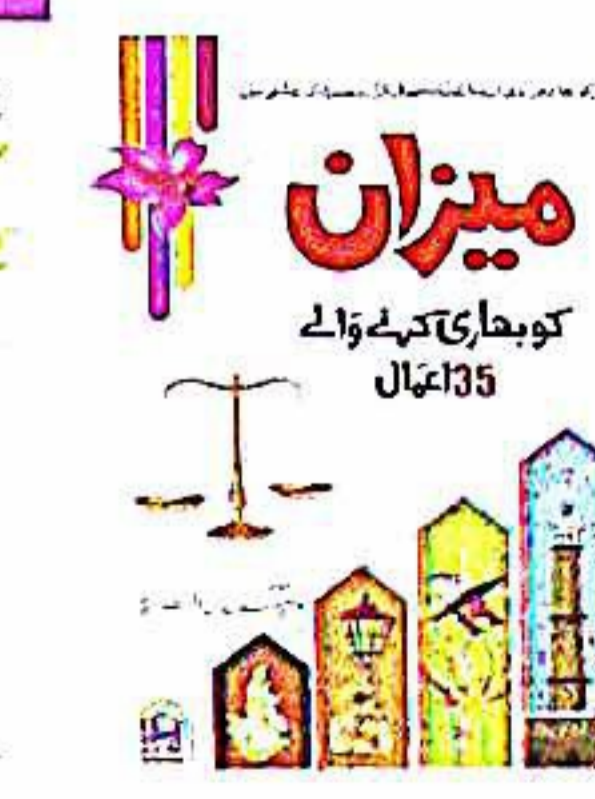
# 25 خوبصورت 4 کلر کتابیں



www.maktabaarsalan.com

## مکتبہ ارسلان

قرآن محل مارکیٹ، دکان نمبر 6 اردو بازار کراچی۔  
رابطہ: 0333-2103655





# مولانا ارسلان بن اختر کی دیگر تالیفات



# 15 خوبصورت پاکٹ سائز کتابیں

4 کرا روپے تک

**نیکیوں کے چہرے**  
 نیکیوں کے چہرے  
 نیکیوں کے چہرے  
 نیکیوں کے چہرے

**نیکیوں کے چہرے**  
 نیکیوں کے چہرے  
 نیکیوں کے چہرے  
 نیکیوں کے چہرے

**ندامت کے آنسو**  
 ندامت کے آنسو  
 ندامت کے آنسو  
 ندامت کے آنسو

**مکتبہ ارسالان**  
 قرآن مجل مارکیٹ، دکان نمبر 6  
 اردو بازار کراچی۔  
 رابطہ: 0333-2103655  
 E-mail: maktabaarsalan@gmail.com

**عزیزِ فقیر**  
 کے 300 دینی کتاب و کتابچے  
 عزیزِ فقیر  
 عزیزِ فقیر  
 عزیزِ فقیر

**کیا آپ سکون چاہتے ہیں؟**  
 کیا آپ سکون چاہتے ہیں؟  
 کیا آپ سکون چاہتے ہیں؟  
 کیا آپ سکون چاہتے ہیں؟

**گناہوں کا خوفناک انجام**  
 گناہوں کا خوفناک انجام  
 گناہوں کا خوفناک انجام  
 گناہوں کا خوفناک انجام

**اللہ**  
 اللہ کو یاد کرو  
 اللہ کو یاد کرو  
 اللہ کو یاد کرو

**درویش شریف کی برکات**  
 درویش شریف کی برکات  
 درویش شریف کی برکات  
 درویش شریف کی برکات

**رؤیے رب کو منالو**  
 رؤیے رب کو منالو  
 رؤیے رب کو منالو  
 رؤیے رب کو منالو

**شانِ محمد کے مثالی واقعات**  
 شانِ محمد کے مثالی واقعات  
 شانِ محمد کے مثالی واقعات  
 شانِ محمد کے مثالی واقعات

**اللہ کو اپنا بنالو**  
 اللہ کو اپنا بنالو  
 اللہ کو اپنا بنالو  
 اللہ کو اپنا بنالو

**اللہ سے صلح کرو**  
 اللہ سے صلح کرو  
 اللہ سے صلح کرو  
 اللہ سے صلح کرو

**تیری ترقی کا قرآنی علاج**  
 تیری ترقی کا قرآنی علاج  
 تیری ترقی کا قرآنی علاج  
 تیری ترقی کا قرآنی علاج

**مجبور و طائف**  
 مجبور و طائف  
 مجبور و طائف  
 مجبور و طائف

**آپ کی پریشانیوں کا حل**  
 آپ کی پریشانیوں کا حل  
 آپ کی پریشانیوں کا حل  
 آپ کی پریشانیوں کا حل